قائد ملتِ اسلامیہ ضیغمِ اسلام

علامہ علی شیر حیدری

مرتب

مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبات حیدری

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

خطباتِ حیدری
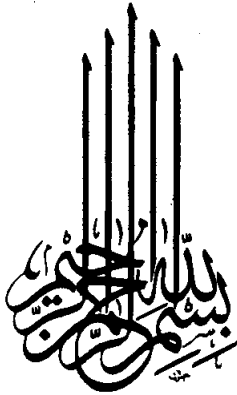
جلد دوم

قائد ملت اسلامیہ ضیغم اسلام

علامہ علی شیر حیدری

مرتب

مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی

نام کتاب ——— خطباتِ حیدری (جلد دوم)
مجموعہ تقاریر ضیغم اسلام علامہ علی شیر حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ
مرتب ——— مولانا محمد ثناء اللہ سعد شجاع آبادی
سال اشاعت ——— 2010ء
ناشر ——— الهادی للنشر والتوزیع

—— ملنے کا پتہ ——
خلافت راشدہ اکیڈمی
جامعہ حیدریہ، خیر پور میرس سندھ
فون:0729-552264

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم
اللّٰهمّ صلّ على محمّد وعلى آل محمّد
كما صلّيت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انّك حميد مجيد
اللّٰهمّ بارك على محمّد وعلى آل محمّد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انّك حميد مجيد

اللہ نے انسانوں کی ہدایت و راہنمائی کے لئے انبیاء و رسل علیہم السلام کو بھیجا، جنہوں نے اپنے اپنے ادوار اور اپنے اپنے علاقوں میں اپنے فرائض کی ادائیگی میں شب و روز جد جہد کے ذریعے ہدایت کے چراغ جلائے اور اکثر اوقات یوں ہوا کہ مخالفت کی بادِ سموم کے تھپیڑوں سے چراغ کی جلتی ہوئی لوکو زندہ رکھنے کے لیے ان فرستادگان رب العالمین کو اپنے لہو کا نذرانہ پیش کرنا پڑا، اس داستانِ خونچکاں کے نقوشِ سیرت و تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہیں، آج جبکہ حضور علیہ السلام کو اس دنیا سے پردہ پوش ہوئے کم و بیش ایک ہزار چار سو چودہ برس گذر چکے ہیں، حق و باطل کی وہی آویزش ایک بار پھر عروج پر جا پہنچی ہے، جس کا ازل سے دشمن خدا نے حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے اکڑ کر اعلان کیا تھا اور جس آویزش نے اُحد پہاڑ کے دامن میں کائنات کی بزرگ ترین ہستی کو دندان مبارک شہید کروانے اور چچا کی لاش کے ٹکڑے اٹھانے پڑے پر مجبور کیا تھا۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفویؐ سے شرار بولہبی

یہی وجہ ہے کہ بہت سے ”آدم زاد“ مادیت کے حصول کی خاطر آج بھی ابلیس کی نمائندگی کر رہے ہیں، دنیا میں ہر طرف ظلم و عدوان کی آگ بھڑکتی نظر آرہی ہے، حق اور اہل حق کو کچلا جا رہا ہے، ساتھ ہی ایک اور مہم زور و شور سے جاری ہے، اور وہ ہے حق و باطل اور خبیث و طیب کا اختلاط ادغام اور انضمام، وطنِ عزیز کی موجودہ فضاء میں اسی عمل کی بو ہر طرف پھیل رہی ہے، حق کہنا اور اس پر قائم رہنا مشکل سے مشکل ترین ہوتا جا رہا ہے، ان حالات میں جہاں

"خطبات حیدری" کی جلد دوم انشاء اللہ حق پرستوں اور پیغمبر اسلام ﷺ اور ان کے اصحاب واحباب سے حقیقی الفت وعقیدت کا تعلق رکھنے والوں کے لئے چراغِ راہ اور مینارۂ نور ثابت ہو گی وہاں یہ کتاب روسیاہ دشمن کیلئے ضربِ حیدری کا کام دے گی۔

صاحبِ خطبات علامہ علی شیر حیدری کا اسمِ گرامی عصرِ حاضر کے دینی حلقوں میں نہ صرف جانا پہچانا ہے بلکہ آپ اہل حق کے سرخیل اور قافلہ سالار سمجھے جاتے ہیں ناموس صحابہؓ کے تحفظ کے عنوان پر اٹھنے والی مشہور تحریک میں آپ کا کردار نمایاں ہے، اور آپ اپنے پیش رو شہید قائدین مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ، مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے صحیح حقیقی وعلمی جانشین ہیں۔

آپ کو اللہ نے جن علمی صلاحیتوں سے نوازا ہے ان کا ادراک ممکن نہیں، لیکن آپ کے خطبات وتقاریر سے ان کا کچھ اندازہ کیا جاسکتا ہے، علاوہ ازیں پاکستان کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے حال ہی میں اپنی عدالتی زندگی پر ایک کتاب لکھی ہے جو ناچیز راقم الحروف کو دستیاب نہ ہوسکی، تاہم معتبر ذرائع کے مطابق سنہ ۱۹۹۷ء چیف جسٹس کی طرف سے از خود نوٹس کے ذریعے بلائے گئے اجلاسوں میں علامہ علی شیر حیدری کی مدلل گفتگو اور ان کے مبنی برحقیقت موقف کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا گیا ہے، یاد رہے کہ اس دوران ایک موقع پر ساڑھے چار گھنٹے کی گفتگو میں علامہ حیدری کے طرزِ استدلال اور دلائل وبراہین کی بناپر بقول علامہ حیدری چیف جسٹس موصوف پر رقت طاری رہی اور وہ بار بار آبدیدہ ہوجاتے تھے، چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ موصوف چند روز تک ایک ایسا اہم فیصلہ کرنے والے تھے جس سے نہ صرف ملک میں ہمیشہ کے لیے اصحابؓ واہل بیتِؓ رسولؐ کے ناموس کو قانونی تحفظ حاصل ہوجاتا بلکہ ملک میں بدامنی پھیلانے والے روسیاہ بھی ہمیشہ کے لیے بے نقاب ہوجاتے انہیں اپنے کیئے کی سزا اور کالعدم سپاہِ صحابہؓ کو اپنی خالصتاً دینی جدوجہد اور بے مثال قربانیوں کا پھل مل جاتا، لیکن افسوس کہ ایرانی ایماء پر اس وقت کے وزیر اعظم نواز شریف نے ججوں کی کمی بیشی کے مسئلہ کی آڑ لے کر وقت کے چیف جسٹس کو جبراً ریٹائر کردیا اور ملک کی بدقسمتی کی سیاہ رات طویل ہوگئی۔

راقم الحروف ناچیز مرتب کو کم وبیش چار سال قبل خطبات حیدری (جلد اوّل) کی

ترتیب واشاعت کا شرف حاصل ہوا تھا، جس کے تاحال تین ایڈیشن چھپ کر قارئین کے نظر نواز ہو چکے ہیں، بعدازاں حالات کے اتار چڑھاؤ کے سبب ان خطبات کی ترتیب تدوین کا سلسلہ آگے نہ بڑھ سکا، حضرت علامہ کی بندہ پر خصوصی شفقت وعنایت ہے کہ بعض دیگر دوستوں نے خطبات پر کام کرنے کی اجازت مانگی لیکن انہیں اجازت نہ ملی، تا آنکہ بندہ ایک بار پھر اللہ کے فضل وکرم اور حضرت علامہ کی خصوصی دعاؤں اور مکمل سرپرستی کی بدولت یہ مجموعہ قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہے، اور بلا مبالغہ عرض کرتا ہے کہ خطبات کی ترتیب کے دوران ایک ایک لفظ سننے اور پرکھنے سے یہ احساس شدت سے دامن گیر ہوا کہ کاش آج امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید" موجود ہوتے تو اپنے گلستان کے اس باغبان کے علمی استحکام اور طرزِ استدلال سے محظوظ ومسرور ہوتے اور آپ کی پیشانی پر بوسے ثبت فرماتے۔

علامہ حیدری کی خطابت کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں کہ آپ "خیر الکلام ما قلّ ودلّ" کے پیشِ نظر اپنی تقریر میں اختصار اور جامعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے موقف پر عقلی و نقلی دلائل کی بارش برسا دیتے ہیں، آپ شرعی دلائل اربعہ کی روشنی میں اپنا موقف پیش کرتے ہیں اور عموماً قرآن مجید سے استدلال کرتے ہیں، جب آپ کی خطابت رواں دواں ہوتی ہے اور آپ پے در پے آیات پڑھ رہے ہوتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ تائید ایزدی کی بناء پر قرآن مجید آپ کی انگلی پکڑ کر آپ کو چلا رہا ہے۔ آپ سیرت وتاریخ کے واقعات کو تزئینِ خطابت کیلئے طول دینے کی بجائے انہیں مختصر انداز میں پیش کر کے سامعین کو نتائج سے آگاہ کرتے ہیں۔

بلاشبہ حضرت حیدری نے عملی میدان میں محنت کا حق ادا کر دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ باطل آپ کے اصرار کے باوجود آپ کے سامنے آنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ اگر چہ حکومت کا فرض ہے کہ ملک میں پائیدار امن کی بحالی کے لیے فریقین کو آمنے سامنے بٹھائے، دونوں کا موقف سنے اور ملک کے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لئے عملی اقدام اٹھائے۔

ابو محمد مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی

فہرس

ولادت اور میلادِ مصطفیٰ ﷺ

امام الانبیاء ﷺ

سیرۃ خاتم الانبیاء ﷺ

صحبتِ رسول ﷺ

معجزاتِ رسول ﷺ

ہجرت رسول ﷺ

ہادیٔ عالم ﷺ

رحمتِ عالم ﷺ

فیضانِ نبوت (۱)

فیضانِ نبوت (۲)

گواہانِ نبوت ﷺ

گلستانِ نبوت ﷺ

غلامانِ نبوت ﷺ

وارثانِ نبوت ﷺ

معراج النبی ﷺ

شانِ مصطفیٰ ﷺ

پیغمبر انقلاب ﷺ

قرآن اور صاحبِ قرآن ﷺ

نور و بشر

سراجِ منیر ﷺ

❁❁❁❁❁

ولادت اور میلادِ مصطفیٰ ﷺ

اعوذ باالله من الشیطٰن الرجیم O بسم الله الرحمٰن الرحیم O
لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ o فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ o
قال النبی صلی الله علیه وسلم . اِنَّمَا وُلِدْتُ مُطَهَّرًا . وقال......
اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ .او کما قال النبی صلی الله علیه وسلم . صدق الله العظیم وصدق رسوله النبی الکریم.
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ وَبَاقِيَةً بِبَقَآءِ مُلْكِكَ عَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ وَكَذَالِكَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ، اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

مدینۃ العلوم فیروزہ خانپور، ۷ امئی ۲۰۰۳ء

ولادت اور میلادِ مصطفیٰ ﷺ

قابل صد احترام، علمائے کرام، فرزندان توحید وسنت! اصحاب رسول کے سرفروش سپاہیو! اور فیروزہ ضلع رحیم یار خان کے غیرت مند مسلمانو۔ ۱۴۲۴ھ ہجری کے ماہ مبارک ربیع الاوّل کی پندرہویں شب ہے اور حضرت شاہ صاحب کے اس دینی ادارے میں ولادت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے یہ پروگرام منعقد ہے اللہ تعالیٰ اس بابرکت محفل میں ہماری حاضری کو قبول فرمائے (آمین) نماز میں آہستہ کہا کرو یہاں ذرا زور سے کہو، آمین......

نعرۂ تکبیر کے بعد نعرۂ رسالت ضروری ہے

نعرہ ہونا تو چاہئے تھا لیکن یہ نہیں۔ نعرہ تکبیر کے ساتھ نعرہ رسالت ضروری ہے۔ عنوان بھی یہی ہے اور ایمان بھی یہی ہے کہ اللہ کی بڑائی بیان کرنی ہے محمد کی مصطفائی بیان کرنی ہے۔ ہاں نعرہ تکبیر تو آپ نے لگایا اللہ کی وحدت بیان ہوئی ساتھ نعرہ رسالت بھی ضروری ہے۔ جس میں محمد کی رسالت بیان ہو اور جیسے اللہ کا نام لے اللہ کی بڑائی کا اعلان کیا...... کیا جواب دیتے ہو نعرہ تکبیر کا؟ (اللہ اکبر) نام لے کر اللہ کی بڑائی کا اعلان کیا، ایسے ہی نعرہ رسالت کے جواب میں محمد رسول اللہ کہہ کر محمد کا نام لے کر ان کی رسالت کا اعلان کرنا چاہئے۔

نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر

نعرہ رسالت...... محمد رسول اللہ

اللہ اکبر، اللہ کی بڑائی کا بیان ہے، محمد رسول اللہ، محمد کی رسالت کا بیان ہے، ہاں بابو،

لاکھ مرتبہ کوئی اللہ کی بڑائی مانے اگر محمد کی مصطفائی نہیں مانتا تو میں اسے مسلمان نہیں مانتا، اللہ اکبر کہے لیکن جب تک محمد کو نبیوں کا افسر نہ کہے میں اسے مسلمان نہیں مانتا

ہاں ہاں ہمیں سکھایا یہ گیا ہے کہ جب اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو ساتھ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہو۔ ہمیں یہ سکھایا گیا ہے......!

نعرۂ رسالت کا جواب ''محمد رسول اللہ'' ہونا چاہئے

ہمیں ہمارے استادوں نے، ان کو ان کے اکابر نے، ان کو ان کے اکابر نے، ان کو ان کے بزرگوں نے، ان کو ان کے بزرگوں نے اور محمد رسول اللہ کو خود اللہ نے یہ سکھایا ہے۔ جہاں میرا ذکر آئے گا، وہاں تیرا ذکر آئے گا۔ (فلک شگاف نعرے)

ہاں ہاں لا الہ الا اللہ پڑھتا رہے محمد رسول اللہ جب تک نہیں پڑھتا مسلمان نہیں بنتا۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ نعرہ تکبیر ''اللہ اکبر'' کے بعد نعرہ رسالت ''محمد رسول اللہ'' ہونا چاہئے۔ اور میں نے ایک جملہ اور کہا تھا کہ نام لے کر اللہ کی بڑائی بیان کی، اسی طرح نام لے کر محمد ﷺ کی رسالت بیان کرو، ''محمد رسول اللہ''...... بات سمجھ آ رہی ہے؟ نام لے کر، کیونکہ اللہ کے رسول بہت ہیں اور ہم سب کو مانتے ہیں۔

ہم رسولوں کو مانتے ہیں، بولو......! ہم سب رسولوں کو (مانتے ہیں) لا نفرق بین احد من رسلہ...... کسی رسول کا انکار نہیں کرتے۔ توجہ جناب! کسی ایک رسول کا انکار تمام رسولوں کا انکار ہے جب ماننا ہوتا ہے تو سب کو ماننا پڑتا ہے۔ جتنے سچے ہیں...... جو رسول ہیں سچے، انکا تو ہم اقرار کرتے ہیں سب کو مانتے ہیں اور جو رسول نہیں، رسول بننے کی کوشش کرتا ہے اسے وہاں پہنچنے نہیں دیتے۔ اس کا جوتیوں سے استقبال کرتے ہیں۔

خبردار! اللہ نے محمد پہ نبوت ختم کر دی ہے تو کون ہوتا ہے آ کے حملہ کرنے والا......؟

اور اگر کوئی خود نہ جانا چاہے، کوئی دوسرا پہنچانا چاہے تو اس پہنچانے والے شرارت کرنے والے کو سیدھا کرنا بھی جانتے ہیں۔ کیا کہہ رہا ہوں؟

حضور کے بعد ۱۲ کو معصوم ماننے والا ۱۲ گنا بڑا کافر ہے

کچھ تو ایسے ہوتے ہیں مرزا قادیانی کی طرح خود پہنچنا چاہتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو خود نہیں کہتے خود نہیں پہنچنا چاہتے وہ کہتے ہیں ہمیں محمد کی غلامی پہ فخر ہے لیکن دوسرے ہوتے ہیں چڑھانے والے...... نہیں جی نہیں غلامی کا ہے کی؟ آپ تو ان سے آگے ہیں۔

یادرکھو اگر کوئی صدیق اکبرؓ کو بھی نبی کے برابر کہے وہ کافر ہے......

اگر کوئی جناب عمر فاروقؓ کو نبی کے برابر کہے وہ کافر ہے......

اگر کوئی حضرت عثمانؓ کو نبی کے برابر کہے وہ کافر ہے......

اس طرح جو کوئی حضرت علیؓ کو، کسی ولی کو نبی کے برابر کہے وہ کافر ہے......

اسی وجہ سے تو ہم کہتے ہیں مرزا قادیانی ایک ہے تو وہ نبوت کے درجے پہ پہنچانا چاہتے ہیں تو وہ کافر ہے، جو بارہ ۱۲ کو نبوت کو آگے لے جانا چاہتے ہیں وہ کافر کیوں نہیں وہ ان سے بارہ گنا بڑا کافر ہوگا اسی لئے ہم کہتے ہیں، ہمارا ایمان ہے کہ محمد رسول اللہ کے بعد کوئی مقام نبوت تک پہنچ سکتا ہی نہیں۔

"یارسول اللہ" کا نعرہ ابہام پیدا کرتا ہے

عرض کر رہا تھا رسول بہت ہیں اور ہم سب رسولوں کو مانتے ہیں، رسولوں میں تفضیل اپنی جگہ، تصدیق سب کی کرتے ہیں۔ ہاں ان سے یہ افضل، ان سے یہ افضل، ان سے یہ افضل، ان سے یہ افضل اور محمدؐ سب سے افضل......!

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ......

تو میرے بھائیو! رسول بہت اللہ نے بھیجے اور ہم سب رسولوں کو مانتے ہیں جناب موسیٰ علیہ السلام بھی رسول، جناب عیسیٰ علیہ السلام بھی رسول، اللہ کے کئی رسول اور ہم سب کو مانتے ہیں۔ اب اگر نام نہ لیا جائے یارسول اللہ...... اے اللہ کے رسول، اب ہر کوئی سمجھے گا کہ جس کا میں امتی ہوں اسے پکار رہے ہیں۔ یہودی بھی خوش کہ موسیٰ علیہ السلام کو پکار رہے ہیں،

عیسائی بھی خوش کہ عیسیٰ علیہ السلام کو پکار رہے ہیں۔ کسی اور نبی کا، کسی اور رسول کا امتی ہوگا وہ بھی خوش کہ میرے رسول کو پکار رہے ہیں بات سمجھ آ رہی ہے......! ہم کہتے ہیں نہیں چاپلوسی کر کے سب کو خوش کرنے کیا ضرورت ہے، کھل کر نام لے کر بتادو محمد رسول اللہ، پتہ چلے یہ محمد رسول اللہ کے امتی ہیں۔ اللہ اکبر کہہ کر اللہ کی بڑائی بیان کرو اور محمد رسول اللہ کہہ کر محمد کی رسالت بیان کرو......!!

آقا ﷺ کی ذات مقصودِ کائنات ہے

عرض کر رہا تھا کہ عنوان ہے ولادت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آقا کی ولادت ماہ مبارک ربیع الاوّل میں۔ آقا کی ذات کو اللہ نے مقصود کائنات بنایا ہے۔

آقا کو بھیجنا نہ ہوتا، زمین کو بچھایا نہ جاتا......

آقا کو بھیجنا نہ ہوتا، تو یہ جہان بسایا نہ جاتا......!

آقا کو بھیجنا نہ ہوتا، ہوائیں چلائی نہ جاتیں......!

آقا کو بھیجنا نہ ہوتا، چمن میں کوئی گل کھلایا نہ ہوتا......!

آقا کو بھیجنا نہ ہوتا، سورج کو پیدا نہ کیا ہوتا......!

آقا کو بھیجنا نہ ہوتا، چاند کو نور نہ دیا ہوتا......!

آقا کو بھیجنا نہ ہوتا، ستاروں کو چمک نہ دی ہوتی......!

آقا کو بھیجنا نہ ہوتا، دریاؤں کو روانی نہ دی ہوتی......!

آقا کو بھیجنا نہ ہوتا پرندوں کو چہک نہ دی ہوتی......!

آقا کو بھیجنا نہ ہوتا، پھولوں کو مہک نہ دی ہوتی......!

ہاں ہاں کیا تفصیل کروں، بات کچھ آگے عرض کرنی ہے، میں وقت نہیں اس طرح ختم کرنا چاہتا مقصود یہ ہے، کھلی بات یہ ہے کہ ساری کائنات کا ذرہ ذرہ اگر پیدا کیا گیا ہے تو مقصود محمد رسول اللہ کی پیدائش ہے......!!

نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر، نعرہ رسالت...... محمد رسول اللہ

انبیاء کو نبوت اسی لئے ملی ہے، رسولوں کو رسالت اسی لئے ملی ہے اولیاء کو ولایت اسی لئے ملی ہے، ہاں ہاں ساری کائنات کو وجود محمد رسول اللہ کے لئے ملا ہے۔ یوں سمجھیے کہ باغ سے پھول مقصود ہے، درخت سے پھل مقصود ہے، کھیتی سے غلہ، اناج مقصود ہے۔ حفاظت پودے کی کی جارہی ہے...... مقصود پھول ہے۔ حفاظت کھیتی کی کی جارہی ہے...... مقصود اناج ہے۔ حفاظت درخت کی پیڑ کی کی جارہی ہے...... مقصود پھل ہے۔ ہاں ہاں سنوارا درختوں کو جارہا ہے...... مقصود ان سے پھل ہے۔ سنوارا پودوں کو جارہا ہے گوڈی پودوں کی ہورہی ہے...... پانی پودوں کو دیا جارہا ہے۔ اس طرح کر کے حفاظت پودوں کی کی جارہی ہے مقصود پھول ہے، ساری کائنات بسائی جارہی ہے مقصود محمد رسول اللہ ہیں......!!

جناب مصطفیٰ کریم اس کائنات میں یوں ہیں جیسے پودے میں پھول۔ اگر پھول نہ دیتا تو پودا لگایا ہی نہ جاتا اگر محمد رسول اللہ کو بھیجا نہ ہوتا تو کائنات کو بنایا ہی نہ جاتا اور یہی تو وجہ ہے لگا پیڑ رہے ہو، بھئی کیا لگا رہے ہو، جی آم لگا رہے ہیں پودا لگ رہا ہے درخت لگ رہا ہے، آم لگا رہے ہیں، ابھی پانی دیا جارہا ہے، کیا کر رہے ہو؟ آم لگا رہے ہیں۔ اس میں کھاد ڈالا جارہا ہے۔ کیا کر رہے ہو؟ او جی آم لگا رہے ہیں، جو بھی درجہ آئے ذکر آم کا آتا ہے اگرچہ نام پہلے آتا ہے اور آم آخر میں آتا ہے، نام پہلے ہے، نام زمین بناتے وقت بھی ہے، نام پانی دیتے وقت بھی ہے، نام کھاد ڈالتے وقت بھی ہے، نام چوکی رکھتے وقت بھی ہے، نام اس کی حفاظت کرتے وقت بھی ہے لیکن آم آخر میں آتا ہے، نام پہلے ہے آم آخر میں ہے۔ میں تشبیہ نہیں دے رہا آپ کی تفہیم کے لئے یہ بات عرض کر دی۔

اللہ پاک نے جب زمین بنائی، محمد کا نام لکھوایا......

آسماں بنایا، محمد کا نام لکھوایا......

عرش عظیم بنایا، لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ لکھوایا......

جنت کو بنوایا ہر دروازے پہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ لکھوایا......

آدم کو بھیجا صفی اللہ کے ساتھ پیغام دے دیا کہ آخر میں محمد رسول اللہ نے آنا ہے......

نوح نجی اللہ کو بھیجا بتلا دیا کہ تیرے سردار محمد رسول اللہ کو لانا ہے......

اسماعیل ذبیح اللہ کو بھیجا، بتلا دیا کہ تیرے بھی امام محمد رسول اللہ کو لانا ہے......

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام آ رہے ہیں۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ کو بھیجا جا رہا ہے ساتھ بتلایا جا رہا ہے کہ کہہ دو کہ میرے بھی امام محمد رسول اللہ نے آنا ہے......!!

مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ......

جب سارا پیڑ مکمل ہو گیا، جب سارا پودا مکمل ہو گیا، تب آخر میں محمد رسول اللہ کو لایا جاتا ہے کھلایا جاتا ہے، مہکایا جاتا ہے...... دیکھ لو! ساری کائنات سے اور نبوت کے شجرے سے اور رسالت کے شجرے سے محمد رسول اللہ جیسا پھول مقصود تھا۔

(نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر، نعرہ رسالت...... محمد رسول اللہ)

عالم غیب اور عالم شہادت دونوں کے مقصود محمد رسول اللہ

اللہ نے دو عالم رکھے، ایک ہے عالم امر، ایک ہے عالم خلق، اَلَا لَـهُ الْـخَـلْـقُ وَالْاَمْـرُ......! حالانکہ خلق میں اشیاء اسباب سے ہوتی ہیں، عالم امر میں بغیر اسباب سے صرف امر سے ہوتی ہیں، عالم خلق کو عالم شہادت بھی کہتے ہیں، عالم امر کو عالم غیب بھی کہتے ہیں، عالم خلق یا عالم شہادت یہ سات زمینوں کو کہا جاتا ہے اور اس سے باہر جو اللہ کا عالم ہے اسے عالم غیب کہا جاتا ہے......!!

عالم غیب اور عالم شہادت کی کنجیاں

عرض کر رہا ہوں کہ عالم غیب ہو تب بھی مقصود محمد رسول اللہ، عالم شہادت ہو تب بھی مقصود محمد رسول اللہ، اللہ نے جو کچھ بنایا اس ساری مخلوق میں مقصود محمد رسول اللہ......!

فیروزہ کے غیرت مند مسلمانو! غیب کی کنجیاں بھی اللہ کے کنٹرول میں، شہادت کی چابیاں بھی اللہ کے کنٹرول میں، میں نہیں کہتا قرآن کہتا ہے...... عِـنْـدَهٗ مَـفَـاتِـحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ ...... مفاتح الغیب، غیب کی کنجیاں، غیب کی چابیاں، عندہٗ...... اللہ کے پاس ہیں...... کس کے پاس...... بول! عِـنْـدَهٗ مَـفَـاتِـحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ ...... اور جناب آسمان و زمین کی بھی، عالم شہادت کی بھی چابیاں ہیں۔ فرمایا:

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ......

اسی کے ہاتھ میں ہیں، اسی کے کنٹرول میں ہیں آسمانوں اور زمینوں کی چابیاں اور شہادت کی بھی چابیاں......اللہ پاک نے دونوں کا ذکر قرآن پاک میں فرمایا وہ بھی اللہ کی یہ بھی اللہ کی، وہ بھی اللہ کے پاس یہ بھی اللہ کے پاس......دونوں کا نام رکھا۔ غیب کی کنجیوں کو کہا، مفاتح الغیب "مفاتح" نام رکھا اور جناب! عالم شہادت کی چابیوں کا نام "مقالید" رکھا مقالید السموات والارض وہ مفاتح ہے، یہ مقالید......!!

آپ کے ہاں بڑا رواج ہے شارٹ فام کا، مخفف کا...... پہلا اور آخری حرف لیتے ہو......RN رحیم یار خان، ID اسلام آباد، BR بہاولپور، FD فیصل آباد......کرتے ہو یا نہیں کرتے......بولو! کرتے ہو یا نہیں کرتے؟ مخفف کا رواج ہے ناں......! یہ ص، م لکھتے ہیں کہ صلی اللہ علیہ وسلم پورے جملے کا مخفف......! توجہ اگر یوں بھی سمجھ لیا جائے جیسے ر، اور ح لکھا رحمۃ اللہ علیہ ص، م لکھا صلی اللہ علیہ وسلم (یہ الگ بات ہے کہ تخفیف کہاں جائز ہے کہاں جائز نہیں) لیکن تخفیف ہے، شارٹ فام ہے اور یہ رواج ہے۔

م، ح، م، د پوری کائنات کا نچوڑ

تو جناب ادھر بھی ذرا دیکھ لیجئے، مفاتح، مفاتح الغیب، مقالید، مقالید السموات والارض......غیب کی بھی چابیاں نام ان کا مفاتح، عالم شہادت کی بھی چابیاں نام ان کا مقالید، آیئے پہلا اور آخری حرف لے لیجئے، مفاتح ہے 'م' اوّل اور 'ح' آخر......! مقالید بھی اوّل آخر لے لیجئے 'م' اور 'د'۔

توجہ! مفاتح الغیب "م، ح" اور مقالید السموات والارض "م، د" یا "م، ح، م، د"......!

عالم غیب میں دیکھو "م، ح" نظر آئے عالم شہادت میں دیکھو "م، د" نظر آئے۔

عالم امر میں دیکھو "م، ح" نظر آئے، عالم خلق میں دیکھو "م، د" نظر آئے۔

آسمانوں سے اوپر دیکھو "م، ح" نظر آئے، نیچے دیکھو "م، د" نظر آئے "م، ح، م، د"۔

کیوں نہ کہوں کہ جناب ساری کائنات عالم غیب اور عالم شہادت کا سارا نچوڑ یہ ''م، ح،م،د'' ہے۔ ملا کے دیکھ لیجئے، یہ محمد نظر آتا ہے......!!

(نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر،نعرہ رسالت...... محمد رسول اللہ)

''م، ح،م،د'' کائنات کا نچوڑ نظر آتا ہے......!!

یہاں ایک کے پیٹ میں مروڑ اٹھی...... پھر تو حضرت! اگر کائنات کا نچوڑ، عالم غیب اور عالم شہادت کا نچوڑ ہر چیز کا خلاصہ نچوڑ تو پھر تو عالم الغیب ہو گیا، مرض ہے نا شرک کا مرض ہے نا، میں نے کہا نچوڑ ہونا اور بات ہے، خلاصہ ہونا اور بات ہے اور ہر چیز کو جاننا اور بات ہے کہتے ہیں یہ کیسے؟

میں نے کہا جناب! اناج کے دانے تھے لاکھوں اور پانی کے قطرے تھے لاکھوں، سبزیاں تھیں، گوشت تھا، مچھلی تھی، فروٹ تھا، مٹھائی تھی، نمک تھا، سب کچھ اور جناب اس خوراک سے تیرے والدین کا خون بنا، ساری خوراک کا نچوڑ تیرے والدین کا خون اور خون کا نچوڑ ان کا نطفہ، نطفے سے بنا تُو......! اب بتا تُو کتنے دانوں کی پیداوار ہے؟ تو بتا کتنے پانی کی پیداوار ہے؟ تو بتا کس کس فروٹ کی پیداوار ہے؟ ہے تجھے پتہ؟ کہتا ہے مجھے پتہ نہیں، میں نے کہا یہی میں کہہ رہا ہوں نچوڑ ہونا اور بات ہے علم ہونا اور بات۔

علم وہی ہوتا ہے جو رب بتاتا ہے......

خلاصہ وہی ہوتا ہے جو رب بناتا ہے......!!

تو کائنات کا نچوڑ، کائنات کا خلاصہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ ''م، ح،م،د محمد! بولو، صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ نے حضور کو محمد بنایا ہے (کیا کہہ رہا ہوں؟) محمد بنایا ہے۔

عرض کر رہا تھا اللہ نے حضور کو محمد بنایا ہے (جملہ سمجھیں) محمد بنایا ہے صرف نام ہونا اور بات ہے اور وہی کام ہونا اور بات ہے۔

آپ کے ہاں یوں ہوتا ہے کہ ایک آدمی ہوتا ہے غریب، غریب کی اولاد، نام اس کا رکھتے ہیں وزیر خاں، گھر میں آتا نہیں نام ''بادشاہ خان'' ہوتا ہے نہیں ہوتا؟ بول بھئی! ہوتا اندھیرا ہے، نام روشن ہوتا ہے، بیچارہ رات کو نظر بھی نہیں آتا، نام اس کا روشن دین ہوتا ہے۔ نام

چاند ہوتا ہے، نام شمس ہوتا ہے۔ یوں الٹے نام کئی رکھے جاتے ہیں کہ خود کچھ ہے نام کچھ ہے تو نام شمس ہوتا ہے، وہ شمس ہوتا نہیں، نام چاند ہوتا ہے یہ چاند ہوتا نہیں، نام بادشاہ ہوتا ہے بادشاہ ہوتا نہیں، نام روشن ہوتا ہے یہ روشن ہوتا نہیں، نام عابد ہوتا ہے یہ عبادت کرتا نہیں، عابد ہوتا نہیں، نام ساجد ہوتا ہے یہ سجدہ کرتا نہیں ہے، ساجد ہوتا نہیں، نام سخی ہوتا ہے لیکن یہ سخی سخاوت کرتا نہیں، سخی ہوتا نہیں ہے...... اللہ نے صرف نام نہیں رکھا یا، محمد کو محمد بنایا ہے......!!

لفظ ''محمد'' تمام کمالات کا جامع ہے

اور پتہ ہے محمد کا معنیٰ کیا ہے؟......

جس میں تمام اچھائیاں جمع ہو جائیں اسے محمد کہتے ہیں۔

الگ الگ اچھائی کا نام ہو تو نام بہت بنتے ہیں۔ جیسے الگ الگ جمال اور قدرت کا نام لو تو اللہ کے نام بہت بنتے ہیں۔ وہ قادر ہے...... وہ علیم بھی ہے...... وہ رحیم بھی ہے...... وہ کریم بھی ہے...... وہ قابض بھی ہے...... وہ باسط بھی ہے...... وہ محی بھی ہے...... وہ ممیت بھی ہے...... وہ خافض بھی ہے...... وہ رافع بھی ہے...... وہ نافع بھی ہے...... وہ ضار بھی ہے...... معز بھی ہے...... وہ مذل بھی ہے...... وہ دینے والا بھی ہے...... وہ لینے والا بھی ہے...... وہ زندگی دینے والا بھی ہے...... جلانے والا بھی ہے...... موت دے کر مارنے والا بھی ہے...... وہ رزق کشادہ کرنے والا بھی ہے...... تنگ کرنے والا بھی ہے...... عزت دینے والا بھی ہے...... ذلت دینے والا بھی ہے...... نفع دینے والا بھی ہے...... نقصان دینے والا بھی ہے...... یوں نام لیتے جاؤ اللہ کے نام بہت ہو جائیں گے لیکن یہ ساری صفات جمع کر کے ایک نام بتاؤ وہ نام ہوگا اللہ......! اللہ، اللہ، اللہ، اللہ......!

یہ اللہ نام بنتا ہے تمام صفات اس نام میں آجاتی ہیں۔ اللہ قادر کہتے ہیں وہ بھی ہے...... مقتدر کہو وہ بھی ہے...... رحیم کہو وہ بھی ہے...... جبار کہا وہ بھی ہے...... قہار کہا وہ بھی ہے...... کریم کہا وہ بھی ہے...... قابض کہو وہ بھی ہے...... باسط کہو وہ بھی ہے...... خافض کہا وہ بھی ہے...... رافع کہا وہ بھی ہے...... جو کچھ کہنا ہے سب کچھ کہہ دو سب کمالات آگئے، نام ایک

رکھا ہے، کیا......؟ اللہ......!

اور ادھر آیئے مخلوق میں، مخلوق میں آیئے وہ صادق بھی ہے...... صداقت ایک اچھائی، صدق ایک اچھائی...... وہ سخی بھی ہے، سخا ایک اچھائی...... وہ عادل بھی ہے، عدل ایک اچھائی...... وہ حسین بھی ہے محسن ایک اچھائی...... وہ نافع بھی ہے کمال ایک اچھائی...... وہ ناجی بھی ہے نجی ایک اچھائی...... وہ امر بھی ہے امر ایک اچھائی...... وہ نبی بھی ہے نبوت ایک اچھائی...... رسول بھی ہے تو رسالت ایک اچھائی...... وہ شجاع بھی ہے شجاعت ایک اچھائی...... وہ عابد بھی ہے عبادت ایک اچھائی...... وہ ساجد بھی ہے سجدہ ایک اچھائی...... وہ راکع بھی ہے رکوع ایک اچھائی...... یوں چلتے جایئے، اچھائیاں جتنی ہیں وہ سو (۱۰۰) ہوں تب...... ہزار ہوں تب...... لاکھ ہوں تب...... جتنی تیرے ذہن میں آجائیں وہ سب اچھائیاں محمد میں پائی جاتی ہیں......! وہ ساری اچھائیاں آقا میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن ایسا نام جس میں ساری اچھائیاں آجائیں تو ایک نام ہو، جہاں سارے کمالات آجائیں ایک نام ہو...... اللہ ہوتا ہے!

ساری اچھائیاں مخلوق میں ایک فرد میں جمع ہو جائیں، نام محمد ہوتا ہے......!!

نعرہ تکبیر، اللہ اکبر...... نعرہ رسالت محمد رسول اللہ

تیرا شیر میرا شیر...... علی شیر علی شیر

چھوڑیں چھوڑیں بس میرے نعروں کی کوئی ضرورت نہیں ہے، یہ مسجد، یہ مساجد اللہ کا نام بلند کرنے کے لئے ہیں...... توجہ! یہ مساجد ہیں......!

فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ......

یہ اللہ کا نام بلند کرنے کے لئے ہیں، ہاں ہاں اللہ کا نام بلند کرنے کے لئے ہیں یا پھر جس کے ذکر کو خود اللہ نے اپنے ساتھ رکھا یا پھر جن کو اللہ نے خود اپنے حبیبؐ کے ساتھ رکھا ہو......!!

اسم ''محمدؐ'' کی خصوصیات

عرض کر رہا تھا، اللہ نے حضور کو محمد بنایا ہے، محمد واقعی محمد ہیں یعنی سب اچھائیاں موجود

ہیں، صرف نام نہیں کام بھی وہی ہے......! نام ایسا ہے، اللہ کے ذاتی نام میں چار حرف، محمد کے ذاتی نام میں چار حرف، نقطہ وہاں نہیں، نقطہ یہاں نہیں، توجہ جناب! اور محمد تو محبت ہے (کیا کہہ رہا ہوں؟) محمد تو محبت ہے "م، ح۔ م، ح"۔ "ح" حروف شفویہ میں، "م" حروف شفویہ، "د" اور "ت" کا مخرج ایک ہے۔ خیر یہ طلبہ کی باتیں ہیں۔

اپنے بھائیوں سے طلباء سے بھی ایک بات کرتا چلوں۔ حروف زائدہ اصلیہ سمجھتے ہو؟ محمد نام ہے، محمد میں "م" حرف زائد ہے۔ ورآگے "ح" سے حروف اصلیہ شروع ہیں۔ محمد "م" حرف زائد ہے یہ تو صرف کے طلباء نے بتلا دیا کہ "م" حرف زائدہ ہے۔ "م" کو رکھو، باقی حمد بنتا ہے، کیا بنتا ہے؟ بول! حمد اصلی نام یہاں سے شروع اور جو اصلی نام ہے وہی اصلی کام ہے "حمد" حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا حروف اصلیہ سے نام یہاں سے شروع ہوتا ہے۔ اور اصلی کام بھی یہی ہے۔ اللہ کی حمد، اللہ کی تعریف، اللہ کی ثناء...... محمد رسول اللہ کا اصلی کام یہی ہے......!

ہاں ہاں اللہ پاک نے محمد رسول اللہ کو اپنی تعریف کے لئے بنایا، اللہ نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کلمہ جو ہمیں سکھایا ہے...... تم لا الہ الا اللہ کہو میں محمد رسول اللہ کہوں گا، تم مجھے رب العالمین کہو، میں تمہیں رحمت اللعالمین کہوں گا......!

عرض کر رہا ہوں "م" حرف زائد، میں نے پھر دیکھا "م" کے عدد علم ابجد کے اندر چالیس بنتے ہیں "م" حرف زائدہ بنتا ہے اس کے بعد حروف اصلی شروع ہوتے ہیں، "م" کے عدد، ...... ملک صاحب! چالیس بنتے ہیں، شاہ صاحب! "م" کے عدد چالیس بنتے ہیں، وہ کہتا ہے "م" زائد ہے اصلی "ح" سے کام شروع ہوتا ہے یہی عرض کر رہا ہوں۔ یہی عرض کر رہا ہوں کہ چالیس سال زائد ہیں۔ یہاں سے اصلی کام شروع ہوتا ہے "م" حرف زائد ہے یہاں سے اصلی نام شروع ہوتا ہے۔ اور "م" کے عدد چالیس ہیں، چالیس سال یہ وقت زائد ہے جو بطور تمہید ہے، "م" پہچان ہے "م" زائد ہے

لیکن پہچان ہے، یہ چالیس سال زائد ہیں، لیکن پہچان ہیں، ان کو دیکھ لو یہاں سے پہچانا جائیگا......

جو مخلوق پہ جھوٹ نہیں بولتا...... وہ خالق پہ کیسے جھوٹ بولے گا...... جو مخلوق کی امانت میں خیانت نہیں کرتا، وہ خالق کی امانت میں خیانت کیسے کرے گا۔

عرض کر رہا ہوں "م" زائد اصلی نام آگے شروع ہے۔ چالیس سال زائد ہیں اصلی کام یہاں سے شروع ہے۔ (فلک شگاف نعرے)

ہاں جناب! توجہ جناب آگے، آگے "م" کے بعد "ح، ح سے اصلی نام سے شروع اور چالیس سال کے بعد اصلی کام شروع......! "ح" کے عدد آٹھ بنتے ہیں، کام کے دو حصے ہیں...... مکی دور والا کام، مدنی دور والا کام۔ مکے میں کام والے...... کھل کر کام والے سال آٹھ ہیں، آپ کہیں گے وہ تو تیرہ (۱۳) ہیں، میں عرض کرتا ہوں شعب ابی طالب والی بندش بھی، اور فترت الوحی والا دور بھی...... یہ پانچ سال رکھ دو تو باقی تیرہ میں سے باقی آٹھ سال بنتے ہیں، مکے میں کام والے تبلیغ والے، دعوت والے، کھل کر...... یہ آٹھ سال ہیں اور "ح" کے عدد آٹھ ہیں، یہاں کام کے سال آٹھ ہیں......!!

آجاؤ "م" سے "د" کی طرف...... مکہ سے مدینہ کی طرف، ایک مولد ہے، ایک دار الہجرت ہے۔ ہجرت کی جگہ......!

مولد میں "م" ہے، دار الہجرت میں "د" ہے۔

توجہ! مکہ سے مدینہ کی طرف آجاؤ، ہاں ہاں آیئے "ح" سے "م" کی طرف اور ساتھ ہی "د" کی طرف بات آرہی ہے "ح" کے عدد آٹھ بنتے ہیں اور مکہ میں کام کے سال (آٹھ) دعوت و تبلیغ کے سال آٹھ بنتے ہیں۔

آیئے آگے جناب! مکہ سے مدینہ کی طرف، آگے مدینہ منورہ میں کام کے سال چالیس ہیں اور "م" کے عدد چالیس ہیں...... آپ کہہ رہے ہیں مولوی صاحب جلدی کہہ رہے ہیں بھول گئے ہیں۔ حضور علیہ السلام مکہ سے آنے کے بعد تو دس سال رہے ہیں یہ تیرے کام کے چالیس سال ہیں۔ آپ اس لئے ٹھنڈے ہوئے ہیں نہ......! ورنہ آپ تو اتنی جلدی ٹھنڈے نہیں ہوتے۔

آٹھ سال کام مکے کا، چالیس سال مدینے کا، کتنے سال! چالیس سال۔ ٹھیک ہے

جب تک سمجھ نہ آئے تب تک مت بولا کرو جب سمجھ میں آئے تو کھل کے بات کیا کرو۔ ہم وہ نہیں ہیں...... سمجھ میں آئے نہ آئے بس ٹھیک ہے جی! ہم وہ نہیں ہیں۔ جب تک بات سمجھ میں نہ آئے اس وقت تک نہیں بولتے ......! ہاں جب سمجھ میں آجائے تو پھر ایسا بولتے ہیں، ایسا بولتے ہیں کہ کوئی اس بولنے کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ پھر ایسا بولتے ہیں کہ مرکھپ جائیں، ٹکڑے ہوجائیں لیکن ہماری آواز کوئی دبا نہیں سکتا۔

توجہ جناب! عرض کررہا ہوں "ح" کے عدد آٹھ اور مکے میں کام کے سال آٹھ ہیں، آگے "م" ہے اور مدینہ منورہ میں کام کے سال چالیس ہیں (آپ کہیں گے حیدری صاحب چالیس کیسے) میں عرض کرتا ہوں ہاں ہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آکر دس سال رہتے ہیں اور پھر رحلت فرماتے ہیں......!

دورِ خلافتِ راشدہ دورِ رسالت کا تتمہ ہے

دس سال خود کام کر کے دکھاتے ہیں اور تیس سال خلفائے راشدین سے کام لیتے ہیں (نہیں سمجھے) دس یہ تیس وہ، خلفائے راشدین کو نبی پاک سے الگ مت کرنا۔ یہ دور نبی کا اپنا دور ہے۔ خلافت راشدہ کا دور نبی پاک کا اپنا دور ہے۔ ہاں ہاں اس دور کا کام جو ہوتا ہے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین ......

تمہارے اوپر میری سنت بھی لازم ہے اور خلفائے راشدین کی سنت بھی لازم ہے۔

حضور ﷺ نے اپنے کام کو بھی سنت کہا اور خلفائے راشدین کے کام کو بھی سنت کہا، کیا کہا بھئی؟ سنت کہا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ ان کو ملا دیا۔ اپنے دور کے ساتھ خلافت راشدہ کے دور کو ساتھ ملا دیا اور فرمایا میرا کام بھی سنت، ان کا کام بھی سنت......!

فیروزہ کے غیرت مندو! بات صاف کر کے ذہن میں رکھ لو...... جیسے نبی کا کام سنت ہے ویسے خلیفہ راشدہ کا اقدام سنت ہے۔ محمد رسول اللہ کے خلفائے راشدین کا کام بدعت نہیں ہوتا، سنت ہوتا ہے!

میں نے پوچھا، چالیس سال کیسے؟ آپ تو دس سال رہے ہیں آ گئے ''ذ'' آ گیا۔ ''ذ'' کے عدد چار بنتے ہیں۔ اشارہ دے گیا کہ چار یہ بھی ملالو نا! بس بات صاف ہو جائے گی..... محمد کا نام بھی پورا اور محمد کا کام بھی پورا ہو......!

حضور کا نام جو ہے وہ کام بتاتا ہے..... پورا نام، پورا کام...... زائد بھی آ گیا، اصلی بھی آ گیا، تمہید بھی آ گئی اور جناب مقصد بھی آ گیا......!

محمد صلی اللہ علیہ وسلم...... باسٹھ سال حضور کی عمر مبارک، آپ کہیں گے تریسٹھ، میں کہتا ہوں ٹھیک ہے۔ ربیع الاوّل تریسٹھ سال باسٹھ، آپ کہیں گے یہ کیسے؟ یوں...... یہ ربیع الاوّل ہے اس کے بعد آئے گا دوسرا ربیع الاوّل سال ہو جائے گا ناں......! کتنے سال ہو جائیں گے؟

ایک، ربیع الاوّل دو دوسرا آ جائے گا، تیسرا ربیع الاوّل آیا، سال دو بنے، چوتھا ربیع لاوّل آیا سال تین بنے، پانچواں ربیع الاوّل آیا سال چار بنے، پچیسواں ربیع الاوّل آیا سال انچاس بنے، جب اکسٹھواں ربیع الاوّل آیا، سال ساٹھ بنے تریسٹھواں ربیع الاوّل آیا، سال باسٹھ بنے، (ٹھیک ہے؟) سال باسٹھ ربیع الاوّل تریسٹھ۔ باسٹھ سال یہ رکھیے، تیس سال دور خلافت راشدہ کا ملا لیجئے، کتنے بن گئے بولو! باسٹھ یہ تیس وہ، کتنے ہو گئے؟ بانوے، میں نے عرض کیا وہ دور آقا کا دور ہے کیونکہ اللہ نے جو پیش گوئیاں بتلا کر اور خوشخبریاں دے کر وعدے حضور سے کئے تھے پورے خلافت راشدہ کے دور میں ہوئے......!

حضور نے دیکھا، جب پتھر کو خندق میں مارا، چمک اٹھی، آقا فرماتے ہیں مجھے مشرق و مغرب تک نظر چلی گئی۔ شام کو میں نے دیکھ لیا شام تک نظر چلی گئی شام کے محل نظر آئے، میں یہی عرض کر رہا ہوں جناب کہ حضور کو وہ مقام دکھایا گیا کہ یہاں پر آپ کی حکومت پہنچے گی۔ اور وہاں پر حکومت پہنچتی ہے خلافت راشدہ کے دور میں۔ تو آقا کو فرمایا گیا یہ علاقہ آپ کو ملے گا ملتا ہے خلفاء کو، اس کا مطلب یہ ہے کہ خلفاء کی جو خلافت ہے وہ حضور کی حکومت ہے تبھی تو اسے حاکم کہا جاتا ہے اور انہیں خلیفہ کہا جاتا ہے۔ خلیفہ کا معنی نائب ہے حاکم مصطفیٰ خود ہیں......!

حاکم مصطفیٰ ہیں یہ تو خلیفہ ہیں..... خلیفہ کا معنی نائب ہے خلافت اس کی ہے حکومت

ان کی ہے تو جناب عرض کر رہا تھا باسٹھ سال یہ اور تیس سال وہ، ملا لیجئے یہ ساری زندگی حضور کی، یہ سارا کام حضور کا۔ آیئے نام حضور کا، کام حضور کا، یہ بنا کام کل، بانوے سال کتنا بنا؟ بانوے، باسٹھ سے پہلے، باسٹھ کے بعد رحلت کے بعد، ولادت سے بعثت، بعثت سے ہجرت، ہجرت سے رحلت، رحلت سے خلافت......! (ہم سب کو جانتے ہیں)

یہ بن گئے بانوے سال، کتنے بن گئے؟ بانوے سال آیئے یہ لو کام ہے، دیکھئے اب کام کو "م" کے چالیس "ح" کے آٹھ، "م" کے چالیس "د" کے چار کتنے ہو گئے (بانوے)۔

"م" کے چالیس، "ح" کے آٹھ، اٹھتالیس پھر "م" کے چالیس ......اٹھاسی پھر چار "د" کے......بانوے۔ یہ محمد نام بھی عدد بانوے اور کام میں سال بھی بانوے......!

عرض کر رہا ہوں کائنات کا خلاصہ محمد، کائنات سے مطلوب محمد، کائنات سے مقصود محمد، کائنات کا پھول محمد، کائنات کا پھل محمد، کائنات کا نچوڑ محمد......!

اللہ نے کائنات کو نہ بنایا ہوتا اگر محمد کو نہ بھیجا ہوتا، بولو! صلی اللہ علیہ وسلم...... صلی اللہ علیہ وسلم...... صلی اللہ علیہ وسلم......!!

کائنات میں ایک شخص بھی میلاد کا منکر نہیں

ہاں ہاں، آقا کو مانو اور مانو تو پھر مانو، اور جان کر مانو، پہچان کر مانو...... مانو تو پھر ساتھ چلو، پھر ہٹو مت، ولادت بھی مانو، بعثت بھی مانو...... بعثت، اعلان نبوت) ہجرت بھی مانو، رحلت بھی مانو، خلافت بھی مانو......!

بات ختم نہیں ہے، قیامت میں شفاعت بھی مانو......!

ماننا ہے تو شروع سے چلو اور جنت تک چلو، بے وفا مت بنو۔ یاد رکھو پروپیگنڈہ، جھوٹ، بکواس، بہتان، اختلاف، ایک دوسرے کو ذلیل کرنا اپنی جگہ...... گندا کام گندے لوگ کیا کرتے ہیں، جھوٹ بہتان لگانا کوئی شرافت نہیں۔ دنیا میں ایک آدمی بھی حضور کی میلاد کا منکر نہیں ہے، کیا کہا میں نے؟ ساری دنیا میں کوئی ایک آدمی بھی، (مسلمان نہیں کہہ رہا میں) کوئی آدمی بھی مسلمان ہو تب، کافر ہو تب، ہندو ہے تب، عیسائی ہے تب، سکھ ہے تب، یہودی

ہے تب، مجوسی ہے تب، فارسی ہے تب، کوئی ہو موحد ہے تب، مشرک ہے تب، کوئی بھی حضور کی میلاد کا منکر نہیں ہے۔

میلاد کا معنی ہے ولادت، پیدائش...... تو حضور کے پیدا ہونے کا کوئی منکر نہیں، جس سے پوچھو...... ہندوؤں نے بھی حضور ﷺ کی پیدائش لکھی ہے، کوئی کافر مجھے لاکر دکھاؤ جو کہتا ہو حضور ﷺ کی ولادت نہیں ہوئی، ایسا کوئی کافر مجھے لاکر دکھاؤ، ہے کوئی دنیا میں؟ (بھئی میں تو بہت آگے آنا چاہتا ہوں، آپ یہیں ٹھنڈے ہوگئے ہیں) چلو جی شاہ صاحب یہ تھک گئے ہیں پھر بھی......

نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر

میں نے جو عنوان بتایا ہے یہ سب کچھ کہنا چاہتا تھا، ولادت بھی، بعثت بھی ختم نبوت بھی، ہجرت بھی، رحلت بھی، خلافت بھی...... سب کچھ، شفاعت بھی (لیکن چلو اب وہاں تک نہیں جاتے کچھ ادھار کرلیں گے)

میلاد تو ابولہب نے بھی منائی

عرض کررہا ہوں ولادت کا میلاد کا، پیدائش کا کوئی منکر دنیا میں ہے ہی نہیں، نہ کافر نہ مسلمان، جاؤ تلاش کرو کوئی کافر ڈھونڈ کر دکھاؤ جو میلاد کا منکر ہو۔ جھوٹ بولا کرتے ہو، فلاں نہیں مانتا، فلاں نہیں مانتا...... میلاد کا معنی ہے پیدائش، حضور کی پیدائش کو سب مانتے ہیں......!

ورنہ میں ایک کافر کو ڈھونڈ کو لاتا ہوں بہت بڑا کافر، بہت بڑا مشرک، بہت بڑا جہنمی، بہت بڑا لعنتی، جس نے ودھ فیملی (with family) بکنگ کرائی ہوئی ہے جہنم میں، کنبے سمیت، اور اس کا جہنمی ہونا قرآن بتلاتا ہے:

تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ○ مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ○ سَيَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ○ وَّامْرَاَتُهٗ ......

وہ جو ودھ فیملی جہنم میں جانے والا...... پکا جہنمی ابولہب اس سے پوچھو تو میلاد کا منکر ہے؟ کہتا ہے میں منکر کہاں؟ کہا مانتا بھی ہوں مناتا بھی ہوں......!

جب لونڈی نے آکر بتایا کہ آپ کا بھتیجا پیدا ہوا ہے، لونڈی نے آکر بتلایا کہ آپ کے بھائی عبداللہ کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے ابولہب خوش ہو گیا اور خوشی میں اس لونڈی کو آزاد کرتا ہے۔ تو یہ میلاد مانتا ہے کہ نہیں مانتا، مانتا ہے یا مناتا بھی ہے؟ خوشی کی، جشن کیا، لونڈی کو آزاد کردیا...... مانتا بھی ہے، مناتا بھی ہے!

حضور ﷺ پر سب سے پہلا پتھر اسی میلادی نے مارا

یہ تو ہے بات میلاد کی، اور جب بات آئی مقصد میلاد کی، حضور نے جب اعلان فرمایا توحید کا، تو سب سے پہلے یہی میلادی پتھراؤ کرتا ہے، سب سے پہلے یہی مشرک، یہی میلادی پتھراؤ کرتا ہے...... بابو! اس نے میلاد کو مانا تب، منایا بھی، لیکن جب بات آئی مقصد میلاد کی تو یہی بھڑ پڑا، اسی نے لڑائی شروع کی......!!

میں عرض کرتا ہوں میلاد کو بھی مان، مقصد میلاد کو بھی مان، ورنہ تو ادھر جائے گا جدھر وہ میلادی جا رہا ہے۔ میلاد کو مان، میں بھی مانتا ہوں...... آگے بھی تو چل نا......! مقصد میلاد کو بھی مان کہ اتنی شان والے نبی کو اللہ نے بھیجا کس لئے!...... اپنی توحید کے اعلان کے لئے۔ میلاد بھی مان مقصد میلاد بھی مان، ولادت بھی مان، نبوت بھی مان، ولادت بھی مان بعثت بھی مان، ولادت بھی مان، ختم نبوت بھی مان، ولادت بھی مان، رسالت بھی مان...... یہی عرض کررہا ہوں صورت بھی مان، سیرت بھی مان......!!

میلاد ماننے والے...... مقصدِ میلاد کو بھی مان

صورت کی بڑی تعریف کرتا ہے لیکن صورت کو کافر بھی مانتا ہے مجھے کوئی کافر دکھاؤ جو حضور ﷺ کی صورت پہ اعتراض کرتا ہو، کوئی سکھ، کوئی ہندو، کوئی یہودی، کوئی عیسائی، کوئی مجوسی، کوئی پارسی، جو حضور کی صورت پہ اعتراض کرتا ہو تمہیں نہیں ملے گا۔ صورت پہ اعتراض کرنے والا کوئی نہیں ملے گا، صورت کو سب حسین مانتے ہیں...... تُو سیرت کو بھی مان، تب میں تجھے مسلمان مانوں......!

ہاتھوں کی خوبی، حسن ہاتھوں کا مانتا ہے، ان ہاتھوں سے بت توڑے گئے وہ کیوں

نہیں مانتا......؟

ہاتھوں کی حسن صوری کو زینت مانتا ہے، ان ہاتھوں سے تلواریں اٹھا کر جہاد کیا گیا ہے تو کیوں نہیں مانتا، کیوں نہیں اپناتا......؟

صورت ماننے پہ کچھ کرنا نہیں پڑتا، سیرت ماننے میں کچھ کرنا بھی پڑتا ہے۔ قدم مبارک کے حسن کو بیان کرتا ہے لیکن یہ قدم اٹھا کر روزانہ صدیق اکبر کے گھر جانا کیوں نہیں مانتا......!

سیدہ فرماتی ہیں جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے مجھے کوئی دن ایسا یاد نہیں ہے کہ روزانہ ایک دو مرتبہ حضور ہمارے گھر نہ آئے ہوں......!

قدم کا حسن مانتا ہے، لیکن یہ قدم اٹھا کے میدان جہاد میں قیادت کی جاتی ہے، کیوں نہیں مانتا؟......

قدم کا حسن بھی مان اور قدم کا کام بھی مان......

ہاتھ کا حسن مان اور ہاتھ کا کام بھی مان......

چہرۂ مبارک کا حسن کا نتا ہے لیکن اس چہرے میں لوہے کے خود کے کڑے گھسے ہیں، اتنا اس چہرے کو لہولہان کرایا گیا ہے، اللہ کی توحید کی خاطر، یہ سیرت بھی تو مان......!

زبان مبارک کا حسن مانتا ہے، اس زبان کا اعلان بھی تو مان......

لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْهِمْ اَبَابَکْرٍ اَنْ یَّؤُمَّهُمْ غَیْرُهٗ......

ابوبکر ﷺ کے ہوتے ہوئے کسی اور کو امامت کا حق ہی نہیں ہے، یہ اعلان بھی تو مان!

سر مبارک کا حسن مانتا ہے، اس پر جہادی خود پہننا، یہ کیوں نہیں اپناتا......!

حضور ﷺ کے سینے کی تعریف کرتا ہے، لیکن سینے میں جن سے حضور نے محبت رکھی ہے ان کو کیوں نہیں مانتا......!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دماغ کی، ماتھے مبارک کی تعریف کرتا ہے لیکن ذہن میں حضور ﷺ نے سوچ کر انتخاب کر کے، سوچ کر سوچ کر اسلام کی عزت کے لئے جن کو اللہ سے مانگ کر لیا، انہیں کیوں نہیں مانتا......!

حضور ﷺ کی آنکھ کا حسن بیان کرتا ہے لیکن ان آنکھوں سے دیکھ دیکھ کر اور جن کو سب سے زیادہ مناسب دیکھ کر ساری امت کا امام بنا کر مصلی حوالے کیا، انہیں کیوں نہیں مانتا......!

نبی پاک ﷺ کی صورت کی تعریف کرتا ہے، سیرت کیوں نہیں مانتا؟ حضور پاک ﷺ کے جسم مبارک کی تعریف کرتا ہے لیکن اس جسم سے جو کام لیا گیا تو اسے کیوں نہیں مانتا، اس پہ کیوں اعتراض کرتا ہے......؟

نام کے ساتھ کام کو مان تب میں تجھے مسلمان مانوں، میلاد کے ساتھ حضور کے مقصد میلاد کو مان تب میں تجھے مسلمان مانوں، صورت کے ساتھ حضور کی سیرت کو مان تب میں تجھے مسلمان مانوں......!

عرض کر رہا تھا، سینے کی تعریف کرتا ہے اس سینے میں جن کے ساتھ محبت رکھی گئی ہے انہیں کیوں نہیں مانتا، سینے کا حسن صورت کا حسن ہے اور سینے میں جو بات ہے وہ سیرت کا حصہ ہے...... حضور نے محبت بھی سینے میں رکھی ہے، دشمنی بھی سینے میں رکھی ہے......

حضور نے دشمنی......؟ ہاں ہاں دشمنی، محبت بھی سینے میں رکھی ہے، نفرت بھی سینے میں رکھی ہے...... حضور کے سینے میں نفرت......؟ ہاں حضور کے سینے میں نفرت ہے، جن کو اللہ کے دین سے نفرت ہے، حضور کو ان سے نفرت ہے......!

میں بتلاتا ہوں، محبت بھی دیکھو، نفرت بھی دیکھو، نبی پاک ﷺ آخری وقت میں سیدہ عائشہ کا چبایا ہوا مسواک بغیر دھوئے استعمال فرماتے ہیں، یہ محبت دکھا رہے ہیں آخری دم تک کتنی ہے...... توجہ جناب! کیا ہے یہ حاضر ہے آقا کیا؟ یہ حضرت دودھ کا ایک پیالہ حاضر خدمت ہے، آقا لیتے ہیں اور ابو ہریرہ، اٹھو بیٹا، یہ لو! یہاں سے پلانا شروع کرو پلا رہے ہیں، سب کو پلاؤ......!

ہوندے ناں جی ساڈے پیر صاحب......!

(خیر خود ہی دیکھ لو میں کیا کہوں) ان کو پلاؤ...... ابو ہریرہ پلانا شروع کرتے ہیں۔ ایک صحابی پیتے ہیں، جم کر سیر ہو کر پیتے ہیں لیکن پیالے میں کمی نہیں آتی، فرمایا دوسرے کو دو،

یوں ستر نے پی لیا.....ابوہریرہ خود پیو...... پیتے ہیں، پھر پیو، پیتے ہیں، پھر پیو، پیتے ہیں، اور پیو.....بس آقا، اور گنجائش نہیں ہے، دودھ اتنے کا اتنا، اب لیتے ہیں اور آقا بسم اللہ پڑھ کر خود پیتے ہیں......!

اپنے گریبان میں جھانکو......ایک پیر ابوبکرؓ کا ہے، ایک پیر تمہارا ہے، وہ ستر اکہتر کا بچایا ہوا دودھ پی رہے ہیں اور تیرے والا تو تیرے برتن میں نہیں پیتا...... حضرت کا کولر الگ ہونا چاہئے، حضرت کا گلاس الگ، یہ مسلمانوں کے برتنوں میں نہیں کھاتے پیتے......آقا ہیں کہ اکہتر کا بچا ہوا دودھ پی رہے ہیں، وہ میک اپ کر کے نہیں بیٹھے ہوئے تھے، وہ بھوکے پیاسے، پریشان حال سب کچھ قربان کئے ہوئے اور اس حال میں وہ پی رہے ہیں اور ان کا بچایا ہوا آقا پی رہے ہیں۔ یہ محبت نہیں ہے؟...... بول، زور سے، زور سے، یہ محبت نہیں ہے؟ ساری ساری رات جن کے لئے رو رو کر دعائیں کی جا رہی ہیں، یہ محبت نہیں ہے؟ جن کا بچایا ہوا پیا جا رہا ہے، یہ محبت نہیں ہے......؟

آ پھر نفرت بھی تجھے بتا دوں...... لے جاؤ......! فرمایا اس کا جنازہ میں نہیں پڑھاتا، لے جاؤ......! یا رسول اللہ جنازہ نہیں پڑھو گے؟ مردے کے ساتھ مرنے کے بعد کیا حساب ہے؟ اب اس کے ساتھ......؟ فرمایا نہیں نہیں لے جاؤ، میں اس کا جنازہ نہیں پڑھتا......! آقا اس کا کیا قصور تھا؟ فرمایا......

انه كان يبغض عثمان

"یہ عثمان سے جلا کرتا تھا"......

یہ محمد رحمت اللعالمین ہونے کے باوجود، رؤف الرحیم ہونے کے باوجود، صاحب خلق عظیم ہونے کے باوجود، اس کا جنازہ نہیں پڑھتا، جو عثمان سے جلا کرتا تھا......!

نفرت ہے یا نہیں ہے بول......! حضور نے فیصلہ فرما دیا کہ مرنے کے بعد بھی اس کے ساتھ صلح نہیں ہے......!

عرض کر رہا ہوں، یہ محبت ان کے ساتھ، یہ نفرت اس کے ساتھ...... یہ آقا کی سیرت کا حصہ ہے، سینہ مبارک صورت کا حصہ ہے...... سینے میں محبت، یہ سیرت کا حصہ ہے...... سینے

میں دشمنانِ اصحاب سے، دشمنان دین سے نفرت، یہ حضور کی سیرت کا حصہ ہے...... حضور کی صورت کو بھی مان، حضور کی سیرت کو بھی مان...... میں تجھے مسلمان مانوں گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کی صورت اور سیرت کو ماننے اور ہمت، جرأت، استقامت کے ساتھ دین حق کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، حضور پاک اور حضور کے صحابہ، اہل بیت اور حضور پاک کے غلاموں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

امام الانبیاء ﷺ

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم . بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم . قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ سَاُنَبِّئُکَ بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًاO اَمَّا السَّفِیْنَةُ فَکَانَتْ لِمَسَاکِیْنَ یَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِیْبَهَا وَکَانَ وَرَآءَ هُمْ مَّلِکٌ یَّاْخُذُ کُلَّ سَفِیْنَةٍ غَصْبًاO وَاَمَّا الْغُلَامُ فَکَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنَیْنِ فَخَشِیْنَآ اَنْ یُّرْهِقَهُمَا طُغْیَانًا وَّکُفْرًا O فَاَرَدْنَآ اَنْ یُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَیْرًا مِّنْهُ زَکٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا O وَاَمَّا الْجِدَارُ فَکَانَ لِغُلٰمَیْنِ یَتِیْمَیْنِ فِی الْمَدِیْنَةِ وَکَانَ تَحْتَهٗ کَنْزٌ لَّهُمَا وَکَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ج فَاَرَادَ رَبُّکَ اَنْ یَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَیَسْتَخْرِجَا کَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّکَ ج وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ ج ذَالِکَ تَاْوِیْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًا O صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ O

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْکِکَ وَبَاقِیَةً بِبَقَآءِ مُلْکِکَ عَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَزِنَةَ عَرْشِکَ لَا مُنْتَهٰی لَهَا دُوْنَ عِلْمِکَ وَکَذَالِکَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی الْمَلٰئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ، اَجْمَعِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

❁❁❁❁❁

۳۰ر ستمبر۲۰۰۳ء

امام الانبیاء ﷺ

قابل صد احترام علمائے کرام، برادرانِ اسلام، عزیزانِ ملت، ختم نبوت کے پروانو! اصحابؓ و اہل بیتِ پیغمبرؐ کے سرفروش سپاہیو! اہلِ حق علماء سے وابستہ سر بکف مجاہدو، اور ٹیکسلا کے غیرت مند مسلمانو! آپ کے شہر ٹیکسلا کے اس گراؤنڈ میں سنہ ۱۴۲۴ھ کے شعبان المعظم کی چوتھی شب غیرت مندوں کا یہ عظیم اجتماع جس نام پر جمع ہے وہ نام ہے ''خاتم المعصومینؑ و شہدائے ناموسِ صحابہؓ کانفرنس'' اور اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو صحیح طریقے سے اس عنوان کو سمجھنے اور دل میں بٹھانے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

کوئی معصوم اپنی مرضی سے کچھ نہیں کرتا

قرآن کریم جب میں نے کھولا ہے تو دو معصوموں کا تذکرہ کھلا ہے، اور قرآن کریم نے مجھے راستہ دیا ہے کہ معصوم کا اعلان ہوتا ہے ''وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ''

جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نیا پیدا نہیں ہوگا اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا پیدا نہیں ہوگا جس کا اعلان یہ ہو سکے۔ اپنی ساری زندگی کے ایک ایک شعبے میں ایک ایک حرکت کے متعلق کہ ''وما فعلتہٗ عن امری''...... اب ایسا کوئی پیدا نہیں ہوگا۔

بابو! معصوم وہ ہوتا ہے جو اپنی مرضی سے کچھ نہیں کر سکتا۔ کچھ نہیں کرتا...... فرشتوں نے صاف اعلان کیا ہوا ہے ''وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّکَ'' کہ ہم اپنی مرضی سے نہیں اُترتے، ہمارا تنزل ہمارا نزول اور آنا جانا اُسی رب کے امر سے ہوتا ہے۔

معصوم کی خطا کے قائل کو مسلمان ماننے کی ضرورت ہی نہیں

اور رب کے امر میں خطا کا امکان نہیں۔ تو جو امر کے بغیر چلتے نہیں ان کے کسی قدم میں خطا کا امکان نہیں ہے......!

اللہ کے امر میں خطا کا امکان نہیں ہے......اور جو اس کے امر کے بغیر چلتے نہیں ان کے کسی قدم میں خطا کا امکان نہیں ہے......!!

اگر کوئی آسمانی معصوم کی خطا کا قائل ہے، وہ بھی اللہ کے امر میں خطا کا قائل ہے۔

اگر کوئی زمینی معصوم کے امر میں خطا کا قائل ہے تو وہ بھی امر اللہ میں خطا کا قائل ہے اور جو خطا کا قائل ہے کوئی ضرورت نہیں کہ اُسے مسلمان مانا جائے......ضرورت کیا ہے؟ کوئی گنجائش ہی نہیں ہے کہ اُسے مسلمان مانا جائے۔

لَا يَضِلُّ رَبِّىْ وَلَا يَنْسٰى ○

میرے حضرت ﷺ تو کلیم علیہ السلام کے بھی امام ہیں

تو جناب عرض کر رہا تھا کہ جو اس کے امر کے بغیر چلتے ہی نہیں تو اُن کے کام میں خطا کا امکان ہی نہیں۔ یہاں بات ہے دو معصوموں کی، ایک معصوم ہیں اللہ کے کلیم، بہت عظیم۔ میں کیا اُن کی عظمت بیان کروں جن سے اللہ کلام کرے، لیکن میرے حبیب حضرت کلیمؑ کے امام ہیں۔ حضرت کلیم کی بڑی شان، واللہ بڑی شان، واللہ بڑی شان، بڑی شان، اتنی بڑی شان کہ اگر وہ سمندر کو ڈنڈا ماریں تو راستہ دے دیتا ہے۔ بہت بڑی شان ہے لیکن میرے حبیب ﷺ تو حضرت کلیم علیہ السلام کے امام ہیں۔ کلیم علیہ السلام نے گفتار کا مزا چکھ کر دیدار مانگا۔ جواب ملا "لن ترانی"......

ٹیکسلا کے دوستو! وہاں مطالبے پہ لن ترانی اور یہاں جبرائیل کو بھیجا جا رہا ہے، آسمانوں پہ ملائکہ ہیں، انبیاء میں انتظار بھی ہو رہا ہے اور انتظام ہو رہا ہے...... جبرائیل نیچے آ کے دیکھیں تو آرام ہو رہا ہے۔

وہاں تڑپ کر، رو رو کر مطالبہ ہے، جواب "لن ترانی"......

حضرت کلیم کی بڑی شان ہے لیکن میرے حضرت تو حضرت کلیمؑ کے امام ہیں۔ اور کیوں نہ ہوں کہ وہاں بحر پھٹ گیا، "**فاضرب بعصاک البحر فانفلق فکان کل فرقٍ کالطود العظیم**"......

جنابِ موسیٰ کا ڈنڈا لگا، اور بحر پھٹ گیا......

میرے حضرت کی اُنگلی مبارک کا اشارہ ہوا بدر پھٹ گیا......

لیکن فرق ہے بابو، وہاں ڈنڈا بحر تک پہنچا ہے، یہاں انگلی بدر تک پہنچی نہیں ہے۔

وہاں ڈنڈا بحر تک پہنچا ہے، عصائے موسوی بحر تک پہنچ کر اثر دکھاتا ہے یہاں انگلی مبارک نہیں پہنچی اور چاند ٹکڑے ہوا ہے۔

حضور ﷺ دنیا کے آخری انسان تک کیلئے رسول ہیں

پیغام دیا جا رہا ہے کہ جناب جہاں تک موسیٰ کا ہاتھ پہنچے گا وہاں تک موسیٰ کی بات چلے گی اور تک محمدؐ کا پیغام پہنچے گا وہاں تک محمدؐ کی بات چلے گی۔ جہاں تک اشارہ پہنچے گا وہاں تک بات پہنچے گی۔

تبھی تو وہاں اعلان کروایا گیا "**یا بنی اسرائیل**" اور یہاں اعلان سکھایا گیا "**قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا**" ......اے انسانو، میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

خداوندا! جتنے انسان موجود ہیں؟ فرمایا، صرف موجود نہیں "**واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم**" جو بعد میں آئیں گے میں اُن سب کی طرف بھی رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

خداوندا! جو بعد میں آئیں گے، ان سب تک بھی پیغام پہنچے گا؟ فرمایا، اعلان کرنا آپ کا کام ہے اور آخری انسان تک پہنچانا میرا کام ہے۔

کیوں بھئی حضور ﷺ کی نبوت کا اعلان تم سب تک پہنچا ہے کہ نہیں؟ تم سب مکاناً بھی دور ہو زماناً بھی دور ہو، ہزاروں میلوں کا فاصلہ بھی ہے اور صدیوں کا فاصلہ بھی ہے، پیغام پہنچا ہے کہ نہیں؟ اچھا، صرف پیغام پہنچا ہے؟......نہیں، بلکہ پورا پروگرام پہنچا ہے۔

جوانی کا، ہاں ہاں! شیخوخت کا، پورا پروگرام پہنچا ہے۔ خلوت کا، جلوت کا، اٹھنے کا بیٹھنے کا، سونے کا جاگنے کا، جنگ کا صلح کا، دوستی کا دشمنی کا، محبت کا عداوت کا، سختی کا نرمی کا، بتلاؤ تمہیں کیا نہیں ملا محمد ﷺ کا؟...... نام بھی ملا ہے، پیغام بھی ملا ہے، اور پورا پروگرام بھی ملا ہے۔

فرمایا اعلان کرتو دو، پہنچانا میرا کام ہے۔ پورا بندوبست ہے، میں نے بندوبست کر دیا ہے۔

"یا ایھا النبی" اے میرے نبی! اے نبی، (صلی اللہ علیہ وسلم) "حسبک اللہ" تیرے لیے اللہ کافی ہے۔ مافوق الاسباب اللہ کافی ہے۔ اور ماتحت الاسباب "ومن اتبعک من المومنین" جو آپ کی تابعداری کرنے والے مومنین ہیں، یہ کافی ہیں۔ پورا بندوبست ہے۔ اعلان آپ کریں آخر تک جائے گا۔ دنیا کے کونے کونے تک جائے گا، فرمایا جہاں تک جو انسان ہوگا اُسے "یا ایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعًا" آپ کا پیغام پہنچانا میرا کام ہے۔ رزق بھی تو پہنچاتا ہوں، میری نظر سے کوئی اوجھل تھوڑی ہے؟ ہر ایک کو سانس کیلئے بھی تو بندوبست کر کے دیتا ہوں۔ شان ہے:

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۚ وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ ۝

زمین میں جو کچھ کھایا جاتا ہے، جہاں بھی جو دانا جاتا ہے وہ بھی جانتا ہوں، اور اگر کوئی جسم جاتا ہے وہ بھی جانتا ہوں۔ "ما یلج فی الارض وما یخرج منھا" اور زمین سے جو کچھ نکلتا ہے، جو بوٹا پیدا ہوتا ہے، زمین سے جو بھی نکلتا ہے کوئی سوئی، کوئی کھیتی، کوئی سبزہ، کوئی درخت، کوئی بوٹا پیدا ہوتا ہے یا زمین کسی کے جسم کے لئے مٹی اٹھوائی جاتی ہے جانتا ہوں۔

"وما ینزل من السماء وما یعرج فیھا" ...... آسمانوں سے جو کچھ نازل ہوتا ہے اللہ جانتا ہے۔

"وفی السماء رزقکم وما توعدون" ......آسمان سے جو کچھ نازل ہوتا ہے،

بندوں کا رزق نازل ہوتا ہے، جانتا ہوں۔ روحیں نازل ہوتی ہیں اجسام میں پڑنے کیلئے، جانتا ہوں۔ "وما یعرج فیھا" جو کچھ آسمان میں چلتا ہے، اوپر جاتا ہے جانتا ہے رب۔ اعمال جاتے ہیں، جانتا ہے۔ ارواح جاتی ہیں جانتا ہے۔ سب ریکارڈ ہے۔

وَعِنْدَهُ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ O

نہ صرف جانتا ہے، بلکہ ریکارڈ بھی رکھتا ہے۔

قلبِ مصطفیٰ ﷺ پہاڑوں سے زیادہ مضبوط ہے

حضورؐ! آپ اعلان کر دیجئے، اور حضورؐ نے اعلان کیا، اللہ نے پہنچا دیا۔ اس کا بندوبست یہ ہے:

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ O

کہ اے نبی! تیرے لئے اللہ کافی ہے، اور جو تیری تابعداری کر چکے ہیں وہ مومنین کافی ہیں۔

ٹیکسلا والو! جب قرآن آ رہا تھا، جبرائیل لا رہا تھا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب مبارک پہ آیا وہ قلب مبارک..... توجہ! فرمایا:

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ.

"پہاڑوں پہ اگر نازل ہوتا قرآن تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتے"۔

پیش کیا گیا:

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا .

آسمان اٹھا نہ سکا، زمین برداشت نہ کر سکی، پہاڑ برداشت نہ کر سکے ڈر گئے!

لیکن وہ قرآن نازل ہوا یا نہیں ہوا؟ اللہ نے نازل کیا یا نہیں کیا؟...... کہاں؟ "علیٰ قلبک" وہ آیا قلبِ مصطفیٰ پر! کیوں نہ کہوں قلبِ مصطفیٰ پہاڑوں سے زیادہ اٹل ہے، مضبوط ہے، اور زمین سے زیادہ برداشت رکھتا ہے۔ اور سب آسمانوں سے زیادہ عظمت اور بلندی رکھتا ہے۔

"اَلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ" سے مراد صحابہ کرامؓ ہیں

اس قلبِ مصطفیٰؐ پر قرآن آتا ہے، اور پتہ ہے پھر وہاں سے کہاں جاتا ہے؟

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ......

فرمایا، "بل ھو" یہ قرآن "آیات بینات" یہ آیاتِ بیّنات ہیں۔ آیاتِ بیّنات پہ کیا عرض کروں! "فی صدور الذین اوتوا العلم" کہاں ہے؟...... فرمایا، اہلِ علم کے سینوں میں۔ ٹیکسلا کے غیرت مندو! خود ہی ذرا فیصلہ کرو اور کھل کر بتا دو جب قرآن پاک نے خود بتایا کہ اہلِ علم کے سینوں میں بیٹھا ہوں......

جب اللہ نے خود بتایا کہ قرآن اہلِ علم کے سینوں میں ہے......

محمد عربی ﷺ نے اپنی زبانِ مبارک سے اعلان فرمایا، جو جبرائیل علیہ السلام نے آ کر بتایا کہ "قرآن آیاتِ بیّنات ہیں...... اہلِ علم کے سینوں میں"...... اُس وقت وہ اہلِ علم کون؟...... صحابہؓ!

ارے میاں کسی کو تو علامہ کہے، کسی کو میں عالم کہوں، اور صحابہؓ وہ ہیں جنہیں اللہ قرآن میں اہلِ علم کہتا ہے۔ صحابہؓ وہ ہیں جنہیں قرآن اہلِ علم کہتا ہے۔

فاتحہ خلف الامام پر ایک عجیب نکتہ

عرض کر رہا تھا، کہ دو معصوم...... ایک جنابِ موسیٰ علیہ السلام ہیں، اللہ کے کلیم ہیں، میں نے عرض کیا میرے حبیب ﷺ کلیم کے بھی امام ہیں۔ اور جناب جب تک حضور ﷺ نہیں آئے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام یہودیوں کو قبول کرتے تھے۔

جو کوئی موسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھ لے، وہ موسیٰ کا امتی تھا......

جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھتا تھا وہ حضرت عیسیٰ کا اُمتی تھا......

جناب موسیٰ علیہ السلام کو اپنے ماننے والے قبول ہیں......

جناب عیسیٰ علیہ السلام کو بھی اپنے ماننے والے قبول ہیں......

لیکن جب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچتے ہیں اور جناب کلیم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، نماز پڑھی کہ نہیں حضورؐ کے پیچھے؟...... فاتحہ بھی پڑھی؟ (نازل بھی نہیں ہوئی ان پر، کہاں پڑھی تھی؟)

تم لڑتے پھرتے ہو کہ تمہاری نہیں ہوتی کہ تم نے امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھی۔ میں نے کہا ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی ہوتی ہے، ہماری نہیں ہوتی؟ حضور ﷺ سے پہلے فاتحہ کسی پہ نازل ہوئی ہے؟ (نہیں ہوئی نا!) تو ایسی کوئی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے اس وقت تمام انبیاء سے فرمایا ہو کہ برادرانِ نبوت! تشریف رکھیں، میں آپ کو فاتحہ سکھا دوں کیونکہ فاتحہ کے بعد والی سورت تو صرف امام پڑھے گا لیکن فاتحہ آپ کو بھی میرے پیچھے پڑھنی پڑے گی۔

ایسی کوئی روایت ہے؟ اگر نہیں ہے تو پہلے تو انبیاء پر نازل نہیں ہوئی تھی تو اُن تمام انبیاء کی حضورؐ کے پیچھے نماز ہو گئی کہ نہیں ہوئی؟ (ہو گئی!) کامل ہوئی کہ ناقص ہوئی؟ ہماری بھی تو کامل ہوتی ہے۔ مت ڈراؤ مسلمانوں کو، سارے نبیوں کی ہو جاتی ہے تو ہماری کیوں نہیں ہو گی؟

کہتے ہیں تم تھے؟ میں نے کہا الحمد کے بعد والی سورت تیری بھی ہو جاتی ہے جیسے فاتحہ جا کے تو بھی نہیں پڑھتا نا! صرف پڑھے امام ہو سب کی جائے یہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک پڑھے اور ہو سب کی طرف سے جائے؟

میں نے کہا، اذان ایک دیتا ہے تم سب کی طرف سے ہو جاتی ہے......

اقامت ایک کہتا ہے تم سب کی طرف سے ہو جاتی ہے......

خطبہ ایک پڑھتا ہے تم سب کی طرف سے ہو جاتا ہے......

فاتحہ کے بعد والی سورت صرف امام پڑھتا ہے تم سب کی طرف سے ہو جاتی ہے،

تو فاتحہ بھی امام پڑھتا ہے، میری طرف سے بھی ہو جاتی ہے!!

کیوں لڑاتے ہو مسلمانوں کو؟ آؤ مقابلہ کرو کفر سے۔ مسلمانوں کو کیوں لڑاتے ہو، کچھ تو ایسے ہیں جو مسلمانوں کو لڑا رہے ہیں، مصیبت تو یہ ہے کچھ ایسے ہیں جو کفر کو بھی اٹھا کر اسلام کے ساتھ رکھ رہے ہیں۔ تم نہ اِدھر جاؤ نہ اُدھر جاؤ، صراطِ مستقیم پر رہو۔

اکابر کے متفقہ فیصلے کو جھٹلانے والے متوجہ ہوں

افراط و تفریط دونوں غلط ہیں۔ مسلمانوں کو دھکا دینا غلط ہے، کافر کو بھائی بنانا غلط ہے۔ ہاں، ہاں، اسے مسلمان تو جب کہے گا، دینی جماعت جب کہے گا، اس کے ادارے کو دینی ادارہ جب کہے گا، پھر تو ہی بتا تیرے اکابر کے فتوؤں کا کیا ہوگا؟ قرآنی فتوؤں کا کیا ہوگا؟ سب احادیث مبارکہ کا کیا ہوگا؟ تمام علمائے دیوبند کے اجماعی فتوے کا کیا ہوگا؟ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، عرب و عجم کے علماء کے متفقہ فیصلے کا کیا ہوگا؟ جو یہ فیصلہ دے کر، لکھ کر قبروں میں اُتر چکے، جن کے نام پر تو چندے لیتا ہے میں ان کے نقش قدم پر چل کر اسلام کی سربلندی کے لئے کام کروں گا۔ تو کفر کو اسلام کہہ کے ان کے سامنے کیا منہ دکھائے گا؟

نعرۂ حیدری......علی شیر حیدری

کوئی ضرورت نہیں! (ٹھہرو، ٹھہرو! چھوڑو میرے نعرے کی کوئی ضرورت نہیں۔ خدا کی قسم نہ کوئی دل آزاری مقصود ہے نہ ہی کوئی اپنے نعرے لگانا مقصود ہیں) **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** ...... یہ اللہ کا قرآن میرے سر پہ ہے۔ خیر خواہی مقصود ہے کہ اگر دیکھو شیعیت کے کفر کے فتوے پر، فیصلے پر، اس فیصلے پر میرے دستخط نہیں، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کے دستخط نہیں ہیں، اعظم طارق صاحبؒ کے نہیں ہیں، ایثار القاسمیؒ کے نہیں ہیں، مولانا حق نواز جھنگویؒ کے بھی نہیں ہیں۔ جھوٹ بولتے ہو! کہتے ہو سپاہِ صحابہؓ نے یہ فتویٰ دیا تھا۔

تمہیں اگر کوئی یہ کہے کہ یہ فتویٰ اس کا ہے تو وہ جھوٹ بولتا ہے۔ یہ فتویٰ ان کا نہیں ہے، یا تو سوال مولانا محمد عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا تھا اور اُس دور میں فتویٰ ان کے کفر کا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے دیا تھا۔ سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے دیا تھا۔ مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ علیہ نے دیا تھا۔

یا پھر آج کے دور میں یہ سپاہِ صحابہؓ نے نہیں، سوال مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا تھا، اوران کے کفر کا فتویٰ تمام مفتیانِ دار العلوم دیو بند نے دیا تھا۔ اور پھر یہاں جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن میں بیٹھ کر تمام علماء نے فیصلہ کیا تھا۔ مفتی احمد الرحمٰن صاحب نے بلوایا تھا، مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ ترتیب دیا تھا اور پھر تمام پورے ملک کے علماء بڑے بڑے تھے، ان سب سے دستخط انہوں نے لیے تھے۔ اس پر خواجہ خان محمد صاحب کے دستخط ہیں جو آج ہمارے سروں کا تاج ہیں۔ آج بھی اللہ پاک نے ان کو سلامت رکھا ہوا ہے اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ذمہ داری پر، ادارے کی ذمہ داری پر، ''بیّنات'' کا یہ خصوصی نمبر شائع کیا تھا۔ عرب وعجم کے ہزاروں علماء کے دستخط سے یہ فیصلہ شائع ہوا تھا۔

اس میں نہ حق نوازؒ تھا، نہ فاروقیؒ تھا، نہ اعظم طارقؒ تھا، نہ علی شیر تھا، توجہ کر! اگر ان عرب وعجم کے ہزاروں علماء جن میں دیو بند کے تمام مفتی ہوں، گنگوہ کے تمام مفتی ہوں، پاکستان ہندوستان کے بڑے بڑے مفتیان اور اکابر علماء ومشائخ کا اجماع ہو، اگر وہ فیصلہ غلط ہے تو پھر علماء کے فیصلے کی آئندہ کوئی حیثیت نہیں ہے اور فیصلہ بھی کوئی ہلکا پھلکا نہیں کفر و اسلام کا۔

اگر سب نے مل کر مسلمانوں کو کافر کہہ دیا تو پھر ان کی اپنی حیثیت کیا رہ جائے گی؟ اور پھر آئندہ اگر کوئی دس، پندرہ، بیس، پچاس، سو مولوی صاحبان مل کر کوئی بات کریں بھی سہی تو اس کی کیا حیثیت ہوگی؟ ہم کہتے ہیں علماء کے فتوے اور علماء کے فیصلے کی عزت نہ ختم کرو۔ ہاں اپنے بزرگوں کے فیصلے کی عزت ختم کرنا چاہو گے تمہاری عزت ختم ہو جائے گی۔ نہ کرو، نہ کرو یہ میرے ساتھ ضد نہیں ہے، یہ ضد تمہاری دیو بند کے ساتھ ہے۔ میرے ساتھ یہ ضد نہیں ہے۔ میں کیا ہوں، میری کیا حیثیت ہے؟ ہم کچھ بھی نہیں ہیں۔ خیر بات دور چلی گئی۔

غلط کام پر خاموش رہنا نبوت کی فطرت میں نہیں

عرض یہ کر رہا تھا کہ دو معصوم ہیں، اور جنابِ موسیٰ کلیم اللہ کو بھیجا ہے اللہ نے،

اپنی طرف سے نہیں آئے۔ ایک جناب کلیم علیہ السلام ہیں اور ایک جناب خضر علیہ السلام ہیں۔ اللہ نے ایسا بابرکت بنایا ہے، نام تو لے لیا ہے نا! خضر کیوں کہتے ہیں؟ کہ غیر آباد زمین پر جہاں بیٹھ جائے وہاں آبادی ہو جاتی ہے۔ وہاں سبزہ آ جاتا ہے۔ وہ زمین زندہ ہو جاتی ہے۔ اللہ نے ایسا بابرکت بنایا ہے۔ تو بابرکت ایسے ہیں کہ مردہ زمین ان کے پہنچنے سے زندہ ہو جائے اور مکرم ایسے ہیں کہ اللہ نے ان کے پاس بھیجا ہے جناب موسیٰ کلیم اللہ کو۔ لیکن جب جناب موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی، خضر کا کوئی کام سمجھ نہیں آتا تو باوجود اس کے کہ انہوں نے یہ معاہدہ تو کر لیا تھا کہ کوئی اعتراض نہیں کروں گا، لیکن نبوت کی یہ فطرت میں بات رکھی ہے کہ اگر کوئی چیز قابلِ اعتراض نظر آئے گی تو نبوت خاموش نہیں رہ سکتی۔

نبوت کی فطرت میں، طبیعت میں یہ بات اللہ نے رکھ دی ہے کہ نبی خود تو کوئی کام غلط نہیں کرتا، لیکن کوئی اگر غلط کام ہوتا دیکھے تو نبی خاموش رہ سکتا ہی نہیں۔

نبی خاموش بھی تب ہوتا ہے جب اس بات پہ نبی مطمئن ہوتا ہے۔ یہ قانون ہے، کلیہ ہے جو عرض کر رہا ہوں، آگے خود ہی سوچو کہ یہ تو کلیم کا حال ہے، تو کلیم کے امام جہاں خاموش نہ ہوں یا خود فیصلہ دے رہے ہوں اس میں غلطی کا کیا امکان ہو سکتا ہے؟

تو جناب خضر کے کاموں پہ اعتراض ہو رہا ہے، پھر یاد دلوایا گیا پھر خاموش، پھر کام قابلِ اعتراض نظر آیا نبوت بول پڑی، ہاں ہاں! اس لئے حدیث کی تین قسمیں ہیں۔ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقریر النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی پاک جو فرمائیں وہ حدیث ہے، نبی پاک ﷺ جو کریں وہ حدیث ہے، اور نبی کے سامنے جو کام ہو نبی اعتراض نہ کرے وہ بھی حدیث ہے اور نبی پاک ﷺ جو سکھائیں وہ سنت ہے۔

سنت اس راستے کا نام ہے جس پر حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو چلایا

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیک وقت نو (۹) بیویاں رکھنا حدیث ہے لیکن ہمارے لئے عمل حرام ہے۔ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا حدیث ہے کہ حضورؐ

نے پڑھی نا، جائز ہے؟ (نہیں)

تو حدیث تو حضور کی ساری زندگی کی باتیں ہیں جو فرمایا وہ، جو کچھ کیا وہ بھی، منسوخ ہو تب، ناسخ ہو تب، پہلے دور کی ہو تب، بعد کی ہو تب، ہاں وہ سب حدیث ہے لیکن سنت وہ راستہ ہے جس پر حضور ﷺ نے چلنا سکھایا ہو بلکہ صحابہؓ کو چلا کر دکھایا ہو۔ تبھی تو نجات کا راستہ فرمایا:

ما انا علیه و اصحابی "......

یہ صرف "ما انا علیه" نہیں فرمایا، "و اصحابی" کہ جس طریقے پہ میں اپنے صحابہ کے ساتھ جا رہا ہوں، جہاں میں صحابہ کو ساتھ لے کر چلوں وہ سنت ہے اور وہی اپنانے والے اہل سنت ہیں اور یہی راہِ جنت ہے۔

جہاں حضور ﷺ کیلئے جاتے ہیں نا...... وہ سنت نہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام "صوم الوصال" رکھتے ہیں وہ سنت نہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بیک وقت چار سے زائد بیویاں رکھتے ہیں، وہ سنت نہیں۔

سنت وہ کام ہے جس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کو چلایا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد وہ صحابہؓ نے کر کے دکھایا ہے، تو حدیث میں سے سنت کو پہچاننے کے لئے صحابہ کو دیکھنا پڑے گا۔

تو نبوت غلط کام پر خاموش نہیں رہ سکتی، یعنی شرح صدر نہ بھی ہو، لیکن اگر خود مطمئن نہیں ہے تو نبوت خاموش نہیں رہ سکتی۔ یہ نبوت کی عظمت ہے۔

نبیؑ مداہنت نہیں کر سکتا، وارثانِ نبوت کو بھی نہیں کرنی چاہیے

یہ نبوت کی عظمت بھی ہے، یہ عصمت بھی ہے کہ نبی معصوم ہے۔ وہ یوں مداہنت کر کے کہ چلو خیر ہے، رہنے دو، جانے دو، صحیح کر رہا ہے یا غلط کر رہا ہے ہمارا کوئی واسطہ نہیں ہے، نبی یوں نہیں کرتا اور وارثانِ نبوت کو بھی یوں نہیں کرنا چاہیے۔

جنابِ خضر سے سوال کیا جا رہا ہے اور خضر کے احترام میں کوئی کمی نہیں ہے۔ بہت عظیم ہیں، اللہ نے ان کے پاس بھیجا ہے، عظمت اپنی جگہ لیکن جو بات سمجھ نہیں آئے گی وہ

پوچھی جائے گی۔

آپ کو بھی ناراض نہیں ہونا چاہئے، اگر آپ کے عزت و احترام کو برقرار رکھتے ہوئے میں سوال کروں کہ سلمان رُشدی کے خلاف تو ایمانی جوش آتا ہے، اس سے زیادہ گستاخ غلام حسین نجفی ہے، اس کے خلاف ایمانی جوش کیوں نہیں آتا؟ (تو آپ کو بھی ذرا وضاحت کرنی چاہئے، غصے نہیں ہونا چاہئے) سلمان رُشدی کے خلاف اگر ایمانی جوش ہے کیونکہ وہ حضور ﷺ کا گستاخ ہے۔ "شیطانی آیات" سلمان رُشدی کی کتاب، وہ بھی رکھ لیجئے اور غلام حسین نجفی کی کتابیں بھی سامنے رکھ لیجئے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں غلام حسین نجفی، سلمان رُشدی جیسے سو گستاخوں سے بھی بڑا گستاخ ہے۔

اُس کی کتاب انگلش میں تھی، یہ اُردو میں ہیں۔

وہ یہاں نہیں ملتی، یہ یہاں ملتی ہیں۔

اور یہ اب آپ ہی بتائیں اس کے خلاف تو اتنا بڑا احتجاج کہ میرے ساتھی شہید کروا دیئے مجھے افسوس نہیں ہے، وہ کامیاب ہو گئے ہم بھی اس مشن میں کٹ گئے تو کامیاب ہوں گے۔ میں مولانا حبیب الرحمٰنؒ شہید کو، میں شعیب ندیمؒ کو یا ان کے بھی پیشواؤں کو، یا ان کے پیچھے جانے والوں کو ناکام نہیں سمجھتا، میں شہادت پہ ماتم کرنے والا نہیں ہوں، میں شہادت کو سعادت سمجھ کے سلام کرنے والا ہوں، یہ بات اپنی جگہ پہ لیکن جناب آپ کا جوشِ ایمانی کیا ہوا، وہ کیا ہوا؟! اگر بتائیں تو ٹھیک ہے۔

وارثانِ نبوت سے اُمید کر کے عرض کر رہا ہوں، گستاخ نہ کہنا۔ اگر نبی کا گستاخ، نبی کے صحابہ کا گستاخ، سیدہ عائشہؓ پہ لعن وطعن کرنے والا گستاخ، ابوبکرؓ کو کافر کہنے والا گستاخ، وہ تمہیں برداشت ہے، اس پر تمہیں غصہ نہیں آتا تو جو ادب سے آپ سے سوال کرے اس پہ بھی غصہ نہیں آنا چاہئے۔

معصوم کا امر معصوم ہوتا ہے

میں عرض کر رہا ہوں کہ دو معصوم ہیں۔ اور ایک معصوم نے دوسرے معصوم کے کام کو

اگر ابھی تک ذہنی طور پہ صحیح نہیں سمجھا تو خاموشی نہیں ہو سکتی۔ وضاحت عرض کر دوں کہ اللہ نے بھیجا تھا اس وقت یہ نہیں بتایا تھا کہ خضر نبی ہے، معصوم ہے..... تا کہ ذہن میں نہ رہے۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے اعتراض کیوں کیا؟ جنابِ خضر علیہ السلام وضاحت کرتے ہیں اور آخر میں قاعدہ بتلا دیتے ہیں، وضاحت کی، مطمئن کیا اور پھر آخر میں بتلایا:

وما فعلتهٗ عن امری......

میرے پیارے! یہ سب کچھ میں نے اپنی مرضی سے نہیں کیا......

اپنے حکم سے نہیں کیا، اپنے امر سے نہیں کیا، میں تو صادر کرنے والا ہوں، امر تو ادھر سے آتا ہے میں تو نافذ کرنے والا ہوں اَمر تو اُدھر سے آتا ہے۔

وضاحت کر دی کہ میں معصوم ہوں۔ اگر یہ پہلے بتلا دیتے "**لا افعل شیءٍ عن امری**" میں اپنی مرضی سے کچھ نہیں کروں گا اور سب کچھ اللہ کی مرضی سے ہوگا، تو جنابِ موسیٰ علیہ السلام کسی بات پہ اعتراض نہ کرتے۔ لیکن یہ وضاحت کر کے بعد میں بتایا، "**ما فعلتهٗ عن امری**"۔

تو جناب معصوم وہ ہوتا ہے جو اپنی مرضی سے کچھ نہیں کرتا، معصوم کا امر معصوم ہوتا ہے، معصوم کا امر اپنا نہیں ہوتا، کبھی تو معصوم کی اطاعت اس کی نہیں ہوتی "اللہ" کی ہوتی ہے:

"**ومن یطع الرسول فقد اطاع اللّٰه**"

"جس نے رسول کا کہا مانا، اس نے اللہ کا کہا مانا"

معصوم کا امر حقیقت میں اللہ ہی کا امر ہوتا ہے

بھئی کہا تو رسولؐ نے تو اللہ کا کہا ماننا کیسے ہو گیا؟ اطاعت تو رسول کی ہوئی وہ اللہ کی کیسے ہو گئی؟ فرمایا، رسول کا امر ہی اپنا نہیں ہوتا اس کا امر اصل اللہ کا امر ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی اطاعت اُس کی اطاعت ہوتی ہے۔

اور جو کوئی مانے مکمل کر مانے......توجہ! جناب، میرے حبیبؐ جنابِ کلیمؑ کے بھی امام ہیں۔ روح اللہ کے بھی امام ہیں۔ کیوں نہ ہوں، کہ:

روح اللہ کے بلانے پہ مردہ آدمی اٹھتا ہے، اور یہاں دن بُلائے پتھر سلام پڑھتے ہیں......

وہاں بُلانے پہ مردہ آدمی زندہ ہوکر بولتا ہے اور یہاں دن بُلائے حضور ﷺ کو دیکھ کر پتھر سلام پڑھتے ہیں......

وہ انسان تھا پہلے زندہ تھا، پھر قیامت میں زندہ ہوگا، بالفعل نہ سہی، بالقوۃ وہ زندہ ہے۔ لیکن یہ پتھر تو نہ پہلے زندہ تھا نہ بعد میں ہونا ہے، یہ تو بالفعل بھی زندہ نہیں بالقول بھی زندہ نہیں۔ لیکن محمد عربی ﷺ کی نبوت کی گواہی دینے کے لئے، محمد عربی ﷺ کی سلامی کے لئے یہ زندہ ہوتا ہے۔ کیوں نہ کہوں روح اللہ کے بھی امام ہیں۔

عرض کر رہا تھا، اس وقت تک موسیٰ علیہ السلام نے قبول کیا میرا کلمہ پڑھتے ہو ٹھیک ہے۔ لیکن جب حضور ﷺ کے پیچھے موسیٰ کھڑے ہو گئے، حضور آ گئے اب کوئی کہے میں موسیٰ علیہ السلام کا اُمتی ہوں لیکن محمد رسول اللہ کو نہیں مانتا، یہ مسلمان ہے......؟ یہ مومن ہے......؟ یہ جنت میں جائے گا......؟ (نہیں)

اب موسیٰ کلیم کا کلمہ جنت میں نہیں لے جاتا، جب موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو گئے، اعلان کر دیا کہ محمدؐ میرے بھی امام ہیں۔ اب جناب وہی جنت جائے گا، موسیٰ کلیمؑ بھی اُسے ہی تسلیم کریں گے، ایمان دار جو موسیٰ کے ایمان کو مانے۔

جناب موسیٰ کلیمؑ نے فرما دیا، محمدؐ میرا بھی امام ہے، اب جس کو میرا بننا ہے اُسے میرے امام کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ جناب موسیٰ کا اعلان ہے، مجھے ماننا ہے تو میرے امام کو مانو۔ آج اگر کوئی جناب عیسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھے اُسے عیسیٰ علیہ السلام بھی اپنا اُمتی نہیں کہیں گے۔

آسمانی معصومؑ نے امام المعصومین کو اور انہوں نے ابوبکرؓ کو مصلے پر کھڑا کر دیا

ٹیکسلا والو! پھر اگر یہی عرض کروں کہ جناب علی المرتضیٰؓ بھی یہی کہتے ہیں، جسے مجھے ماننا ہو وہ میرے امام کو مانے۔ بھئی آسمانی معصوم نے، آسمانی معصوموں کے سردار جبرائیل امین

نے پکڑ کے بازو سے آگے کیا "تقدم یارسول اللہ" محبوب! آپ آگے ہو جایئے! آپ کے ہوتے ہوئے کوئی نبی آگے نہیں ہو سکتا۔ اور آسمانی، زمینی تمام معصوموں کے امام محمد رسول اللہ ﷺ نے حکم فرما کے آگے کر دیا:

مروا ابابکر فلیصل بالناس......

ما ینبغی لقومٍ فیھم ابوبکرٍ ان یؤمھم غیرہٗ

""ابوبکرؓ کے ہوتے ہوئے کوئی اُمتی امام نہیں ہو سکتا۔""

وہاں بھی اعلانِ معصوم "بامر اللّٰہ" ہے...... یہاں بھی اعلانِ معصوم "بامر اللّٰہ" ہے!!

وہ بھی اللہ کا امر، یہ بھی اللہ کا امر......

وہ اُس معصوم نے بتایا، یہ اِس معصومؑ نے بتایا......اور یہ معصومؑ اُس معصوم کا بھی سردار ہے۔

تو پھر کیوں نہ کہوں، نبیوں کی امامت اللہ نے جنابِ محمد عربی ﷺ کو دی ہے جو نہیں مانتا وہ کافر ہے، لعنتی ہے......

اور جناب ساری امت کی امامت اللہ نے صدیق رضی اللہ عنہ کو دی ہے، محمد عربی ﷺ نے اعلان فرمایا ہے، جو نہیں مانتا لعنتی ہے، جو نہیں مانتا کافر ہے، جو نہیں مانتا مرتد ہے، جو نہیں مانتا دجال ہے، جو نہیں مانتا ملعون ہے، جو نہیں مانتا ابلیس ہے، جو نہیں مانتا وہ جہنمی ہے، جو نہیں مانتا میں معذور ہوں میں اُسے مسلمان نہیں مانتا۔ نہیں مانتا، نہیں مانتا، نہیں مانتا!!

جسے صدیق رضی اللہ عنہ اچھا نہیں لگتا اُسے تو کیوں اچھا لگتا ہے؟

وہ صدیق رضی اللہ عنہ کو نہیں مانتا، میں کیوں مانوں اِسے؟

اور جس کو صدیق رضی اللہ عنہ اچھا نہیں لگتا، اُسے تو کیوں اچھا لگتا ہے؟......

جو صدیق رضی اللہ عنہ کی عزت نہیں کرتا وہ تیری کیوں کرتا ہے؟ تو صدیق سے اچھا ہے؟ (نہیں!)

دست بستہ عرض کروں کہ جو صدیق رضی اللہ عنہ کی عزت نہیں کرتا تو اس کی کیوں کرتا ہے؟

مسلمان، مومن، محمد پاک ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے، سوچو تو سہی! کیا کر رہے ہو؟ کہاں جا رہے ہو؟

کہتے ہیں جی، حضورؐ نے یہودیوں سے اتحاد کیا، ارے یہودی کوئی مسلمان تھا؟

کہتے ہیں جی ہمارے اکابر نے ہندوؤں سے اتحاد کیا تھا، جواہر لعل نہرو بھی ایسا تھا، میں پوچھتا ہوں اُسے اسلامی لیڈر بنا کے پیش کیا تھا؟ کچھ خیال کرو، اپنے غلط کام کے لئے نبی کے کام کو بھی غلط کہتے ہو؟ اپنے اکابر کے کام کو بھی غلط کہتے ہو؟ یعنی اپنی گندی عادت نہیں چھوڑتے، روایت بدل دیتے ہو۔ نہ کرو، نہ کرو، کیا منہ دکھاؤ گے؟ لیکن یہ میں اُن سے عرض کر رہا ہوں۔

ابن اخطل کو کعبے کا غلاف بھی نہ بچا سکا

اور اُس (ساجد نقوی) سے یہ کہہ رہا ہوں کہ سن، ابنِ اخطل آیا واجب القتل تھا، کافر تھا، لعنتی تھا، بالکل تیری طرح نہیں بلکہ تھوڑا سا کم! اور چھپ گیا، کہاں بھلا؟ کعبے کے غلاف میں! صحیح بخاری شریف سے پڑھ رہا ہوں۔ چھپ گیا کعبے کے غلاف میں، اُسے کعبے کا غلاف بچا سکا؟ (نہیں!) تجھے بھی میرے کسی قبلے کعبے کی چادر کوئی جبہ نہیں بچائے گا۔ کعبے کے غلاف میں چھپ کر پھر بھی ابن اخطل واجب القتل تھا، کافر تھا، لعنتی تھا، مردود تھا تو بھی ہے۔ قبلے کعبے کا احترام...... تیرا تعاقب اُسی طرح!! تیرے ساتھ کوئی رعایت نہیں! او لعنتی! تو حضور ﷺ کے گھر پہ بھونکے اور میں تجھے بھائی کہہ دوں؟ (نہیں ہوسکتا)

غیرت، ہمت، جرأت سے جو لوگ حق پہ ڈٹ جائیں اور پھر جب وقت آئے تو کٹ جائیں انہیں شہداء کہتے ہیں، جناب جو ہٹ جائیں وہ نہیں۔

تھوڑا سا کٹ کر دکھائیں اور جب وقت آئے تو ہٹ کر دکھائیں وہ نہیں۔ بھائی دیکھو، ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں راضی کرنے کے لئے پشاور کی کانفرنس میں اعلان کر دیتا کہ اگر فضل الرحمٰن شیعوں کو کافر کہے تو میں اُس کا کارکن بننے کے لئے تیار ہوں اور اُس کے بعد انہیں خود ہی مسلمان بھائی کہنا! (ٹھیک ہے!) دوغلہ پالیسی نہیں۔

(مولانا سمیع الحق نے پشاور میں منعقدہ انٹرنیشنل حق نواز شہیدؒ کانفرنس میں یہ اعلان کیا تھا کہ اگر فضل الرحمن سپاہِ صحابہؓ کے نعرے کی تائید میں شیعوں کو کافر کہہ دے تو آئندہ کیلئے اس کا رضا کار بن کر کام کروں گا۔ بعد میں ۲۰۰۴ء میں انہی مولانا سمیع الحق نے ایران کا دورہ کیا اور تہران سے بیان جاری کیا کہ خمینی کے انقلاب کو دنیا بھر میں برآمد کرنے کی ضرورت ہے......مرتب)

دیکھو ادب سے، احترام سے عرض کرتے ہیں، یہ کیا ہے؟ وہاں اس کا مطلب ہے ایمان کی بات نہیں تھی، دل کی بات نہیں تھی، یہ ہمارے ساتھ خوشامد تھی ہمیں راضی کرنے کیلئے۔ اگر للہ فی اللہ بات تھی تو کہاں گئی؟ ہاں، ڈٹ جاتے ہیں، حق پہ ڈٹ جاتے ہیں اور وقت آئے تو کٹ جاتے ہیں انہیں شہداء کہتے ہیں۔ اور شہداء کو تم سلام کرو نہ کرو، اُنہیں پھر نورانی فرشتے سلام کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ غیرت، جرأت، ہمت، استقامت کے ساتھ ہم سب کو دین کی صحیح خدمت کی توفیق بخشے۔ (آمین)

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
ٹیکسلا والو خوش رہو ہم دعا کر چلے

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

خاتم الانبیاء ﷺ

اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیمo بسم اللّٰہ الرحمن الرحیمo وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتَابٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَo فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَo

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کل امتی ید خلون الجنۃ الا من ابٰی قیل ومن ابٰی یا رسول اللّٰہ قال من اطعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابٰی. او کما قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِکَ وَبَاقِیَۃً بِبَقَاءِ مُلْکِکَ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ لَا مُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ وَکَذَالِکَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ، اَجْمَعِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

خاتم الانبیاء ﷺ

قابلِ صد احترام علمائے کرام، برادرانِ اسلام، عزیزانِ ملت، توحید و سنت کے پروانو! اصحابؓ و اہل بیتِ پیمبرؑ کے سرفروش سپاہیو! سنہ ۱۴۲۵ ہجری کے ربیع الثانی کی پانچویں شب اس علاقے کے لئے وہ بابرکت رات بنی ہے کہ یہاں اس چوک پہ عظیم الشان پروگرام بابرکت و بارونق محفل منعقد کی ہے۔ جس کا عنوان ہے سیرۃ خاتم الانبیاء ﷺ...... اور ختمِ نبوّت کے پروانے، شمع رسالت کے پروانے آقائے نامدار ﷺ کے سچے عاشق اور آقا کے غلاموں کے غلام اتنی کثیر تعداد میں اس ذکرِ پاک کو سننے کے لئے تشریف فرما ہیں۔

آپ دیکھ رہے ہیں کہ چھوٹے بڑے میدان کے ساتھ ساتھ چھتوں پر بھی سراپائے انتظار اور ہمہ تن گوش بنے بیٹھے ہیں۔ جس چیز نے اس وقت تک انہیں بٹھایا ہے، نہ دنیا ہے، نہ مال ہے، نہ کوئی لالچ ہے نہ دولت ہے، یہ خالص عشق رسالت ہے، ان میں سے ہر ایک گھر میں اس وقت کوئی پنکھا لگا کے، اور کوئی اے، سی لگا کے، کوئی کھلی ہوا میں اس وقت سو رہا ہوتا، یہ وقت ان کے بیٹھنے کا نہیں لیکن ان کو بٹھایا ہے اس کشش نے جس نے پتھروں سے سلام پڑھوایا۔

اس وقت انہیں گرمی نہیں روک رہی، یہاں اسٹیج پہ مجھے پسینہ آرہا ہے، حالانکہ میں ابھی وضو کر کے بیٹھا ہوں، بڑی دیر سے یہ کھچا کھچ مجمع بھرا ہوا ہے، انہیں یہ گرمی اس محفل میں شرکت سے نہیں روک رہی کیونکہ انہیں پتہ ہے کہ یہ گرمی کفارہ بنے گی اور جہنم کی گرمی بھی

قریب نہیں آئے گی۔

میں نے ان سے کہا نہیں ہے کہ میری بات کا جواب دو لیکن یہ ایک ایک جملے پر بول کیوں رہے ہیں کہ ذکر خیران کا ہے کہ جن کا نام کیا؟ جن کی محبت میں سوکھا تنا درخت کا بھی بولتا ہے اور روتا ہے۔ مجھے تسلیم ہے کہ اللہ کے نبی روح اللہ عیسی علیہ السلام کے بلانے پر مردے نے اٹھ کران کی رسالت کی گواہی دی، وہ مردہ بولا لیکن یہ پہلے بھی تو بولتا تھا، موت سے پہلے بھی تو بولتا تھا، اور ہاں یہاں بھی مردے نہ بولیں، زندے بولیں۔

جس کے دل میں عشقِ رسالت نہیں وہ چلتا پھرتا مردہ ہے

میں مردہ سمجھتا ہوں مردہ، مردہ سمجھتا ہوں اس چلتے پھرتے کو جس کے دل میں عشق رسالت نہ ہو، صرف زندے سبحان اللہ بولیں۔ (سبحان اللہ) مردہ سمجھتا ہوں مردہ، جس کے دل میں عشق رسالت نہ ہو، ارے وہ چلا پھرا تو کیا ہوا؟ کئی تنکے بھی ہوا میں اڑتے ہیں، حالات کی ہوا انہیں چلاتی ہے لیکن وہ زندہ نہیں، یہ چلنے پھرنے کے باوجود میں نے مردہ اسے اس لئے کہا کہ:

دیکھنے کے باوجود اللہ ایسوں کو اندھا کہتا ہے......

دنیوی راستے دیکھنے کے باوجود اللہ ایسوں کو اندھا کہتا ہے......

دنیوی باتیں سننے کے باوجود اللہ ایسوں کو بہرا کہتا ہے......

دنیوی معاملات میں جھگڑے کے باوجود اللہ ایسوں کو گونگا کہتا ہے......

تو دنیا میں چلنے کے باوجود اس کو مردہ کیوں نہ کہوں، جس دل میں عشق رسالت ہے، عرفانِ رسالت ہے، معرفتِ حقیقت ہے، معرفت نبوّت ہے، وہ مرتا نہیں مرکر بھی زندہ رہتا ہے، وہ ٹکڑے ہوکر بھی زندہ رہتا ہے، اور جس نے میرے آقا ﷺ کو نہ پہچانا، یہ گھومتا پھرتا مردہ ہے، جو میرے آقا ﷺ کو نہ پہچانے وہ مردہ ہے۔ جو آقا ﷺ کا گستاخ ہے وہ چلتا پھرتا مردہ ہے۔ آنکھوں سے اندھا ہے کانوں سے بہرہ ہے، زبانوں سے یہ گونگا ہے۔

ارے تجھ سے تو وہ کھوتا اچھا تھا جس نے میرے آقا ﷺ کو پہچانا تھا.....

تجھ سے تو وہ گوہ اچھی تھی جس نے آقا ﷺ کو پہچانا تھا......

اے گستاخ تجھ سے تو وہ چڑیا اچھی تھی جس نے آقا ﷺ کو پہچانا تھا......

تجھ سے تو وہ ڈھیلے اچھے تھے جو آقا ﷺ کو جاتے ہوئے سلام کرتے تھے۔ تیرے سینے میں دل نہیں سل ہے، اے ظالم اے گستاخ میرے آقا ﷺ کو نہ پہچاننے والے بدتر تجھ سے تو کروڑ مرتبہ کھجور کا تنا بہتر ہے، جو کھجور کا تنا حضور ﷺ کی جدائی برداشت نہیں کرسکتا، روتا بھی ہے اور پھٹ بھی پڑتا ہے۔

آقا ﷺ کے ذکر کی محفل میں مزہ ہی مزہ ہے

تو میں عرض کررہا تھا ان پروانوں کو اس شمع کی کشش نے بٹھایا ہے۔

ہاں ان کا مجھ پر کوئی احسان نہیں، انہیں اپنے محبوب کا تذکرہ کھینچ لایا ہے۔

ان کا میرے اوپر کوئی احسان نہیں، یہ خود مزے لینے آئے ہیں۔

اور دنیا کی کسی محفل میں اتنا مزہ نہیں جتنا آقا ﷺ کے ذکر کی محفل میں مزہ ہے، لیکن مجھے خود لطف آرہا ہے ورنہ میں کہتا کہ میرا احسان ہے کہ تذکرہ سنا رہا ہوں، لیکن اللہ کی توفیق ہے اور اس ذکر کرنے میں بھی مزہ ہے اور سننے میں بھی مزہ ہے، نہ میرا احسان ہے نہ تیرا احسان ہے۔ احسان اس رب کریم کا ہے جس نے میرے دل میں تیرے دل میں اپنے حبیب کی محبت ڈالی ہے، اور یہ محبت اس کی طرف سے عطا ہے، اور یہ محبت اس کی طرف سے نعمت ہے، اور یہ امانت ہے، یہ دل میں محفوظ ہے، اور میرا ایمان ہے۔

جس دل میں یہ نعمت ہے وہ دل جہنم میں نہیں جائے گا......

جس دل میں عشق رسالت ہے وہ دل جہنم میں نہیں جائے گا......

ہاں عشق اور چیز ہے عشق کا نام استعمال کرنا اور چیز ہے، یہ محبت جس دل میں ہو، تو یہ سند ہے جنت کی، یہ محبت جس قلب میں ہو یہ جہنم سے آزادی کا پروانہ ہے، لیکن ہو، تو مجھے کہتا ہے "ہے" لیکن میرے خالق کی نظر دل کے اندر بھی ہے...... جنت اور جہنم میں بھیجنے

والے کی نظر دل کے اندر بھی ہے۔ اس لئے وہ جانتا ہے کہ واقعی تو دیوانہ تو پروانہ اور مستانہ ہے یا بنا پھرتا ہے۔

شمع رسالت کے پروانے پہچانے جاتے ہیں

اور پروانے کی پہچان ہے بابو! پروانے کی پہچان ہے کہ پروانے کو تپش نہیں ہٹا سکتی، پروانے کی پہچان ہے، پروانہ کہتا نہیں پھرتا میں پروانہ ہوں، پروانہ ہوں، پروانہ ہوں، لیکن پروانے کی پہچان ہے کہ پروانے کو تپش اپنے حبیب سے نہیں ہٹا سکتی، پروانے کو تپش اپنے محبوب سے نہیں ہٹا سکتی، تو روزانہ ان پروانوں کو جلتے دیکھتا ہے، کہ یہ نہیں ہٹتے، قرآن ان پروانوں کا ذکر کرتا ہے، جنہیں حالات کی تپش نہیں ہٹا سکتی۔

مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا......

جنہیں حالات کی گرمی نہ ہٹا سکی، وہ ٹکڑے ہو گئے ہٹے نہیں......

وہ تلواروں کی دھاروں پہ چلے گئے ہٹے نہیں......

وہ نیزوں کی انیوں پہ آ گئے ہٹے نہیں......

وہ تختۂ دار پہ چلے گئے ہٹے نہیں......

انہوں نے جان نثار کر دی ہٹے نہیں......

اور وہ کیوں ہٹتے، انہیں پتہ تھا مر کر بھی زندگی ملتی ہے، جنہیں پتہ تھا یہاں مر کر بھی زندگی ملتی ہے وہ ہٹتے کیوں، اور آج تک جنہیں پتہ ہے وہ اب بھی نہیں ہٹتے، اور تجھے ان کو کہیں پابند کرنا ہے، کہیں بلانا ہے تو ان کے محبوب کو وہاں لے جا۔ یہ خود ہی وہاں چلے جائیں گے، لیکن انہیں تو ہٹانا چاہے تو پھر کوئی طریقہ نہیں۔ تجھے جو کرنا ہے کر گذر، تیرا کوئی اقدام انہیں نہیں ہٹا سکتا، کیوں کہ ہٹے کوئی تب جسے ڈر ہو کہ:

اگر میں نہیں ہٹا تو مار کھاؤں گا......

اگر میں نہ ہٹا تو مارا جاؤں گا......

اگر میں نہ ہٹا تو جیل جاؤں گا......

اگر نہ ہٹا تو تکلیفیں دی جائیں گی......

لیکن وہ کیا ڈرے جو ہتھکڑی کو چوم کر پہنتا ہو......

وہ کیا ڈرے جو بیڑی کو پازیب سمجھتا ہو......

وہ کیا ڈرے جو جیل کی سلاخوں کو چومتا ہو......

اور کیوں ڈرے جب اسے مسجد میں نہیں جیل میں، جیل کی چکیوں میں حضور ﷺ کی زیارت ہوتی ہو......

اسے جامع مسجد میں سو کر وہ مزہ نہیں آئے گا، جو جیل کی چکی میں آئے گا......

کیونکہ اسے آقا ﷺ کا دیدار وہاں ہوتا ہے یہاں نہیں......

تو اسے تو جہاں آقا ﷺ کا دیدار ہوگا وہیں مزہ آئے گا۔ اور وہ تو ڈر جائے وہ تو بھاگ جائے جو مال کے لئے آیا ہو، دولت کے لئے آیا ہو، سیٹ کے لئے آیا ہو، سوئیٹ کے لئے آیا ہو، جو سیٹ کے لئے آیا ہو سوئیٹ کے لئے آیا ہو وہ تو بھاگ جائے، لیکن جو یہ سن کر آیا ہو وہ کیسے بھاگے...... کہ

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

نعرۂ تکبیر...... اللہ اکبر

نعرۂ رسالت...... محمد رسول اللہ

وہ کیوں بھاگے بابو! آسان لفظوں میں عرض کروں، بھاگیں وہ جو چھٹنے والوں کے پیچھے ہوتے ہیں، کٹنے والوں کے پیچھے نہیں۔ بھاگیں وہ جو چھٹنے والوں کے پیچھے ہوں، یہ غلط فہمی ہے ہم چھٹنے والوں کے پیچھے نہیں ہم کٹنے والوں کے پیچھے ہیں۔

اللہ نے ''خاتم الانبیاءؑ'' صرف ایک ہی بنایا

توجہ جناب عرض کر رہا تھا کہ سیرۃ خاتم الانبیاء ﷺ، بات تو چلی تھی کہ یہ ابھی تک کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ تو یہ منتظر ہیں ذکرِ خاتم الانبیاء ﷺ کے......

سنو بھئی! اولیا کئی ہیں، لاکھوں، اللہ نے جتنی مخلوق بنائی ساری کائنات میں علماء کئی ہیں، آئمہ کئی ہیں، انبیا کئی ہیں، مرسلین کئی ہیں، رسول کئی ہیں، انبیا کئی ہیں لیکن خاتم الانبیاء ﷺ اللہ نے ایک ہی بنایا ہے، اور اللہ نے خاتم الانبیاء ﷺ بنا کے نبی بنانا ہی چھوڑ دیا، کہ جو کچھ دنیا میں تھا میں نے دے دیا، کچھ بچا کے نہیں رکھا، جو دنیا میں تھا اس میں سے کچھ بچا کے نہیں رکھا۔

خاتم الانبیاء ﷺ کا اپنے غلاموں سے پیار

آقا ﷺ تمام نبیوں کے خاتم اور آقا ﷺ کی سیرۃ تمام سیرۃ کی خاتم یہاں انتہا ہے انتہا، یہاں جہاں پیار چاہیے وہاں پیار کی انتہا ہے، جہاں محبت چاہیے، وہاں محبت کی انتہا ہے، اور جہاں شدت چاہیے وہاں شدت کی انتہا ہے، جہاں پیار چاہیے محبت چاہیے، وہاں محبت کی انتہا ہے۔

اپنے استاد کو دیکھ لے، اپنے پیر کو دیکھ لے، اپنے باس کو دیکھ لے، اپنے افسر کو دیکھ لے، اپنے وڈیرے کو دیکھ لے، چوہدری کو، نمبردار کو دیکھ لے، وہ تیرے پیئے ہوئے پانی والے گلاس میں نہیں پیتا، اور یہاں کیا ہے؟ کہ ابو ہریرہ ؓ اٹھو یہ پیالہ لو، اور ان سب کو پلاؤ، یہ نہیں کہ اس میں سے تھوڑا تھوڑا دیتے جاؤ، یہی پیالہ دے دو، یہ بھی پیئے، وہ بھی پیئے، وہ بھی پیئے، جب سب کو پلا چکو، اب تم پیو......

کائنات کے پیروں کو، کائنات کے لیڈروں کو، کائنات کے رہبروں کو، کائنات کے پیشواؤں کو، ساری کائنات سے زیادہ پیار والے اس رہبر و رہنما پہ کیوں نہ قربان کروں کہ جو ستر شاگرد، ستر مرید، ستر غلام پی چکے اس کے بعد وہ پیالہ لے کر خود پیئے، اور کائنات کو بتائے کہ غلاموں کے ساتھ پیار یوں کیا جاتا ہے، اور اپنے پر بھی نظر کر، حضرت کا کولر الگ ہو، حضرت کا گلاس الگ ہو، حضرت مسلمانوں کے برتن استعمال نہیں فرمایا کرتے۔

خاتم الانبیاء کا گستاخوں سے معاملہ

عرض کر رہا ہوں، جہاں پیار چاہیے، وہاں پیار کی انتہا ہے، اور جہاں سختی چاہیے

وہاں بختی کی انتہا ہے، ابن خطل کو نہ چھوڑو، یارسول اللہ ﷺ وہ کعبے کے غلاف میں چھپ رہا ہے، فرمایا یہاں بھی نہ چھوڑو، کعبۃ اللہ کے میں اندر پناہ لے رہا ہے ابن خطل، فرمایا نہیں نہیں۔ یہ چھوڑنے کے قابل نہیں ہے، مت چھوڑو۔

کبھی اعلان ہوتا ہے، کعب بن اشرف کو کون اڑائے گا، ابورافع کو کون اڑائے گا، سننے والے اچھی طرح سن لیں، یہ کعب بن اشرف کے لئے کہہ رہا ہوں اور ابورافع کے لئے کہہ رہا ہوں، اب ابورافع یہودی اور کعب بن اشرف یہودی دونوں مدینے کے یہودی تھے، حضور ﷺ کی بات کرر ہا ہوں۔

حضور ﷺ نے اعلان فرمایا، پھر کل کوئی کہتا پھرے کہ ان صاحب نے کہا تھا فلاں کو کون اڑائے گا؟...... میں وہاں کی بات کرر ہا ہوں۔

فرمایا ابورافع کو کون اڑائے گا؟......

عبداللہ بن عتیق ؓ نے اٹھ کر عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ میں جاتا ہوں، اور واپس تب آیا جب اس کا کام تمام کر آیا۔ وہ سویا ہوا تھا اوپر بالا خانے میں، وہاں جا کر اس کا کام تمام کیا، نیچے اترتے ہوئے آخری سیڑھی کے پاس پہنچ کر سمجھا کہ شائد زمین پر پہنچ گیا ہوں، گر پڑتا ہے، پیر ٹوٹ جاتا ہے۔ ساتھیوں سے کہتا ہے جاؤ میں نے زخم تو اس کو ایسا لگایا ہے بچے گا نہیں، لیکن میں نہیں جانا چاہتا جب تک اس کی موت کا اعلان نہ سن لوں۔ آقا ﷺ نے بھیجا تھا تم لگاؤ، ایک سونو، تو ساتھی پیدل چل پڑتے ہیں اور خود انتظار میں قلعے کے باہر بیٹھا ہے۔ اچانک رات گذر گئی، فجر کے قریب قریب اعلان ہوا، قلعے کی فصیل پر چڑھ کے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ رات ابورافع کو کوئی جہنم رسید کر گیا ہے، ابورافع کو رات کوئی قتل کر گیا ہے......

یہ اس نے اعلان سنا پیر ٹوٹا ہوا ہے، لیکن آقا ﷺ کا فرمان پورا ہوا۔ عبداللہ بن عتیق ؓ کو خوشی ایسی ہوئی کہتے ہیں مجھے یہ بات بھول گئی کہ میری ٹانگ ٹوٹی ہوئی ہے، میں یہ بات بھول گیا اٹھ کر دوڑا، جذبات میں دوڑ پڑا، اتنا دوڑا کہ جن کو بھیجا تھا، اس سے پہلے پہنچ گیا، پہلے پہنچ کر آقا ﷺ کو بتایا، یارسول اللہ ﷺ اس کا کام پورا ہو گیا۔ جب حضور ﷺ خوش ہو کر دعا دینے لگے تب مجھے یاد آیا، یارسول اللہ ﷺ پیر بھی ٹوٹ گیا ہے، اب یاد آرہا ہے، حضور ﷺ نے

بسم اللہ پڑھی اور ہاتھ پھیر دیا تو ٹوٹا ہوا جڑ گیا، ہاں ہاں ٹوٹے جڑتے بھی وہیں ہیں، اور غلط جوڑ ہو تو وہ ٹوٹتے بھی وہیں ہیں، ٹوٹے جڑتے بھی وہیں ہیں......!

خاتم الانبیاءؐ کے دربار میں ٹوٹے ہوئے جڑتے اور غلط جوڑ والے ٹوٹ جاتے ہیں

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا......

ایک دوسرے کے خون کے پیاسے، وہاں ایسے جڑ جاتے ہیں کہ وہ جان دے دیتے ہیں، ایک دوسرے سے پہلے پانی کا گھونٹ نہیں پیتے، ہاں ایسے جڑتے ہیں، لیکن غلط جوڑ ہو تو ٹوٹتے بھی وہیں ہیں۔

ایک صحابیؓ نے ایک کافر کو گرفتار کیا اور ساتھ ہی اس کافر کا بھائی صحابیؓ ہے، وہ وہاں سے گذرا، تو دیکھا یہ میرا بھائی گرفتار ہوا ہے، اس کو ایک صحابیؓ نے پکڑا ہے، تو ہنس کر کہتا ہے اس کو اچھی طرح باندھ لے اس کی ماں کے پاس مال کافی ہے، اس کو مضبوط باندھ، اس کو چھڑانے کے لئے اس کی ماں کافی فدیہ دے گی، تو اس قیدی نے آواز دی کہ تو بھائی کے لئے ایسے لفظ کہتا ہے، اس نے کہا نہیں تجھے غلط فہمی ہے میرا بھائی تو نہیں میرا بھائی وہ ہے جو تجھے باندھ رہا ہے، "انما المؤمنون اخوة" کافر کا وارث مومن نہیں ہوتا، مومن کا وارث کافر نہیں ہوتا، تو میرا وارث نہیں میں تیرا وارث نہیں، یہ میرے وارث ہیں جو تجھے باندھ رہے ہیں۔

ہمارا کوئی قبلہ کعبہ بھی کافر کو پناہ دینے کی کوشش مت کرے

تو میں عرض کر رہا تھا کہ جہاں محبت چاہیے، پیار چاہیے، تو پیار کی انتہا ہے، اور جہاں سختی چاہئے وہاں سختی کی انتہا ہے، ابن خطل کے لئے کیا کہا؟ فرمایا اس کو نہ چھوڑو، یا رسول اللہ ﷺ وہ کعبے کے غلاف میں چھپ رہا ہے، فرمایا کعبے کا احترام اپنی جگہ، اس کو نہ چھوڑو۔

جب قبلہ کعبہ کسی کافر کو پناہ نہیں دے سکتا، ہمارا کوئی قبلہ کعبہ بھی کافر کو پناہ دینے کی کوشش مت کرے۔

کعبے کے غلاف کا احترام جناب کے جبے اور دستار کا احترام، لیکن قبلہ کعبہ اپنی جگہ، ابن خطل کو معافی وہاں بھی نہیں، جاؤ قبلے کعبے کا احترام اپنی جگہ، لیکن کافر وہاں بھی کافر ہے، ابن خطل وہاں بھی ابن خطل ہے، واجب القتل، وہاں بھی واجب القتل ہے، مرتد وہاں بھی مرتد ہے، زندیق وہاں بھی زندیق ہے، دجال وہاں بھی دجال ہے، لعنتی وہاں بھی لعنتی ہے، ابولہب کعبے میں بھی آجائے تو ابوبکر ﷺ نہیں ہوسکتا۔

خاتم الانبیاء ﷺ سے آگے بھی کوئی نہیں، برابر بھی کوئی نہیں!

آقا ﷺ پہ انتہا ہے، میں عرض کرر ہا تھا، کہ باقی سب اللہ نے بہت بنائے اور خاتم الانبیا ﷺ ایک بنایا، باقیوں کی صفیں ہیں، اور آقا ﷺ کا مصلےٰ ہے، باقی صفیں ہیں، اور آقا ﷺ کائنات کے امام ہیں، دیکھ لو باقی نبیوں کی صفیں ہیں، اور آقا ﷺ کا مصلےٰ ہے، صفوں میں کئی ہوتے ہیں، آگے مصلے پہ امام ہوتا ہے، اور امام سے آگے بھی کوئی نہیں ہوتا، برابر بھی کوئی نہیں ہوتا۔

صفوں میں کئی ہوتے ہیں، کسی نہ کسی لحاظ سے برابری ہوتی ہے، لیکن امام، امام سے آگے کوئی نہیں ہوتا، امام کے برابر کوئی نہیں ہوتا۔

اللہ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو امامت دے کر بتلا دیا کہ میری مخلوق میں ان کے برابر کوئی نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے صدیق اکبر ؓ کو مصلیٰ دے کر بتا دیا کہ میری امت میں ان کے برابر کوئی نہیں۔

جو خود کو محمد رسول اللہ ﷺ جیسا سمجھے وہ بہت بڑا لعنتی ہے

اللہ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو آگے کر کے بتا دیا کہ میری مخلوق میں شان کے لحاظ سے ان سے آگے کوئی نہیں، بڑا لعنتی ہے وہ، بڑا کافر ہے وہ، جو کہے میں محمد رسول اللہ ﷺ جیسا ہوں،

سب سے بڑا لعنتی ہے وہ جو کسی مسلمان پر جھوٹ بولے کہ یہ حضور ﷺ کو اپنے جیسا کہتے ہیں، کیا وہ اپنے جیسا کہیں گے؟ جو حضور ﷺ کی جوتی مبارک کے گستاخ کو بھی واجب القتل سمجھتے ہیں؟ حضور ﷺ کی جوتی مبارک کا گستاخ بے ادبی سے نام لے تو وہ بھی لعنتی واجب القتل ہے۔ تو اللہ نے محبوب کو آگے کر کے بتلا دیا کہ میری مخلوق میں ان سے تو آگے کوئی نہیں، ان کے برابر کوئی نہیں...... اور محبوبِ خدا ﷺ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو آگے کر کے بتلا دیا کہ میری امت میں ان سے آگے بھی کوئی نہیں ان کے برابر بھی کوئی نہیں۔

خدا کسی کا عاشق نہیں

بھئی یہ بھی سن لو محبوب اللہ کا، اللہ کا محبوب وہ محبوب ہے کہ جسے اللہ کی محبت چاہیے، اسے محمد عربی ﷺ کی غلامی کرنی پڑے گی...... لیکن یہ بھی ذہن میں رکھو کہ اللہ کسی کا عاشق نہیں ہوتا، کیونکہ عاشق مجبور ہوتا ہے، عاشق روتا ہے، عاشق فرمانبردار ہوتا ہے، تابعدار ہوتا ہے، مجبور ہوتا ہے، بے بس ہوتا ہے، وہ جو روتا نہیں وہ عاشق نہیں، جو روتا نہیں وہ سچا عاشق نہیں ہے، جو بے بس نہ ہو، وہ سچا عاشق نہیں ہے، جو قربان نہ ہو وہ سچا عاشق نہیں ہے، جو پریشان نہ ہو وہ سچا عاشق نہیں ہے۔

وہ خدا نہیں ہے جو بے قرار ہو......

وہ خدا نہیں ہے جو پیروکار ہو، تابعدار ہو، غلام ہو......

وہ خدا نہیں ہے جو روتا ہے تڑپتا ہے......

وہ خدا نہیں ہوگا، خدا وہ ہوتا ہے کہ "اللہ الصمد" جو بے پرواہ و بے نیاز ہوتا ہے۔

مانے پہ آئے تو اشارے سے چاند ٹکڑے کر کے دکھائے، اور نہ ماننے پہ آئے تو رو رو کر دعا مانگنے کے باوجود علی رضی اللہ عنہ کے باپ کو کلمہ نصیب نہ کرے۔

ہاں حضور ﷺ اللہ کے محبوب ہیں، محبوب معنی پیارے، پسندیدہ، کہ اللہ ان سے راضی ہے اور ایسا راضی کہ کسی اور سے تب راضی ہوگا جب کوئی اور حضور ﷺ کی تابعداری کرے گا، تو میں عرض کر رہا تھا کہ اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو بلا کر یہ بتایا کہ جب کوئی پہنچے

وہاں یہ پہنچتے ہیں۔

امامتِ صدیق اکبرؓ کا منکر حضور ﷺ کی امت میں نہیں

اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو اپنے قرب میں خصوصی تجلیات میں بلا کر یہ بتا دیا کہ جہاں یہ پہنچتے ہیں وہاں کوئی نہیں پہنچتا، اور فرمایا کہ تم بھی اس کو اکیلے لے جاؤ، صدیق اکبرؓ کو، محبوب اکیلے ساتھ لے کر جاتے ہیں، اور بتلاتے ہیں کہ جہاں کوئی نہ چل سکے وہاں یہ چلتے ہیں۔

اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو دنیا کے سامنے کر کے فرمایا کہ جسے میری محبت چاہیے وہ ان کے پیچھے لگ جائے، اللہ نے حضور ﷺ کو آگے کیا اور اعلان کروایا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ......

اعلان فرمایا: وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا......

اعلان فرمایا "لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" ان سے آگے نہ ہونا۔

اللہ اکبر، اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو کھڑا کر کے فرمایا جس کو میری محبت چاہیے جو میری محبت میں آنا چاہے، وہ ان کے پیچھے آ جائے......

اور حضور ﷺ نے صدیق اکبرؓ کو کھڑا کر کے کہہ دیا کہ جو میری امت میں آنا چاہے وہ ان کے پیچھے آ جائے......

اللہ نے محبوب ﷺ کو کھڑا کیا کہ جسے جنت چاہیے وہ ان کے پیچھے آ جائے......

اور محبوب ﷺ نے صدیق اکبرؓ کو کھڑا کیا کہ جسے میری امت چاہیے وہ ان کے پیچھے کھڑا ہو جائے......

جو حضور ﷺ کے پیچھے نہیں آتا وہ جنت نہیں جا سکتا......

اور جو صدیق اکبرؓ کو امام نہیں مانتا وہ حضور ﷺ کی امت میں نہیں آ سکتا......!!

تو لاکھ مرتبہ جنتی کہہ، لیکن جو حضور ﷺ کی غلامی قبول نہ کرے وہ تیرے کہنے سے جنتی نہیں ہوتا، اور تو لاکھ مرتبہ مسلمان کہہ حضور ﷺ کا امتی کہہ وہ خود کو بھی کہے، لیکن صدیق اکبرؓ

کی قیادت کو امامت کو تسلیم نہیں کرتا وہ حضور ﷺ کی امت میں نہیں آ سکتا:

ما ینبغی لقوم فیھم ابا بکر ان یؤمھم غیرہ......

صدیق اکبرؓ کی امامت کے منکر کی شیطان سے تشبیہ

تیری مسجد کمیٹی امام مقرر کرے اور تو کہے میں اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا، وہ تجھے کہیں گے آپ تشریف لے جائیں۔ حضور ﷺ نے جسے آگے کھڑا کیا تو کہے میں اسے امام نہیں مانتا تو تجھے حضور ﷺ کی طرف سے کہا جائے گا "فاخرج منھا فانک رجیم"

تجھے بھی کہا جائے گا آپ چلے جائیں، آپ کے بڑے کو بھی نکال دیا گیا تھا، اللہ نے اپنے خلیفہ کو آگے کیا، تو تیرے بڑے نے نہیں مانا، تو تو جا جس نے اسے نہ مانا تو اس کے ساتھ جا۔

ماننے والے ماننے والوں کے ساتھ...... نہ ماننے والے نہ ماننے والوں کے ساتھ...... پسند اپنی اپنی ہے، نصیب اپنا اپنا، جا تو......

اللہ کے حبیب ﷺ نے جناب صدیق اکبرؓ کو آگے کیا، (اب ذرا توجہ کر) یہ حضور ﷺ کی سیرۃ ہے، صورت کی باتیں کرتا ہے نا، ذرا سیرۃ بھی بتا، صرف بتا نہیں بنا بھی سہی، تابعداری کر۔

(کیسٹ صحیح ریکارڈ نہ ہونے کی بناء پر چند جملے محذوف ہیں)

کسی خنزیر کو پکڑ آتے ہیں پھر کیونکہ بیٹھا جو بکروں کے ساتھ ہے، اب تو کہے یہ بکروں کے ساتھ ہے بیل کے ساتھ ہے، گدھے کے ساتھ ہے، گھوڑے کے ساتھ ہے، بھینسے کے ساتھ ہے، لہٰذا تو اس خنزیر کو بھی بکرا کہہ دے، یہ سب جو اس طرح نہیں ہے نجس، تو اس کو بھی نہ کہہ، میں جو نہ کہوں تو یہ پاک ہو جائے گا، مجھے تو مار کے کھلا بھی دے۔

سچ وہی ہے جو علماء نے متفقہ فیصلے میں کہہ دیا

اوّل تو انشاء اللہ تیری یہ جرأت نہیں، اور سنو! بات سچی وہی ہے جو حق نوازؒ نے بتائی...... بات سچی وہی ہے جو فاروقی شہیدؒ نے بتائی...... اور بات سچی وہی ہے جو ایثارؒ و اعظم

ؒ نے بتائی...... جس کو مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے لکھا...... جسے مفتی ولی حسن ٹونکی نے لکھا...... بات سچی وہی ہے جو علماء کے متفقہ فیصلے کی صورت میں شائع ہوئی۔ بات سچی وہی ہے جو میں نے اس صورت میں، پاکستان کی سپریم کورٹ میں چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کے سامنے پیش کی تھی۔ یہ میری لکھی ہوئی نہیں ہے یہ متفقہ فیصلہ ہے محققین کا، مفتیان کرام کا، علماء دین کا، یہ ان نوجوانوں کی بات نہیں ہے...... یہ ماننے والے ہیں، تابعدار ہیں، کھول کر دیکھ لو کہ بات کس کس نے کی ہے، بات سچی یہ ہے...... اب تک میں بھی جو کہتا آیا ہوں، اب کسی کے کہنے پر تو مار کی وجہ سے کہہ دو میں تو شیعوں کو نہیں کہتا، میں تو اب مسلمان کہتا ہوں، تو پھر واللہ یہ دیکھو پھر میں جھوٹا ہوں، سچی بات وہ ہے جو یوں لکھی گئی، سچی بات وہ ہے جو آج تک آپ سنتے آئے ہیں۔

سچی بات یہ ہے صدیق اکبرؓ پر بھونک کر بھلا کوئی مسلمان رہ سکتا ہے؟......

قرآن کو غلط کہہ کر بھلا کوئی مسلمان رہ سکتا ہے؟......

فاروق اعظمؓ کو کافر کہہ کر بھلا کوئی مسلمان رہ سکتا ہے؟......

جناب عثمانؓ پہ بھونکیں کر کے بھلا کوئی مسلمان رہ سکتا ہے؟......

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پہ لعنتیں کر کے بھلا کوئی مسلمان رہ سکتا ہے؟......

حضورﷺ کے اہل بیت کو گالیاں دے کر بھلا کوئی مسلمان رہ سکتا ہے؟......

نہیں نہیں نہیں!! کافر ہے، یہ قرآن میرے سر پہ ہے، یہ کافر ہے کافر ہے کافر ہے!!

سابق چیف جسٹس آف پاکستان نے اپنی کتاب میں ہمارے موقف کو تسلیم کیا

سن سن سن، توجہ توجہ!! میں نے تجھ سے زیادہ کہہ دیا ہے، تو سن میں کیا کہہ رہا ہوں، اگر غلط ہے تو مفتی میں نہیں یہاں گرفتاریاں کر...... سید جاوید علی شاہ نے جو اپنی کتاب لکھی ہے، ریٹائرڈ ہونے کے بعد، اسے پڑھ کے دیکھ، وہ بتاتا ہے کہ مجھے ہٹایا اس وجہ سے گیا ہے۔ دلائل کے سامنے میں جھک گیا تھا، یہ فیصلہ کر رہا تھا۔ وہ بتلاتا ہے، سید سجاد علی شاہ نے لکھا

ہے کہ میرے سامنے دلائل پیش ہوئے، لگادوں پابندی، ٹھیک ہے لگادی، ہم چپ ہوگئے اور عدالتی راستہ اختیار کیا، انشاء اللہ یہاں بھی فیصلہ ہوگا، وہاں بھی فیصلہ ہوگا، (انشاء اللہ) لیکن مجرم یوں نہیں کرتے۔

سید سجاد علی شاہ نے ساتھ لکھا ہے کہ سپاہ صحابہؓ کے حیدری نے سپاہ صحابہؓ کے سرپرست اعلیٰ نے میرے سامنے کتابیں بھی پیش کیں آڈیو کیسٹیں بھی پیش کیں، دلائل کے ساتھ اپنی بات کو مبرہن مدلل پیش کیا، اور ساتھ ہی یہ بھی مجھے یقین دلایا سپریم کورٹ میں چیف جسٹس کو کہ اگر ہمارے ساتھ ظلم نہ ہو بے انصافی نہ ہو ہم مکمل اور ہر تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ باقی کوئی مجھے مار مار کے کہلاؤ، میں کہہ بھی دوں مار کی وجہ سے، کہہ بھی دوں اگر، ہزار مرتبہ پڑھ کر بھونک بھی دوں کہ یہ سور نہیں بکرا ہے تو وہ سور بکرا نہیں بنے گا نہیں بنتا تمہاری مرضی۔

لشکر جھنگوی کس نے بنوایا؟

اور یوں مسئلہ بھی حل نہیں ہوتا، دیکھو ہم قتل و قتال کے حق میں نہیں ہیں، کیونکہ جب قتل عام ہو تو وہ ہیں ہی کتنے؟ نقصان تو ہمارا ہے، مسجدیں ہماری بھری ہوئیں ہیں، بازاریں ہماری بھری ہوئیں ہیں، ہم قتل و قتال کے حق میں نہیں ہیں اور یہ سب کچھ تم کراتے ہو۔

میں نے اس وقت پنجاب کے وزیرِ اعلیٰ مسٹر شہباز شریف سے کہا تھا کہ لشکر جھنگوی آپ نے بنوایا ہے میں نے کہا تھا اور اب بھی کہتا ہوں کہ واقعی حکومت نے بنوایا تھا، یہ تمہاری غلط پابندیاں، غلط سختیاں اب پریشان ہیں، جی وہ تو نہیں ہیں کون؟ کیا کہہ رہے تھے، پتہ نہیں کیا ہے یہ، یہاں تو نہیں بیٹھے ہوئے، وہ کیا ہے، کیا بلا ہے؟ پھر وہ جی ہم نے اس سے لکھوا کے لے لیا تھا کہ جلسے پہ نہیں جاؤ گے، جہاں لوگ اکٹھے ہوں گے وہاں نہیں جاؤ گے، پبلک پیلس پہ نہیں جاؤ گے، فلاں جگہ نہیں جاؤ گے۔ ظالمو! وہ پاکستان کے آزاد شہری ہیں، نہیں جاؤ گے نہیں جاؤ گے، یہ کوئی بات ہے، ٹھیک ہے ایک ایک شیعہ سے لکھوالو کہ ماتمی جلوس میں نہیں جاؤ گے، جی وہ ان کی عبادت ہے۔ وہ عبادت ہے اور یہ قرآن پڑھنا شرارت ہے؟ یہ تو گند کر رہے ہو، یہ تو نقصان ہوگا، چھوڑ دو یہ غلط حرکتیں۔

میں نے کہا تھا، اس وقت شہباز شریف سے کہ دیکھو ملک اسحاق کو میں اچھی طرح جانتا ہوں میرا بہت پیارا، بہت قریبی ساتھی، بہت قریبی دوست کو اچھی طرح جانتا ہوں، بہت نیک پارسا، تہجد گزار، میں نے کبھی اس کی شلوار بھی ٹخنوں کے نیچے نہیں دیکھی، اس شخص کو جب جیل میں ڈالا گیا، اس جیل سے نکلا تو اس نے مجھے بتایا کہ اس مرتبہ یہ نوے گائیڈ کتابوں کا مطالعہ کر کے آیا ہوں، اور نوے قرآنِ پاک ختم کیے ہیں۔

میں نے کہا کہ وہ یوں اٹھا، اور اب تم نے اسے مجبور کر دیا، ظالمو! جب کوئی قصور نہ کرے کسی سے نہ لڑے، گھر بیٹھا ہو تب بھی تم اسے پکڑ لو گے، گرفتار کرو، ہمیشہ تکلیفیں دو، صعوبتیں، اذیتیں، تو پھر وہ کہتے ہیں چلو ٹھیک ہے ہمیں چھوڑنا تو ویسے نہیں ہے کچھ کر کے ہی جانا چاہیے، کیوں یہ کرتے ہو، کیوں تنگ کرتے ہو ان نوجوانوں کو، اس طرح پابند کرنے کی کیا ضرورت ہے، جب میں پیش کرتا ہوں کہ آپ بات کرو جو میں نے بیٹھ کر طے کیا، میرا ایک ایک ساتھی پابند رہے گا۔

سنی شیعہ مذاکرات کروائے جائیں......

جو میں نے بیٹھ کر طے کیا، میرا ایک ایک ساتھی پابندی کرے گا، مجھے بٹھاؤ اس مردے کو بھی نکالو، بٹھاؤ کہتے ہیں جی میاؤں، میاؤں ہوتی کیا ہے؟ بٹھاؤ میں نے یہ پیش کش بھی کی تھی کہ اگر وہ جیل میں ہے، پہلے تم کہتے تھے کہ وہ آتا نہیں ہے، تمہارے پاس ہے مجھے وہاں جیل میں لے چلو، کہتے ہیں نہیں آپ کو لے جائیں گے تو اس کو چھوڑ دیں گے، یہ بھی کوئی بات ہے، ہم مذاکرات سے نہیں بھاگتے، ٹیبل ٹاک سے نہیں بھاگتے۔ باتوں سے نہیں بھاگتے، کیوں بھاگیں، بھاگیں وہ جس کے پاس دلائل نہ ہوں، بھاگے وہ جس کے پاس حق نہ ہو، بھاگیں وہ جس کے پاس سچ نہ ہو، الحمدللہ ہمارے پاس سچ ہی سچ ہے۔

نبی کا جو غلام ہے، ہمارا وہ امام ہے

تو میں عرض کر رہا تھا بابو! سیرۃ خاتم الانبیاء ﷺ محبوب نے سب کچھ سکھایا ہے، آقا ﷺ کی سیرۃ میں، کھانا بھی ہے، میٹھا کھانا بھی ہے، شہد استعمال فرمانا بھی ہے، دودھ پینا بھی ہے،

اور پیٹ پہ پتھر باندھنا بھی ہے۔

آقا ﷺ کی سیرۃ میں میٹھا کھانا بھی ہے، دانت مبارک شہید کرانا بھی ہے۔

آقا ﷺ کی سیرۃ میں مصلیٰ سنبھالنا بھی ہے، میدان سنبھالنا بھی ہے۔

ہم کھانے سے دانت تڑوانے تک، پیار سے سختی تک، محبت سے شدت تک، مروت سے نفرت تک، مصلیٰ سے میدان تک، الحمدللہ ان لوگوں کے وارث ہیں، جنہوں نے نبوت کی غلامی کر کے دکھائی ہے، آؤ بتاؤ تو سہی تحقیق اور تفتیش تو کرو تمہیں کیا ملتا ہے؟ تمہیں یہی ملے گا، نتیجہ یہی سامنے آئے گا، صدیق رضی اللہ عنہ نے آقا ﷺ پہ سب کچھ قربان کیا، اس لئے یہ سب صدیق رضی اللہ عنہ پہ قربان ہو سکتے ہیں۔ ان کا یہ اعلان دل و جان سے ہے، تمہارے سامنے آئے گا کہ محمد ﷺ کا جو غلام ہے، ہمارا وہ امام ہے..... صحابہؓ کا جو غلام ہے ہمارا وہ امام ہے..... ہمیں پیار ہے، صحابہؓ سے اگر پیار ہے تو آقا ﷺ کی وجہ سے۔ ہاں کیوں نہ ہو، ان آنکھوں نے اللہ کا حبیب ﷺ دیکھا، ان ہونٹوں نے اللہ کے حبیب ﷺ کی دست بوسی کی، انہوں نے حضور ﷺ کے ساتھ سانس لئے، ہاں ہاں وہ اس فضا میں ساتھ سانس لیتے تھے، انہوں نے حضور ﷺ کے ساتھ کھایا، حضور ﷺ کے ساتھ پیا، انہوں نے حضور ﷺ پہ سب کچھ قربان کیا، حضور ﷺ کا دفاع کیا، ہم ان کا دفاع اپنا فرضِ ایمانی سمجھتے ہیں۔

اور بڑی آسان سی بات ہے ہم لڑائی جھگڑا نہیں چاہتے کیونکہ لڑائی جھگڑا ہو تو ہمارے یوں جلسے تھوڑی ہوں گے، قتل قتال ہو تو ہم یوں کھل کر مؤقف تھوڑی پیش کریں گے، یہ تو تب ہی ہوگا جب امن و امان ہوگا، ہم تو امن و امان کو چاہتے ہیں لیکن یہ ضروری ہے کہ آقا ﷺ کی محفل کو امن ملے، صحابہؓ کی عزت کو امن ملے، حضور ﷺ کی مجلس کو امن ملے، حضور ﷺ کے شاگردوں کی عزت کو امن ملے یہ ضروری ہے، تو میرے بھائیو! سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو آگے کرنا، یہ بھی حضور ﷺ کی سیرۃ کا ایک حصہ ہے، اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے آگے ایک صحابیؓ جا رہے ہیں، حضور ﷺ نے پکڑ کے کھینچا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے نہیں چلنا۔ ہاں حضور ﷺ برداشت نہیں کرتے کہ کوئی صحابیؓ بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیٹھ دے، تو جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھنا چاہے، اسے کھینچ کر پیچھے کرنا یہ حضور ﷺ کی سیرۃ ہے۔

آ ؤ اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے محبت غیرت سب میں حضور ﷺ کی سیرۃ کو اپنانا تمہارا کام ہے اور دو جہانوں میں عزت دینا اللہ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے غیرت، ہمت، جرأت، استقامت کے ساتھ دین کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے، اب تمام ساتھیوں سے گذارش ہے کہ راستے میں کوئی نعرے بازی نہ ہو، اور آرام آرام سے اپنے گھروں کو دعاء کے بعد تشریف لے جائیں، اللہ تعالیٰ آپ کی اس محنت کو، آنے کو بیٹھنے کو قبول فرمائے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

صحبتِ رسول ﷺ

اما بعد! فاعوذ باالله من الشیطن الرجیم ○ بسم الله الرحمن الرحیم ○ وَمِنْهُم مَنْ يَقُولُ ائْذَن لِّي وَلَا تَفْتِنِّي أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ○ إِن تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُوا قَدْ أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِن قَبْلُ وَيَتَوَلَّوا وَّهُمْ فَرِحُونَ ○ قُل لَّن يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○

قال النبی صلی الله علیه وسلم مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰی لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدْ اِسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ. وقال النبی صلی الله علیه وسلم اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّهُمْ خِیَارُهُمْ او کما قال النبی صلی الله علیه وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِکَ وَبَاقِیَۃً بِبَقَآءِ مُلْکِکَ عَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ لَا مُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ وَکَذٰلِکَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی الْمَلٰئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ، اَجْمَعِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

صحبتِ رسول ﷺ

خلاقِ عالم کی حمد وثنا، خاتم الانبیاء، شفیع المذنبین حضرت محمد عربی ﷺ اوران کے آل و اصحاب، تمام متبعین پہ صلوٰۃ وسلام کے بعد، قبلہ استاذ العلماء حضرت مفتی صاحب اور علماء کبار کی موجودگی میں مجھ جیسا بے بضاعت بندہ کیا کہے؟ بس دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا نصیب فرمائے، آمین۔

حضور کا اسم گرامی پیدائش میں سب سے اوّل اور نبوت میں سب سے آخر ہے

آپ کے اس پروگرام کا عنوان ہے عظمت صحابہؓ عنوان بہت بڑا ہے اور وقت بہت چھوٹا ہے تو بس ان کے نام میں نام لکھواتے ہوئے چلے جائیں گے۔

عظمت صحابہ، سب کہہ دو رضی اللہ عنہم اجمعین بھئی آپ کہیں سب نہ کہیں جو مانتے ہوں وہ کہیں، رضی اللہ عنہم، کہو گے فائدہ تمہارا، نہ کہو ان کا کوئی نقصان نہیں۔

اللہ احد ہے "قل ھو اللہ احد" اللہ اکیلا ہے، تم مانو تب بھی ہے، تمہارے ماننے نہ ماننے سے اس کی وحدت پہ فرق نہیں آئے گا، ہاں تم پہ فرق آئے گا، ماننے یا نہ ماننے سے تم پہ فرق آئے گا، اس کی وحدت پہ فرق نہیں آئے گا۔

من نہ کردم پاک از تسبیح شاں
پاک ایشاں مے شوند و درفشاں

اس کی وحدت مسلمہ ہے، تم نہ مانو تب بھی احد، تم مانو تب بھی احد، آگے عرض کر رہا ہوں، محمد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں، ذات مصطفیٰ ﷺ پہ جیسے دفتر میں نبوّت شروع ہوئی تھی، ویسے دنیا میں نبوّت ختم ہے، توجہ دفتر میں نبوّت شروع ہوئی تھی، انبیا کے نام پیدائش سے پہلے، کہ ان ان کو نبوّت ملنی ہے، پیدا ہونا ہے ان میں سب سے اوّل نام ہے محمد ﷺ۔

اور باقی سب کو بتشریح حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، باقی سب کو نبوّت باواسطہ محمد عربی ﷺ، دفتر میں سب سے اوّل، دنیا میں سب سے آخر، ہاں عظمت نبوّت بھی محمد مصطفیٰ ﷺ پہ ختم، اور بالفعل نبوّت بھی مصطفیٰ ﷺ پہ ختم۔

ہماری سند متصل ہے

ذات مصطفیٰ ﷺ خاتم النبین ہے، مانو تب بھی ہے، ختم نبوّت کو مانتے ہونا، توجہ، ہم نے سیکھا ہے، اپنے استادوں سے، اپنے بڑوں سے، اپنے اکابر سے، آگے چلے جاؤ اپنے نبی سے، سبحان اللہ۔

ہم نے سیکھا ہے، اپنے بڑوں سے، انہوں نے اپنے بڑوں سے، انہوں نے اپنے بڑوں سے، ہاں ہماری سند متصل ہے نا، ہمارے بڑے بھی ہیں، الحمدللہ ہیں، ان کے بڑے بھی (ہیں) ان کے بڑے بھی (ہیں) ہاں چلے جاؤ، بارگاہ نبوّت تک بات پہنچتی ہے، تو نبوّت کی زبان سے آتا ہے کہ میرا بڑا بھی ہے، ہم اپنے بڑوں سے لیتے ہیں، وہ اپنے بڑوں سے لیتے ہیں، وہ اپنے بڑوں سے لیتے ہیں، وہ اپنے بڑوں سے لیتے ہیں، اور صحابہؓ بارگاہ نبوّت سے لیتے ہیں، بارگاہ نبوّت "صمدیت" سے لیتی ہے، اور یہ سکھایا گیا ہے کہ کرو اور کہو، کیا؟ کیا؟ کرو اور کہو۔

نبوت اور وارثانِ نبوت کا طریقہ خود عمل اور دوسروں کو دعوت ہے

میں عرض کر رہا تھا کہ یہ نہ کہا جائے، خود نہیں کرتے ہمیں کہتے ہیں۔

ہاں "وأمر اھلک بالصلوٰۃ واصطبر علیھا" ہاں یہی ہوتا ہے "فاستقم

کما امرت ومن تاب معک "اور یہی راز تھا:

قل لو کان فی الارض ملٰئکة یمشون مطمئنین لنزلنا علیهم من السمآء ملکا رسولا......

فرشتے ہوتے تو رسول فرشتہ آتا، لیکن یہاں جن کی طرف رسول آرہے ہیں وہ فرشتے نہیں۔اسی لئے اعلان کردو:

قل سبحان ربی هل کنت الا بشرا رسولا......

تم انسان ہو، تمہیں رسول بھی وہی چاہیے جو تمہاری جنس سے ہو، اور اسے کہہ دیا گیا ہے کہ خود کر کے دکھاؤ یہ نہیں کہ ہمیں تو گھر چھوڑنا مشکل لگتا ہے، ہجرت کر کے دکھادو، عبادت کر کے دکھادو۔

بلکہ ساری رات جاگ کر ان کو کچھ رات جاگنے کے لئے کہہ دینا......

قیام میں اپنے پیروں کو سجا کر ان کو کچھ قیام کے لئے کہہ دینا......

خود سب کچھ لٹا کر کچھ نہ بچا کر ان کو کچھ لٹانے کے لئے کہہ دینا......

یہ سلسلہ وہاں سے یہاں تک چلا آرہا ہے، اور آج دیکھو، ہمارے بزرگ ہمیں کہتے ہیں نماز پڑھو، خود ہم سے زیادہ پڑھتے ہیں۔

ہمیں کہتے ہیں کہ ذکر کرو، خود ہم سے زیادہ کرتے ہیں......

ہمیں کہتے ہیں کہ قرآن پڑھو، خود ہم سے زیادہ پڑھتے ہیں......

ہمیں کہتے ہیں کہ ڈاڑھی رکھو، خود رکھتے ہیں کہ نہیں؟......ہمیں کہتے ہیں کہ تلاوت کرو، خود کرتے ہیں یا نہیں؟......(کرتے ہیں) نبوّت کا طریقہ یہ ہے، وارثانِ نبوّت کا طریقہ بھی یہ ہے۔

اور جو کہتے ہیں زنجیر لگاؤ، خنجر لگاؤ، چھریاں مارو، خون نکالو......خود بھی کرتے ہیں؟......(نہیں)

بس یہی بات سیدھی ہے کہ نبوّت کا طریقہ یہ ہے، خود کرو اور کہو، اور اُدھر کا طریقہ کیا ہے، کہو اور کہو، کہو ہی کہو۔

اِدھر کہتے ہیں کہ کرو اور کہو، عمل پہلے ہے، دعوت بعد میں ہے......

وہاں دعوت تو ہے ہی نہیں دعویٰ ہے، اور دلیل نہیں......

نبوّت کی دعوت ہے اور یوں کہ "ھٰذہٖ سبیلی" میں تو کھڑا ہوں اس راستے پر آؤ، آؤ بلا رہا ہوں......الی اللہ

اور یوں دعوت ہوتی ہے کہ "ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی" اور میرے پیچھے آ جاؤ، میں خود چلتا ہوں، تمہیں نہیں بھیجتا جاؤ، میں چلتا ہوں، تم میرے پیچھے آ جاؤ......

نازک مزاج "عاشقوں" کی حقیقت

قرآن پاک کو میں نے کھولا تو نظر آیا کہ کچھ کھڑے ہیں، منہم کچھ کھڑے ہیں، یا رسول اللہ "ائذن لی ولا تفتنی"

کچھ کھڑے ہیں یا رسول اللہ ہمیں چھٹی مل جائے، کیوں؟ کیوں؟

قرآن کہتا ہے کچھ کھڑے ہیں دست بستہ گذارش ہے یا رسول اللہ "ائذن لی ولا تفتنی" ہمیں چھٹی مل جائے، آزمائش میں نہ ڈالا جائے، ہمیں مصیبت میں نہ ڈالیے، ہمیں نہ کہو، نہ کہو چلنے کو، تم جاؤ تمہیں نہیں روکتے۔ آپ جائیں آپ کو نہیں روکتے "ائذن لی" مجھے چھٹی دو۔

یا رسول اللہ ہمیں آزمائش میں نہ ڈالا جائے، آزمائش میں نہ ڈالیے، آپ کہیں ہم نہ چلیں......چلیں گے تو نہیں خواہ مخواہ ہمیں کہہ کے...... چلنا تو نہیں ہے، سیدھی بات ہے، یا رسول اللہ چلیں گے بالکل نہیں، آپ خوامخوہ کہہ کر ہمارا خانہ خراب نہ کیجئے، ہمیں مصیبت میں نہ ڈالیے، ہمارا منہ کالا ہوتا ہے، آپؐ سے انکار کرتے ہیں۔

فرمایا "اَلَا فِی الْفِتْنَۃِ سَقَطُوْا"......(ہائے کاش قرآن خود سمجھتے) اللہ فرماتے ہیں، خبردار یہ اب کہتے ہیں ہمیں مصیبت میں نہ ڈالو، فتنے میں نہ ڈالو، یہ تو فتنے میں، یہ تو مصیبت میں گھر چکے ہیں "اَلَا فِی الْفِتْنَۃِ سَقَطُوْا"

یہ تو ساقط ہو چکے ہیں نا، گھر چکے ہیں۔

وان جهنم لمحیطة بالکافرین

جہنم ان کافروں پر گھیرا کئے ہوئے ہے۔

یہ مسلمان نہیں ہیں، بے ایمان ہیں کافر ہیں، میں کہتا ہوں، ان کافروں پر جہنم احاطہ کئے ہوئے ہے، آپ کہیں چلو، اور یہ آ جائیں کہ ہمیں اجازت، ہم نہیں چل سکتے۔

لَا یَسْتَاْذِنُکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یُّجَاھِدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ .

فرمایا میں رب کہتا ہوں کہ جو ایمان دار ہیں وہ اس موقع پر چھٹی مانگ ہی نہیں سکتے

لَا یَسْتَاْذِنُکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یُّجَاھِدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ . ط وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالْمُتَّقِیْنَO

اللہ متقین کو اچھی طرح جانتا ہے، جس نے ان کے لئے وہ جنت تیار کر رکھی ہے۔

اِنَّمَا یَسْتَاْذِنُکَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُھُمْ فَھُمْ فِیْ رَیْبِھِمْ یَتَرَدَّدُوْنَ O

فرمایا میں رب فیصلہ دیتا ہوں کہ یہ بے ایمان ہیں، بے ایمان ہیں "انما یستاذنک الذین لا یؤمنون باللّٰہ"

"لا" سمجھ رہے ہو؟ ایک تو ہے نا "یومنون باللّٰہ" یہ "یومنون" نہیں "لا یومنون" ہے، کیا مطلب ہے؟ ایمان دار یا پکے بے ایمان؟ (پکے بے ایمان)

فرمایا "ان تصبک حسنة تسؤھم"

اگر آپ کو کوئی اچھائی ملتی ہے نا تو یہ انہیں اچھی نہیں لگتی، تمہیں کوئی اچھائی مل گئی، کامیابی مل گئی ان کو اچھی نہیں لگتی، تمہاری چاپلوسی ضرور کریں گے۔

یہ الگ بات ہے...... آئیں گے بھی، بس جی ہم ذرا مصروف تھے...... بس جی ذرا مسئلہ تھا، ذرا یہ تھا، ذرا وہ تھا، بس آپ محسوس نہ فرمائیے گا، ہمارے لئے بھی دعا کریں جی...... نہ نہ یہ بات نہیں تھی۔

بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ یَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓی اَھْلِیْھِمْ اَبَدًا

وَزُیِّنَ ذَالِکَ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ وَکُنْتُمْ قَوْمًا ۢ بُوْرًا.

تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ اب رسول اور مومنین واپس اپنے گھروں کو آ ہی نہیں سکتے۔ اب تو سو گئے، تم نے یہ سمجھا تھا، منافقو! اب بکواس کرتے ہو، تم نے یہ سمجھا تھا "وظننتم ظن السوء و کنتم قوما بورا" تم نے بدگمانی کی تھی۔

منافقین کی سرگوشیاں

بہر حال فرمایا جب آپ کو اچھائی ملتی ہے تو وہ انہیں اچھی نہیں لگتی۔

وَاِنْ تُصِبْکَ مُصِیْبَۃٌ یَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَیَتَوَلَّوْا وَّھُمْ فَرِحُوْنَ ٥

فرمایا کہ اگر آپ کو کوئی مصیبت آتی ہے "وان تصبک مصیبة" مصیبت یہ مصیبت تو سمجھ رہے ہو "وان تصبک مصیبة" اگر آپ پر کوئی مصیبت آتی ہے "یقولون قد اخذنا امرنا من قبل" تو کہتے ہیں ہم نے تو پہلے ہی اپنا انتظام کر کیا تھا جی، ہمیں پتہ تھا یہ خواہ مخواہ مار کھائیں گے، ہم تو ان کو بھی کہتے تھے، نہ جاؤ، نہ جاؤ، نہ جاؤ "لو اطاعونا ما قتلوا" ہماری بات مانتے تو یوں نہ مارے جاتے۔

لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا......

ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے، نہ قتل ہوتے، دیکھا مارے گئے نا، قتل ہوئے نا "لو اطاعونا، لو اطاعونا" ہماری اطاعت کرتے بات مان لیتے "ما قتلوا" نہ مرتے نہ مارے جاتے۔

قرآن کہتا ہے، یہ الو کہتے ہیں ہم نے تو پہلے اپنا انتظام کر لیا تھا، ہمیں پتہ تھا یہ سب کچھ ہونا ہے، اس لئے ہم پہلے ہی سنبھل گئے تھے...... سمجھ گئے تھے، ایک طرف ہو گئے تھے، اور بہت اکڑتے ہیں،

وَیَتَوَلَّوْا وَّھُمْ فَرِحُوْنَ ......

اکڑتے ہیں خوش ہوتے جاتے ہیں، دیکھو جی ہم بچ گئے۔

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ...... یارسول اللہ آپ یوں کہہ دیجئے ،ابھی ابھی آپ یوں کہہ دیجئے'' قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا ......

ہمیں وہ مصیبت نہیں آسکتی جو ہمارے لئے اللہ نے نہ لکھی ہو، وہی آئے گی جو اس نے لکھی ہوگی......اور جو اس نے لکھی تو"ھو مولانا" اگر اس نے لکھی ہے"ھو مولانا" وہ تو ہے ہی ہمارا خیر خواہ......وہ تو ہے ہی ہمارا مالک......جب وہ بھیجے،اس کی طرف سے مصیبت آئے،اس میں بھی راحت ہوگی " ھو مولانا" ہے جو ہمارا آقا۔

"وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون "اور مومنوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے، اگر اس کی طرف سے مصیبت آتی ہے ، تمہیں اس مصیبت کی راحت کا اندازہ نہیں "ھو مولانا" وہ تو ہمارا آقا ہے، ہمارا مالک ہے،وہ جو چیز ہمیں دے گا ہمارے فائدے میں ہوگی۔

شہادت کی لذت، تمہیں کیا معلوم؟

تم نے دیکھا مصیبت ہے......تم نے دیکھا مار کھا رہے ہیں......

تم نے دیکھا زخم آرہے ہیں......

تم نے دیکھا گھسیٹے جا رہے ہیں......

تم نے دیکھا انگاروں پہ لٹائے جا رہے ہیں......

تم نے دیکھا نیزوں کی انیوں پہ ہیں......

تم نے دیکھا تلواروں کی دھاروں پہ ہیں......

تم نے دیکھا گردن کٹ گئی ہے......

تم نے دیکھا یہ تڑپ رہے ہیں......

لیکن ہم سے پوچھو جن کو وہ مصیبت پہنچی ہے ، اس مصیبت کا مزہ چکھنے کے بعد پیچھے ہٹ رہے ہیں یا آگے بڑھ رہے ہیں۔

(نعرہ تکبیر......اللہ اکبر......شانِ صحابہؓ......زندہ باد)

ہاں جناب توجہ! تمہیں کیا پتہ؟ تم کہتے ہو جی ہم نے پہلے انتظام کرلیا تھا۔ نہیں نہیں، تم نے کیا انتظام کیا، تب تم خوش ہوتے جب ہم بھائی کٹا کر پیچھے ہوتے......

جب باپ عبداللہ دیکھ کر پیچھے ہوتا......

جب بیٹا قربان کرکے باپ پیچھے ہوتا......

جب بچے قربان کرنے کے بعد باپ پیچھے نہیں ہٹتا......

جب بھائی کے کٹ جانے کے بعد محمود بن مسلمہ کے کٹ جانے کے بعد محمد بن مسلمہ آگے ہے، جب بیٹوں کی قربانی کے بعد باپ تو باپ ماں بھی میدان میں ہے، جب ساتھیوں کی قربانی کے بعد ساتھی اور آگے، باپ کی قربانی کے بعد بیٹا اور آگے، بھائی کی قربانی کے بعد بھائی اور آگے، بیٹے کی قربانی کے بعد باپ اور آگے، شوہر کی قربانی کے بعد بیوی اور آگے۔ ہاں ہاں اور آگے۔

یہ آگے کیوں نہ ہوں، اس سے پوچھو جو کٹا ہے، اس سے پوچھو کہ وہ خوش ہے کہ نہیں، اور تم پوچھو پھر تمہیں جواب دے اپنے کانوں سے سنو، اس پہ اتنا یقین نہیں ہے، لیکن جو سب کچھ جانتا ہے، اس نے بتایا قرآن میں آیا کس پہ زیادہ یقین ہے، پیچھے والے کیوں نہ آگے بڑھتے، وہ کٹنے والے خوش ہیں۔

فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ O

وہ کٹ کر خوش ہوتے ہیں، ان سے جو پوچھا جائے جنت مل گئی؟...... (مل گئی)

حوریں مل گئیں؟...... (مل گئیں)

نہریں مل گئیں؟...... (مل گئیں)

باغات مل گئے؟...... (مل گئے)

اب کیا چاہیے؟ واپس جا کر پھر کٹنا چاہیے، تیرے راستے میں مٹنا چاہیے......

تیرے نام پر کٹنے میں جو بڑا لطف آیا تھا وہ یہاں نہیں آیا......!!

منافقین محروم ہی رہے

یہ کہتے ہیں ہم نے انتظام کرلیا تھا، فرمایا نہ نہ، تم لٹ گئے، تم نے یہ سمجھا یہ مٹ گئے، تو ہاڈا اکھ نئیں ریہا، تم نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے، اُدھر جاتے ہو "اِنَّا مَعَکُمْ"...... وہ بھی تم پر بھروسہ نہیں کرتے، اِدھر آتے ہو تو "اٰمَنَّا" ہم تمہارے ہیں۔ اِدھر بھی کہا جاتا ہے کہ ان پر بھروسہ نہ کرنا "هم العدو فاحذرهم"

عزت اللہ، رسول اور صحابہ کرامؓ کی ہے

تمہارا اکھ نہیں رہا، کچھ نہیں رہا، تم لٹ گئے، نہ دنیا نہ آخرت، کہیں کے نہ رہے......

تم نے سمجھا ہمیں عزت ملے گی نہیں ملے گی، کیوں کہ "ان العزة لله جميعا"......

تم نے سمجھا ہمیں عزت ملے گی، کفر کی چاپلوسی سے، محمد ﷺ سے غداری کر کے، نہیں، نہیں، نہیں "ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين"

عزت ہے اللہ کی، بھئی قرآن پاک کتنا آسان آیت پڑھ رہا ہوں۔

اتنا آسان حصہ پڑھ رہا ہوں، جو آپ خود ہی سمجھ جائیں گے " ولله العزة" بھئی عزت کس کی ہے؟ اللہ کی

"لله العزة" عزت ہے کس کی (اللہ کی)۔" ولرسوله" اور اس کے رسول کی۔ توجہ اللہ کی عزت ہے۔

اور کس کی؟......"ولرسوله" اور رسول کی۔

یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے؟...... اس کے رسول کی! توجہ، عزت ہے اللہ کی اور اس کے رسول کی، توجہ...... اس کے رسول کی کیوں نہ ہو، کہ اس کا جو ہے "لله العزة ولرسوله وللمؤمنين" اور ماننے والوں کی...... اور ایمان والوں کی...... تصدیق بالقلب ہے، توجہ اقرار باللسان ہے، جو دل میں بھی سچا سمجھتے ہیں، زبان سے بھی سچا کہتے ہیں، ایمان ہے، تصدیق بالقلب اور اقرار باللسان۔

عزت ہے اللہ کی اللہ کے رسول کی، اور ان کی جو دل میں سچا سمجھتے ہیں، زبان سے سچا

کہتے ہیں۔

اور رانا وا ہن کہروڑ پکا کے دوستو! اس وقت جب کہا جا رہا ہے، عزت ہے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور مؤمنین کی، اس وقت تم تھے (نہیں)

بولو تم تھے (نہیں) ہم تھے (نہیں) کون تھے؟ کون تھے؟ زور سے (صحابہؓ) کون تھے؟ صحابہؓ اس وقت مصداق اوّل، عزت ہے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور صحابہؓ کی۔

اب یہ مؤمنین بعد میں آنے والے، ان کے طریقے پہ آئیں گے تو مومنین، اللہ نے عزت دی اللہ کے پاس عزت ہے۔

اللہ نے عزت دی اپنے رسول کو......

رسول کے ذریعے ملی مؤمنین کو......

ان عزت والوں سے قیامت تک جو تعلق جوڑیں گے، انہیں عزت ملے گی......

جو اُن کے راستے پہ آئیں گے انہیں عزت ملے گی، ان کی عزت ہے، آنے والوں کو عزت ملے گی۔

صحابہ کرامؓ کا کمال صحبتِ رسولؐ ہے

توجہ جناب توجہ! کیا عنوان ہے آج کا عظمت صحابہؓ، صحابہؓ کا کمال کیا ہے؟ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، ذکر تلاوت، نہیں یہ سب کچھ اپنی جگہ برحق، لیکن صحابہؓ کا کمال صحبتِ رسول ہے، اور وہ عنداللہ اتنی عظمت رکھتی ہے۔

اب حضرت سے پوچھو، کوئی طریقہ بتلائیں، لاکھ ختم قرآن کے پڑھ کے، سوچ کر کے، کتنی تسبیحات پڑھ کے، کیا کرے؟ اور صحبتِ رسول والے مقام کو کوئی آج پہنچ سکتا ہے؟ فرمایا ممکن ہی نہیں، جو مرضی کرلو، ان کے درجے کو پہنچ نہیں سکتے، غلامی مان لو عزت مل جائے گی۔

توجہ! اللہ کی عزت ہے، سجدہ کرلو عزت ملے گی، خدا کہلواؤ لعنتی بنو گے......

رسول کی عزت ہے، کلمہ پڑھ لو، امتی بن جاؤ عزت ملے گی، رسول کہلواؤ لعنتی بنو گے......!!

صحابہ کرامؓ کے پیروکاروں کی عزت ہے

اللہ کی عزت ہے مان لو، سجدہ کرلو عزت ملے گی۔ خدا کھلواؤ مقابلے میں آ جاؤ، لعنت پڑے گی۔ رسول کی عزت ہے، کلمہ پڑھ لو امتی بن جاؤ، عزت ملے گی مقابلے میں آ جاؤ، رسول کھلواؤ لعنتی بنو گے۔ ہاں ان مؤمنین کی عزت ہے۔

"والذین اتبعوھم باحسان" کی عزت ہے، اب دعوے دار بن جاؤ، صحابہ کا سپاہی کہلاؤ، خادم کہلاؤ، کہلاؤ نہیں بن جاؤ، تابعدار بن جاؤ، پیروکار بن جاؤ۔

"والذین اتبعوھم باحسان" بن جاؤ، غلام بن جاؤ عزت ملے گی، صحابہؓ کے مقابلے میں آؤ گے لعنت پڑے گی۔ (نعرہ تکبیر......اللہ اکبر)

توجہ سمجھ آئی ہے نا بات، عزت اللہ کی، عزت اللہ کے رسول کی، اور جب قرآن آیا تو آتے ہی کہا عزت ہے مؤمنین کی، قرآن نے جب آتے ہی کہا عزت ہے مؤمنین کی وہ کون تھے؟ صحابہؓ!

اور عزت والوں کی عزت مانو گے تو عزت ملے گی، اور ان کی عزت میں ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرو گے، تمہارے پیر نکل جائیں گے وہاں تمہارا ہاتھ نہیں پہنچے گا، تمہارے پیر نکل جائیں گے، اور جب پیر نکل گئے تو اوندھے منہ جہنم میں جاؤ گے "علیٰ وجوھھم" منہ کے بل جہنم میں جانا ہے نا جن کو وہ پیروں کے بل نہیں جائیں گے۔ پیر نکل جائیں گے "علیٰ وجوھھم" منہ کے بل جائیں گے، اوندھے منہ۔

میں نے خواہ مخواہ نہیں کہہ دیا کہ پیر نکل جائیں گے، اور الحمد للہ صحابہ کرامؓ کی عزت و عظمت کرنے والے آج بھی عملی طور پر ان کے تابعدار بن کے ان کی یادوں کو تازہ کرتے ہیں۔ اس دور میں بھی ان کی یادوں کو تازہ کرتے ہیں۔ صحابی نہیں بن سکتے، بول بھئی صحابی......نہیں بن سکتے!

توجہ، توجہ، توجہ، حضرت تشریف لائے، حضرت کے خادم نے حضرت کو اسی کار میں، حضرت جہاز میں وہ جہاز میں، حضرت کار میں وہ کار میں، یہ کیا ہو رہا ہے برابر ہیں؟ (نہیں) یہ

حضرت ہیں وہ حضرت کے خادم ہیں...... وہ حضرت کے سپاہی ہیں، وہ حضرت کے خادم ہیں، نوکر ہیں۔

مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث کی توضیح

توجہ جناب، بارگاہِ نبوت سے بات آرہی ہے، صحابہؓ کے برابر کوئی نہیں ہوسکتا، حضرت پڑھاتے ہیں، مشکوٰۃ شریف میں آخر میں حدیث شریف آتی ہے، کہ دور آخر ہوگا، اس دور کے آدمی پہلوں کے برابر ہوسکتے ہیں؟...... (نہیں)

"سَيَأْتِي اٰخِرُ الزَّمَانِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ"

فرمایا آئیں گے آخر میں اجر پہلوں جیسا ہوگا......! بھئی حضرت کو جو دودھ ملے گا وہ تمہیں ملے گا، پینا ہے تو جاؤ، حضرت کے ساتھ۔ جس گاڑی میں حضرت بیٹھیں گے اسی گاڑی میں تم بیٹھو گے، خادم بن جاؤ، سمجھ آرہی ہے بات؟

فرمایا آئیں گے آخر میں، بارگاہِ نبوت سے اعلان ہوتا ہے۔

"سَيَأْتِي اٰخِرُ الزَّمَانِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ"

اس امت کے اخر میں ایک قوم آئے گی "لھم مثل "مثل سمجھتے ہو، "اجر "اجر سمجھتے ہو، "اولھم "اوّل سمجھتے ہو، پہلوں جیسا اجر ملے گا، یارسول اللہ وہ کون؟ فرمایا:

يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ الْفِتَنِ.

تین کام کریں گے۔

اچھائی کا امر کریں گے......

برائی سے روکیں گے......

اور جو جو دین کے ساتھ فتنے اٹھائیں گے نا یہ رفض ہے، یہ بدعت ہے، یہ ختم نبوت کا انکار ہے، یہ بکواس ہے فرمایا:

يُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ الْفِتَنِ......

اہل فتن سے قتال کریں گے، لڑائی کریں گے، مقابلے میں آجائیں گے۔

آئیں گے آخر میں، لیکن کام پہلوں والا دکھائیں گے، اللہ اجر پہلوں والا دے گا۔

نعرۂ تکبیر......اللہ اکبر

آؤ اللہ کی رحمت، اللہ کی رحمت لٹائی جارہی ہے، آؤ اگر لینی ہے، تو صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پہ چل کر "والذین اتبعوھم باحسان" میں نام لکھوادو، صحابہؓ کے سپاہی بن جاؤ، صحابہؓ کے غلام بن جاؤ، صحابہؓ کے خدام بن جاؤ، اسی طرح کفر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مقابلے پہ اتر آنا تمہارا کام ہے اور وہی اجر دینا اللہ کا کام ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

معجزاتِ نبی ﷺ

اما بعد، فاعوذ باالله من الشیطٰن الرجیم ٥ بسم الله الرحمن الرحیم ٥ وَمَا کَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ ٥ صدق الله العظیم .

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ صَلٰوۃً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْکِکَ وَبَاقِیَةً بِبَقَآءِ مُلْکِکَ عَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَزِنَةَ عَرْشِکَ لَا مُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ وَکَذَالِکَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی الْمَلٰئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ، اَجْمَعِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

ڈیرہ غازی خاں، بتاریخ 16/10/2003

معجزاتِ نبی ﷺ

قابل صد احترام علماء کرام، فرزندان توحید وسنت، اصحاب رسول کے سرفروش سپاہیو! ڈیرہ غازی کے غیرت مند مسلمانو! سنہ ۱۴۲۴ ھجری کے شعبان المعظم کی بیسویں شب آپ کے ہاں یہ بابرکت اجتماع جس میں آپ کے سامنے ان خوش نصیبوں کی دستار بندی ہوئی جن کے سینے کو اللہ نے قرآن کا خزینہ بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس نعمت کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے قرآن عظیم یاد کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ قرآن سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق بخشے......!

مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی جدائی کا صدمہ[1]

آپ جانتے ہی ہیں کہ نہ صرف میں اور آپ بلکہ عالم اسلام نے اس صدمے کو محسوس کیا جو بطل حریت، جبل استقامت، ترجمان حق، جرنیل اہلسنت مولانا محمد اعظم طارق نوراللہ مرقدہٗ کی جدائی کی صورت میں پیش آیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی شہادت کو قبول فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے!

بہرحال، یہ بات یقینی ہے کہ ہم شہادت کو سعادت سمجھتے ہیں، کامیابی سمجھتے ہیں، اس پر غم نہیں لیکن اپنی فرقت کا غم ضرور ہوتا ہے۔ جیسے لمبے سفر پہ اگرچہ سفرحج کا ہو، بیٹا جارہا ہوتا ہے تو ماں جو ہے اس کو روزانہ دعائیں دیتی ہے کہ اللہ تجھے حج نصیب کرے...... جب اس سے جدا

---

[1] یہ تقریر جرنیلِ اسلام مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی شہادت سے ٹھیک دس روز بعد ۱۶؍اکتوبر ۲۰۰۳ء کو ڈیرہ غازی خان میں کی گئی۔ حضرت کی طبیعت پر صدمے کے اثرات نمایاں تھے اور سامعین بھی غم واندوہ کی تصویر بنے ہوئے تھے۔

ہو کر جا رہا ہوتا ہے تو اسے بھی رونا آ جاتا ہے۔ یہ رونا اپنی جدائی پہ ہوتا ہے اس کی سعادت حج پہ نہیں۔ اسی طرح جو صدمہ ہم محسوس کرتے ہیں یہ اپنی فرقت پہ ہوتا ہے انکی سعادت شہادت پہ نہیں! لیکن یادیں تو ستاتی ہیں۔ کل کا دن تھا یہ اجتماع ہوتے تھے، اکٹھے ہوتے تھے۔ بہر حال دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان نونہالوں کو جو مدارس سے تیار ہوتے ہیں اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے! جانا تو ہر ایک کو ہے، جو شہادت کا تاج پہن کر گئے وہ بڑے خوش نصیب ہیں!

شیعیت کے کفر کو چھپایا نہیں جا سکتا

ساتھ ہی یہ واضح رہے کہ قطعاً دشمن کو خوش نہیں ہونا چاہئے کہ اعظم طارق کو ہم نے راستے سے ہٹا دیا تو ہماری جان چھوٹ جائے گی۔ میں ان سے پوچھتا ہوں حق نواز کو ہٹانے کے بعد تمہاری جان چھوٹی؟...... اور اگر نہیں تو پھر قیامت تک اب جو تمہارے پیچھے ڈھنڈورا لگ گیا ہے یہ تمہاری جان نہیں چھوڑتا، اب تمہارا کفر کسی چہرے، کسی دھوکے، کسی چال سے چھوٹ نہیں سکتا۔ اب تو تمہارا یہ حال ہے کہ تم اتنے کالے ہو جو تمہیں چھپانے کے لئے ہاتھ لگائے گا وہ خود کالا ہو گا۔ وہ خود کتنا بھی سفید ہو تمہیں چھپانا چاہے وہ خود کالا ہو گا۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ .

اللہ نے حق کو باطل پہ دے مارا ہے اور یہ اللہ کا طریقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ باطل پر حق کو دے مارتے ہیں، فیدمغہ اور ہوتا یہ ہے کہ پس وہ حق باطل کا بھیجہ نکال کے رکھ دیتا ہے۔ تو دلائل سے تمہارا بھیجہ نکال کے اہل حق نے رکھ دیا ہے اور قرآن کریم نے کیسا عجیب لفظ استعمال فرمایا "فیدمغہ" حق جب باطل کے اوپر لٹکتا ہے نا اس کا بھیجہ نکال کر رکھ دیتا ہے۔ ٹانگ ٹوٹے بچ سکتا ہے، بازو ٹوٹے بچ سکتا ہے پسلی ٹوٹے بچ سکتا ہے لیکن جب بھیجہ نکل جائے بچ نہیں سکتا۔

جب کسی کا بھیجہ نکل گیا اب یہ تو نہیں بچ سکتا یہ تو گیا ہی گیا، ہاں کچھ وقت یہ ضرور پیر مارے گا ادھر ادھر کروٹیں بدلے گا لیکن اب بچنے کا امکان نہیں ہے...... تو کٹ چکا ہے تیرا بھیجہ نکل چکا ہے اور تو دنیائے اسلام میں مر چکا ہے اب تو زندوں کے ساتھ (قرآن کی اصطلاح

میں زندہ کہتے ہیں مسلمان کو، مردہ کہتے ہیں کافر کو) ماننے والے کو زندہ کہتے ہیں منکر کو مردہ کہتے ہیں۔ جس میں صلاحیت ماننے کی ہو اسے زندہ کہتے ہیں جس میں صلاحیت ہی نہ رہے اسے مردہ کہتے ہیں......

لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِيْنَ.

حق کے مقابلے میں کافر لایا گیا ہے تو یہ اب زندوں میں نہیں ہے جس کا بھیجہ نکل گیا۔ اگرچہ یہ کچھ وقت پیر ہلائے، ٹانگیں ہلائے لیکن یہ اب زندوں میں شامل نہیں ہے اور جو ڈاکٹر کہے کہ یہ بچ جائے گا خود اس کے بھی دماغ کو ضرورت ہے علاج کی۔ اب اگر کوئی کہتا ہے کہ نہیں نہیں میں اس کو اٹھاتا ہوں تو خود اس کو بھی ضرورت ہے علاج کی۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے اپنی باری بہت اچھی نبھائی

تو مولانا حق نواز نے جو تحریک اٹھائی وہ اپنے اکابر کی بات کو ہر جگہ پہنچانے کی بات تھی فیصلہ تکفیر مولانا حق نواز کا نہیں تھا وہ ان کے بھی اور آپ کے بھی میرے بھی اور اس دور کے تمام اہل حق کے اکابر علماء کا تھا، مولانا حق نواز نے اور ان کے رفقاء نے اس فیصلے کو گلی گلی پہنچایا اور اللہ کے فضل سے دلائل کے ذریعے، دلائل کی چوٹوں کے ذریعے باطل کا بھیجہ نکال کے رکھ دیا ہے۔ اب کوئی امکان نہیں کہ قیامت تک اسے کبھی حق سمجھا جائے، اسلام سمجھا جائے، ان کو مسلمان سمجھا جائے......کوئی ایسا امکان نہیں ہے...... جو انہیں مسلمان کہتا ہے لوگوں کو اس کی مسلمانی پر شک ہو جاتا ہے کہ یہ کیا مصیبت ہے اب یہ حال ہے۔

بہر حال مولانا اعظم طارق ضرور چلے گئے ہیں لیکن اپنی باری بہت اچھی نبھا کر گئے ہیں۔ اور انشاء اللہ العزیز حق نواز، فاروقی، ایثار اور اعظم اور تمام شہداء کے وارث جب تک ان میں سے کوئی بھی ہے یعنی اہل حق میں سے جب تک کوئی بھی ہے اب یہ بات رکنے کی نہیں!

تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت نصیب فرمائی کہ آج ان کی دستار بندی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے سینے کو قرآن کا خزینہ بنایا ہے......!!

معجزہ کیا ہوتا ہے؟

قرآن کریم رسول پاکؐ کے معجزات میں سے سب سے بڑا معجزہ ہے میں نے عنوان دیکھا معجزات مصطفیٰؐ دل میں باتیں بہت آرہی ہیں طبعیت ساتھ نہیں دے رہی معجزہ اس نشانی کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ نبی پہچانا جاتا ہے کہ کوئی بھی غیر نبی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا، یہ پہچان ہوئی ہے کہ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی غیبی تائید اور نصرت کی یہ علامت اس کے ساتھ ہے۔ اور معجزہ خالصتاً اللہ پاک کی جانب سے ہوتا ہے کبھی بتلا کر دیا جاتا ہے، اور کبھی اچانک ایسا دیا جاتا ہے کہ خود نبی کو بھی بعد میں پتہ چلتا ہے۔ اور کبھی یوں بھی ہوا کہ ملا تو معجزہ تائید کے لئے، لیکن پہلے کیونکہ بتایا نہیں گیا تو جسے معجزہ ملا وہ ہی ڈر جاتا ہے......!

وَمَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یَا مُوْسٰی ○

موسیٰ! یہ آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟

قَالَ هِیَ عَصَایَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَیْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰی غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰی ○

ٹھیک ہے، بہر حال اَلْقِهَا، لاٹھی ہے موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں حکم ہوا اسے پھینک دو، بتایا نہیں گیا کہ کیا ہوگا؟ پہلے تو لاٹھی تھی، ہاتھ میں تھی، کام کی تھی اگر کوئی سانپ، بچھو، کوئی اس قسم کی خطرناک چیز ہوئی تو لاٹھی کی مدد سے اس سے جان چھڑائی جاسکتی تھی۔ ہوا یہ کہ موسیٰ علیہ السلام نے جیسے ہی لاٹھی پھینکی......

فاذا هی حیة تسعیٰ ......

دیکھتے ہی دیکھتے، پھینکنے کے ساتھ ہی وہ لاٹھی سانپ بن گئی۔

کوئی لاٹھی ہوتی ہاتھ میں تو سانپ کو مارتے، اب لاٹھی خود سانپ بن گئی، اب کیا کریں...... قرآن کہتا ہے:

وَلّٰی مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ......

موسیٰ علیہ السلام پریشان ہوتے ہیں پیٹھ پھر کر بھاگنے لگتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ پکار کے، بلا کے فرماتے ہیں **لا تخف** ، خوف نہ کر خداوند اخوف نہ کروں، یہ لاٹھی بھی گئی ہاتھ سے اور یہ لاٹھی کی بجائے سانپ بن گیا اور یہ پیچھے ہے اور خوف نہ کروں...... **وخذها** اس کو پکڑو، سانپ کو پکڑو پھر کیا ہوگا......!

سنعیدھا سیرتھا الاولیٰ......

پکڑنا تمہارا کام ہے پھر اس کو لاٹھی بنا دینا ہمارا کام ہے......

سنعیدھا سیرتھا الاولیٰ......

ہم اسے واپس کر دینگے پہلی سیرت میں کرنا کام اللہ کا ہے......

موسیٰ علیہ السلام کا اللہ پر اعتماد

اور موسیٰ کے ہاتھ پہ ظاہر ہوتا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے پکڑا اور پھر وہ لاٹھی بنی...... یہ بھی موسیٰ علیہ السلام کی جرأت تھی! اور موسیٰ کا اللہ پہ اعتماد تھا کہ اللہ نے فرما دیا ہے کہ اب یہ لاٹھی بن جائے گی اس سانپ کو پکڑو، اس سانپ کو پکڑ لیا، آپ اپنے دل پہ ہاتھ رکھیں...... یہ موسیٰ کا اللہ پہ اعتماد تھا کہ اللہ نے کہہ دیا ہے پہلے بھی احتیاط کا حکم اللہ پاک نے سکھایا ہوا ہے۔ دوڑنے کی...... بھاگنے کی...... جان چھڑانے کی طاقت اللہ نے دی ہے تو بھاگو جان چھڑاؤ اور اسی اللہ پاک نے اب فرما دیا کہ نہیں اس کو پکڑو یہ لاٹھی بن جائے گی تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی بات پہ اعتماد ہے یقین ہے اور موسیٰ علیہ السلام نے پکڑ لیا۔ جیسے ہی پکڑا وہ لاٹھی بن گئی اور پھر موسیٰ کے لئے نصرت کا سبب بنی......

معجزہ، نبی کے اپنے اختیار سے نہیں ہوتا

تو بات یہ ہے کہ ایک تو معجزہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے...... اس کو ذہن میں رکھیں کہ معجزہ نبی کے اپنے اختیار میں نہیں ہے اس کی اپنی مرضی سے نہیں ہے اللہ کے حکم سے ہوتا ہے کرنے والا اللہ ہی ہوتا ہے اور ایک بات یہ ذہن میں رکھنے کی ہے کہ نبی کو اللہ پہ اعتماد ہوتا ہے اگرچہ جان کا خطرہ نظر کیوں نہ آئے یہ بات ہے خاص سوچنے کی...... نبی کو اللہ پہ اعتماد

ہوتا ہے اگر پہلے سانپ کو دیکھ کر بھاگے تھے تو وہ بھی کوئی غلط کام نہیں تھا جب سانپ حملہ آور ہو آدمی اگر خالی ہاتھ ہے وہاں اگر رک جائے کہ سانپ مجھے کھائے تو یہ خودکشی ہے، حرام۔ اس وقت جو بھاگ رہے تھے وہ بھی صحیح کر رہے تھے اور اللہ پاک نے یہ بات ظاہر کر دی کہ جب تک میں نہ بتاؤں تو اپنے معجزے کو بھی نہیں پہچانتے......

اللہ کے بتائے بغیر نبی کو بھی علم نہیں ہوتا

بھئی موسیٰ علیہ السلام نبی بن چکے ہیں نا!......اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم کلام تو ہو چکے ہیں نا!......نبوت تو مل چکی ہے نا!......لیکن جب تک اللہ نے بتایا نہیں کہ یہ لاٹھی بن جائے گی اس کو پکڑو، اس وقت تک موسیٰ علیہ السلام کو پتہ ہے؟......نہیں ہے! تو کوئی غوث، کوئی قطب، کوئی ابدال، کوئی ولی، کوئی بزرگ جتنا بھی بن جائے وہ نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ موسیٰ نبی ہیں لیکن جب تک اللہ تعالیٰ نے نہیں بتایا اس وقت تک سمجھ رہے ہیں کہ یہ سانپ ہے اور میرا دشمن ہے جبکہ وہ نہ حقیقی سانپ تھا اور نہ ہی وہ دشمن تھا وہ تو موسیٰ کا معجزہ تھا تو اللہ تبارک وتعالیٰ جب بتائیں تب پتہ چلتا ہے جب تک نہ بتائیں تب تک پتہ نہیں چلتا اور ہر چیز کو ہر وقت جاننا، یہ اللہ ہی کا کام ہے۔ تو تین باتیں ہوئیں:

معجزے میں کام اللہ کا ہوتا ہے......

دوسری بات جب تک اللہ نہ بتائے اس وقت تک نبیوں کو بھی پتہ نہیں چلتا جب بتائے تب پتہ چلتا ہے......

تیسری بات یہ کہ نبی کو اللہ پہ ایسا اعتماد ہوتا ہے کہ اللہ کا حکم ہو یوں کر چاہے اس میں جان کا خطرہ کیوں نہ ہو، نبی ٹلتا نہیں۔

موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا، **خذھا ولا تخف** اس کو پکڑو **ولا تخف** موسیٰ کو خوف کس چیز کا تھا اپنی جان کا اور اللہ پاک نے منع فرما، **لاتخف** ......خوف نہ کر۔

خوف اور حزن میں فرق

پتہ چلا کہ اپنی جان کا خطرہ ہو تو اسے خوف کہتے ہیں اور خوف سے منع کیا جائے تو

لاتخف کہا جاتا ہے"خوف نہ کر، ڈر نہیں"۔اور ایک وقت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ جب موسیٰ علیہ السلام پیدا ہو چکے ہیں تو پریشان ہے کہ اب فرعونی مجھے بھی ماریں گے،اس بچے کو بھی ماریں گے...... اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے تابوت میں،صندوق میں بند کیا اور دریا میں ڈال دیا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ......

خوف بھی نہ کر،حزن بھی نہ کر......

اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ o

ہم اس کو تیری طرف واپس بھی لائیں گے اور رسول بھی بنائیں گے۔

کرنا سب کچھ ہمارے ہاتھ نے ہے تو جناب موسیٰؑ کی والدہ کو دو خطرے تھے۔ ایک اپنی جان کا،ایک بچے کی جان کا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے دو لفظوں سے منع فرمایا: لا تخافی ولا تحزنی ......خوف بھی نہ کر حزن بھی نہ کر تو خوف کہتے ہیں اپنی جان کے خطرے کو اور حزن کہتے ہیں پیارے کی جان کے خطرے کو۔

جناب یوسفؑ گم ہیں انہیں کوئی تکلیف ہوگی،کیا ہوگا!......حضرت یعقوبؑ پریشان ہیں!روتے ہیں!قرآن کریم نے فرمایا:وابیضت عینہ من الحزن فھو کظیم o حضرت یعقوبؑ کو حزن ہے غم ہے،تو اپنی جان کا غم نہیں بیٹے کا تھا۔

رسول پاکؐ پریشان ہیں لوگوں کے لئے،تو اللہ پاک نے فرمایا:

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ......

ولا تحزن علیھم...... ان پر حزن نہ کرو،اوروں کی فکر ہے اللہ فرماتے ہیں لا تحزن ان پر فکر نہ کرو۔موسیٰؑ کو اپنی جان کا خطرہ ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں"لا تخف"......

یعقوب علیہ السلام کو یوسف علیہ السلام کی فکر ہے تو اللہ فرماتے ہیں:

وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ......

معلوم ہوا کہ خوف کہتے ہیں اپنی جان کے خطرے کو ہیں،حزن کہتے ہیں کسی اور کی فکر کو۔

رسول اللہ ﷺ کے صاحب "صدیق اکبرؓ" کا حزن

ایک مقام وہ بھی آرہا ہے جب اللہ پاک کی نصرت کی صورت میں رسول پاک کو ایک ہی ساتھی عطا ہوئے ہیں:

ثانی اثنین اذ ھما فی الغار ط اذ یقول لصاحبہ لا تحزن......

رسول پاک کی اللہ نے نصرت فرمائی ہے اور ہجرت کے بہت بعد اللہ تعالیٰ یاد دلا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں **الا تنصروہ** ،لوگو! اگر تم رسول ﷺ کی نصرت نہیں کرو گے **فقد نصرہ اللہ** تو اللہ نے رسول کی پہلے بھی نصرت کی تھی پھر بھی اللہ کرے گا۔ **اذاخرجہ اللذین کفروا** ط وہ کون سی مدد تھی جب انہیں کافروں نے نکال دیا تھا؟......

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ......

اس وقت جو رسول پاک کو دوسرا ساتھی ملا تھا وہ اللہ کی مدد تھی کون ہے وہ؟ جناب صدیق اکبر! **اذیقول لصاحبہ** ......جب رسول پاک فرما رہے تھے اپنے صاحب کو اپنے ساتھی کو۔

بھئی آپ ایک دوسرے کے ساتھی، آپ خود کہتے ہیں، ہم خود کہتے ہیں یہ میرا ساتھی ہے، تو کہے گا یہ میرا ساتھی ہے، وہ کہے گا یہ میرا ساتھی ہے۔ لیکن صدیق اکبر وہ ہیں جنہیں اللہ قرآن میں کہتا ہے "یہ میرے حبیب کا ساتھی ہے"! اور پتہ ہے کہ جب اللہ نے فرمادیا یہ میرے حبیب کا ساتھی ہے یہ اللہ کا فیصلہ ہے اور اللہ کا فیصلہ نہ مانے وہ مسلمان رہ سکتا نہیں......!

اذیقول لصاحبہ ......جب قرآن کریم نے فیصلہ فرمادیا تو اہل حق علماء نے فیصلہ لکھا:

مَنْ اَنْکَرَ صُحْبَتَ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَھُوَ کَافِرٌ ......

کیونکہ قرآن نے فیصلہ کردیا، **اذیقول لصاحبہ** رسول پاکؐ نے اپنے اس ساتھی سے کیا کہا، وہ جب پریشانی کا عالم تھا نبی پاک جناب صدیق اکبر کی جھولی میں ہیں اور غار میں موجود ہیں اوپر کفار پہنچ گئے ہیں ان کے پیر نظر آرہے ہیں وہ اوپر پھر رہے ہیں اس وقت جناب صدیق اکبر پریشان ہیں رسول پاکؐ نے جو فرمایا وہ اللہ نے قرآن میں بتلایا اور وہاں یہ

وضاحت ہے کہ ابوبکر کو فکر کیا تھی! اپنی جان کا خطرہ تھا یا رسول پاک ﷺ کی فکر تھی یا دونوں کی......!

اگر اپنی جان کا خطرہ ہوتا تو جیسے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی جان کا خطرہ تھا تو اللہ نے فرمایا "لاتخف" موسیٰ خوف نہ کر! یہاں حضور فرماتے ابوبکرؓ کو "لاتخف"...... لیکن قرآن نے "لاتخف" کا لفظ ذکر نہیں کیا، اگر دونوں خطرے ہوتے حضورؐ کی بھی فکر ہوتی، اپنی جان کا خطرہ بھی ہوتا تو حضورؐ فرماتے "لا تخف ولا تحزن"...... جیسے اُمّ موسیٰ کو، موسیٰ کی والدہ کو اللہ نے فرمایا "لا تخافی ولا تحزنی"...... خوف بھی نہ کر حزن بھی نہ کر۔ ہاں اپنی جان کا خطرہ بھی نہ کر موسیٰ کی فکر بھی نہ کر۔ تو اگر دونوں خطرے ہوتے تو حضورؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو فرماتے لا تخف ولا تحزن "نہ اپنی فکر کر نہ میری فکر کر"......

صدیق اکبر کو اپنی جان کی فکر تھی ہی نہیں

لیکن قرآن بتلاتا ہے حضور نے یوں بھی نہیں فرمایا بلکہ کیا فرمایا، لاتحزن کہ ابوبکر حزن بھی نہ کر، خوف تو تجھے ہے ہی نہیں اپنی فکر تو تجھے ہے ہی نہیں، میری فکر کر نہیں...... لا تحزن...... تو حزن نہ کر، میری فکر نہ کر، غم نہ کر......!!

ہاں ہاں! آج جس کی مرضی جو منہ میں آئے بکتا پھرتا ہے لیکن قرآن کریم تو وضاحت سے کہتا ہے کہ اس مشکل گھڑی میں جب دشمن سر پہ آن پہنچا ہے صدیق اکبرؓ کو جان کی پرواہ نہیں ہے اس وقت بھی اگر فکر ہے تو جناب رسول اکرم کی۔ اور حضور پاک ؐ نے بھی قدر کرتے ہوئے، صدیق کے جذبات کو جانتے ہوئے جو فرمایا...... ہاں آپ فرما سکتے تھے نہ اپنی فکر کر، نہ میری فکر کر لیکن حضور ؐ پاک نے یہ بھی قدر فرمائی۔ ہاں میں تو کہتا ہوں کہ حضورؐ نے تو قدر فرمائی لیکن اللہ نے حضور کی زبان پہ یہ الفاظ جاری کرا دیئے کہ قیامت تک ریکارڈ رہے کہ صدیق اکبرؓ کو اس مشکل گھڑی میں بھی اپنی جان کی فکر نہیں ہے فکر ہے تو حضور کی......!

صدیق ؓ کے غلاموں کو بھی اپنی جان کی کوئی فکر نہیں

ہاں جناب! اس وقت سے لے کر آج تک بھی صدیق اکبرؓ کا یہ طریقہ چلا آ رہا ہے اور صدیق اکبرؓ کے غلاموں کا طریقہ چلا آ رہا ہے کہ جان پہ بن آئے تب بھی اپنی جان کی فکر نہیں

ہے اگر فکر ہوتی ہے وہاں ذات مصطفیٰ کی تھی صدیق اکبر کو مصطفیٰ کی ذات کی فکر تھی اور آج تک صدیق اکبر کے غلاموں کو جان کی فکر نہیں ہوتی حضور کی جماعت کی فکر ہوتی ہے۔

وہاں صدیق اکبرؓ کو اپنی جان کی فکر نہیں ہے حضور کی ذات کی فکر ہے......

اوئے! صدیق اکبرؓ کے غلاموں کو قیامت تک اپنی جان کی فکر نہیں ہے حضور کی جماعت کی فکر ہے، حضور کی بات کی فکر ہے، حضور کی عزت وعظمت کے تحفظ کی فکر ہے۔

وہاں پر یہ تھا کہ حضور کی جان پہ کوئی بات نہ بن آئے اور جناب قیامت تک یہ ہے کہ حضور کی عزت پہ کوئی کتا وار نہ کرے، کوئی دشمن وار نہ کرے ہماری جان جاتی ہے تو جائے لیکن حضور کی عزت پہ کوئی حرف نہ آئے......!

لاتحزن ، آگے جناب! میں عرض کرر ہا تھا اللہ نے یہ قدر کروائی حضور کی زبان پہ یہ الفاظ جاری فرمائے **لا تحزن......** **لاتخف ولا تحزن** بھی فرما سکتے تھے لیکن فرمایا **لاتحزن** ہاں یہ وہ زبان ہے جناب! فرمایا، "وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى......

اسی زبان نے فرمایا، **لا تحزن ان الله معنا**، صدیق اکبرؓ نے نہ اپنی فکر کی نہ اپنے لئے کچھ عرض کیا۔

قوم موسیٰ اور اُمت محمدیہ میں ادب وآداب کا فرق

میں ادھر دھاڑتے، پکارتے دیکھتا ہوں، روتے دیکھتا ہوں، **یا موسیٰ انا لمدر کون......** اے موسیٰ ہم پکڑے گئے، ہم پکڑے گئے......کون تھے؟ یہ یہودی ہیں انداز دیکھو **یا موسیٰ** ...... یہ بڑے کے ساتھ بات ہو رہی ہے، نبی کے ساتھ بات ہو رہی ہے، حیا بھی نہیں ہے! **یا موسیٰ انا لمدر کون** کیا انداز ہے؟ یا موسیٰ، اے موسیٰ، ہائے!

انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق......

حضورؐ نے فرمایا! "اللہ نے مجھے بھیجا ہی اس لئے ہے کہ مکارم الاخلاق کو کمال پہ پہنچادوں یہ حضور کی شریعت ہے، حضور کی تعلیم ہے!

بابو بیٹا باپ کو نام لے کر نہیں پکار سکتا چاہے بالکل ان پڑھ ہوں حضور کی امت کا یہ

رواج ہے بالکل ان پڑھ ہو، جٹ، اجڈ قسم کا کچھ نہیں جانتا لیکن بیٹا باپ کو نام لے کر نہیں پکارتا۔ یہ ادب اس امت کو سکھایا گیا ہے۔

بیٹا باپ کو نام لے کر نہیں پکارتا......

شاگرد استاد کو نام لے کر نہیں پکارتا......

مرید مرشد کو، اپنے پیر کو نام لے کر نہیں پکارتا......

زیردست اپنے آقا کو اپنے بڑے کو نام لے کر نہیں پکارتا......

یہودیت کا اثر لینے والوں کی اخلاقی حالت

ہاں، ہاں! یہاں یہ سکھایا گیا ہے اور وہاں یہ ہو رہا ہے کہ امتی نبی کو بھی نام لے کر پکار رہے ہیں...... یا موسیٰ، ہائے! اور جو لوگ یہودیت کا اثر لیتے ہیں نا......! آج تک وہ اپنے نبی کو بھی، علی کو بھی، ولی کو بھی یوں ہی نام لے کر پکارتے ہیں۔ وہ کہتا ہے یا محمد، وہ کہتا ہے یا علی......!

شرم کر شرم......! حضورؐ کے بیٹے کو بھی حق نہیں کہ حضور ﷺ کو "یا محمد" کہہ کر پکارے۔ تو اپنے باپ کو بھی نام لے کر نہیں پکارتا...... یہ تجھے کس نے یہودی طریقہ سکھایا ہے۔ آج کے ذاکر، زوار کو، آج کے مولوی کو، آج کے پیر کو، آج اپنے باپ کا نام لیتے ہوئے شرم آتی ہے، نبی کا نام لیتے ہوئے شرم نہیں آتی......!

"اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ" اور "اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا" کی خوبصورت تحقیق

اُوْذِیْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِیَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا......

نبی سے کہتے ہیں!...... اپنی فکر ہے، انا لمدرکون ہم پکڑے گئے ہائے ہائے! موسیٰ نے کیسا خوبصورت جواب دیا...... کلا، نہیں، نہیں آگے ہے خوبصورت بات، ان معی ربی سیھدین ...... بے شک میرے ساتھ میرا رب ہے۔ بھئی موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں اور توکل کس پر ہے؟ اللہ پر! خیر! لیکن پتہ ہے انہوں نے اپنی فکر کی، انا لمدرکون...... ہم پکڑے گئے تو موسیٰ نے فرمایا کہ میرے ساتھ تو رب ہے تمہاری مرضی تم اگر پکڑے جاتے ہو۔

ان معی ربی...... میرے ساتھ میرا رب ہے میں تو نہیں پکڑا جاتا سیھدین...... مجھے تو میرا رب راستہ دے گا۔ یہ تو نہیں فرمایا، معنا ربنا...... ہمارے ساتھ ہمارا رب ہے۔

ان معی ربی سیھدین...... بے شک میرے ساتھ میرا رب ہے وہ مجھے راستہ دے گا۔

کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کو ان پچھلوں پر اعتماد نہیں ہے اس لئے بتلا دیا کہ مجھے تو راستہ ملے گا، میرے ساتھ تو اللہ کی معیت ہے میرے ساتھ میرا رب ہے اگر تم بھی میرا ساتھ دو گے تو اللہ تمہارے ساتھ بھی ہے اور اگر نہیں تو پھر وہ ہیں خود ہی تم سے نمٹ لینگے۔

ان پر اعتماد نہیں ہے نا! بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں تو موسیٰ نے بات سیدھی کردی، ان معی ربی ...... میرے ساتھ تو میرا رب ہے، سیھدین...... مجھے راستہ دے گا۔ اور تم اگر میرے پیچھے آؤ گے تو راستہ ہے ہی ہے۔ نہیں آؤ گے تو پھر خود جاؤ تم جانو تمہارا کام تمہارے ساتھ میرا کیا واسطہ......اور جناب مصطفیٰ کریمؐ کے پیچھے ہزاروں لاکھوں اس وقت تو نہیں ہیں...... جناب صدیق اکبر ہیں پھر بھی حضور جمع کا صیغہ استعمال فرما رہے ہیں، لا تحزن......صدیق حزن نہ کر تو میری فکر نہ کر اپنی تو ہے ہی نہیں......! ان اللہ معنا...... اللہ ہم دونوں کے ساتھ ہے جس طرح اللہ میرے ساتھ ہے اسی طرح اللہ تیرے ساتھ ہے اور پتہ ہے......! اللہ ویسے تو ہر جگہ ہے......

وھو معکم این ما کنتم ......

دیکھو! ایک ہوتی ہے یوں نسبت بھئی ہر چیز اللہ کی ہے، یہ لاٹھی بھی اللہ کی ہے زمین بھی اللہ کی ہے آسمان بھی......لیکن جب خصوصاً ایک چیز کی نسبت کی جاتی ہے ناں، دیکھو جتنی کتابیں ہیں دنیا میں سب کس کی ہیں لیکن جب ایک آجائے یہ اللہ کی کتاب ہے خصوصی نسبت ہوگئی تو قرآن کو کہیں گے کسی اور کو نہیں...... یہ ہوتی ہے اضافت نسبت تعظیمی......تمام گھر اللہ کے ہیں بھئی تیرا گھر بھی اللہ کا میرا گھر بھی اللہ کا یہ تمام گھر اللہ کے ہیں۔ لیکن جب کہا جائے گا یہ اللہ کا گھر ہے ایک گھر کی طرف نسبت کر کے تو بیت اللہ اسے نہیں کہا جائے گا...... تیرے گھر کو نہیں، میرے گھر کو نہیں تو یوں تو اللہ سب کے ساتھ ہے یعنی اللہ پاک ہر جگہ حاضر ناظر، یہ الگ

بات ہے......لیکن جب کہا جائے اللہ اس کے ساتھ ہے تو پھر، ہاں ہر ایک کی بات نہیں وہاں ایک عظمت ہوتی ہے جب حضور فرماتے ہیں "ان اللّٰـه معنا"...... اللہ ہمارے ساتھ ہے، تو جناب پھر قرآن سے پوچھنا پڑے گا اللہ کس کے ساتھ ہوتا ہے؟ تو

قرآن بتاتا ہے، ان اللّٰہ مع الصابرین......

قرآن بتاتا ہے، ان اللّٰہ مع المحسنین......

قرآن بتاتا ہے، ان اللّٰہ مع المتقین ......

قرآن بتاتا ہے، ان اللّٰہ مع المحسنین ......

اور کہیں بتاتا ہے، مع المتقین......اور کہیں بتاتا ہے مع الصابرین......

اور حضورؐ اس وقت فرماتے ہیں، ان اللّٰـه معنا...... حضور خود محسنین کے امام ہیں متقین کے امام ہیں، صابرین کے امام ہیں اور ساتھ ہی جناب صدیق اکبرؓ کو ملا کر فرماتے ہیں صدیق! اللہ میرے بھی ساتھ ہے، اللہ تیرے بھی ساتھ ہے۔ میں بھی صابر تو بھی صابر، میں بھی محسن تو بھی محسن، میں بھی متقی تو بھی متقی۔

میں اپنی مرضی سے نہیں کہتا اللہ نے فیصلہ فرمایا "والذی جاء باالصدق وصدق به اولئک هم المتقون"......

بات کہیں دور نکل گئی۔ عرض کر رہا تھا جناب موسیٰ کلیم اللہ نے اپنا معجزہ دیکھا اور ڈر گئے اللہ نے بتایا کہ یہ خطرے کی بات نہیں آپ کی تائید ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ دیکھ کر فرعون پر کیا بیتی!

ساتھ ہی میں نے یہ عرض کر دیا کہ موسیٰ کو اللہ پر اعتماد ہے کہ اللہ نے فرما دیا پکڑ و تو اب اس سانپ کو بھی پکڑنا ہے اب اس سے ڈرنا نہیں ہے۔ اللہ کا حکم ہو گیا ہے نا......! اللہ کا حکم ہے سانپ کو پکڑو......ایسا خطرناک سانپ ہے!

پتہ ہے فرعون کی عمر چار سو برس گزر چکی تھی کبھی بھی اس کے سر میں درد نہیں پڑا تھا اور جب یہ سانپ دیکھا تھا اسی وقت چار سو دست آئے تھے اسے !ایسا خطرناک سانپ تھا......او

چارسو برس کی بات ایک ہی گھڑی میں نکل گئی! ایسا خطرناک سانپ تھا لیکن موسیٰ نے اس خطرناک سانپ کو پکڑ لیا جناب یہ بھی دل گردے کی بات ہے۔ جب اللہ نے فرمادیا پکڑ لو تو پکڑ لیا۔

اللہ ایمان والوں کا خیر خواہ ہے

اللہ کے نبی کو اللہ پہ اعتماد ہے کہ بس خودکشی سے بچنا تھا سانپ کے سامنے کھڑے ہو کے خودکشی تو نہیں کرنی تھی خودکشی سے بچنا تھا وہ بھی اللہ کی رضا کے لئے اور اسی اللہ نے فرمادیا ہے...... اب اگر جان جائے گی بھی تو خیر ہے۔ جاتی نہیں......! اگر جائے گی بھی تو اب کوئی پرواہ نہیں ہے جناب موسیٰؑ سانپ کو پکڑ لیتے ہیں۔ اس وقت سے لے کر آج تک ورثۃ الانبیاء کا یہ کام ہے کہ جب اللہ کا حکم ہو، جہاں شریعت کا حکم ہو کہ یہ کام کرنا ہے پھر وہ جان کی فکر نہیں کرتے، کتنا بھی خطرناک معاملہ ہو وہ جان کی پرواہ نہیں کرتے اللہ پہ اعتماد ہوتا ہے نا، کہ اللہ کی نصرت ہے۔ اللہ ہمارا مولا ہے، اللہ ہمارا خیر خواہ ہے، کہنے والے کہتے ہیں کہ تم مر جاؤ گے تمہیں تکلیف آجائے گی، مصیبت میں پھنس جاؤ گے یوں ہوگا، ...... تو ایک ہی جواب دیتے ہیں جو اللہ نے سکھایا ہوا ہے۔

قل...... کہہ دو، لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا...... ہمیں وہ مصیبت نہیں آئے گی جو اللہ نے نہیں لکھی ہوگی ھو مولنا...... اور وہ ہمارا خیر خواہ ہے مصیبت نہیں آئے گی صرف وہ جسے وہ آنے دے اور اگر وہ ہمارا خیر خواہ ہے تو ہمیں اعتماد ہے کہ ہمارے نقصان میں اس کا فیصلہ نہیں ہوگا۔

اگر کوئی مصیبت آئے گی بھی سہی تو وہ ہمارے فائدے میں ہوگی، کیونکہ ھو مولنا وہ ہمارا خیر خواہ ہے اسے ہم پیارے ہیں۔ وعلی اللہ فلیتو کل المومنون۔

تو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے مومنوں کو کیونکہ آپ جدھر بھی جائیں اس کے حکم سے، آپ جو بھی کریں اس کے حکم سے ہو، پھر جو بھی پیش آئے گا اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے......

شہید کی زندگی اور کامیابی دائمی ہے

هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَی الْحُسْنَیَیْنِ......

غازی ہے تب بھی کامیاب، شہید ہے تب بھی کامیاب، یوں بھی کامیاب یوں بھی کامیاب! هل تربصون بنا الا احدى الحسنيين......!

غازی کو تو کامیاب سب سمجھتے ہیں شہید بھی کامیاب ہوتا ہے؟ وہ تو مرجاتا ہے...... فرمایا ولا تقولوا لمن يقتل فی سبیل الله اموات مردہ مت کہو کس کو لمن یقتل...... قتل تو ہو گیا ہے ولا تقولوا لمن يقتل فی سبيل الله اموات، قتل تو ہو گیا ہے فرمایا ہوا ہے لیکن فی سبیل اللہ ہوا ہے، اسے اموات مت کہو۔

وہ جو سبیل اللہ چلا ہی نہیں تھا قتل ہونا تو دور کی بات ہے چلا ہی نہیں تھا، وہ دنیا میں گھوم کر بھی مردہ ہے وہ زمین پھر گھومتے ہوئے بھی مردار ہے اور یہ دفن بھی ہو جائے اسے مردہ مت کہو، تمہیں پتا ہے کہ یہ نہیں مرا اس کے لئے موت مرگئی ہے بل احیاء......اب یہ تو ہمیشہ زندہ ہیں، یہ کیسے؟ فرمایا......ولكن لا تشعرون۔ میں کہتا ہوں جیسے بس تم نہیں سمجھو گے، میرے کہنے سے ماننا ہے تو مان لو اور تمہیں سمجھنے کا شوق ہے تو اس طرح قربان ہو کر دیکھ لو۔ زبان سے نہ کہیں ویسے ہے تو سہی؟ فرمایا:

شہید کو مردہ گمان بھی نہ کریں

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ......

گمان بھی نہ کرنا، ولا تحسبن الذين قتلوا فی سبيل الله امواتا......تو پھر کیا ہیں فرمایا، بل احياء...... خداوند! زندہ جو ہوتے ہیں وہ تو کھاتے پیتے ہیں فرمایا کھاتے ہیں تو رازق کو پتا ہے کھاتے ہیں یا نہیں کھاتے، عند ربهم يرزقون......رزق دینے والا بتلاتا ہے کہ انہیں رزق ملتا ہے...... بیچارے زخمی تو بہت ہوئے چلو مردہ نہیں کہتے، گولیاں لگیں، تلواریں لگیں، خنجر لگے، بہت زخمی ہونگے اب آپ کہتے ہیں انہیں مردہ بھی...... ہیں بھی زندہ، زندہ ہو اور اتنا زخمی ہو تو بہت تکلیف ہوگی۔ فرمایا:

فرحين بما اتهم الله من فضله ......

وہ تکلیف میں نہیں ہیں فرحت میں ہیں، فرحين بما اتهم الله من فضله......

پچھلے جو ہیں جوان کو میدان میں لائے تھے وہ تو ابھی تک زندہ پھر رہے ہیں دنیا میں ان پر یہ غصے ہو گئے ہونگے، مروا دیا بھئی ...... فرمایا:

وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَنْ لَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ......

ویستبشرون...... استبشار بشارت خوش ہوتے ہیں کن سے؟

باالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم......

جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے جو شہید نہیں ہوئے......

من خلفھم ...... جو پیچھے رہ گئے نا دنیا میں...... ان سے یہ بہت خوش ہیں کہ یار یہ میدان میں لائے تبھی اللہ نے اتنی عزت دی تو آج یہ ہے لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون...... سارے خوف، خطرے ٹل گئے۔

شہداء جھوٹے خیر خواہوں سے ناراض ہیں

یستبشرون باالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم...... اب یہ شہیدان ساتھیوں سے جو پیچھے ابھی میدان میں مقابلے میں کھڑے ہیں ان سے خوش ہیں یا ناراض ہیں، کون؟ وہ جو کٹ گئے وہ خوش ہے اور جو ہٹ گیا جو اس کو روکتا تھا، نہ جا...... لا تنفروا فی الحر ......وہ، وہ بھی ہیں...... دیکھا جی، لو اطاعونا ...... اگر ہماری اطاعت کرتے، لو اطاعونا ...... ہم نے بہت سمجھایا تھا، بہت کہا تھا بھئی یوں مارے جاؤ گے، لو اطاعونا...... اگر ہماری بات مان لیتے، ما قتلوا ...... تو قتل نہ ہوتے۔ دیکھا ہماری بات نہیں مانی، قتل ہو گئے، لو اطاعونا ما قتلوا...... ہماری بات مانتے تو قتل نہ ہوتے۔ تو اب یہ تعزیتیں، یہ آتے ہیں شہداء کے وارثوں کے پاس دیکھو جی ہم نے سمجھایا تھا بہت آپ کے بیٹے کو...... آپ کے بھائی کو...... ہم کہہ رہے تھے بھئی نہ جاؤ، نہ جاؤ جنگ پہ حضور کے ساتھ نہ جاؤ......

لو اطاعونا ما قتلوا......

ہماری بات مان لیتے تو یوں قتل نہ ہوتے......!

بس بیچارے کی قسمت تھی یہ تعزیت ہے؟ تعزیت ہوتی ہے تسلی کے لئے یہ مزید ورثاء کو پریشان کرتا ہے کہ اس نے بڑی غلطی کی اور جو کچھ اس نے کیا غلط کیا اور بڑے نقصان میں گیا۔ حالانکہ قرآن کہتا ہے وہ کامیاب ہیں......قرآن کہتا ہے وہ خوش ہیں......قرآن کہتا ہے وہ پچھلوں سے بھی خوش ہیں۔

شہادت سے ڈرنے والے موت سے بچنے کا کوئی نسخہ استعمال کر لیں

اب یہ جو آیا ہے سمجھانے، پتہ ہے یہ کیا کرنا چاہتا ہے؟ یہ ایک تو حسرت پیدا کرنا چاہتا ہے اس وارث کے دل میں، نمبر دو......نفرت پیدا کرنا چاہتا ہے۔

حسرت پیدا کرنا چاہتا ہے کہ اس میرے بھائی نے غلطی کی جو نبی کی بات مان کے چلا گیا اور دوسرا کام یہ کیا کرتا ہے؟ نفرت پیدا کرنا چاہتا ہے کہ دیکھو یہ لے گئے اور میرے بھائی کو مروادیا۔ خود تو آ گئے، میرے بیٹے کو مروادیا، میرے بھائی کو مروادیا۔ تو یہ حسرت پیدا کرنا چاہتا ہے اور نفرت پیدا کرنا چاہتا ہے اور قرآن کریم نے اس کے منہ پہ دے ماری ہے بات......!!

قل......فرمایا، آپ بھی انہیں کہہ دیجئے، **فادرئوا عن انفسکم الموت ان کنتم صادقین** ......ٹھیک ہے اس نے تو آپ کی بات نہ مانی وہ تو بے چارہ ہو گیا جو ہونا تھا، بقول تمہارے تمہاری بات مانتے تو قتل نہ ہوتے، انہوں نے نہیں مانی تو قتل ہو گئے، اس کا مطلب ہے تمہارے پاس موت سے بچنے کا نسخہ ہے نا!

فادرء وا عن انفسکم الموت ان کنتم صادقین......

تو پھر اپنی جان سے موت کو ٹال دینا تم نہ مرنا......

نہیں نہیں جی! مرنا تو ہے۔ پھر اب تجھے مرنا ہے تو تیری طرح بیٹھے میں مرنے کی بجائے اگر وہ میدان میں ایسا شہید ہوا کہ اللہ کا نورانی لشکر اس کا استقبال کرتا ہے تو تُو ہمیں حسرت کیوں دلاتا ہے یا تو موت سے بچ......! موت میں بہت تکلیف ہے بہت تکلیف......!

موت کی تکلیف اور کڑواہٹ

سات سو سال کے بعد جب عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے سے مردہ زندہ ہو کر اٹھا تو

پریشان، رورہا ہے، تڑپ رہا ہے، کیا ہوا بھئی تجھے؟ فرمایا حضرت سات سو سال گزرے ہیں اور پہلی موت کی کڑواہٹ ابھی تک میرے حلق سے نہیں گئی اب دوبارہ مرنا پڑے گا، ہاں!

ان للموت سکرات.....!

موت میں بہت تکلیف ہے.....

تو موت سے بچ جاؤ نہ مرو..... اور اگر بچنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے تو پھر پکڑ لو موت کو، پھر موت کو پکڑو اور جب موت سے تم بھاگو گے تو موت تمہیں پکڑے گی.....

این ما تکونوا یدرکُّکم الموت .....

اور جب میدان میں مجاہدین کراؤ گے، موت تو ملتی ہے دونوں کو..... جو میدان سے بھاگتا ہے موت اسے بھی ملتی ہے، جو میدان میں رہتا ہے موت اسے بھی ملتی ہے۔

لیکن ایک کو موت ملتی ہے کہ موت اسے پکڑتی ہے، دوسرے کو موت ملتی ہے کہ وہ موت کو پکڑتا ہے..... جب تمہیں موت پکڑے تو تمہیں بہت تکلیف ہوگی اور جب تم موت کو پکڑو گے تو تمہیں لذت آئے گی۔ شہید موت کو پکڑتا ہے اور پھر موت اس کے لئے مرجاتی ہے اور اسے ہمیشہ کی زندگی نصیب ہو جاتی ہے.....!!

یہ کوئی انوکھا فلسفہ نہیں ہے، آپ کو پتہ نہیں؟ سنکھیا زہر ہے، سمل فار، سنکھیا زہر ہے، اگر کسی کو سنکھیا یوں لگ جائے اسے مار دے..... لیکن اگر سنکھیے کو کوئی مار دے تو پھر وہ طاقت بھی دیتا ہے۔ سنکھیے کا کشتہ حکیموں سے پوچھو، مقوی ہے! تو یہی عرض کر رہا ہوں کہ شہید کے لئے موت کا کشتہ ہوتا ہے موت کا کشتہ! یوں کوئی کچا سنکھیا کھائے.....! کھاتا وہ بھی ہے، کھاتا یہ بھی ہے..... چکھتا موت کو وہ بھی ہے، چکھتا یہ بھی ہے..... وہ بھی سنکھیا کھاتا ہے، یہ بھی کھاتا ہے..... لیکن وہ کھاتا ہے تو مرتا ہے، یہ کھاتا ہے تو طاقت ہوتی ہے.....

موت کو وہ بھی چکھتا ہے یہ بھی چکھتا ہے، لیکن وہاں موت اس کو تباہ وہ برباد کر کے، کاٹ کے، ٹکڑے کر کے رکھ دیتی ہے اور یہاں موت سے اسے مزہ آتا ہے، لذت آتی ہے اور ایسی لذت، ایسی لذت کہ جنت میں جا کر دوبارہ شہادت مانگتا ہے.....!!

نرید ان ترد ارواحنا الی اجسادنا حتی نقتل فی سبیلک.....

اللہ تعالیٰ ہم سب کو استقامت، غیرت، ہمت، جرأت کے ساتھ زیر حق کی خدمت کی توفیق بخشے......!

شہید کامیاب ہیں، ہم شہیدوں کا راستہ نہیں چھوڑتے، انشاء اللہ۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی شہادت کے بعد حالات پر تبصرہ

ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دوں، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بس وہ کامیاب ہیں اور دشمن نے جو کچھ کیا اس کو ہضم ہو جائے، واضح طور پہ کہتا ہوں، حکومت کی کوتاہی ہے جب کوئٹہ اور کراچی کے واقعات ہو چکے تھے تو مولانا کا حفاظتی بندوبست کیوں نہیں کیا گیا، اب ہمارے آگے پیچھے موبائلیں لگائی ہوئی ہیں۔ اس وقت کیوں نہیں ہو رہا تھا سب کچھ......؟ اب ہمارے وزیر داخلہ صاحب کہتے ہیں میں نے ذاتی طور پہ مولانا کو کہا تھا کہ آپ حفاظتی گارڈ لے لیں، انہوں نے انکار کر دیا تھا......! کوئی انکار نہیں کیا تھا، کیوں کہ جو بات آتی تھی وہ ہمارے ساتھ مشورہ ضرور کرتے تھے۔ انہوں نے کبھی نہیں بتایا کہ حکومت نے یہ پیشکش کی ہے۔ اس لیے حکومت کی کوتاہی ہے اور حکومت اپنی اس کوتاہی پہ پردہ مت ڈالے اور نہ ڈالا جا سکے گا۔

اور واضح طور پر کہتا ہوں پتہ ہے پالیسی آپ کی کا...... پتہ ہے۔ مجھ سے پوچھ رہے تھے حکومت کے ذمے داران کہ اب کیا ہوگا، مولانا کی شہادت کے بعد اب کیا ہوگا؟ میں نے کہا اب یہ ہوگا کہ آپ بجائے قاتلوں کے ہمیں پکڑیں گے۔ ہمارے گھروں پہ چھاپے پڑیں گے، ہمارے ساتھی گرفتار ہونگے کہ احتجاج نہ کرو، اور تم نے کیا کرنا ہے......اور وہی شروع ہے کام، کہتے ہیں دفعہ ۱۴۴ ہے، دفعہ ۱۴۴ اسی لئے ہے کہ شہید بھی ہمارے لوگ ہوں اور پرچے بھی ہمارے اوپر ہوں! دفعہ ایک سو چوالیس تمہارے ہاتھ میں ناں......! مت کرو پھر، نہ کرو، تمہیں کس نے کہا ہے دفعہ ایک سو چوالیس لگاؤ......!

لیکن پتہ نہیں یہ کیا دماغ ہے کہ جب ڈاکو پڑتے ہیں تو لائسنس بند کر دیئے ہیں...... بھئی ڈاکو جو ڈاکہ ڈالتے ہیں ان کے پاس اسلحہ لائسنسی ہوتا ہے بھئی لائسنس بند کر دیئے جاتے ہیں کہ جناب اب لائسنس کسی کو نہیں ملے گا تا کہ آرام سے ڈاکو اپنا کام کریں یہی صورتحال ہوتی

ہے اب بجائے اس کے کہ قاتل گرفتار ہوں ہمارے ساتھی گرفتار ہو رہے ہیں..... بھئی یہ طریقہ، میں سنجیدگی سے کہتا ہوں حکومت کے اپنے مفاد میں بھی نہیں ہے اور اگر تمہیں واقعی امن وامان عزیز ہے تو ہم نے آج تک بہت کوشش کی ہے اور اس وقت جنازے کے وقت سے ابھی تک ہم نے ساتھیوں کو کنٹرول کیا ہے ہم نے ساتھیوں کو کنٹرول کیا ہے اور تم سے یہ کہتے ہیں کہ نامزد ملزموں کو گرفتار کرو، بولو! نامزد ملزموں کو گرفتار کرو اب وہ ملزم ہیں یا نہیں، فیصلہ عدالت کرے گی۔ اگر فاروقی صاحبؒ گرفتار ہو سکتے ہیں، اعظم طارقؒ گرفتار ہو سکتے ہیں، میں ہو سکتا ہوں، میرے تمام ساتھی ہو سکتے ہیں، تو یہ کوئی خلائی مخلوق ہے.....؟

مجھے افسوس ہے ان لوگوں پر جو کھاتے سنیوں کا ہیں وکالت شیعوں کی کرتے ہیں، انہیں کبھی توفیق نہیں ہوتی ......! جب بے گناہ ہمارے ساتھی گرفتار ہوتے ہیں کبھی اس کی مذمت کر لی جائے...... ناں! لیکن اب پیشگی...... ! نہیں جی علامہ صاحب کو گرفتار نہ کرنا، آسمان ٹوٹ جائے گا۔ چاپلوسی، خوشامد...... ! اور یاد رکھو جو ظالموں کی خوشامد کرتا ہے اللہ پاک اسے کبھی معاف نہیں کرتا، کرو، کرو چاپلوسی، کوشامد...... آخر وقت آئے گا اور اللہ تعالیٰ تم سے اچھی طرح حساب لے گا...... ! انشاء اللہ میں نے صاف طور پر کہا تھا کہ ہم نے اتنی کوشش کی ہے تمہیں پتہ ہے، بھرپور کوشش کی کہ بھئی کوئی نقصان نہ ہو اس کے باوجود کچھ شیشے ٹوٹے، کچھ نقصان ہوا، کچھ گاڑیوں کے شیشے توڑے گئے کسی سینما کو آگ لگی، کچھ نہ کچھ تو ہوا ناں، اس سے یہ سمجھو کہ کچھ لوگ وہ بھی ہیں جو اتنے بے خود ہو جاتے ہیں جو ہماری بات بھی نہیں سمجھتے جو ہماری بات نہیں سمجھتے۔ اس لئے تمہیں کہتا ہوں کہ ان کو ٹھنڈے کرنے کا طریقہ ایک ہی ہے کہ تم ملزموں کو گرفتار کرو، شامل تفتیش کرو۔ آگے وہ مجرم ہوتے ہیں، نہیں ہوتے، انہیں سزا ملتی ہے، نہیں ملتی یہ بعد کی بات ہے...... لیکن تمہارا گرفتار ہی نہ کرنا یہ زخموں پہ نمک چھڑکنا ہے تمہارا گرفتار ہی نہ کرنا، یہ احساس محرومی پھیلاتا ہے اور اسی سے پھر انتقامی جذبات بھڑکتے ہیں پھر میں کنٹرول نہیں کر سکوں گا۔ میرے ساتھی کنٹرول نہیں کر سکیں گے۔ تم پھر ہمیں پکڑو گے، تو پکڑ لینا...... ! ہم بتلا رہے ہیں کہ آپ دیکھتے ہیں ہمارے کہنے کے باوجود، ہمارے پورے زور لگانے کے باوجود کچھ جذباتی لوگ ہوتے ہیں جو کنٹرول نہیں ہو سکتے۔ اس طرح اگر تمہاری یہی

پالیسی رہی تو شاید کچھ جذباتی لوگ ایسے بھی ہوں جن کا ہمیں پتہ بھی نہ چلے اور وہ کچھ کر جائیں، پھر ہمیں جلدی پکڑو گے۔ بہر حال قضا وقدر کے فیصلے ہیں، ہم سب کو اللہ پاک کے ہاں حاضر ہونا ہے، ہم ماتمی قوم نہیں ہیں آنسو بہا کے بیٹھ جائیں، نہ ہی ہم نے یہ راستہ چھوڑنا ہے، کفر کا مقابلہ کرنا ہے، کرنا ہے ڈٹ کے کرنا ہے، اسی پر کٹ مرنا ہے انشاء اللہ العزیز......!

رسول پاک کی ذات، بات، جماعت، عزت، عظمت، ناموس کا تحفظ کرنا ہے اس راستے میں جان لگ جاتی ہے تو ہم اپنے آپ کو کامیاب سمجھیں گے اور ہمارے ہاں کوئی کھوٹ نہیں ہے الحمد للہ......!!

یہ ہمارے مدارس، یہ کارخانے ہیں، یہاں سے کئی علماء، کئی حفاظ، کئی قراء، کئی خطباء، کئی مناظر، کئی مجاہد پیدا ہوتے رہیں گے اور انہیں تم ختم نہیں کر سکتے...... بڑے بڑے لوگ اٹھے ہیں ختم کرنے کے لئے لیکن خود ختم ہو گئے تم بھی کوشش کر لو، تم بھی خود ختم ہو جاؤ گے...... یہ ختم نہیں ہوتے بڑے بڑے آئے......

I am weak but m y chair is strong. Now, where is strong ?

کچھ نہیں ہوتا سارے ایسے چلے جائیں گے......!!

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ہجرتِ رسول ﷺ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ O بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ O وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِاللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ O وقال تعالیٰ فی مقامٍ اٰخر . اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا. صدق اللّٰہ العظیم .

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ وَبَاقِيَةً بِبَقَاءِ مُلْكِكَ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ وَكَذَالِكَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ، اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

❁❁❁❁❁

ہجرتِ رسول ﷺ

قابل صد احترام، علمائے کرام، برادران اسلام، عزیزان ملت توحید وسنت کے پروانو! آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے آل واصحابؓ کے سرفروش سپاہیو! اور غیرت مند، جرأت مند مسلمانو! سن ۱۴۲۵ ہجری کے صفر کے چوتھے دن یہ وہ بابرکت محفل ہے جس کا عنوان حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مبارکہ ہے۔ علمائے کرام نے اس عنوان پہ بھی بہت کچھ فرمایا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مجھ سے جو کچھ کہلوائے صحیح، سچ، حق کہلوائے۔ اور ہم سب کو خالق لم یزل توفیق عمل سے نوازے۔

ہجرت سے پہلے اور بعد کی زندگی میں فرق

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور حضورؐ کے ساتھیوں کی زندگی میں ہجرت بہت ہی اہم موڑ ہے۔ ہجرت موڑ ہے، بے بسی سے قوت کی طرف...... ہجرت موڑ ہے، مار کھانے سے دشمنان خدا کو مارنے کی طرف...... ہجرت موڑ ہے، بے بسی سے حکومت اور غلبے کی طرف...... ہجرت وہ عظیم موڑ ہے، کہ ہجرت سے پہلے دل سے ماننے والے بھی کلمہ پڑھتے ہوئے ڈرتے تھے۔ اور جو بہت ہی دل کے مضبوط اور چنے ہوئے انسان تھے، وہی کلمے کا اظہار کرتے تھے۔ لیکن ہجرت کے بعد مار سے بچنے کے لئے بھی کلمہ پڑھنا پڑتا تھا۔

ہجرت سے پہلے مار سے بچنا ہوتو کلمہ چھپاتا تھا اور ہجرت کے بعد مار سے بچنا ہوتو کلمہ پڑھنا تھا۔

ہجرت دیکھنے میں نار، حقیقت میں گلزار

ہجرت بظاہر تو بے چارگی تھی، لیکن دراصل ہجرت ہی وہ امتحان تھا کہ جو پاس ہو گئے وہ پاس ہو گئے۔ جو پاس ہو گئے۔ وہ کامیاب ہو گئے، کامران ہو گئے اور ڈر اور خوف کی حد سے نکل گئے۔

ہجرت بظاہر تو بے چارگی تھی، لیکن ہجرت وہی انعام تھا جو دیکھنے میں تکلیف ہو، حقیقتاً راحت ہو۔ ہجرت کا انداز وہی تھا کہ دیکھنے میں نار ہو حقیقتاً گلزار ہو۔ دیکھنے میں نار حقیقت میں گلزار۔

وہاں بھی جو جان ہتھیلی پہ لے کے اس نار میں جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ وہ آئندہ آنے والے اہل توحید کے لئے معیار بن گئے۔

یہاں بھی جو جان ہتھیلی پہ رکھ کے سب کچھ قربان کر کے اور اس مصیبت میں کود پڑے۔ انہیں قلبی سکون میسر ہوا ہی ہوا لیکن قیامت تک آنے والے صادقین کے لئے معیار بن گئے۔

وہ نار دیکھنے میں یہ آگ بھڑک رہی ہے حضرت خلیل نے پروا نہیں کی۔ اور فرمایا جان جائے تو جائے، رب راضی ہو۔ جب آگ ہے پتا چلا کہ یہ نار نہیں گلزار ہے۔

ہجرت کی نار میں صدیقؓ نبی کا سایہ ہے

لیکن وہ جرأت، وہ ہمت، وہ عزم، وہ حوصلہ جو حضرت خلیل علیہ السلام نے دکھایا، ہاں ہاں " انه كان صديقا نبيا "......

اس صدیق نبی نے جو حوصلہ دکھایا، تو حضرت خلیل علیہ السلام اس نار میں کود کر قیامت تک آنے والے اہل توحید کے لئے معیار بن گئے۔

وہاں نبی بھی وہی ہے، صدیق بھی وہی ہے......

یہاں نبی نبی ہے، صدیق اس کا سایہ ہے۔

یہاں جنہوں نے اس مصیبت کو گلے لگایا، پتہ چلا یہ مصیبت تو نہیں۔ یہ تو بہت بڑی

راحت تھی، بہت بڑی نعمت تھی۔

لیکن وہ بھی قیامت تک پیشوا بن گئے، یہ بھی قیامت تک پیشوا بن گئے......

وہ بھی قیامت تک (IDEAL) آئیڈیل بن گئے۔ یہ بھی قیامت تک نمونہ بن گئے......

اور قیامت تک اہل توحید کو یہ دعوت ہے کہ جناب تمہیں ملت ابراہیمی کو اپنانا پڑے گا، اور قیامت تک "محمد رسول اللہ" کا کلمہ پڑھنے والے، امت میں داخلہ لینے والے کو یہ حکم ہے کہ تمہیں مہاجرین سے محبت رکھتے ہوئے اسی طرح ایمان لانا پڑے گا جس طرح انہوں نے ایمان اختیار کیا۔

نعرۂ تکبیر......اللہ اکبر

عظمت اسلام......زندہ باد

ہجرت کے معانی و مفاہیم

ہجرت کا لفظی معنیٰ ہے چھوڑ دینا۔ قرآن کریم نے ہجرت کو "اخراج" بھی کہا ہے۔

"للفقراء المهاجرين الذين اُخرجوا من ديارهم واموالهم"

از خود نہیں چھوڑے انہوں نے اپنے گھر، اپنے مال، سب کچھ تھا لیکن انہیں چھوڑنے پہ مجبور کیا گیا۔ کہ یا تو محمدؐ کا ساتھ چھوڑ دو یا پھر اپنا سارا گھر کا ترکہ چھوڑ دو، مال دولت چھوڑ دو، تو انہوں نے کہا ہم سب کچھ چھوڑنے کے لئے تیار ہیں، محمد عربیؐ کا ساتھ نہیں چھوٹتا۔

اور حضور پاکؐ کی ذات بابرکات کو بھی مجبور کیا گیا کہ یا تو اللہ کا یہ پیغام چھوڑ دو۔ ورنہ علاقہ چھوڑ دو۔

" اذ اخرجه الذين كفروا " خارج کر دیا خروج پہ مجبور کر دیا۔ نکلنے میں مجبور کیا " الذين كفروا " کافروں نے۔ تو حضور پاکؐ نے عملی طور پہ یہ ظاہر فرمایا کہ میں گھر چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن جو اللہ نے پیغام دیا ہے اس کی تبلیغ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا محمد ﷺ کے عمل میں مشابہت

تھوڑا سا اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر یہاں یہ بھی سوچتے چلئے کہ وہاں ابراہیم علیہ السلام کو

آگ میں ڈالا جارہا ہے کہ دیکھو یہ اعلان چھوڑ دو۔ یہاں حضور کو نکالا جارہا ہے کہ دیکھو یہ اعلان چھوڑ دو۔

وہاں ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ اعلان نہیں چھوڑتے۔ انہیں آگ میں ڈال دیا جاتا ہے......

یہاں حضور پاکؐ ہیں، اعلان نہیں چھوڑتے اور انہیں بھی ہجرت کروادی جاتی ہے......

وہ نبیؐ تو ڈھونڈھو جس کی تقریر پر جھگڑا نہ ہوا ہو

توجہ جناب! اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر آپ فیصلہ دیں، اگر آپ اس وقت ہوتے تو کیا کرتے؟۔

آپ محسوس نہ فرمائیں، تو جو آج کل ہو رہا ہے۔ اس زاویے سے دیکھتے ہوئے۔ میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ اپن وہاں ہوتے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہتے، حضرت چھوڑو! کیا ضرورت ہے؟ خواہ مخواہ!

اور حضورؐ سے بھی یہی عرض کرتے کہ حضرت کیا ضرورت ہے؟۔ بس ٹھیک ہے اللہ اللہ کرو، یہ جانیں ان کا کام جانے۔

کیونکہ ہمیں مولوی وہ چاہیئے جس کو سب پسند کرتے ہوں...... اس کو نہ منگاؤ اس پہ فلاں کا اعتراض...... اس کو نہ لاؤ، اس پہ فلاں کا اعتراض...... اس پہ پابندی ڈالو! اس پہ فلاں کا اعتراض...... یہاں وہ چاہیئے جس کو سب پسند کرتے ہوں۔ اگر یہی مزاج ہے تو پھر آپ کو نبی بھی تو وہی چاہیئے جس کو سب پسند کریں۔ پہلے نبی تو وہ ڈھونڈو، مولوی تو بعد کی بات ہے۔ علماء تو انبیاء کے وارث ہیں۔ پہلے نبی تو وہ ڈھونڈو، نبی تو، اس کا کلمہ پڑھو، جس نبی کے ساتھ جھگڑا نہ ہوا ہو۔ مولوی وہ مانگتے ہو جس کو سب پسند کریں، اور کلمہ اس نبی کا پڑھتے ہو جس کی پہلی تقریر پہ جھگڑا ہوا ہے۔

وہ کون سا نبی ہے؟ جسے موحد بھی پسند کرتے ہیں، مشرک بھی پسند کرتے ہیں؟......

مومن بھی پسند کرتے ہیں، کافر بھی پسند کرتے ہیں؟......

حق والے بھی پسند کرتے ہیں، باطل والے بھی پسند کرتے ہیں؟......

سچے بھی پسند کرتے ہیں، جھوٹے بھی پسند کرتے ہیں؟......

جنتی بھی پسند کرتے ہیں، جہنمی بھی پسند کرتے ہیں؟......

وہ نبی تو بتاؤ پھر مولوی میں دے دوں گا۔

کوئی بھی سچا ہر کسی کو راضی نہیں کر سکتا

نبی تو اللہ نے بھیجا، تو اللہ تعالیٰ نے ایسا رسول کوئی کیوں نہ بھیجا، ایسا نبی کوئی کیوں نہ بھیجا کہ جس کو سب پسند کرتے ہوں؟ جو سب کو راضی کرنے کی کوشش کرتا، کوئی ایسا نبی اللہ نے کیوں نہ بھیجا؟

اس سے پتہ چلا کہ جو سچا نبی ہوتا ہے اس سے بھی سب راضی نہیں ہوتے......

اور جو سچا عالم ہوتا ہے اس سے بھی سب راضی نہیں ہوتے۔

اگر توحید والے راضی ہوں گے تو شرک والے ناراض ہوں گے......

حق والے راضی ہوں گے، تو باطل والے ناراض ہوں گے......

سچے راضی ہوں گے، تو جھوٹے ناراض ہوں گے......

سیدھی سیدھی بات ہے، مظلوم راضی ہوں گے، تو ظالم ناراض ہوں گے......

یہ نہیں ہو سکتا گھر والے بھی راضی، چور بھی راضی۔

مولوی عوام کی خاطر اپنا ایمان گنوانے بیٹھ گیا

تم لوگوں نے مجبور کر کر کے، لاکھڑا کیا ہمیں بھی کہ اب مولوی بھی کوشش کرتا ہے مجھ سے مسلمان بھی راضی ہو، کافر بھی راضی ہو۔ تم لوگوں نے روزانہ یہ طعنہ دیا دیکھو جی یہ مولوی آپس میں نہیں بنتے۔

تم نے یہ طعنہ کیوں دیا تمہیں پتہ نہیں تھا کچھ رحمٰن کے نمائندے، کچھ شیطان کے نمائندے، کچھ سچ کے نمائندے، کچھ جھوٹ کے نمائندے، کچھ ایمان کے نمائندے، کچھ کفر

کے نمائندے یہ آپس میں کیسے بن سکتے تھے۔ تم نے کتنا غلط مطالبہ کیا۔ اور ان لوگوں کو، آپ کی ہدایت کے لئے حرص ہے، یہ کسی نہ کسی طرح مان جائیں۔ یہ آپ کو منوانے کے لئے اپنا ایمان گنوانے بیٹھ گئے۔

حضور ﷺ کو نکلنے پر مجبور کر دیا گیا، آخر کیوں؟

حضور پاکؐ کو نکلنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔

اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْکَلَّ وَتَعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ

عیب حضور میں کون سا تھا؟...... حضور اپنے گھر میں رہ رہے ہیں، وہاں نہیں رہنے دیا جاتا، اپنے محلے میں رہ رہے ہیں وہاں نہیں رہنے دیا جاتا، زمین تنگ کر دی جاتی ہے، نکلنے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جو ساری کائنات کے حسینوں سے حسین۔ گلی سے گزر جائیں تو خوشبو کے ذریعے معلوم ہو کہ آقا کا گزر ہوا ہے۔ جن کے پاس بیٹھنے کو جی چاہے یوں کشش ہو، کیوں نہ ہو؟ کہ آقا کے پسینے میں مشک سے زیادہ خوشبو۔

جن کے چہرہ انور کی زیارت کر کے بھوکے کی بھوک ختم، پیاسے کی پیاس ختم......

وہ آقا پہلے تبسم فرما دیں تو لائٹ آ جائے تجلی ہو جائے......

وہ آقا جن کے پڑوس میں ہونا ہر درد کی دوا ہے، لیکن انہیں نکلنے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔ انہیں نکالا جاتا ہے۔ آخر کیوں؟

ایمان پر رہ کر کافروں کو راضی نہیں کیا جا سکتا

صحابہ کرامؓ کو حضورؐ نے کیا سکھایا تھا......

صحابہ کرامؓ کو حضور پاکؐ نے اخلاق سکھایا تھا یا کوئی اور چیز......؟

صحابہ کرامؓ کو حضور پاکؐ نے انسانی احترام، عزت سکھائی تھی یا کوئی اور چیز......؟

پھر یہ کیا ہوا؟ کہ حضور کو بھی نکلنے پہ مجبور کیا جاتا ہے اور ان صحابہؓ کو بھی نکلنے پر مجبور کیا جاتا ہے تم بھی نکلو، تم بھی نکلو۔ نہ حضورؐ پسند آتے ہیں، نہ صدیق اکبرؓ پسند آتے ہیں، نہ عمرؓ عثمانؓ علیؓ پسند آتے ہیں۔ نہ جناب بلالؓ و عمارؓ پسند آتے ہیں۔

یہ صحابہ کرامؓ کیوں پسند نہیں آتے ؟...... صحابہ کرامؓ کے امام کیوں پسند نہیں آتے؟...... یہ سید الانبیاء کیوں پسند نہیں آتے؟ ذرا سوچئے تو سہی۔

اگر ایمان پہ ہوتے ہوئے کافروں کو راضی کرنے کا کوئی طریقہ ہوتا، کافروں کو پسند آنے کا کوئی طریقہ ہوتا، تو حضورؐ کو ہجرت نہ کرنی پڑتی۔ صحابہ کرامؓ کو ہجرت نہ کرنی پڑتی۔ گھر نہ چھوڑنے پڑتے۔ ہاں ہاں دوسروں کے در نہ جانا پڑتا۔

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت زیادہ فکر ہوتی ہے کہ کسی طریقے سے سب راضی ہو جائیں، یہ مان لیں، پسند کر لیں۔ اللہ تعالیٰ نے دوٹوک انداز میں فیصلہ دیا۔

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ

محبوب ہرگز ہرگز راضی نہیں ہو سکتے ، نہ یہودی نہ نصاریٰ ، یہ کفار راضی نہیں ہو سکتے۔ جب تک آپ مجھے چھوڑیں گے نہیں ۔ میرا راستہ چھوڑیں گے نہیں ۔ ان کا راستہ قبول نہیں کریں گے ، تب تک یہ راضی نہیں ہوں گے ۔ آپ رسول ہوتے ہوئے ان کو راضی نہیں کر سکتے۔ آپ کے اُمتی آپ کے ہوتے ہوئے، آپ کے ملازم ہوتے ہوئے، آپ کے صحابیؓ ہوتے ہوئے ، آپ کے وارث ہوتے ہوئے ، انہیں راضی نہیں کر سکتے ۔ انہیں تو وہی راضی کر سکتا ہے جو ان کی ملت کا تابعدار ہو۔ مجھ سے بیزار ہو، میرے راستے سے بیزار ہو، انہیں تو وہی راضی کر سکے گا۔

صدیق رضی اللہ عنہ کے دشمن کا ہم سے راضی ہونا لمحۂ فکریہ ہے

تو محبوب اب کیا فیصلہ ہے۔ صاف بات ہے حضورؐ کو جب اللہ تعالیٰ یہ فرما دیتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللعالمین ہونے کے باوجود...... بالمومنین رؤف رحیم ہونے کے باوجود...... کائنات ساری میں حسین ہونے کے باوجود...... سب سے زیادہ میٹھے اور پیار والے ہونے کے باوجود، آپ نہیں کافروں کو راضی کر سکتے۔ اب اپنے دل پہ ہاتھ رکھو......

جنہیں حضور پسند نہیں آئے، انہیں میں پسند آؤں تو کیا کہوں؟......

جنہیں صدیق اکبرؓ پسند نہیں آئے، انہیں میں پسند آؤں تو کیا کہوں؟......

کیا یہ کہیں ہم کہ صحابہؓ سے ہم اچھے ہیں؟......

حضورؐ سے زیادہ ہمارے پاس اخلاق ہے، اس لئے حضور انہیں راضی نہ کر سکے ہم نے راضی کرلیا، کیا یہ کہو گے؟ یہ تو ممکن ہی نہیں۔ ہاں یہ کہنا پڑے گا کہ انہوں نے ایمان نہ چھوڑا، یہ راضی نہ ہو سکے اور ہمارا ایمان کمزور ہے، ہم نے ایمان سے ہاتھ دھوئے ہیں اسی لئے یہ راضی ہیں۔

تجھے مجھے کافر پسند کرے آخر کیوں؟ کیا ہم صدیق اکبرؓ سے اچھے ہیں؟......

ہمیں جو یہ اچھا کہتا ہے، جو صدیق اکبر ﷺ کو اچھا نہیں کہتا، ہم سے راضی ہے جو جناب فاروق اعظم ﷺ سے راضی نہیں، تو آخر ہے کیا؟......

نبی ﷺ و صدیق ﷺ کی ہجرت ایک ہی ہے

اب یہاں سے یہ بات واضح ہے کہ دونوں کی ہجرت ایک ہی آیت میں بیان ہوئی۔ دونوں کی ہجرت قرآن کریم میں ایک ہی مقام پہ بیان ہوئی...... ہجرت کا دن بھی ایک ہے...... ہجرت کا وقت بھی ایک ہے...... ہجرت کا سامان اکٹھا ہے اور قرآن میں بیان اکٹھا ہے...... جس جس کو حضورؐ کی ہجرت معلوم ہے اس، اس کو رفیقِ ہجرت بھی معلوم ہے۔

حضور ﷺ کی ہجرت بھی متواتر، صدیق اکبر ﷺ کی ہجرت بھی متواتر......

جو اس کا منکر وہ بھی بے ایمان، جو اس کا منکر وہ بھی بے ایمان......!!

عرض کر رہا تھا کہ ہجرت، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ہجرت فرمائی، صحابہ کرامؓ نے بھی ہجرت فرمائی۔

مہاجرین کا قرآنی تعارف

توجہ جناب، یہ ہجرت جو ہے کس کے لئے ہوئی؟ کہ ایک طرف ہونا پڑا، یا حضورؐ کا ساتھ چھوڑ دو۔ یا پھر اپنا مال دولت گھر بار سب کچھ چھوڑ دو۔ تو جنہوں نے سب کچھ چھوڑا، حضورؐ کو نہ چھوڑا۔ یہ ہوئے مہاجرین، ہاں، جنہوں نے ماریں کھائیں۔ جنہوں نے تکلیفیں اٹھائیں۔ لیکن حضورؐ کا ساتھ نہ چھوڑا یہ مہاجرین۔

اب قرآن نے انہیں "فقراء" کہا "للفقراء المهاجرين" یہ فقیر، جن کے پاس کچھ نہیں ہے۔ کچھ نہیں تھا یا کچھ نہیں ہے؟۔ فرمایا کچھ نہیں ہے۔ فقراء ہیں " الذين اخرجوا من ديارهم " اپنے گھروں سے نکالے گئے، اپنا مال و دولت تھا۔ وہ سب کچھ انہیں چھوڑنا پڑا ہے۔ قربان کر کے آئے ہیں۔" اخرجوا من ديارهم و اموالهم" کیوں؟"يبتغون فضلا من الله ورضوانا " اللہ کا فضل، اللہ کی رضا چاہتے ہیں کہ یہ کچھ نہ ہو لیکن اللہ راضی ہو۔
"وينصرون الله ورسوله "

"اللہ اور اللہ کے رسول کی نصرت میں نکل آئے ہیں" کہ ہم سب کچھ چھوڑیں گے، لیکن اللہ کے رسول کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔

لہٰذا جنہوں نے یہ کیا، اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا "اولئك هم الصادقون" . یہ سچے ہیں۔

ہجرت سے حالات بدل گئے

کہاں سے آئے؟ مکے سے۔ ہجرت کر کے، ماریں کھا کے، تکلیفیں اُٹھا کے، آئے ہیں، ہجرت کر کے اور اب انہوں نے تاج صداقت پہنا۔ اولئك هم الصادقون . ٹھیک ہے، اب دور تبدیل ہو گیا۔

وہاں لوگ پتھراؤ کرتے تھے، یہاں استقبال کر رہے ہیں......
وہاں مارتے تھے، پتھر مارتے تھے، یہاں سایہ کرتے ہیں......
وہاں کعبے میں بھی نہیں آنے دیتے تھے۔ یہاں ہر کوئی کہتا ہے حضرت میرے گھر چلئے۔

وہ دور اور تھا، یہ دور اور ہے۔ اس وقت تکلیفیں ملتی تھیں اب راحت ملتی ہے۔ اس وقت اپنا گھر بھی چھوڑنا پڑتا تھا۔ اپنا مال بھی چھوڑنا پڑتا تھا۔ کپڑے بھی اتار دیئے جاتے تھے۔ اور یہاں کیا ہے؟ کہ آگے جو اللہ پاک نے ساتھی دیئے ہیں، وہ کہتے ہیں یہ گھر میرا، اب میرا نہیں، میرے ساتھ تیرا بھی ہے...... یہ باغ میرا، اب صرف میرا نہیں، میرے ساتھ تیرا بھی

ہے..... سگے بھائی اتنا پیار نہیں دکھاتے جتنا پیار یہ دکھا رہے ہیں۔

اور یہاں حضور کی حکومت بن جاتی ہے۔ اب حضورؐ حاکم ہیں اور صحابہ محکوم ہیں، صحابہ رعیت ہیں اب ان پر کسی اور کی نہیں چلتی، اب ان پر چلتی ہے تو اپنے محبوب کی۔ آزاد! اب دشمن آئے گا، تو مقابلہ کریں گے، بلکہ اب پتہ چلے دشمن وہاں سے جا رہا ہے۔ (نقشہ بدر سامنے رکھئے) پتہ چلے کہ دشمن وہاں سے گزر رہا ہے۔ وہ کیوں آئے ہم کیوں نہ راستے میں چلیں؟ بہت ستایا تھا تم نے اب تمہیں اچھی طرح دیکھیں گے، قوت آگئی نا، طاقت آگئی نا!

مدینہ میں انصار کے علاوہ ایک نئی جنس کا ظہور

اب کئی تو وہ جن کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت نظر آگئی وہ کلمہ پڑھنے لگے، اور کئیوں نے دیکھا کہ اب یہاں قوت ہے، یہاں طاقت ہے تو وہ بھی آگئے، جن کا چڑھتے سورج کو سلام۔ اب یہاں مدینہ پاک میں کچھ کلمہ پڑھنے والے وہ تھے جو سچے تھے۔ اور کچھ کلمہ انہوں نے بھی پڑھا، جو چڑھتے سورج کو سلام کرتے تھے۔ دیکھا کہ یہ بدر میں فتح ہے۔ یہ اُحد میں فتح ہے، یہ مال غنیمت آ رہا ہے۔ یہ ان وڈیروں کو قتل کر کے کافروں کو، آ رہے ہیں۔ یہ کچھ وڈیروں کو اور کچھ نوابوں کو چوہدریوں کو ان میں سے قید کر کے باندھ کر لا رہے ہیں۔ یہ تو بڑی قوت ہیں۔ یہ تو بڑی طاقت ہیں، چلو ان کے ساتھ مل کر جاؤ۔

اب یہاں پر کلمہ پڑھنے والے خالص نہیں، مکے سے جو آئے تھے وہ خالص تھے۔ وہ بھٹی میں پڑ کے آئے تھے، وہ لال ہو کر آئے تھے۔ وہ پک کر نکلے تھے۔ یہاں جو ہیں دونوں قسم کے ہیں کچھ حق دیکھ کر آئے۔ اور کچھ مال دیکھ کر آئے،............ جو حق دیکھتے ہیں جدھر مفاد ہے ادھر چلے جائیں گے۔ جب کہو جنگ کے لئے چلیں دشمنوں سے مقابلہ ہے۔

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ

تو یہ یہاں والوں میں سے کچھ یہ دیر کرنے لگتے ہیں، دیر کرتے ہیں، چلیں گے، چلیں گے، آئیں گے، آپ چلیں......

فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ

شَهِيدًا ○

اگر کوئی مصیبت آ گئی کوئی تکلیف آ گئی مسلمانوں کو، تو کہتے ہیں "اچھا ہوا میں نہیں تھا۔ ورنہ میں بھی مارا جاتا۔ جب دیکھتے ہیں آگے مقابلہ سخت ہے۔ جدھر جاتا ہے وہ تو، وہ جو وہاں سے آئے تھے، وہ تو پروانہ وار تیار ہیں، یہاں بھی جو سچے تھے وہ پروانہ وار تیار ہیں۔ لیکن یہ جو مال کے لئے آئے تھے۔ مار کھانے تو نہیں آئے تھے، یہ دیکھتے ہیں آگے مقابلہ سخت ہے، تو آئے ہیں، ہمیں اجازت دیجئے۔

اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا.

تو حضرت ہمیں اجازت دیجئے، ہمیں تھوڑی مجبوری ہے، ہاں، اب حضورؐ اجازت دے دیتے ہیں۔

اللہ نے فرمایا:

عَفَا اللّٰهُ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ......

آپ نے اجازت کیوں دے ڈالی، نہ دیتے تو اجازت۔

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَکَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا .

آپ اجازت نہ دیتے تا تو آج سچے اور جھوٹے الگ الگ ہو جاتے۔ آپ نے انہیں اجازت دے دی، اب انہیں بہانہ مل گیا ہے کہ حضورؐ نے ہمیں اجازت دی ہے اس لئے نہیں چلتے۔ اگر آپ انہیں اجازت نہ بھی دیتے تب بھی یہ نہ چلتے۔ کیوں؟

وَلَوْ اَرَادُوْا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً .

اگر چلنے کی نیت ہوتی ان کی تو کچھ تیاری تو کرتے۔ کہ چلو۔ بھئی مجبوری حضور کے سامنے رکھیں گے۔ اگر اجازت مل گئی تو ٹھہر جائیں گے، اجازت نہ ملی تو چلے چلیں گے۔ انہوں نے تیاری ہی نہیں کی۔ ان کا پکا ارادہ تھا اجازت مل گئی تب بھی نہیں جائیں گے، اجازت نہ ملی تب بھی نہیں جائیں گے۔ تو ایک گروہ یہ بھی ہے۔

اب مہاجرین کیا تھے، اولئک هم الصادقون . سارے ہی سچے۔ اب مدینہ میں جنہوں نے کلمہ پڑھا، یہ دو قسم کے لوگ ہیں۔ کچھ سچے، کچھ کچے، تو فرمایا جا رہا ہے۔ اے

اہل ایمان کلمہ پڑھنے والو! مومن کہلانے والو! کونوا مع الصادقین ۔ سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ وہ ہیں الصادقون فرمایا کونوا مع الصادقین سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ عقیدہ وہ ہو جوان سچوں کا، عمل وہ ہو جوان سچوں کا، رسول پر قربانی اسی طرح ہو جس طرح جتنا ان سچوں کی وفا اسی طرح ہو، جس طرح ان سچوں کی، تابعداری اسی طرح ہو جس طرح ان سچوں کی کرتے ہو۔

منافقین خودکومومن کہلواتے تھے

تو کچھ نے تو کرلی اور ایک گروہ وہ نکلا وہ جو کچا تھا۔ انومن کما امن السفهاء ہم ان کے ساتھ ہوں، اسی طرح ایمان لائیں جس طرح یہ، یہ تو بے وقوف لوگ ہیں۔ انہیں تو پتہ ہی نہیں چلتا، ہوں بس اتنی ہی بات تھی...... یہ السفهاء کہنے والے...... یہ ان پر ٹوک لگانے والے...... لیخرجن الاعز منها الاذل کہنے والے...... لا تنفقوا علٰی من عند رسول اللہ کہنے والے...... اپنے آپ کے لئے بھی مومن کہلاتے تھے۔ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ کہ ہم مومن ہیں، کیا کہلاتے تھے؟ مومنین، اور اللہ نے فرمایا وما ھم بمومنین یہ مومنین نہیں ہیں، ایماندار نہیں ہیں۔

کہلاتے مومنین ہیں، کس دور کی بات ہے؟ حضور کے دور کی بات ہے۔

کلمہ بھی پڑھتے ہیں، مومن بھی کہلاتے ہیں اور جناب اذا قاموا الی الصلوة قاموا کسالیٰ ، سستی سے سہی نماز بھی پڑھتے ہیں۔ کہاں؟ حضورؐ کے پیچھے!

ولا یذکرون اللہ الا قلیلاً تھوڑا ہی سہی لیکن ذکر بھی کرتے تھے۔

"ولا ینفقون الا وھم کٰرھون" دل سے نہ سہی لیکن وہ خرچ کبھی کبھی کرتے تھے۔ چندہ وندہ بھی دینے کی کوشش کرتے تھے۔

تو یہ جو حضور کی محفل میں چندہ دینے کی کوشش کرتے ہیں، یہ کچھ نہ کچھ ذکر بھی کرتے ہیں، سستی سے سہی نماز بھی پڑھتے ہیں۔ کلمہ گو ہیں کہ نہیں؟

حضور ﷺ نے منافقین کو نام لے کر مسجد سے نکال دیا

تو اب پتہ چلا کہ یہ مدینہ میں کلمہ پڑھنے والے دو قسم ہیں۔

جو سچے ہیں جو ان کا نام انصاری صحابی ہے......

اور جو کچے ہیں جن کے دل میں کچھ اور ہے زبان پر کچھ اور ہے۔ مومن بھی کہلاتے ہیں، لیکن ان کا نام قرآن نے منافق رکھا ہے۔

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْاَعْرَابِ مُنَافِقُوْنَ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ .

بابو آپ نہیں جانتے لیکن ہم جانتے ہیں۔ ہم بتائے دیتے ہیں نا، جب حضورؐ کو اللہ نے بتایا فرمایا۔

وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِىْ لَحْنِ الْقَوْلِ .

اب آپ بھی پہچان لیں گے، بتائیں۔ حضورؐ نے کھڑا کیا فلان ابن فلان اُخرج فانک منافق ...... فلاں کے بیٹے فلاں نکل جا تو منافق ہے۔ ایک دو نہیں، چھتیس کو یوں کھڑا کر کے مسجد نبوی سے نکال دیا۔ نکل جاؤ تم نکل جاؤ تا کہ باقی جو بچ جائیں ان کے لئے کہہ دیا جائے:

اصحابی کاالنجوم فبایهم اقتدیهم اهتدیهم...... (الحدیث)

نعرہ تکبیر......اللہ اکبر

عظمت صحابہؓ......زندہ باد

وہ جو نکل گئے، ناپاک تھے، پلید تھے نکل گئے، جو پاک تھے وہ رہ گئے۔

اب وہ ناپاک ہیں، یہ پاک ہیں......

وہ بے ایمان ہیں، یہ ایمان دار ہیں......

وہ مردود ہیں، یہ مقبول ہیں......

توجہ جناب! یہ وہ ہیں کہ ” لَا تَمَسَّنَ النَّارُ مُسْلِمًا رَانِىْ “، ان کو جہنم کی آگ ٹچ بھی نہیں کرے گی......

اور وہ کون ہیں، ”اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ“......

یہ جہنم سے بالکل محفوظ، بالکل دور، اور وہ بالکل جہنم کے نچلے گڑھے میں، ان کا وہاں

کھاتہ بک ہے۔ان کی پکی ریزرویشن،ان کی پکی بکنگ،جہنم کے سب سے گندے طبقے میں
اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۔

منافق سب سے گندا کافر ہوتا ہے!

اب یہاں توجہ ہو۔ یہ جو منافق ہیں کافر ہیں مسلمان ہیں۔(کافر) یہ کافروں میں سے بدتر ہیں۔کافروں کی کئی قسمیں ہیں نا،سارے جائیں گے جہنم میں،جو زیادہ گندہ ہے وہ زیادہ نیچے،جو سب سے گندہ وہ،سب سے نیچے تو سب سے گندہ کافر کون ہے؟

منافق کسے کہتے ہیں؟ جو ہوتا کافر ہے کہلاتا مسلمان ہے نہیں نہیں!...... ہوتا کافر ہے کہلاتا مومن ہے،اما قرآن کہتا ہے "وماھم بمومنین" مومن نہیں ہیں...... تو گندے سے گندا کافر کون سا ہے بھئی؟ جو ہوتا کافر ہے اور کہلاتا مومن ہے۔اور اس کی علامت کیا ہے۔ کہ وہ صحابہ کرامؓ کو برا کہتا ہے۔کلمہ پڑھتا ہے،نماز بھی پڑھتا ہے۔تھوڑا بہت ذکر بھی کرتا ہے۔ لیکن صحابہ کو سفہاء کہتا ہے،کبھی "اذل" کہتا ہے،ان کی مخالفت کرتا ہے،ان کی جو مہاجرین صحابہ تھے انہیں برا کہتا ہے۔تو اب اس کا کلمہ قبول نہیں۔

حضور ﷺ کے سامنے کلمہ پڑھنے والا اعلیٰ ترین مسلمان یا بدترین کافر!

یہاں پڑھا تھا حضورؐ کے سامنے،حضورؐ کے سامنے کلمہ پڑھنے والا،یا تو اعلیٰ ترین مسلمان ہے،صحابی بن جائے اگر مہاجر ہے تب بھی اعلیٰ ترین مسلمان ہے۔اور اگر انصار میں سے ہے تب بھی اعلیٰ ترین مسلمان ہے۔یا اعلیٰ ترین مسلمان ہے یا بدترین کافر ہے۔

صحابہ کرامؓ اور اُن کے دشمنوں سے جداگانہ برتاؤ کا حکم

حضورؐ کے سامنے کلمہ پڑھنے والے دو گروہ ہیں،یا تو اعلیٰ ترین مسلمان ہیں،صحابی ہیں،یا پھر بدترین کافر ہیں یعنی منافق ہیں،تو کلمہ منافق بھی پڑھتے تھے۔لیکن انہیں قرآن نے کہا کہ تم مومن نہیں ہو۔

قرآن نے کہا کہ تمہارا چندہ نہیں لیا جائے گا،انفقوا طوعا او کرھا لن یتقبل

منکم......

صحابہؓ سے لیا جائے گا خذ من اموالھم صدقۃ......

اوران سے نہیں لیا جائے گا لن یتقبل منکم......

صحابہؓ کو بٹھایا جائے گا ولا تطرد الذین یدعون ربھم، صحابہؓ کو ساتھ بٹھایا جائے گا۔

واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم، ان کے ساتھ محفل میں بھی بٹھایا جائے گا۔

وہ مسجد میں بلائیں تب بھی نہیں جایا جائے گا، لا تقم فیھم ابدا ......

اِن (صحابہؓ) کے لئے صل علیھم ......

اُن کے لئے لا تصل علیھم......

ان کے لئے دعائیں بھی کرو اگر کوئی غلطی بھی ہوگی تو آپ کے شاگرد ہیں، آپ کے روحانی بچے ہیں، میرے بندے ہیں۔ دل کے سچے ہیں۔ میں معاف کرتا ہوں، ولقد عفا اللّٰہ عنھم ان اللّٰہ غفور حلیم .

اور محبوب آپ سے بھی سفارش کرتے ہیں، فاعف عنھم ......!

اِن کے لئے استغفار بھی کریں، واستغفر لھم......!

اور اُن کے لئے استغفر لھم او لا تستغفر لھم وان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللّٰہ لھم .

اُن کے لئے آپ ستر مرتبہ بھی سفارش کریں گے، میں نہیں بخشوں گا۔

کیونکہ وہ دل کے بے ایمان ہیں۔

اب حضور پاک کو جن کے لئے منع کیا جا رہا ہے۔ کہ ان سے چندہ نہ لیجئے، ان کو ساتھ نہ بٹھایئے۔ ان کو مسجد سے بھی نکال دیجئے اور ان کی مسجد کا افتتاح کرنے بھی نہ جایئے۔ تو یہ کلمہ گو تھے یا کلمہ نہیں پڑھتے تھے۔ بھئی جن کا جنازہ پڑھنے جا رہے تھے اور اللہ نے منع کر دیا...... آپ کبھی کسی ہندو کا جنازہ پڑھنے گئے ہیں؟ تو حضورؐ جس کا جنازہ پڑھنے کا ارادہ فرمائیں اور اللہ نے منع کیا، تو یہ کلمہ گو تھے یا نہیں تھے۔ تھے کیا یہ کافر یا مسلمان؟ (کافر) منافق

توقسم ہے نا، کافر کی ہے یا مسلمان کی۔ (کافر کی) بولو! اگر مسلمان کہو گے تو صحابی کہنا پڑے گا۔
اور صحابی تو سارے جنتی ہیں۔ اور یہ تو فی الدرک الاسفل من النار ہیں۔

منافقین کے مفادات اور ان کی حرکات

تو چلیں، آپ فیصلہ کریں نہ کریں پوچھ لیتے ہیں قرآن سے۔ جب یہ حرکتیں کرتے ہیں ایسی، اور آپ نے پوچھ لیا ولئن سالتھم، آپ نے سوال کر دیا۔ یہ کیا کرتے ہو؟ کبھی صحابہؓ کو برا کہتے ہو۔ کبھی ہماری تقسیم پہ اعتراض کرتے ہو۔ یہ کیا شرارت شروع کر رکھی ہے۔ لیقولون انما کنا نخوض و نعلب۔ تو کہتے ہیں نہیں نہیں حضرت ہم تو مذاق کر رہے تھے۔ کیا مطلب، وفاداری دکھانا چاہتے ہیں نا، کہ ہیں آپ کے۔ یحلفون باللہ انھم لمنکم، قسمیں کھاتے ہیں آپ کے ہیں۔ وماھم منکم، لیکن فرمایا میں کہتا ہوں، میں بتلاتا ہوں وما ھم من کم، تم میں سے نہیں ہیں۔

اصل یہ بزدل ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے ساتھ رہیں گے تو ہماری ٹور بنی رہے گی، ان سے کٹ گئے تو مار کھائیں گے۔

لَوْ یَجِدُوْنَ مَلْجَأً اَوْ مَغَارَاتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَیْہِ وَھُمْ یَجْمَحُوْنَ۔

اگر انہیں کوئی چھپنے کی جگہ اور مل جائے، مفاد کہیں اور نظر آ جائے تو یہ رسیاں تڑوا کر بھی جاگ جائیں۔ آپ کے نہیں ہیں، تو کہتے کیا ہیں کہ حضرت ہم تو مذاق کر رہے تھے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

ہاں، فرمایا نہیں نہیں، آپ ان سے کہہ دیجئے۔

قُلْ اَبِاللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ وَرَسُوْلِہٖ کُنْتُمْ تَسْتَھْزِءُوْنَ ......

اچھا مذاق کرنے کے لئے تمہیں اللہ ملا ہے۔ ہیں، مذاق اللہ کے متعلق، قرآن کے متعلق اور رسول اللہ کے متعلق، جن کو اللہ عزت دے، جن کی عزت قرآن بیان کرے۔ جن کو رسول اپنا وزیر بنائے۔ اور ساتھ بٹھائے، ان کو ٹوکتے اور پھر کہتے ہو کہ مذاق کر رہے تھے۔

لَا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَکُمْ۔

بہانے مت بناؤ ہم نہیں مانیں گے، کیسے مانیں؟۔اللہ نے بتا جو دیا ہے۔حقیقت یہ ہے۔ وقد کفرتم بعد ایمانکم ، کفرتم کا کیا معنی ہے، مسلمان ہو تم یا کافر ہو تم۔کفرتم کیا معنی ہے؟ کیا ہو گئے ہو قد کفرتم یقیناً کافر ہو تم بعد ایمانکم ۔

ابوجہل کی بات نہیں، ابولہب کی بات نہیں، جنہوں نے کلمہ نہیں پڑھا ان کی بات نہیں۔ بعد ایمانکم، مسلمان مومن کہلانے کے بعد کلمہ پڑھنے کے بعد تم حضور کے مخالف ہوئے، صادقین (حضور کے سچے صحابہؓ) کی گستاخی کر کے تم اپنی بے ایمانی کا پھر ثبوت دے چکے ہو۔

قد کفرتم بعد ایمانکم...... مومن کے بعد پھر تم کافر بن گئے ہو۔مومن کہلانے کے بعد واذا جاؤکم قالو امنا ، جب آپ کے پاس آتے ہیں، حضرت ہم مومن ہیں۔

وقد دخلوا بالکفر وھم قد خرجوا بہ واللہ اعلم بما کانوا یکتمون ......

فرمایا واذاجاء وکم قالوا امنا. آپ کے پاس آتے ہیں کہتے ہیں ہم مومن ہیں، ہم مومن۔وقد دخلوا باالکفر داخل ہوئے تو کافر تھے، وقد خرجوا بہ خارج ہوئے تو کافر ہیں۔

مہاجرین سے محبت انصار کے ایمان کیلئے شرط ہے

تو میرے دوستو، انہوں نے کلمہ کہاں پڑھا، حضورؐ کے سامنے، لیکن جو حضورؐ کے سچے صحابی ہیں ان کے ساتھ انہیں پیار نہیں ہے۔انصار بننے کے لئے ایک شرط اللہ نے رکھی ہے۔ یحبون من ھاجر الیھم .

جو ہجرت کر کے آئے ہیں اصل سچے، ان کے ساتھ محبت رکھیں تب مومن ہیں۔پھر انصار ہیں ورنہ انصار نہیں، پھر یہ انتشار ہیں۔پھر یہ منافقین ہیں۔یہ وجہ انتشار ہیں۔ہاں ہاں!

لَوْ خَرَجُوْا فِیْكُمْ مَا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ

یَبْغُوْنَکُمُ الْفِتْنَۃِ ......

تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور پاک کو بتلا دیا اور حضور ﷺ نے ان کو ایک ایک کر کے نکال دیا۔ اب باقی جو بچ گئے وہ سارے پاک۔ جب چھلنی لگ گئی، تو نکل، تو نکل، تو منافق ہے۔ اب باقی جو بچ گئے وہ سارے پاک۔

اور انہیں، جنہیں نکال دیا گیا، ان کے لئے فرمایا ''**ولا تصل علیٰ احد منهم مات ابدا**'' ان میں سے کوئی مر بھی جائے تو ان کا جنازہ نہ پڑھنا، **لا تصل** ان کا جنازہ نہ پڑھنا۔

منافقین کے ساتھ حضور ﷺ کا طرزِ عمل

اب حضورؐ کے پاس جنازہ آتا ہے اور حضور واپس کرتے ہیں۔ اگر آپ ہوتے تو کیا کہتے؟ حضور اخلاق کا تقاضا ہے پڑھ لیں۔ آپ حضور کو اخلاق سکھانے آئے ہیں؟ کائنات ساری حضورؐ سے سیکھے، فرمایا لے جاؤ میں اس کا جنازہ نہیں پڑھتا۔ یارسول اللہ وجہ۔

فرمایا **وانہ کان یبغض عثمان** . یہ عثمان سے بغض رکھتا تھا۔ میں اس کا جنازہ نہیں پڑھتا لے جاؤ۔

تو حضورؐ نے یہ واضح کر دیا کہ جن کے لئے مجھے فرمایا گیا ہے، ان کا چندہ نہ لو یہ یہی ہیں۔

جن کے لئے فرمایا گیا ہے کہ ان کی مسجد میں نہ جاؤ یہ یہی ہیں۔

جن کے لئے مجھے فرمایا گیا کہ ان کے ساتھ مت بیٹھو، وہ یہی ہیں۔

جن کے لئے فرمایا گیا، ان کی مسجد کا افتتاح نہ کریں وہ یہی ہیں۔

مسجد میں نہ لیکن ان کی مجلس میں چلے جاؤ؟ نہ، جن کے لئے فرمایا گیا کہ ان کا جنازہ نہ پڑھو وہ یہی ہیں۔ **وانہ کان یبغض عثمان** . یہ عثمان سے دشمنی رکھتا تھا۔ میں اس کا جنازہ نہیں پڑھتا۔

تو جو حضرت عثمانؓ سمیت تمام مہاجرین پہ تبرا کرتا ہو۔ اور عثمانؓ کے بھی امام پر لعنتیں

کرتا ہو۔ فاروقِ اعظمؓ حضرت عثمانؓ کے بھی امام ہیں۔ جناب صدیق اکبرؓ عثمانؓ کے بھی امام ہیں۔ تو اس کا جنازہ پڑھنا چاہئے (نہیں) اس سے چندہ ونده لینا چاہئے۔ (نہیں) اس کے ساتھ دوستی ہونی چاہئے۔ (نہیں) تو میرے دوستو! ہجرت رسولؐ یہ وہ موڑ ہے۔ کہ اس کے بعد والوں کے لئے یہ لوگ معیار ہیں۔ کہ وہی ایمان دار ہے۔ جو مہاجرین کے نقشِ قدم پہ چلے۔ ان سے دلی محبت رکھے، ان سے محبت نہیں رکھتا، تو وہ حضورؐ کے سامنے کلمہ پڑھے تب بھی قبول نہیں۔ جب حضورؐ کے سامنے ایسا آدمی کلمہ پڑھے تب بھی قبول نہیں۔ تیرے میرے سامنے پڑھا تو کیا ہو گیا!

اب کہتے ہیں جی کہ کسی کلمے گو کو کافر مت کہو۔

کفرتم بعد ایمانکم، کدھر کرو گے قرآن کی آیت۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

ہادیٔ عالم ﷺ

فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم ○ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ○ الٓمّٓ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ○ وقال سبحانہٗ وتعالیٰ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بعثت الی الناس کافۃ ......

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ وَبَاقِيَةً بِبَقَاءِ مُلْكِكَ عَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ وَكَذٰلِكَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ، اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

ہادیٔ عالم ﷺ

قابل صد احترام علماء کرام فرزندانِ توحید وسنت، اصحاب رسول کے سرفروش سپاہیو! اور ملتان کے غیرت مند مسلمانو! آج کی اس عظیم الشان کانفرنس کا عنوان جیسا کہ خطیب لاثانی مولانا عبدالخالق رحمانی صاحب بتلا رہے تھے کہ ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور قرآن کریم کا جو حصہ سامنے آیا ہے، اس کا عنوان بھی یہی ہے۔ ابتدائی تین آیات سورۃ سجدہ اکیسویں پارے سے تلاوت کی سعادت حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وسنت کی، شریعت کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔

ہمارے پیغمبر ﷺ ہادیٔ عالم ہیں

ہادیٔ عالم یعنی "رہنمائے جہان"...... انبیاء کرام تمام ہادی ہیں اور قرآن کہتا ہے:

"وجعلناھم ائمة یھدون بامرنا" کہ ہم نے انہیں پیشوا بنایا "یھدون بامرنا" جو ہمارے امر سے ہدایت ورہنمائی کا کام کرتے ہیں۔ تمامی انبیائے کرام ہادی بن کر تشریف لائے اور آقا بھی ہادی بن کر تشریف لائے۔ فصل یہ ہے کہ وہ علاقائی ہادی ہیں، یہ عالمی ہادی ہیں۔ اور یہاں عالم وہی ہے جو "عالمین" ہے۔ غلط فہمی نہ ہو کہ ایک عالم کے ہادی ہیں۔

سمندر کا پانی، کنویں کا پانی، نہر کا پانی، ٹیوب ویل کا پانی ان سب پانیوں کو ملا دو تو کیا کہو گے؟ پانی!۔ اعتبارات الگ ہوں تو جمع بھی آتا ہے۔ جیسے میں نے کہا پانیوں کو ملا دو اور اگر واحد کا استعمال کیا جائے تو پانی ان سب پر صادق آتا ہے۔

''عالَم'' کسے کہتے ہیں؟

ہمارے فخر المدرسین مولانا عبدالرشید بلال صاحب نے ادھر سے مجھے لقمہ دیا ہے کہ اسم جنس، اسے ان کی اصطلاح میں مدرسین کی اصطلاح میں اسم جنس کہتے ہیں۔ جنس مراد ہے اس کی اقسام الگ کی جائیں تو بہت سی ہیں۔ اور اگر ایک ہی کہا جائے تو سب پہ شامل بھی عالم اصل کہتے ہیں...... ما یعلم به......!!

عربی قاعدہ ہے فاعل کا وزن ہے ما یفعل به کے لئے جیسے خاتم ، ما یختم به......

انگوٹھی سے مہر لگائی جاتی تھی، اسی لئے اسے خاتم کہا جاتا تھا۔ تو عالم مایعلم به ، میں عالم وہ جس کے ذریعے معلوم ہو۔ کون معلوم ہو اس عالم کا بنانے والا۔ توجہ جناب عالم ما یعلم به ...... عالم اسے کہتے ہیں جس کے ذریعے معلوم ہو۔ جس کے ذریعے علم ملے جو خود علَم بنے...... علامت بنے...... وجہ علم بنے...... اعلام کرے...... جو بتائے...... کیا بتائے...... عالم وہ ہے جس کے ذریعے اس کے خالق کا علم ہوتا ہے...... سانحہ کا علم ہوتا ہے...... بنانے والے کا علم ہوتا ہے...... اور عالمین میں سے آپ جس چیز کو گہرائی سے دیکھیں گے وہ آپ کو اللہ کی قدرت پہ بھی گواہ ملے گی...... وحدت پہ بھی گواہ ملے گی۔

وفی کل شیءٍ لہٗ شاھدٌ
یدلُّ علٰی اَنّہٗ واحدٌ
ہر گیاہے کہ از زمیں روید
وحدہٗ لا شریک لہٗ گوید

کائنات کی ہر چیز خدا کی وحدت پہ دلالت کرتی ہے

کائنات کا ذرہ ذرہ اپنے خلاق وصناع پہ دلالت کرتا ہے...... اس لیے اسے عالم کہا جاتا ہے۔ اور کسی ذرے کو آپ لے لیجئے اور دیکھئے کہ وہ صناع کی قدرت پہ...... وحدت پہ دلالت کرتا ہے یا نہیں کرتا۔ یہ درخت ہی لیجئے...... اس درخت کا پتہ دیکھو...... پتے گنو......

کتنے پتے ہیں؟ ہزاروں نہیں، لاکھوں نہیں، کروڑوں پتے ہوں گے......!! ایک ہی درخت میں کروڑوں پتے ہیں یوں درخت ساتھ ساتھ ہیں وہیں درخت بیری کا ہے...... وہیں درخت ''نیم'' کا ہے۔ لاکھوں پتے ایک ایک درخت میں ہیں...... لیکن کہیں غلطی سے کوئی ایک پتہ ''بیری'' کا ''نیم'' کے درخت میں لگ گیا ہو......؟ کوئی ایک پتہ نیم کا بیری کے درخت میں لگ گیا ہو......؟ کہیں ہوتا ہے......؟ کہیں ہوا ہے......؟؟ لاکھوں درخت چیک کرلو......، کروڑوں درخت چیک کرلو...... تمہیں ایک پتے کا فرق معلوم نہیں ہوگا......! جب ایک پتے کا فرق معلوم نہیں ہوتا...... تو...... بات واضح ہے...... کہ یہ اپنی مرضی سے پیدا ہونے والی چیز نہیں ہے اس کا پیدا کرنے والا ہے بھی سہی اور...... اتنا ہوشیار بھی ہے...... اتنا ہر وقت بیدار بھی ہے...... کہ ایک پتے کا بھی فرق نہیں پڑتا اور ہے بھی ایک...... تاکہ کوئی اختلاف کر کے کبھی اس کا معاملہ گڑبڑ بھی نہیں کرسکتا، ایک ایک پتہ بتلاتا ہے کہ واقعی ہمارا خلاق ہے بھی سہی اور قادر بھی ہے...... اکیلا بھی ہے، اللہ کے وجود کو بھی بتلاتا ہے...... قدرت کو بھی بتلاتا ہے...... وحدت کو بھی بتلاتا ہے......!!

ایک خدا ہی نظامِ کائنات کو درست رکھ سکتا ہے

چھوٹے سے چھوٹا ذرہ لیجئے، بڑے سے بڑا ذرہ لیجئے...... اندھیرے کو لیجئے...... روشنی کو لیجئے...... سورج کو لیجئے......!! سورج ہمیں بڑی تڑی دکھاتا ہے۔ ہمیں تو پسینے میں ڈبو دیتا ہے...... بڑا اجلال دکھاتا ہے...... بڑی شعاعیں دکھاتا ہے......!! میں سورج سے کہتا ہوں، میں ٹائم نوٹ کرتا ہوں کہ تو آج کتنے بجے غروب ہوا اور پھر تجھے دس سال بیس سال چھٹی دیتا ہوں، ایک سیکنڈ کا فرق کر کے دکھا! یہ سورج جس ٹائم پہ آج طلوع ہوا اسی ٹائم پہ سال کے بعد طلوع ہوگا۔ ہاں اسی ٹائم پہ ہوگا اسی تاریخ پر پہلے چیک کرلیں، آئندہ چیک کرلیں، اس کا ٹائم یہی ہے۔ سیکنڈ آگے پیچھے نہیں ہوسکتا، جس ٹائم پہ آج غروب ہوا، یہ تاریخ آئے گی، سال کے بعد یہ اسی ٹائم پہ غروب ہوگا، ایک سیکنڈ آگے پیچھے نہیں ہوسکتا، سورج سے پوچھتا ہوں، لوگ تجھے پوجتے ہیں تو بھی کسی کا غلام ہے؟ سورج کہتا ہے میں بھی غلام ہوں...... میں بھی غلام ہوں

اس ذات کا جس نے مجھے پیدا کر کے روشنی د ے پابند کیا ہے کہ اس کے حکم سے ایک سیکنڈ آگے پیچھے نہیں ہوسکتا۔

وفی کل شیءٍ لہٗ شاھدٌ
یدلُّ علیٰ انہ واحدٌ

ہاں وہ ہے......وہ قادر بھی ہے......واحد بھی ہے......یہ سورج اسی ایک کا فرمانبردار ہے اگر وہ دو ہوتے کبھی اس کا کہا مانتا کبھی اس کا کہا مانتا......!!

لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ......

نظام فاسد ہوتا، نظام فاسد نہیں ہو رہا......یہ حکم ایک کا ہے تبھی ایک ہی انداز سے چل رہا ہے۔

تو عرض کر رہا تھا یہ عالمین سب عالم ہے، اور عالم کے لئے ہادی عالم ہے......!! توجہ جناب توجہ، عالمین کے لئے ہادی عالم ہے۔ اب اطراف و اکناف عالم میں دور دور تک چلے جاؤ، اپنے ذرائع اور وسائل استعمال کرو، تمہیں اور کوئی نیا نبی نظر نہیں آئے گا۔ اور کوئی طریقہ پیدا کرو موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کرو۔ اگر وہ کہیں آپ کو مل بھی جائیں گے تو محمد کا کلمہ پڑھتے ہوئے ملیں گے۔ ہاں میں نے دیکھا جناب کلیم کو دیکھا، داؤد خلیفۃ اللہ کو دیکھا، از آدم تا عیسیٰ تمامی انبیاء کو دیکھا مجھے کہاں نظر آئے محمد عربی کے پیچھے نماز پڑھتے امتی بن کر مقتدی بن کر نظر آئے۔

نعرۂ تکبیر......اللہ اکبر

نعرۂ حیدری......علی شیر حیدری

چھوڑیں میرے نعروں کی کوئی ضرورت نہیں ہے نعرہ ہو تو خلاق عالم کا یا ہادی عالم کا یا پھر ان ہستیوں کا جن کے ذریعے ہمیں ان کا نام ملا ہے......(فلک شگاف نعرے)

ایک خوبصورت نکتے کی تمہید

ہاں جناب، جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کے بعد آپ ہر طرف نظر دوڑائیں، آپ کو جو کوئی ہدایت پہ ملے گا وہ ہادی عالم کے پیچھے ملے گا۔ ہادی عالم کی

اقتدا میں ملے گا۔اور کیوں نہ ہو کہ عالم کے دو حصے "عالم غیب اور عالم شہادت" یہ سات آسمانوں سات زمینوں کے اندر کا جو نظام ہے اس کو عالم شہادت کہتے ہیں۔اور اس سے باہر عالم غیب کہتے ہیں، وہاں اوپر نیچے کی بات نہیں وہاں دائیں بائیں کی بات نہیں وہاں طرف نہیں ہے......تو کہے گا عقل میں نہیں آئی، تیری عقل وہاں ہے نہیں، تیری عقل یہاں ہے وہ عالم غیب ہے، یہ عالم شہادت ہے......عالم غیب بھی بہت وسیع ہے اس کی حد ہی نہیں اللہ کے علم کے علاوہ......عالم شہادت بھی ہمارے لئے غیر محدود ہے۔ہاں یہ حد معلوم ہے کہ میں نے عرض کر دیا......اس کے اندر کیا کیا ہے یہ وہی جانتا ہے۔

دریا ہم جانتے ہیں، دریاؤں کے پانی کے قطرے وہ جانتا ہے۔

جنگل ہم دیکھتے ہیں، ساری دنیا کے جنگلوں کے درختوں کی تعداد......نہیں! درختوں کے پتوں کی تعداد بھی وہ جانتا ہے......

ٹیلے ہم دیکھتے ہیں ساری دنیا کے ریت کے ٹیلوں کی تعداد اور ٹیلوں میں ریت کے ذرات کی تعداد وہ جانتا ہے......

وہ سمندر کے پانی کے قطروں کو جانتا ہے......وہ ریت کے ذرات کو جانتا ہے......وہ درختوں کے پتوں کو، پتوں کی لکیروں کو جانتا ہے......وہ جانداروں کی تعداد کو جانداروں کے جسم پر لگے ہوئے بالوں کی تعداد کو جانتا ہے......عالم غیب بھی اس کے قبضے میں، عالم شہادت بھی۔بول بھئی......اس کے قبضے میں کنجیاں ہیں عالم غیب کی بھی......کنجیاں ہیں عالم شہادت کی بھی......میں نہیں کہتا قرآن کہتا ہے......"

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ

غیب کی چابیاں، غیب کی کنجیاں اس کے پاس ہیں

لا یعلمھآ الا ھو......

اس کے سوا کوئی نہیں جانتا

عالم شہادت کی بھی کنجیاں ہیں میں نے عالم شہادت کیا بتایا، آسمان اور زمین......!!

جو کچھ ان میں ہے فرمایا......

له مقالید السموات والارض......

مفاتح کہتے ہیں غیب کی کنجیوں کو مقالید کہتے ہیں عالم شہادت کی چابیوں کو......

چابیاں غیب کی بھی اسی کے پاس اور چابیاں شہادت کی بھی اسی کے پاس......،

عنده مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو

غیب کی چابیوں کو مفاتح کہا...... عالم شہادت کی چابیوں کو مقالید کہا،

مفاتح غیب کی چابیاں...... مقالید شہادت کی چابیاں، بات سمجھ میں آ رہی ہے؟

عالم غیب اور عالم شہادت کا نچوڑ محمد ہیں

جاگ رہے ہو تو ایک نکتے کی طرف چلتے ہیں۔ مفاتح عالم غیب کی چابیاں، غیب کو بنانے والا اللہ، اور عالم شہادت کو بنانے والا اللہ...... غیب کی چابیاں مفاتح اور عالم شہادت کی چابیاں مقالید، میں نے دیکھا ہمارے ہاں شارٹ فام کا بڑا رواج ہے، MN کہتے ہیں جی ملتان، RN کہتے ہیں رحیم یار خان، ID کہتے ہیں اسلام آباد، یہ اوّل آخر لے لیتے ہیں۔ میں نے کہا، میں بھی لے کر دیکھ لوں یوں، جب میں نے عالم غیب کی مفاتح کو دیکھا تو "م، ح" عالم شہادت کی مقالید کو دیکھا تو "م، د" جب ملا کے رکھا "م، ح، م، د" یہ مجھے محمد نظر آتا ہے۔

"م، ح، م، د" عالم غیب، عالم شہادت کا ملخص، عالم غیب، عالم شہادت کا نچوڑ،

عالم غیب، عالم شہادت کی کنجیاں...... عالم غیب، عالم شہادت کا شاٹ فارم......

عالم غیب، عالم شہادت کا اصل...... عالم غیب، عالم شہادت کا مقصد "م، ح، م، د"......

تو میرا ایمان ہوتا ہے، میرا عقیدہ بنتا ہے، کہ اگر محمد نہ ہوتا تو نہ عالم غیب بنتا نہ عالم شہادت بنتا...... تبھی میرے بزرگ بتلاتے ہیں کہ اگر آقا کو پیدا کرنا نہ ہوتا تو رب ساری خدائی کو پیدا نہ کرتا۔ تو میرے دوستو! عالم غیب، اور عالم شہادت کا نچوڑ ایک ہی جگہ دیکھنا ہو تو وہ محمد نظر آتا ہے کہ اس ذات کا واسطہ عالم غیب سے بھی ہے عالم شہادت سے بھی ہے...... ہے کہ نہیں ہے؟...... عالم غیب سے بھی ہے، عالم شہادت سے بھی ہے آؤ ہاتھ رکھو، مجھے کوئی دیکھاؤ، جو

عالم شہادت میں ہوتے ہوئے عالم غیب سے بھی ہو آئے..... سوائے اس ذات کریم کے کہ یہاں آنے کے بعد وہاں جانا ہوتا ہے، وہاں جانے کے بعد یہاں آنا ہوتا ہے۔ پتہ چلا ''یہ وہاں کے بھی ہیں یہاں کے بھی ہیں''

''وہاں سے یہاں تک ان کے برابر کا کوئی نہیں''

عالم غیب میں بھی، عالم شہادت میں بھی ان کے برابر..... بول بھئی..... ان سے بہتر نہیں..... ان کا ہمسر کوئی نہیں، ہاں وہ اکبر ہے جس نے انہیں پیدا فرمایا۔

محمد ﷺ کی نبوت قیامت تک رہے گی

وعندہٗ مفاتح الغیب اور له مقالید السموات والارض، یہ ''م، ح'' بھی اسی کا ''م، د'' بھی اسی کا، یہ سب اسی کا ہے جو کچھ انہیں ملا ہے وہ سب اسی کا ہے۔ جو کچھ اسے دیا ہے اسی نے دیا ہے۔ سمجھ آرہی ہے بات.....؟ ہاں بابو.....! یہ پورے عالم کے لئے تشریف لائے اور ''ایسے آئے کہ آ کر رہے''۔

ملتان والو! کئی حاکم آئے جن کی حکومت گزر گئی..... کئی مقتدا آئے جن کی امامت گزر گئی۔ ہاں کئی نبی آئے جن کی نبوت بھی گزر گئی ان کے ساتھ قائم ہے..... ان کی شریعت گزر گئی۔ لیکن یہ جب آئے ہیں تو آ کر رہے ہیں.....!

بن کر آئے محمد رسول اللہ،

بن کر آئے داعیاً الی اللہ،

بن کر آئے ہادی،

بن کر آئے نبی..... میں دیکھتا ہوں وہ رسول اللہ بن کر آئے، ان کی رسالت آج بھی باقی، ان کی دعوت آج بھی باقی، وہ شارع بن کر آئے ان کی شریعت آج بھی باقی، وہ نبی بن کر آئے ان کی نبوت آج بھی باقی، اب زمین نہ رہے..... آسمان نہ رہے..... سورج نہ رہے..... چاند نہ رہے..... ستارے نہ رہیں..... لیکن محمد کی نبوت پھر بھی رہے گی۔

نعرہ تکبیر..... اللہ اکبر، نعرۂ رسالت..... محمد رسول اللہ

محمد ﷺ خود ہی دعویٰ اور خود ہی دلیل ہیں

ملتان والو کتنے خوش نصیب ہو کہ اس ذات کریم کے ساتھ ''بن مانگے اللہ نے ہمیں جوڑ دیا ہے'' اور ہم سراپا شکر بن جائیں، اس احسان کا بدلہ نہیں دے سکتے۔ آقا تشریف لائے ہیں عالمی نبی بن کر آئے ہیں، اور عالمی داعی، عالمی ہادی بن کر تشریف لائے ہیں۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک پہ نظر ڈالیے ''خود ہی دعویٰ ہیں خود ہی دلیل ہیں'' دعویٰ نتیجہ ہوتا ہے، دلیل مقدمات ہوتے ہیں۔

دلیل پہلے، توجہ جناب دعویٰ پہلے کیا جاتا ہے اپنے مقام پر لیکن ثبوت میں دلیل پہلے دعویٰ بعد میں اپنے مقام پہ دعویٰ پہلے ہوتا ہے، لیکن ثبوت میں دلیل پہلے دعویٰ بعد میں، یہ دعویٰ جو ہے وہ قیاس کا نتیجہ ہوتا ہے، قانون کا نتیجہ ہوتا ہے جب مقدمات تسلیم کر لئے تو نتیجہ ماننا پڑتا ہے۔ آقا کی رسالت دعویٰ ہے پہلے اپنی جگہ پر موجود ہے، تمام رسولوں کی رسالت بعد میں ملتی ہے، آقا کی رسالت پہلے منوائی جاتی ہے۔ لیکن جب پیش ہو رہی ہے بات تو دلیل پہلے دعویٰ بعد میں، دعویٰ نتیجہ ہوتا ہے اور دلیل کیا ہے توجہ جناب...... مقصود نتیجہ ہوتا ہے۔ پہلے مقدمات وہ حقیقتاً زائد ہوتے ہیں، میں جب دیکھتا ہوں آقا کے نام نامی اسم گرامی محمد کی طرف اور آقا کی زندگی کی طرف، مولانا......! محمد بلند آواز سے محمد ﷺ! میں نے آقا کے نام نامی کی طرف بھی دیکھا اور کام کی طرف بھی دیکھا، آقا نے کام میں یوں کیا چالیس سال چپ رہے، اور پھر اعلان فرمایا، اعلان نبوت فرمایا جب اگلوں نے اعتراض کیا، حضور نے فرمایا:

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ.

''پہلے بھی تو تمہارے اندر رہا ہوں''...... اس کو دیکھ لو یہ دلیل ہے نا......! اب دیکھ لو ۴۰ سال بتاؤ کبھی تم نے میرا کوئی جھوٹ پکڑا کوئی جھوٹ محسوس کیا، میں نے کبھی جھوٹ بولا، کہتے ہیں نہیں، ''جَرَّبْنَاکَ مِرَارًا''...... سرسری بات نہیں ہم نے بارہا تجربہ بھی کیا، آپ کو آزمایا بھی...... مَا وَجَدْنَا فِیْکَ اِلَّا صِدْقًا، سچ کے سوا کچھ نہیں پایا۔ فرمایا پھر جب مخلوق پہ

جھوٹ نہیں بول سکتا تو خالق پر کس طرح بولوں گا۔

خود مانتے ہو چالیس سال ایک دو دن کی بات نہیں چالیس سال اور مخلوق پر جھوٹ نہیں بولا کسی پر...... چھوٹے بڑے پر...... کبھی رنج میں...... راحت میں...... غصے میں...... پیار میں، کبھی کوئی جھوٹ نہیں۔ جب مخلوق پر جھوٹ نہیں بولا تو خالق پر کیسے جھوٹ بولوں گا۔ کوئی جواب نہیں۔ دلیل مضبوط، چالیس سال میں کوئی خیانت کی نہیں...... تم نے بڑی قیمتی قیمتی میرے پاس امانتیں رکھیں، مخلوق کی امانت میں کبھی خیانت نہیں کی تو خالق کی امانت میں کیسے خیانت کروں گا۔ وہ چالیس سال مقدمات تھے اب نتیجہ ہے، چالیس سال وہ دلیل تھی اب دعویٰ ظاہر ہو رہا ہے۔

علم الاعداد کی رُو سے عجیب نکات

تو میں عرض کر رہا تھا کہ نتیجہ مقصود ہوتا ہے اور صغریٰ کبریٰ مقدمات یہ زائد ہوتے ہیں اور اصل چیز نتیجہ ہوتا ہے ہاں جناب اب میں جب توجہ کرتا ہوں "محمد"...... مولانا حروف اصلیہ کہاں سے شروع ہوتے ہیں؟ حروف اصلیہ ح سے پہلے م زائدہ ہے۔ پھر پوچھو، ابجد کے ماہروں سے، وہ کہتے ہیں م کے عدد چالیس ہوتے ہیں...... م زائد ہے م کے عدد چالیس ہوتے ہیں...... م چھوڑ کر ح سے اصل نام شروع ہے حروف اصلیہ شروع ہیں۔

یہی تو کہہ رہا ہوں کہ چالیس سال چھوڑ کر اس کے بعد اصل کام شروع ہے۔

جیسے نام اصل شروع م کے بعد...... حروف اصلیہ شروع م کے بعد...... ایسے ہی م کے عدد کے بعد اصل کام شروع ہے۔

لیکن پہچان کے لئے م ضروری ہے، اس کے وزن پہچاننے کے لئے م ضروری ہے۔ ہاں جناب! تو ان کے مقام پہچاننے کے لئے وہ چالیس سال کا مطالعہ ضروری ہے جسے پیش کیا گیا ہے کہ "فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ"

لیکن کس کے لئے؟...... افلا تعقلون، سمجھتے نہیں، عقل نہیں ہے؟ ان کے لئے جنہیں عقل نہ ہو۔ قوم لایعقلون ...... ھم لا یعلمون...... لا یفقھون...... بے علم، بے

عقل، بے تدبر، بے فکر، بے فقہ لوگ نہیں سمجھتے اِس زندگی کو نہ اُس زندگی کے راز کو۔

اور آگے ح لگتی ہے ح کے عدد آٹھ ہیں، تو جناب مکے میں کام کے سال آٹھ ہیں...... تین تو شعب ابی طالب میں بند رہنے کے ہیں تین سال تو وہ کام بند ہے نا۔ دعوت ہدایتِ عامہ کے آٹھ سال ہیں "ح" کے عدد آٹھ۔

یہ وہ ہے جو ابتداء ہے۔ م، دکو مد کہتے ہیں۔ مد کو کھینچنا کہتے ہیں۔ جب کام کھینچا جاتا ہے اور آقا بھی کھنچ کر مدینہ تشریف لاتے ہیں۔ کام کو بھی کھینچا جاتا ہے تو 'م' کے عدد چالیس بنتے ہیں پھر کام کو کھینچا گیا ہے وہ مدت چالیس برس ہے۔

خلافتِ راشدہ کے تیس سال رسول اللہ ﷺ کے دورِ رسالت کا تتمہ ہیں

پکڑنے والے نے مجھے پکڑ لیا کہ حضرت تو مدینہ تشریف لا کر دس برس رہے۔ چالیس برس۔ آخر میں 'د' ہے، آخر میں "د" ہے اور "د" کے کتنے چار، حضرت فرما رہے ہیں "د" کے چار، یہی عرض کر رہا ہوں ان چاروں کو ملا دو، دس سال حضرت کے، اور تیس سال الخلافة من بعدی ثلاثون سنة، میرے بعد خلافت راشدہ تیس برس ہوگی۔ اب دس سال حضرت کے اور ۳۰ سال خلافت راشدہ کے جن میں اسلام کا کام کھینچا گیا ہے بڑھایا گیا ہے۔ اور کام عروج پہ پہنچا ہے۔ دس سال دورِ نبوت، مدینہ پاک والا جہادی دور اور تیس سال خلافت راشدہ کا دور...... ملا لو چالیس بنتے ہیں۔ ہاں جناب یہ حضور کی ساری زندگی بنتی ہے۔

ہاں جناب توجہ، یہ بھی ملا دو، دس سال حضور کا دور جہادی اور تیس سال خلافت راشدہ۔ آپ کہیں گے یہ ادھر کیوں ملاتے ہیں؟...... میں نہیں ملاتا، ملانے والے نے ملا دیا ہے، میں تو بتاتا ہوں...... آپ کہیں گے کیسے...... جا کے دیکھو روضہ اطہر میں کیسے۔

خلفاءِ راشدین ؓ کا کوئی کام بدعت نہیں ہوتا

نہیں، کتب حدیث کو یہیں دیکھ لو۔ وہاں تو اللہ نصیب کرے گا۔ یہیں ذرا دیکھ لو، کتب حدیث کو دیکھا۔ علیکم بسنتی وسنة الخلفاء راشدین المھدیین حضور نے الگ نہیں کیا حضور ﷺ نے فرمایا میرا طریقہ بھی سنت ہے۔ میرا کام بھی سنت ہے خلفاء

راشدین کا کام بھی سنت ہے......

جو میں کروں وہ بھی سنت جو یہ کریں وہ بھی سنت......

جو میں کہوں وہ بھی سنت جو یہ کہیں وہ بھی سنت......

جو میرا عمل وہ بھی سنت جو ان کا عمل وہ سنت......!!

ملتان والو خلفاء راشدین کا کام سنت ہوتا ہے بدعت نہیں ہوتا۔ غلط بکتا ہے...... غلط بکتا ہے...... جو بکتا ہے کہ عمرؓ کی یہ بدعت، عثمانؓ کی یہ بدعت، علیؓ کی یہ بدعت...... خلفائے راشدین کا کام سنت ہوتا ہے بدعت نہیں ہوتا۔

(فلک شگاف نعرے...... سربکف سربلند، دیوبند دیوبند)

دینی غیرت سے محروم کوئی بھی دیوبندی میرا راہنما نہیں ہوسکتا

ہاں ہاں سربکف سربلند سہی بلکہ آگے بھی کہو جرأت مند غیرت مند لیکن کہنے کے بعد اس پہ رہو بھی سہی۔ جو سربکف نہ ہو، سربلند نہ ہو، جرأت مند نہ ہو، غیرت مند نہ ہو میں اس بے غیرت کو کبھی دیوبندی ماننے کے لئے تیار نہیں۔

دیوبند میں کئی ہندو بھی رہتے ہیں میں انہیں اپنا پیشواء نہیں مانتا وہ بھی اپنے کو دیوبندی کہلاتے ہیں، دیوبند کے ہندو...... وہ دھلوی تو نہیں کہلائیں گے ملتانی تو نہیں کہلائیں گے۔ کیا کہلائیں گے؟ دیوبندی! تو اس دیوبندی کو میں اپنا رہنما نہیں مانتا۔

دیوبندی وہ ہوتا ہے جو ڈٹ جائے تو کٹ سکتا ہے ہٹ نہیں سکتا۔ ہاں دیوبندی...... قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا کی عملی تفسیر ہوتا ہے...... عملی شکل ہوتا ہے...... ولا یخافون لومة لائم کی تفسیر ہوتا ہے...... ولم یخش الا اللہ کا نمونہ ہوتا ہے۔

حضور ﷺ کے بارے میں قرآن کی پیشینگوئیاں خلفائے راشدین کے دور میں پوری ہوئیں

تو میرے دوستو! میں عرض کر رہا تھا م، ح، م، د، یاد ہے؟ حضور پاک ﷺ کی عمر

مبارک کتنی ہے زور سے بولو۔ یہ پتا ہے تریسٹھ ۶۳ کیسے بنتی ہے اس ربیع الاول سے لے کر اس ربیع الاول تک یہ دوسرا ربیع الاول، یہ تیسرا، یہ تیسرا، یہ چوتھا، یہ پانچواں، یہ چلتے چلتے یہ تریسٹھواں۔لیکن ذرا ٹھہریں، ربیع الاوّل پھر آیا ربیع الاوّل، کیا کہیں گے یہ دوسرا چلتے جاؤ، تیسرا، چوتھا، پانچواں، چھٹا، تریسٹھ تک پہنچ جاؤ۔ ربیع الاوّل تریسٹھ ہو جائیں گے، سال باسٹھ رہیں گے۔نہیں سمجھے...... اس مہینے سے لے کر آئندہ سال اس مہینے تک سال ایک ہوتا ہے نا......! لیکن یہ چوبیں ہے وہ پچیس ہے، یہ ۲۰۰۳ دو ہزار تین وہ دو ہزار چار سمجھ آرہی ہے بات۔

تو ربیع الاوّل تریسٹھ بنتے ہیں سال باسٹھ بنتے ہیں۔توجہ جناب "م" کے چالیس "ح" کے آٹھ کتنے ہوئے؟ پھر "م" ملا دو اور چالیس مل گئے کتنے ہوئے......؟ باسٹھ سال حضور کی زندگی ظاہری اور تیس سال خلافت راشدہ یہ بھی حضور کی زندگی ہے عملی باطنی، باسٹھ اور تیس ملا دو حضور کے نام کے عدد بانوے، حضور کے کام کی زندگی بانوے سال بنتی ہے۔ ملانے والے سے پوچھو......

آقا نے ملا کر بتلایا "علیکم بسنت وسنت الخلفاء الراشدین المهدیّین"

اور اللہ نے خود ملایا "قل للمخلفین من الاعراب ستدعون اولی باس شدید" ہاں ہاں جو پیش گوئیاں قرآن کریم میں نبی پاک ﷺ کے متعلق ہوتی ہیں، وہ بھی خلافت راشدہ کے دور میں ہوتی ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب خندق کے موقع پر پتھر سے چمک نکلتے دیکھی اور فرمایا مجھے شام کی عمارتیں نظر آئیں...... ہاں یہ کسریٰ کا خاتمہ نظر آگیا ہے...... یہ قیصر کا خاتمہ نظر آگیا ہے ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھو شام تک حضور کی حکومت پہنچتی ہے...... کب پہنچتی ہے؟ تو شام میں حضور کی حکومت پہنچتی ہے...... قیصر و کسریٰ کے پاس حضور علیہ الصلوٰۃ کی حکومت پہنچتی ہے۔ یہ پیشگوئیاں کہ یہاں حکومت آپ کی، یہاں حکومت آپ کی...... یہاں سطوت آپ کی...... یہ ملکیت آپ کی...... یہ علاقہ آپ کا، اللہ نے بتلا دیا اور دیا خلافت راشدہ کے دور میں، اللہ نے ظاہر فرما دیا کہ یہ دور محمد عربی کا دور ہے...... ہاں جناب یہ دور نبی کا دور ہے...... یہ کام نبی کا کام ہے...... یہ زندگی نبی پاک علیہ السلام کی زندگی ہے......!!

خلفاءِ راشدینؓ کو حضور ﷺ سے کوئی الگ نہیں کر سکتا

یہ سنت نبی پاک کی سنت ہے خلفائے راشدین کو محمد عربیؐ سے کوئی الگ نہیں کر سکتا، ہاں ان کا انکار محمد عربی کا انکار ہے ان کی گستاخی نبی کی گستاخی ہے ان کا ادب نبی کا ادب ہے۔

جوان پر بھونکتا ہے وہ ویسا ہی کافر ہے جیسا نبی پر بھونکنے والا......

جوان کا گستاخ ہے وہ ویسا ہی لعنتی ہے جیسا نبی کا گستاخ لعنتی ہے......

جو نبی پاک علیہ السلام پر بھونکے وہ بھی لعنتی، جوان پر بھونکے وہ بھی لعنتی......

جو نبی پہ بھونکے وہ بھی کافر جوان پہ بھونکے وہ بھی کافر......

جو نبی پہ بھونکے وہ بھی جہنمی، جوان پہ بھونکے وہ بھی جہنمی......

ہاں ہاں واضح بات ہے خلفائے راشدین کو محمد عربیؐ سے کوئی الگ نہیں کر سکتا، عالم پہ محمد کی سنت لازم، خلافت راشدہ کی اطاعت لازم......!!

ہاں ہاں کھلی بات ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے خلفائے راشدین کو کوئی الگ نہیں کر سکتا...... یہاں بھی ساتھ ہیں وہاں بھی ساتھ ہیں...... قرآن میں بھی ساتھ ہیں، حدیث میں بھی ساتھ ہیں...... قبر میں بھی ساتھ ہیں، حوض کوثر پہ بھی ساتھ ہیں...... جنت میں بھی ساتھ ہیں......!!

جن کو جنت چلنا ہے، جن کو کوثر پینا ہے، وہ ذہن بنالیں، جن کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کرنی ہے، حضور کے جھنڈے کے نیچے آنا ہے، وہ پہلے سے ذہن بنالیں کہ ان کے ساتھ بنا کے رکھنی ہے۔ ان کے ساتھ ہاں...... بنا کے رکھنی ہے، جوان کے کام کو بدعت کہتا ہے، جوان پہ تبرّا کرتا ہے، جوان پر بکتا ہے،...... اس دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب قریب یہ ہوں گے تمہیں دھکا نہ دے دیں......! دیکھ لینا......!!

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جرأت وغیرت، ہمت، استقامت کے ساتھ دینی خدمت کی توفیق بخشے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

رحمتِ عالم ﷺ

فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم O بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم O
تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ وَبَاقِيَةً بِبَقَاءِ مُلْكِكَ عَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ وَكَذَالِكَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ، اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

مئی 2003ء

رحمتِ عالم ﷺ

قابل صد احترام علمائے کرام، فرزندان توحید وسنت، اصحاب رسول ﷺ کے سرفروش سپاہیو! اور جام پور کے غیرت مند مسلمانو! آج سن ۱۴۲۴ ہجری کے ماہ مبارک ربیع الاول کا چھٹا دن اور پہلا جمعہ ہے۔ بہت ہی خوشی ہوئی جب میں نے عثمانی صاحب سے اس کھلے میدان میں جمعہ کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتلایا کہ ان دوستوں نے ہمت کر کے اللہ کی راہ میں یہ پلاٹ دے دیا ہے۔ فرمارہے ہیں آدھا ملا ہے۔ چلو جی جس نے توفیق اتنی دی ہے شاید وہ آگے بھی کام لے لے۔ افضل کام تو وہی ہے، خزانہ وہی بنتا ہے جمع وہی ہوتا ہے، جو اللہ کی راہ میں دیا جاتا ہے۔

ربیع الاوّل ہمیں احساس دلاتا ہے کہ ہم لاوارث نہیں

بہرحال دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی ہمت کو شرف قبولیت سے نوازے اور باعث خیر و برکت بنائے کیونکہ یہ نہ کسی کی خوشامد ہوتی ہے نہ چاپلوسی ہوتی ہے۔ محض اللہ کی رضا مقصود ہوتی ہے۔ اور ایسے ہی اللہ پاک کی رضا کا سبب بن جاتی ہے۔ اور موقع بھی مبارک ہے۔ ربیع الاول ایک احساس لے کر آتا ہے۔

ربیع الاول مسلمانوں کی توجہ کو کھینچتا ہے، ربیع الاول لمحہ فکر یہ لے کر آتا ہے کہ مسلمانو! تم لاوارث نہیں ہو......

ربیع الاول مسلمانوں کو احساس دلاتا ہے کہ مسلمانو! تم لاوارث نہیں ہو، لاوارث کی

مرضی ہے جدھر جائے جو کرے، اس کی مرضی ہے، غذا کھائے اس کی مرضی ہے، زہر کھائے، لیکن جو لاوارث نہیں ہے، وہ غذا تو کھا سکتا ہے زہر نہیں کھانے دیا جائے گا۔

جو لاوارث ہو اس کی مرضی ہے، سیر کرنے جائے، تیرنے جائے یا ڈوبنے جائے، لیکن جو وارث والا ہے وہ تیرنے کے لئے جا سکتا ہے سیر کرنے کے لئے جا سکتا ہے ڈوبنے کے لئے نہیں جا سکتا۔

ہاں لاوارث کی مرضی ہے وہ اپنی توانائی کے لئے ورزش کرے چاہے خودکشی کر کوئی نہیں پوچھے گا۔ لیکن جو لاوارث نہیں، وہ اپنی جان کی قوت بڑھانے کے لئے کھیل کود ورزش تو کر سکتا ہے خودکشی نہیں کر سکتا۔ یوں سمجھ لیجئے کہ لاوارث فائدے میں جائے یا نقصان میں جائے اسے کوئی نہیں پوچھتا۔ لیکن جس کا وارث ہوتا ہے وہ فائدے کی طرف تو جا سکتا ہے بلکہ نہ جائے تو بلایا جاتا ہے۔

بچہ ہے جس کی ماں ہے، جس کا باپ ہے، وہ اگر وقت پر کھانا نہیں کھا رہا تو اسے بلا کر کھلایا جاتا ہے لیکن اگر وہ زہر کھانا چاہے تو نہیں کھانے دیا جاتا......

بیمار ہو جائے وہ چاہے دوائی نہ پینا چاہے، زبردستی پلائی جاتی ہے......

ماں باپ جو ہیں وارث جو ہیں۔ خیر خواہ جو ہیں۔ کبھی انگارے کو منہ میں لینا چاہے اس کو ماں نہیں لینے دیتی، اگر یہ دوائی نہ کھائے روتا ہے اس کو ماں پھر بھی زبردستی دوائی منہ میں ڈالتی ہے۔

مصطفیٰ ﷺ مومنین کیلئے رؤف رحیم ہیں

ربیع الاول ہمیں یہ تاثر دیتا ہے ہمیں بیدار کرتا ہے دیکھو! کہ تم لاوارث نہیں ہو اور تم ایسے وارث والے ہو کہ تمہارے باپ کو تمہارے ساتھ وہ پیار نہیں جو اسے ہے......

تمہاری ماں کو تمہارے ساتھ وہ پیار نہیں جو اُسے ہے......

تمہارے کسی دوست کو تمہارے ساتھ وہ محبت نہیں جو اُسے ہے......

وہی تو ہے، تم پیدا بھی نہیں ہوئے تمہارے لئے رونے والا وہی تو ہے......

تم پیدا بھی نہیں ہوئے تھے تمہارے لئے دعائیں کرنے والا وہی تو ہے۔

تمہیں اللہ نے ایسا وارث دیا ہے کہ جس میں محبت کوٹ کوٹ کے دل میں بھر دی گئی ہے......

جسے " باالمومنین رء وف رحیم" فرمایا گیا ہے......

اللہ رؤف ہے، اور اللہ نے رأفت مصطفیٰ ﷺ میں رکھی ہے......

اللہ رحیم ہے اللہ نے رحمت مصطفیٰ ﷺ میں رکھی ہے......

ہاں اللہ رؤف رحیم ہے، مصطفیٰ باالمومنین رؤف رحیم ہیں......

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ.

رأفت کے لغوی واصطلاحی معنی

اللہ رؤف ہے رأفت کا معنی ہے "نرمی"، رأفت کا معنی ہے پیار، رأفت کا معنی ہے رحم، رأفت کا معنی ہے شفقت، وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ، کسی پر تکلیف آئے دیکھنے والا برداشت نہ کر سکے، دیکھنے والے کو پیار آ جائے، شفقت آ جائے، وہ چاہے اس کو یہ تکلیف نہیں آنی چاہیے، تو اس کو رأفت کہتے ہیں۔

اللہ نے فرمایا زانی محرم کو سزا دو زانیہ کو سزا دو۔ اور سزا دیتے ہوئے "ولا تاخذ کم بھما رأفۃ" تمہیں پیار نہیں آنا چاہیے، رحم نہیں آنا چاہیے، تمہارے اندر نرمی نہیں ہونی چاہیے۔

اس نرمی کو رأفت کہتے ہیں کہ اس پر تکلیف آئے تو برداشت نہ ہو۔ پیار آ جائے اسے تکلیف سے بچانا چاہے، اس کو رأفت کہتے ہیں جس کا تقاضہ ہوتا ہے، کسی کو تکلیف سے بچانا، مصیبت سے بچانا، سزا سے بچانا، مشقت سے بچانا، محنت سے بچانا، عقاب سے بچانا، تو اللہ نے حضور ﷺ کو رؤف بنایا ہے اور اللہ پاک نے وضاحت فرمادی ہے ایسا رؤف کہ "عزیزٌ علیہ ما عنِتُّم" جو چیز تمہارے لئے مشکل ہوتی ہے۔ وہ اس پر بہت ہی شاق گزرتی ہے۔

رحیم کے معانی

"بالمومنین رء وف رحیم" وہ رحیم ہے، مہربان ہے، مہربانی ایسی، پیار ایسا کہ تمہارے والدین کے دل میں تمہارے لئے وہ رحمت نہ ہوگی جو ادھر ملے گی۔

دیکھا نہیں آپ نے کہ آپ پیدا بھی نہیں ہوئے اور حبیب کبریا ﷺ ساری ساری رات سونے کی بجائے رو رہے ہیں۔ کس لئے؟ تیرے لئے۔ ابوبکرؓ کے لئے نہیں، عمرؓ کے لئے نہیں، عثمانؓ کے لئے نہیں۔ جام پور کے مسلمان، چودھویں، پندرھویں صدی والو! تمہارے لئے۔

اصحاب رسولؐ کیلئے تقویٰ لازم ہے

ابوبکرؓ کے لئے رو کر دعائیں کرنے کی ضرورت نہیں۔

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ تربیت میں وہاں تک پہنچ چکے ہیں کہ اللہ کے فضل سے اب یہ جنت کے حق دار ہیں۔ اللہ کے رحمت کے حق دار بن چکے ہیں، اللہ نے جو معیار مقرر فرمایا ہے (جنتیوں کے لئے) اس معیار پر یہ پورے اتر چکے ہیں۔ اللہ نے جنت کس کیلئے بنائی ہے؟ متقین کے لئے۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ○

جنت اللہ نے بنائی ہے متقین کے لئے۔ کہ یہ تو تقویٰ کے اس درجے پر ہیں کہ جو اللہ نے "اولئک هم المتقون" فرمایا ہوا ہے۔ یہ تو تقویٰ اس کے درجے پر ہیں جو کہ اللہ نے فرمایا:

وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا.

وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى ...... کہ تقویٰ ان کو لازم کر دیا اللہ نے۔ تقوی ان کو لازم کر دیا لازم سمجھتے ہو۔ نہیں۔ برف کو ٹھنڈک لازم ہے۔ آگ کو تپش لازم ہے۔ سورج کو دن ہونا لازم ہے۔

نہیں ہو سکتا کہ سورج طلوع ہو چکا ہو دن نہ ہو......

نہیں ہوسکتا کہ برف ہو ٹھنڈی نہیں ہو......

نہیں ہوسکتا آگ ہو گرم نہ ہو......

نہیں ہوسکتا نبی کا صحابی ہو متقی نہ ہو......

اصحاب رسولؐ، اللہ کے فضل سے جنتی ہیں

اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا.

یہ تو وہ ہیں کہ تقویٰ ان کو لازم ہے......

اور جب تقویٰ لازم ہے تو جنت ان کے لئے بنی ہے۔

"اعدت للمتقین" جب بنی ہی ان کے لئے ہے تو یہ تو جنتی ہیں ہی۔ ہاں ہاں الگ بات ہے کہ یہ ہے اللہ کے فضل سے ہی،

یہ فضل ہی تو ہے، کہ اس نے چن کر اس دور میں بنایا......

یہ فضل ہی تو ہے اس نے چن کر محمد ﷺ کی محفل میں پہنچایا......

یہ فضل ہی تو ہے کہ اس نے چن کر ایمان بالرسول نصیب فرمایا......

یہ اللہ پاک کی طرف سے فضل ہی تو ہے کہ محمد ﷺ کا کلمہ نصیب فرمایا......

یہ اللہ کا فضل ہی تو ہے کہ اطاعت کی توفیق دی......

یہ اللہ کا فضل ہی تو ہے کہ چن کر حضور ﷺ کا شاگرد بنایا......

لیکن یہ اب اس درجے پر ہیں کہ اللہ کے فضل سے ہی، کہ ان کے اعمال تولے جائیں تو یہ جنتی ہیں۔

یہ میں ایک سوال کا جواب دے رہا ہوں کہ آقا ﷺ نے فرمایا:

لَنْ يَّدْخُلَ اَحَدَكُمُ الْجَنَّةَ بِعَمَلِهٖ ......

"کوئی بھی تم میں سے اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جا سکتا"۔

تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا:

وَلَآ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ......؟

کیا حضرت آپ بھی؟ فرمایا:

ولا انا، الا ان یتغمضنی اللہ بغفرانہ ......

ہاں میں بھی نہیں جاسکتا۔ مگر یہ کہ اللہ پاک مجھے اپنی مغفرت سے ڈھانپ دے۔ اللہ کے فضل کے سوا میں بھی نہیں جاسکتا، یہ صحیح ہے۔

لیکن یہ اللہ کا فضل ہی تو ہے جس نے یہ درجہ دیا ہے۔ اللہ کا فضل ہی تو ہے جس نے یہ توفیق بخشی ہے یہ اللہ کا فضل ہی تو ہے جس نے علم دیا آدمؑ کو اور سجدہ کروایا فرشتوں سے اگر یہی علم فرشتوں کو دیتا تو آدمؑ سجدہ کرتا۔ یہ اللہ کا فضل ہی تو ہے۔

قرآن کے نزدیک اصحاب رسولؐ کا معیار

لیکن عرض کررہا ہوں کہ اللہ کے فضل سے وہ اس مقام پر پہنچ چکے ہیں کہ جنت ان کے لئے بنی ہے۔ "اعدت للمتقین" اور قرآن نے متقین کے لئے جو معیار رکھا ہے وہ ان میں بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔ ہاں ہاں جن متقین کے لئے جنت تیار ہوئی ہے، "اعدت للمتقین" کون ہیں وہ۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○

متقین کون ہیں جو سراء اور ضراء دونوں حالتوں میں، حالت ایثار میں بھی حالت اعصاء میں بھی، مالداری کی حالت میں بھی غربت کی حالت میں بھی، جب زیادہ ہوتا ہے اپنے پاس تب بھی...... جب کم ہوتا ہے کہ اپنی کفایت نہ کرسکے تب بھی "ینفقون" ...... اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

تو میں یہی عرض کررہا تھا جناب کہ وہ اس مقام پر ہیں آپ ذرا دیکھو تو لیجئے کہ آقا ﷺ حکم فرماتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں لے آؤ تو وہ بچا کے کیا رکھتے ہیں؟ ان کا تو پھر حال یہی ہوتا ہے نا بقول اقبال کے۔

پروانے کو ہے چراغ بلبل کو پھول بس

صدیقؓ کے لئے ہے خدا کا رسول بس!

کیا بچا کے رکھیں گے؟ مال کیا بچائے وہ گھر نہیں بچاتے۔ گھر کیا بچاتے وہ علاقہ نہیں بچاتے وہ تو سب کچھ قربان کرتے ہیں اور حضور ﷺ کے پیچھے آتے ہیں۔

حضور ﷺ راتوں کو اٹھ اٹھ کر کن کیلئے روتے تھے؟

حضور روتے ہیں۔ ان کیلئے نہیں تیرے لئے۔ میرے لئے

کیونکہ وہ تو سامنے زیر تربیت ہیں......

نماز کی بات نہیں وہ تو جماعت نہیں چھوڑتے......

قرآن کریم میں کہیں بھی نماز چھوڑنے والوں کیلئے نہیں کیا گیا کہ ایسے مسلمان کہ جو نماز چھوڑتے ہوں وہ گنہگار ہیں۔

منافقین میں بھی یہ جرأت نہیں تھی کہ وہ نماز چھوڑ دیں......

منافق حالانکہ کافر تھے اندر سے وہ نماز کو فرض ہی نہیں سمجھتے تھے۔ لیکن یہ جرأت نہیں تھی کہ وہ نماز چھوڑ دیں۔

وَاِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى......

نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں لیکن سستی سے۔

"یُرَآءُوْنَ النَّاسَ" ......تو ایسا ہے کہ منافق بھی نماز پڑھتے ہیں ورنہ کہیں گے یہ مسلمان ہیں ہی نہیں۔ تو وہ دور تو ایسا ہے کہ منافق بھی نماز نہیں جماعت بھی مشکل سے چھوڑ سکتا ہے۔ تو اس دور کیلئے نہیں یہ رونا تیرے میرے لئے ہے کہ ہم ہیں مسلمان پکے۔ حضور ﷺ کے سچے امتی ہیں، پکے مومن ہیں، لیکن ماشاء اللہ نماز کبھی کبھی نصیب ہو جاتی ہے۔ ہیں ہم مسلمان، نام پکا مسلمان ہے۔ اگر کوئی کہے کہ تمہارے اسلام میں تمہاری مسلمانی میں کمزوری ہے تو لڑ پڑیں گے لیکن اگر اعمال کی طرف دیکھا جائے تو اللہ اللہ خیر صلا!

خیر عرض کر رہا تھا کہ حضور ﷺ کو محبت امت سے اس سے بھی زیادہ ہے جتنی والدین

کو اپنے بچے سے ہوتی ہے۔ تو ہم لاوارث نہیں ہیں، لاوارث کی مرضی ہے وہ جہاں مرضی چلا جائے۔ جو مرضی کھائے جس حال میں مرضی رہے۔ لیکن جو وارث والا ہے اس کیلئے قانون ہوتا ہے اس کیلئے راستہ متعین ہوتا ہے اور ربیع الاول نے آ کر ہمیں یہ احساس دیا ہے کہ آپ کیلئے صرف وارث نہیں بلکہ ایسا وارث ہے جس جیسا وارث کسی کو ملا ہی نہیں۔ جہاں رحمت اور شفقت کی انتہا ہے۔ مخلوق میں اس سے بڑی رحمت ہو ہی نہیں سکتی۔ مخلوق میں اس سے بڑی شفقت ہو ہی نہیں سکتی۔

حضور ﷺ نے راستے پر چلنا بھی سکھایا ہے

میرے دوستو! جب لاوارث نہیں ہیں تو ہمارے لئے قانون ہوگا۔ فرمایا ہاں تمہارے لئے راستہ ہے اٹھنے بیٹھنے کے لئے کھانے پینے کے لئے، چلنے پھرنے کیلئے، دوستی دشمنی کے لئے صلح جنگ کے لئے، تمہارے لئے ایک راستہ ہے، ایک معیار ہے، جو تمہیں تمہارے اس وارث نے صرف بتایا نہیں، سکھایا ہے۔ حبیب کریم نے صرف راستہ بتایا نہیں بابو سکھایا ہے یعنی خود کر کے دکھایا ہے۔ اور ایک جماعت تیار کی ہے اس راستے پہ چلنے والی۔ جماعت تیار کر کے اللہ کے حوالے کی ہے۔ جو ظاہر و باطن کے جاننے والا، جو ساری زندگی پہ نظر رکھنے والا، جو حرکتِ افعال کو بھی جانے، دل کے احوال کو بھی جانے، اس کے حوالے کیا کہ یہ تیار ہیں دیکھ لیجئے۔

اصحابِ رسولؐ باقی اُمت کیلئے معیار ہیں

اللہ نے دیکھ کر، جانچ کر اور پہلے سے علم کے باوجود پھر امتحان لے کر، مصائب ان پر بھیج کر، ان کو ماریں دے کر، ان کو خون نکلوا کر، ان کو میدان میں تکلیفوں سے دوچار کر کے اور ان کو مصائب کا سامنا کروا کر، اچھی طرح پرچہ لے کر اچھی طرح امتحان لے کر اس کے بعد رزلٹ بنوا کر فرمایا:

صائمین یہ ہیں تم صائمین بنو......

تم راکعین بنو یہ راکعین ہیں......

تم ساجدین بنو، یہ ساجدین ہیں......
تم "مقیمو الصلوۃ" بنو یہ "مقیمو الصلوۃ" ہیں......
تم منفقین بنو یہ منفقین ہیں......
تم ذاکرین بنو یہ ذاکرین ہیں......
تم خاشعین بنو یہ خاشعین ہیں......
تم عابدین بنو یہ عابدین ہیں......
تم جنتی بنو یہ جنتی ہیں......!!

اولئک هم الوارثون الذین یرثون الفردوس هم فیها خالدون ......

یہ صرف انداز خطابت نہیں، قرآن ادھر ہی راستہ دے رہا ہے کہ:

اولئک هم المومنون حقا......
اولئک هم الراشدون......
اولئک هم الفائزون......
اولئک هم المفلحون ......
اولئک هم المتقون......
اولئک هم الوارثون الذین یرثون الفردوس هم فیها خلدون......

تو میرے دوستو! نبی پاک ﷺ نے فرمایا یہ وہ ہیں جو اللہ چاہتا ہے...... یہ وہ ہیں جن پر انسانیت کو فخر ہے...... یہ وہ ہیں جن کی وجہ سے اللہ نے بشر کو مسجود ملائکہ بنایا ہے...... یہ وہ ہیں جن کے لئے جنت تیار ہوئی ہے...... یہ وہ ہیں جن کو محمدی ﷺ محنت کا نتیجہ کہا جا سکے......اور اب تمہارے لئے ان کو مثال بنا کے رکھ دیا گیا ہے۔

تم لاوارث نہیں ہو، تمہیں محمد ﷺ کے طریقے پر چلنا ہوگا اور چلنا ایسے ہوگا جیسے حضور ﷺ نے اُن کو چلایا ہے۔ ان کو حضور ﷺ نے ہاتھ پکڑ کر چلایا ہے۔ یہ حضور ﷺ کے سامنے چلے ہیں۔

جب یہ سبق پڑھتے ہیں تو مدرس مصطفیٰ ﷺ خود خوش ہوتے ہیں......
جب یہ مجلس میں بیٹھتے ہیں تو امیر مجلس آقا ﷺ خود ہوتے ہیں!

جب یہ لشکر میں چلتے ہیں تو قائد مصطفیٰ ﷺ خود ہوتے ہیں......
ان کی جنگ ہوتی ہے تو جنگ کا اعلان کرنے والے مصطفیٰ ﷺ ہوتے ہیں......
ادھر یہ جب بھی چلتے ہیں راستے میں ان کی قیادت مصطفیٰ ﷺ کرتے ہیں......
جب یہ اکٹھے ہوتے ہیں، سیادت مصطفیٰ ﷺ کرتے ہیں......
جب یہ جماعت بنتے ہیں، امامت مصطفیٰ ﷺ کرتے ہیں......!!

کامیابی اہل سنت بننے سے ہے

میرے دوستو! ہم لاوارث نہیں الحمدللہ! بولو، الحمدللہ! جب لاوارث نہیں ہیں تو ہمارے لئے راستہ متعین ہے۔ اور وہ کیا ہے حضور پاک ﷺ کا طرز زندگی اسوۂ حسنہ اور حضور ﷺ کے اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، صلح جنگ، قیادت سیادت، امامت تعلیم، تبلیغ دعوت، سب کو ملایا جائے۔ حضور ﷺ کے طریقے کو کیا کہتے ہیں؟ پتہ ہے ہاں ہاں زور سے کہہ دو کوئی ہم چوری نہیں کر رہے ہمارے پاس تقیہ وقیہ نہیں ہے۔ کھلی بات کر رہا ہوں کیا کہتے ہیں؟ ''سنت'' حضور ﷺ کی سنت ہے ہمارے لئے راستہ، اس راستے پر چلے آؤ۔ اس راستہ والے، (راستے کا نام کیا رکھا سنت) اور والے کی عربی کیا ہے (اہل) توجہ جناب کہ اہل وطن، واطن والے...... اہل بیت، بیت والے...... اہل مسجد، مسجد والے...... اہل مدرسہ، مدرسے والے...... تو سنت کے ساتھ اہل سے کیا مراد ہے؟ اہل سنت یعنی سنت والے بن جاؤ تمہارے لئے کافی ہے۔

سنت والے اہل سنت بن جاؤ تمہارے لئے کامیابی ہے۔ لیکن اہل سنت کہلانے سے نہیں۔ اہل سنت بننے سے۔ ایک ننگے سر آدمی کھڑا ہے وہ کہتا ہے میں پگڑی والا ہوں تو پگڑی والا کہلانے سے اس کے سر پر پگڑی نہیں آجاتی۔ نہ اسے وہ ثواب ملتا ہے۔ جو پگڑی باندھنے کا ہے۔

تو اہل سنت کہلا کر، ہمارے پاس سنت کوئی نہ ہو، اہل سنت کہلا کر ایک ایک قدم پر بدعت ہو......

اہل سنت کہلا کر، عقیدوں میں بدعت ہو......

اہل سنت کہلا کر اعمال میں بدعت ہو......

اہل سنت کہلا کر اذان میں بدعت ہو......

اہل سنت کہلا کر خوشی میں بدعت ہو......

اہل سنت کہلا کر غم میں بدعت ہو......

اہل سنت کہلا کر ساری زندگی میں بدعت کی بھر مار ہو......

جناب یہ اہل سنت نہیں، اہل سنت کہلانے سے کامیابی نہیں ہے۔ اہل سنت بننے سے کامیابی ہے۔ اہل سنت کہلا کر عمل سنت کے خلاف ہو تو خلاف ورزی کا جرم علیحدہ اور جھوٹے دعوے کا جرم علیحدہ۔

اہل سنت ہی اہل جنت ہیں

ایک تو وہ ہے اہل سنت کہلاتا ہی نہیں۔ وہ جدھر ہے ہر کوئی دیکھ لے گا، لیکن ایک ہے جو کہلاتا ہے میں "سنت والا" ہوں۔ اور اس کے پاس سنت ہے نہیں۔ تو ڈبل جرم ہوا یا نہیں ہوا۔ تو جناب عرض کر رہا ہوں اہل سنت بن جاؤ۔ پھر نہ بھی کہلاؤ گے تب بھی اہل سنت ہو۔ مسجد میں بیٹھے ہیں وہ اہل مسجد نہ کہلائیں، تب بھی وہ اہل مسجد ہیں۔ ہوٹل پہ بیٹھے ہیں وہ اہل مسجد کہلائیں بھی تو نہیں ہیں...... اہل مسجد مسجد میں بیٹھنے والے اپنے آپ کو نہ بھی کہیں تب بھی وہ اہل مسجد ہیں۔ لوگ کہیں یہ مسجد والے نہیں ہیں تب بھی وہ اہل مسجد ہیں بیٹھا ہے سینما میں کہتا ہے ہم اہل مسجد ہیں یہ اہل مسجد ہے؟ (نہیں)۔

تو بھرا پڑا ہے بدعتوں سے۔ اور کہے ہم اہل سنت ہیں۔ یہ اہل سنت نہیں ہیں بابو! کہلاوے یا نہ کہلاوے تو لاکھ مرتبہ کہہ یہ اہل سنت نہیں ہے۔ لیکن جن کے عقیدے میں سنت مصطفیٰ ﷺ ظاہر ہے، جن کے لباس پر سنت مصطفیٰ ﷺ ظاہر ہے، جن کی چال ڈھال پر سنت مصطفیٰ ﷺ ظاہر ہے...... جناب وہ اہل سنت ہیں ہی ہیں۔ تو کہے تب بھی ہیں تو نہ کہے تب بھی ہیں ہاں جو مسجد میں بیٹھے ہیں وہ اہل مسجد ہیں، جو سنت کے مطابق زندگی گزارتے

ہیں، جو چوبیس گھنٹے کی زندگی سنت کے مطابق گزارنے کے لئے، سیکھنے کے لئے اپنی زندگیاں لگائے ہوئے ہیں، یہ اہل سنت ہی ہیں تو کہے تب بھی ہیں تو انکا کرتا ہوا الٹا لٹک جائے تب بھی ہیں۔ جو سنت مصطفیٰ ﷺ کے مطابق زندگی گزاریں گے اہل سنت ہیں اور وہی اہل جنت ہیں۔

ہاں جناب توجہ! سنت، سنت کے کچھ حصے فرض ہوتے ہیں (سمجھنے کی بات ہے بابو) سنت کے کچھ حصے فرض ہیں۔ کچھ واجب ہیں کچھ مستحب ہیں، کچھ مسنون ہیں۔

یہ کہیں گے سنت کے حصے فرض کیسے؟ سنت تو ہے حضور ﷺ کا طریقہ (اس میں حضور ﷺ کی ساری زندگی مبارک آتی ہے) سنت کا وہ مطلب نہ سمجھنا کہ کریں تو ٹھیک ہے نہ کریں تو ان کی سنت فرض نہیں ہے۔ (یہ نہیں ہے) آپ دو رکعت نماز نفل بھی پڑھتے ہیں۔ پڑھتے ہیں نا۔ اس میں سجدہ ہے یا نہیں؟ (ہے) رکوع (ہے) قبلے کی طرف منہ کرنا (ہے) قرأت (ہے) فرض ہے واقعی اصلی، یہ نفل میں فرض کیسے آ گیا؟

جناب سنتِ مصطفیٰ ﷺ ہے مصطفیٰ ﷺ کا طریقہ، جس پر حضور ﷺ نے زندگی گزاری ہے۔ اس میں عقائد بھی آتے ہیں۔ اعمال بھی آتے ہیں فرائض بھی آتے ہیں واجبات بھی آتے ہیں۔ ساری زندگی کا ایک ایک زاویہ اور شعبہ آتا ہے۔ بس یوں سمجھئے اہل سنت اسے کہتے ہیں، جو اسی سے ڈرے جس سے ڈرنا مصطفیٰ ﷺ نے سکھایا ہو۔ اور اہل سنت اسے کہتے ہیں جو وہاں جھکے جس کے سامنے مصطفیٰ ﷺ نے جھکنا سکھایا ہو اور جہاں جھک کر دکھایا ہو۔

ابوبکرؓ و عمرؓ کا حضور ﷺ سے قبر و حشر کا ساتھ

اور اسی سے پیار کرے جس سے پیار کر کے حضور ﷺ نے دکھایا ہو۔ جس سے پیار کرنا حضور ﷺ نے سکھایا ہو۔

میں خواہ مخواہ نہیں کہہ رہا۔ دیکھو اہل سنت کا پیار خواہ مخواہ نہیں ہے۔ نظر کر کے دیکھو۔ کتابوں میں دیکھو تمہاری مرضی۔ سیدھی بات ہے سیدہ عائشہ ''رضی اللہ تعالیٰ عنہا'' فرماتی ہیں۔ جب سے میں ہوش سنبھالا ہے مجھے اچھی طرح یاد ہے کوئی دن مجھے یاد نہیں آتا جس دن صبح

شام ایک دن میں کم از کم ایک مرتبہ حضور ﷺ ابو کے گھر نہ آئے ہوں۔ ہمارے گھر نہ آئے ہوں، ابوبکرؓ پاس نہ آئے ہوں۔

تو حضور ﷺ پیار سکھا رہے ہیں یا نہیں سکھا رہے۔ بول بھئی ہاں اور اگر یوں نہیں سمجھتے تو آؤ چلئے چل کر دیکھیں کہ نبی پاک ﷺ آج بھی اپنے ساتھ ان کو رکھ ہوئے ہیں یا نہیں۔ اور آقا ﷺ سے پوچھ لیجئے کہ آقا ﷺ فرماتے ہیں صرف آج نہیں......

اَنَا وَابُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ خُلِقْنَا مِنْ تُرْبَةٍ وَاحِدَةٍ وَفِيْهَا نُدْفِنُ......

میں کیسے ساتھ نہ رکھوں کہ اللہ نے جہاں سے میری مٹی اٹھائی ہے وہیں سے ابوبکرؓ وعمرؓ کی مٹی اٹھائی ہے۔ اور جہاں میں دفن ہونگا وہیں میرے ساتھ یہ دفن ہونگے۔

حضور ﷺ نے کھڑے کر کے دکھایا کہ **"ھکذا نبعث یوم القیامة"** صرف آج کی بات نہیں کل قیامت میں جب اٹھیں گے تو ہم اسی طرح اٹھیں گے میرے ادھر ابوبکرؓ ہوں گے اور ادھر عمرؓ ہوں گے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والے کا جنازہ پڑھانے سے حضور ﷺ کا انکار

حضور ﷺ نے پیار بھی کر کے دکھایا اور حضور نے نفرت بھی کر کے دکھائی۔ فرمایا لے جاؤ اس کو یا رسول اللہ ﷺ جنازہ ہے جنازہ آپ پڑھائیں گے؟ فرمایا نہ! **"انه کان یبغض عثمان"** یہ عثمان سے دشمنی رکھتا تھا میں اس کا جنازہ نہیں پڑھتا۔

حضرت آپ تو رحمت اللعالمین ہیں، فرمایا اس کے باوجود......!

آپ تو صاحب خلق عظیم ہیں، آپ کا تو بہت بڑا اخلاق ہے فرمایا اس کے باوجود......!

بہت پیارے اور میٹھے ہیں۔ فرمایا اس کے باوجود، میں اس کا جنازہ نہیں پڑھتا۔ کیونکہ میری بات صرف اکیلی نہیں ہے نا۔ ادھر بھی تعلق ہے ادھر بھی تعلق ہے۔ کہتا وہ ہوں جو ادھر سے سکھایا جاتا ہے اور کرتا اس لئے ہوں کہ بعد والے سیکھ جائیں۔ کرتا وہ ہوں جو "وما

ینطق عن الھویٰ ،ان ھوا الا وحی یوحیٰ "......

ہاں ہاں اور 'ووجدک ضالاً فھدیٰ" ......

"ان اتبع الا ما یوحیٰ الی" ...... میں تو وہی کرتا ہوں جو میری طرف وحی ہوتی ہے۔تو میں اپنی مرضی سے کچھ کرتا نہیں ہوں۔اور صرف اپنے لئے نہیں کرتا۔

کرتا وہ ہوں جو ادھر سے سکھایا جاتا ہے۔

کرتا اس لئے ہوں کہ بعد والے سیکھ جائیں۔

کیونکہ میرے طریقے کا نام سنت ہوتا ہے۔سنتِ مصطفیٰ ﷺ ہے،اسوۂ مصطفیٰ ﷺ ہے۔

جس کے ساتھ میں پیار کروں گا،اس کے ساتھ آنے والے اہل سنت،اہل جنت پیار کریں گے......

اور جس سے میں نفرت کرونگا اس سے نفرت کرنا سنت ہو جائے گا......

جس سے میں نفرت کروں گا اس سے نفرت کرنا باعث دخول جنت ہو جائے گا۔

اخلاقیات پیغمبر کی سیرت سے ہٹ کر کچھ نہیں

اب کوئی کہے کہ نہیں اخلاق کا تقاضہ ہے۔میں پوچھتا ہوں خلق عظیم کا صاحب تُو ہے کہ مصطفیٰ ﷺ ہے؟ کیا تیرا اخلاق زیادہ ہے؟اب تُو کہے کہ جی دیکھو حسنِ اخلاق کی بات ہے......نہیں،نہیں!میں تجھے حضور ﷺ سے بڑا اخلاق والا نہیں مان سکتا۔میری مجبوری ہے میں تجھے حضور ﷺ سے آگے نہیں لے جاسکتا۔

حضور ﷺ سے آگے مخلوق میں کوئی جائے،کوئی جائے تُو کیا ہے؟......

میں کسی کو محمد ﷺ سے آگے برداشت نہیں کرتا۔اور کیوں کروں جب اللہ نے سب کو اکٹھا کر کے محمد ﷺ کو امام بنایا اور کیوں کروں جب حضور ﷺ نے فرمایا:

لَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا لَمَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِىْ......

اگر موسیٰ بھی میرے دور میں اس ظاہری زندگی میں ہوں تو موسیٰ کو میرے پیچھے چلنا پڑے گا۔

پیغمبر کی سیرت سے ہٹ کر کوئی راستہ قبول نہیں

تجھے کوئی حق نہیں، حضور ﷺ کے طریقے کی اصلاح کا تجھے کوئی حق نہیں۔ تجھے غلامی کرنی ہے تو کر، تابعداری کرنی ہے تو کر، محمد سے آگے جا کر تجھے کوئی راستہ نہیں مل سکتا۔

لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ......

تجھے آگے نہیں جانے دیا جا سکتا۔ بیعت یہ کی تھی کہ تو دیکھا جائے گا کہ میں سارا دین بدل ڈالوں؟

کل تو کہے کہ سجدے میں ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کی بجائے میں یاسین پڑھتا ہوں، پھر میں کیا کروں گا؟ میرے پاس ایک ہی تو جواب ہے کہ نہیں جناب یاسین کی برکت اپنی جگہ، لیکن سجدے میں یاسین پڑھنا حضور ﷺ نے نہیں سکھایا۔

کل تو کہے میں رکوع میں ''قل ھو اللہ'' پڑھتا ہوں۔ پھر میں کیا کروں گا؟ میرے پاس ایک ہی تو جواب ہے کہ جناب ''قل ھو اللہ'' کی برکت اپنی جگہ، دس مرتبہ پڑھنے سے جنت میں محل ملتا ہے، لیکن رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھوں گا ''قل ھو اللہ'' نہیں پڑھوں گا، کیونکہ حضور ﷺ نے رکوع میں ''قل ھو اللہ'' پڑھنا نہیں سکھایا۔

کل تو کہے اذان میں آخر میں آدھا کلمہ پڑھتے ہو پورا کرلو۔ اذان جب پوری ہو رہی ہے آخری الفاظ کیا ہیں ''اللہ اکبر، اللہ اکبر'' آخری الفاظ ہیں۔ ''حی علی الفلاح'' کے بعد ''لا الہ الا اللہ'' اذان ختم ہے۔ اب تو کہے اس کے بعد، آدھا کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' پورا کرلو، تو میری اذان بدلوا ڈالے ''محمد رسول اللہ'' تو اس طرح اذان ختم کرے تو پھر میں کیا کروں؟ اگر میں کہوں نہیں نہیں! تو پھر تُو کہے گا محمد رسول اللہ کو نہیں مانتا۔

میں نے دیکھا ہے میں نے تجربہ کیا ہے ایک نے کہا ''علی ولی اللہ'' میں نے کہا کلمے میں نہ ملا، کہتا ہے یہ علی ؑ کو نہیں مانتا۔ میں نے کہا علی مانتا ہوں۔ تیری ملاوٹ نہیں مانتا۔

اس نے اذان میں کہا ''اشھد ان علی ولی اللہ'' میں نے کہا یہ نہیں ہے اس نے کہا دیکھو نا علی ؓ کا دشمن ہے، میں نے کہا علی ؓ کا دشمن نہیں علی ؓ کا غلام ہوں۔ تیری ملاوٹ کا دشمن ہوں۔

اِس نے اذان میں الصلوٰۃ والسلام ملایا، میں نے کہا بھائی یہ نہ کہہ۔ اس نے کہا دیکھو یہ صلوٰۃ وسلام نہیں مانتے۔ میں نے کہا میں اپنے ساتھیوں کو بتلاتا ہوں روزانہ ہزار مرتبہ صلوٰۃ وسلام پڑھو، درود پاک پڑھو، درود پاک کا دشمن نہیں، درود کا منکر نہیں، تیری ملاوٹ کا منکر ہوں۔

میرا تجربہ ہے کہ ہر دشمن اسی راہ سے آیا ہے۔ یہ چیز اچھی ہے؟ کوئی اچھی نہیں ہے! سجدے میں قرآن پڑھنا اچھا نہیں، رکوع میں قرآن پڑھنا اچھا نہیں۔ کیوں، کہ جو چیز حضور ﷺ نے بتلائی ہو وہی اچھی ہے۔ جو حضور ﷺ نے نہیں بتلائی تو جتنا مرضی کہے اچھی ہے میں نہیں مانتا۔ اچھی ہوتی تو میرے نبی ﷺ ضرور بتلاتے۔

اب خواہ مخواہ میری اذان بدلوا ڈالے کہ دیکھو جی "لا الٰہ الا اللہ" کے بعد "محمد رسول اللہ" کہہ دیا تو کیا حرج ہے۔ کوئی حرج تجھے نظر نہیں آتا، مجھے بڑا حرج نظر آتا ہے۔ کہ میرے نبی ﷺ نے جو سکھایا تھا وہ طریقہ چھوٹ گیا۔

کلمہ میں تیری مرضی نہیں چلے گی، اذان میں تیری مرضی نہیں چلے گی۔ تو سیدھی بات ہے محبت میں تیری مرضی نہیں۔ دشمنی میں تیری مرضی نہیں۔ جس سے محبت محبوبؐ نے سکھائی ہے اس سے محبت کو ایمان سمجھتا ہوں اور جس سے نفرت نبی ﷺ نے سکھائی ہے اس سے نفرت کو ایمان سمجھتا ہوں۔

اہل سنت کا معنی کیا ہے!

میرے بھائیو! کامیابی اسی میں ہے کہ ہم سنت کے مطابق حضور ﷺ کی غلامی میں، تابعداری میں زندگی گزار دیں۔ نہ فکر میں پڑو۔ بڑے پڑھے لکھے بن گئے ہو۔ اب سوچتے ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طریقے کی اصلاح کس طرح کی جائے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عثمان رضی اللہ عنہ کے دشمن کا جنازہ بھی نہیں پڑھایا۔ آج وقت کا تقاضا ہے کہ ابوبکرؓ پر لعنتیں کرنے والے کا (جنازہ) پڑھایا جائے؟...... بڑے پڑھے لکھے وسیع الذہن بنے ہوتا!

وسیع الذہن، میرے نبی کو تم تنگ ذہن سمجھتے ہو؟ یہ تمہاری وسعت تمہیں مبارک ہو، مجھے وسعت بھی وہی چاہیے جو وہاں سے ملے، تنگی بھی وہی چاہیے جو وہاں سے ملے۔

اہل سنت کا معنی ہے مرتا مرجائے لیکن حضور ﷺ کے پیچھے آئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خوشی میں، غمی میں، لباس میں، سیرت میں، صورت میں، حضور ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ عقیدے میں اعمال میں حضور ﷺ کی سنت کا تابعدار بنائے۔

وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

فیضانِ نبوت (۱)

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم . بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم . یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًاO وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًاO قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ اختارنی واختار لی اصحابی. صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِکَ وَبَاقِیَۃً بِبَقَآءِ مُلْکِکَ عَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ لَا مُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ وَکَذٰلِکَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی الْمَلٰئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ، اَجْمَعِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

فیضانِ نبوت (۱)

قابل صد احترام علمائے کرام، سپاہِ صحابہؓ کے سرفروش ساتھیو! جام پور ضلع راجن پور کے غیرت مند باشعور مسلمانو! سنہ ۱۹۹۹ء کے جولائی کی گیارھویں شب آج مجاہد اسلام مولانا فیض الحق صاحب عثمانی، اللہ تعالیٰ اُن کو سلامت رکھے، کی دعوت پر اور یہاں کی سپاہِ صحابہ کے زیر انتظام آپ حضرات سے شرف ملاقات نصیب ہو رہا ہے اور مسجد خلفائے راشدین جامعہ فیض الہدیٰ عثمانیہ میں یہ عظیم کانفرنس فیضانِ نبوت کے نام سے انعقاد پذیر ہے۔ اللہ رب العزت ہم سب کی حاضری کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ (آمین)

ابتداء میں اپنے تمام دوستوں، ساتھیوں، علماء، عوام، غیرت منداور دینی درد رکھنے والے احباب اور اپنی ماؤں، بہنوں اور کارکنوں کو شیر اسلام، جرنیلِ سپاہِ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق کی رہائی پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی زندگی میں برکت عطا فرمائے اور اسلام کا اور اہلسنت کا یہ شیر دیر تک گرجتا رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے ہیرے بڑی دیر سے پیدا ہوتے ہیں اور قوم کو اُن کی قدر کرنی چاہئے۔

فیضانِ نبوت کی تشریح

آج اس پروگرام کا عنوان ہے فیضانِ نبوت۔ آج آپ نظر کریں، اس وقت رات ہے، رات کو سورج نظر نہ آئے لیکن ستارے چمک رہے ہوں......

کھیتی میں پانی نظر نہ آئے لیکن پودے مہک رہے ہوں......

باغ میں پانی نظر نہ آئے لیکن پھول مہک رہے ہوں تو کہا جائے گا فیض پانی کا ہے۔ ستارے چمک رہے ہوں، نظر سورج نہ آئے لیکن کہا جائے گا کہ یہ کرنیں سورج کی ہیں، یہ فیض سورج کا ہے کہ "نور القمر و نور النجوم مستفاد من نور الشمس"......

توجہ! ستارے چمک رہے ہیں۔ سورج نظر نہیں آتا، لیکن فیض بہر حال سورج کا ہے۔ (ٹھیک ہے نا!) رات کے وقت ستاروں کی چمک وہ سورج کا فیض ہے، اگر چہ وہ نظر نہ آئے۔ اس کو غروب ہوئے کئی گھنٹے گزر چکے ہوں، پانی کو زمین میں جذب ہوئے کئی دن گزر چکے ہوں لیکن اس وقت بھی پھولوں کی مہک اور فصل کی لہک یہ بتلا رہی ہے کہ یہ فیض پانی کا ہے۔ اگر چہ وہ گھنٹہ پہلے جذب ہو چکا ہو، زمین کے اندر دفن ہو چکا ہو۔

میرے دوستو! بھلی سے رحلت فرما چکے ہوں، بھلی، سے زمین میں روضۂ اقدس میں آرام فرما ہو چکے ہوں، بھلی، سے چودہ سو برس پہلے روضۂ اطہر کے اندر آرام فرما ہو چکے ہوں۔ بھلی سے ظاہری زندگی چھوڑ چکے ہوں، بھلی سے ہماری ملاقات ظاہری نہ ہو سکتی ہو، بھلی سے ہم ظاہری بات نہ سن سکتے ہوں لیکن......

اگر آج کہیں ہمیں حیا نظر آ رہی ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر آج صداقت نظر آ رہی ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر آج کہیں عدالت نظر آ رہی ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر آج کہیں حیا نظر آ رہی ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر آج کہیں سخاوت نظر آ رہی ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اقدارِ عالم میں اگر کہیں شجاعت نظر آ رہی ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر کہیں ریاضت نظر آ رہی ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر کہیں عبادت نظر آ رہی ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر کہیں غیرت نظر آ رہی ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر آج آذان آ رہی ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر آج کہیں اکنافِ عالم میں تلاوت سنائی دے رہی ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر آج کہیں رب کو سجدہ کیا جا رہا ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر آج عبادت کا نعرہ بلند ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر آج اکنافِ عالم میں کہیں اللہ کا نام بلند ہو رہا ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر کلمہ پڑھا جا رہا ہے تو فیض نبوت کا ہے......

بحر و بر میں، خشکی و تر میں، جہاں بھی اللہ کا نام ہو، اللہ کا ذکر ہو، کوئی اچھائی ہو، اخلاق کی بات ہو، بھلائی کی بات ہو، پوری دنیا میں جہاں بھی ہو، لیکن ہم یہ سمجھیں گے کہ آسمان کے جس کنارے پر کوئی ستارہ چمکے وہ روشنی سورج کی ہے، دنیا کے جس کونے میں، جس حصے میں کوئی اچھائی ہوگی ہم اسے فیضانِ نبوت سمجھتے ہیں۔

اگر آج پورے عالم میں کہیں کوئی اچھائی ہو، اگر کوئی چھوٹا بڑے کی تعظیم کرے...... شاگرد استاذ کی تکریم کرتا ہے...... اگر بچہ باپ کی عزت کرتا ہے...... اگر بچہ ماں کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے...... اگر بیوی شوہر کی اطاعت کرتی ہے...... اگر امی بچے کو کلمہ سکھاتی ہے...... اگر بچہ توتلی زبان سے اللہ اللہ کرتا ہے...... اگر آج کہیں بھی کوئی دوست دوست سے سچی محبت اور وفا کرتا ہے...... اگر کہیں کوئی فیصل بیٹھ کر عدالت اور انصاف سے فیصلہ کرتا ہے...... اگر کسی میدان میں کوئی مجاہد جہاد کرتا ہے...... ہاں ہاں!! آج وہ کشمیر ہو...... کارگل کی چوٹیاں ہوں...... افغانستان ہو...... پوری دنیا میں جہاں جو بھی ظلم کا، جبر کا مقابلہ کرتا ہے ہم سمجھتے ہیں یہ ساری کی ساری چمک نبوت کی، دمک نبوت کی، فیض نبوت کا، ہاں بجلی سے ہزار کلومیٹر، لاکھ کلومیٹر دور ہو لیکن جہاں اگر یہ برق چمک رہا ہو، یہ لائٹ چل رہی ہے، تو کہا جائے گا کہ اصل فیض جو ہے وہ مرکز کا ہے۔

فیضانِ نبوت کے بغیر دنیا اچھے اوصاف سے محروم ہوتی

اگر وہاں سے بجلی بند ہوتی، وہاں سے کرنٹ نہ ملتا، کنکشن کٹ جاتی، یہاں یہ بلب نہ جلتا۔ میں کہتا ہوں نبوت سے فیض نہ پہنچتا اگر کنکشن ملا نہ ہوتا، آج حیا نہ ہوتی۔

نبوت سے کنکشن نہ ملتا، آج صداقت نہ ہوتی......

اگر نبوت سے کنکشن نہ ملتا، آج دنیا میں عدالت نہ ہوتی......

اگر نبوت سے کنکشن نہ ملتا، آج کہیں حیا نہ ہوتی......

اگر نبوت سے کنکشن نہ ملتا، کوئی بہادر میدان میں نہ بیٹھتا......

اگر نبوت سے کنکشن نہ ملتا، کوئی حق وصداقت کا نعرہ بلند نہ کرتا......

اگر نبوت سے کنکشن نہ ملتا، کوئی جیل میں قرآن نہ پڑھتا......

اگر حق وصداقت والا نبوت سے کنکشن نہ ملتا، آج کوئی حق کا نعرہ اسٹیج پہ بلند نہ کرتا......

اگر نبوت سے کنکشن نہ ملتا، آج کوئی قرآن نہ پڑھتا......

اگر حق وصداقت والا نبوت سے کنکشن نہ ملتا، کسی کے پاس غیرت نہ ہوتی ...

اگر نبوت سے کنکشن نہ ملتا، کوئی آج رب کا نام نہ لیتا......!!

آج حافظ قرآن پڑھ رہا ہے آپ لے جائیں یہ کنکشن نبوت تک پہنچے گا......

آج حافظ قرآن پڑھ رہا ہے اس کی آپ سند لیں یہاں سے نبوت تک پہنچے گی......

قاری تجوید سے قرآن کریم کے الفاظ ادا کر رہا ہے اس کی آپ یہاں سے سند لیں نبوت تک پہنچے گی......

آج اگر مبلغ حق کی تبلیغ کر رہا ہے اس کی سند لے جایئے نبوت تک پہنچے گی......

آج عالم کے کسی کونے میں کوئی حق وصداقت کی بات ہو رہی ہو کنکشن نبوت تک پہنچے گا......

یہ سلسلہ نبوت تک پہنچے گا...... اور میں نے عرض کیا کہ سینکڑوں میل دور ہونا کوئی بات نہیں، اصل فیض مرکز سے آ رہا ہے، اسی طرح سینکڑوں برس دور ہونا کچھ مخل نہیں۔ آج جو اچھائی نظر آ رہی ہے یہ فیضانِ نبوت کا صدقہ ہے اور آقا ﷺ نے فرمایا

"انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق ......

فرماتے ہیں کہ میں بھیجا گیا ہوں اخلاق کی تتمیم کیلئے، تمام اچھائیاں، تمام بھلائیاں، پوری کرنے کے لئے۔

حضور ﷺ کے بعد کوئی آتا تو کیا لاتا؟

تکمیل کے لئے جو حضور تشریف لائے تو پیچھے کوئی بھلائی چھوڑی نہیں۔ سب کچھ لے کر آئے۔ ہر بھلائی، ہر نیکی، ہر اچھائی لے کر آئے۔ پیچھے کچھ...... (چھوڑا نہیں!) اب کوئی آئے گا تو کیا لائے گا؟ جو رب پاک کو ادھر بھیجنا تھا وہ تو محبوبؐ کو دے کر بھیجا۔ پہلوں کو بہت کچھ دیا، لیکن محبوبؐ کو جب بھیجا تو سب کچھ دیا۔ جو بھیجنا تھا وہ سب دے کر بھیج دیا۔ پیچھے بچا کر نہیں رکھا۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
اور تیرے کمالات کسی میں نہیں مگر دو چار

(حضرت تھانویؒ)

آقا کو سب کچھ دے کر بھیج دیا۔ پیچھے کچھ بچا کے نہیں رکھا۔ پہلوں کو دیا، لیکن جو اس وقت کے موافق تھا وہ دے کر بھیجا کہ آپ یہ لے جائیں، آپ کے بعد وہ آئیں گے وہ لائیں گے۔ یہ تو آپ لے جائیں باقی وہ لائیں گے۔ یہ آپ لے جائیں باقی بعد والے لائیں گے، اور جب محبوبؐ کو بھیجا تو فرمایا آپ سب کچھ لیتے جائیں کہ بعد میں کوئی آنے والا نہیں۔

سراجِ منیر کی فیض رسانی

جب آقا کو اللہ نے بھیجا تو سب کچھ "مکارم الاخلاق" میں سے دے کر بھیجا، اور فرمایا:

"ما کان محمد ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین.

خاتم النبیین بنا دیا، اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا......اور ساتھ ہی تشبیہاً لقب رکھا کہ میرے محبوبؐ سراج منیر ہیں۔ یہ چراغ روشن ہیں......اب اگر بجھا ہوا چراغ، چراغ روشن کے ساتھ ملایا جائے، وہ روشن دوسرا بجھا ہوا اس کے ساتھ ملے، وہ روشن۔ تیسرا بجھا ہوا اس کے ساتھ ملے وہ روشن۔ چوتھا بجھا ہوا وہ اس کے ساتھ ملے وہ روشن، چلتے جایئے یہ سلسلہ سینکڑوں میں جائے، ہزاروں میں جائے، لاکھوں، کروڑوں میں چلا جائے، اربوں کھربوں میں چلا

جائے لیکن اس لو میں کمی نہیں آئے گی۔

میرے دوستو! یہ فیض چلتا جائے گا، یہ روشنی چلتی جائے گی، جو روشنی پہلے چراغ میں تھی وہی روشنی دوسرا چراغ لے گا، وہی روشنی تیسرا چراغ لے گا، وہی پانچواں چراغ لے گا، اصل الاصول اگرچہ پہلا ہو...... وہ پہلا نہ ہوتا تو دوسرا نہ ہوتا...... وہ دوسرا نہ ہوتا تو تیسرا نہ ہوتا...... وہ تیسرا نہ ہوتا، وہ چوتھا نہ ہوتا...... پہلا نہ ہوتا تو لاکھوں نہ ہوتے...... وہ پہلا نہ ہوتا کروڑوں نہ ہوتے...... وہ پہلا نہ ہوتا وہ اربوں نہ ہوتے۔ اصل الاصول اگرچہ اول ہے لیکن فیض میں کمی نہیں آئے گی۔ وہ اسی طرح محفوظ رہے گا۔

سراجِ منیر کی روشنی کبھی کم نہیں ہوگی

ہدایت مصطفیٰ کے پاس سے صدیق اکبر تو ملی، صدیقؓ نے کلمہ اوّل پڑھا، وہ نہ پڑھتے پیچھے فیض نہ پہنچتا۔ اب جو آتا گیا، صدیقؓ کے پیچھے کھڑا ہوتا گیا، لائن بنتی گئی۔ اب دو آئے، جب تیسرا آیا، چوتھا آیا، پانچواں آیا، چھٹا آیا، یہ بڑھتے بڑھتے سینکڑوں تک، سینکڑوں سے ہزاروں تک، ہزاروں سے لاکھوں تک، لاکھوں سے کروڑوں تک، کروڑوں سے اربوں تک، اربوں سے کھربوں تک، قیامت تک یہ امت بڑھتی جائے گی، یہ چراغ روشن ہوتے جائیں گے۔ لیکن میرے دوستو! جیسے روشنی پہلے تھی وہی روشنی آخر تک رہے گی۔ اس میں فرق نہیں آئے گا۔

جیسے کلمہ پہلے محفوظ تھا وہی کلمہ آخر تک محفوظ رہے گا۔
جیسے اذان پہلے تھی، وہی اذان آخر تک رہے گی۔
جو نماز پہلے تھی وہ نماز آخر تک محفوظ رہے گی۔
جو قرآن پہلے تھا اس میں ایک شوشے کا، ایک نقطے کا، ایک زبر وزیر کا فرق نہیں آئے گا۔

اسلام تابندہ رہے گا، پائندہ رہے گا، روشن رہے گا، چراغ اگرچہ پہلے کے سب طفیلی ہیں، پہلے سے فیض یافتہ ہیں، اصل الاصول اول ہے، لیکن روشنی میں کمی نہیں آئے گی، وہ اسی

طرح محفوظ رہے گی۔

ہر چراغ اپنے ظرف کے مطابق روشنی لے گا

اسی طرح چمک دمک دیتی رہے گی۔ اسی طرح آقاؐ سے سب نے فیض لیا، اب قیامت تک اس فیض میں کمی نہیں آئے گی۔ لینے والے کا ظرف جتنا ہوگا روشنی اتنی ملے گی۔ اپنا برداشت کا مسئلہ ہے، جتنی وولٹیج اور برداشت ہوگی، اتنی فیض اور روشنی لی جائے گی۔ لیکن دینے والے میں، پہنچانے والے میں، اسلام میں، پاور میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ برداشت ہے، جو جتنا برداشت کرے، کوئی صرف ناظرہ قرآن پڑھ لے گا، کوئی صرف حافظ بن جائے گا ،کوئی قاری بن جائے گا، کوئی عالم بن جائے گا، کوئی صرف کلمہ پڑھ لے گا، مسلمان بن جائے گا، کوئی ولی کامل بنے گا، کوئی غوث وقطب بنے گا، یہ اپنے اپنے برداشت کا مسئلہ ہے، جتنی وولٹیج کی برداشت ہوگی اتنی روشنی لی جائے گی۔ لیکن مرکز سے نہ اس وقت کمی تھی، نہ فیضان میں اس وقت کوئی کمی ہے۔

میرے دوستو! روشنی اتنی ہی محفوظ رہے گی، اس میں فرق نہیں آئے گا، کلمہ وہی رہے گا، وہ محفوظ رہے گا، اذان وہی محفوظ رہے گی، قرآن وہی محفوظ رہے گا، سنت وہی محفوظ رہے گی، آقاؐ کی سیرت وہی محفوظ رہے گی، کوئی فرق نہیں۔ اُس وقت اگر کوئی تابعداری کرنا چاہتا اسے آقاؐ کا طریقہ معلوم ہوسکتا تھا۔ آج اگر کوئی تابعداری کرنا چاہے تو اسے آقاؐ کا طریقہ معلوم ہوسکتا ہے۔

آج بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ آقاؐ کے کپڑے کیسے تھے؟......

آج بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ محبوبؐ کی داڑھی مبارک کیسی تھی؟......

آج بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ آقاؐ کا اٹھنا کیسا تھا؟......

آج بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ آقاؐ کا بیٹھنا کیسا تھا؟......

آج بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ آقاؐ کی تبلیغ کیسی تھی؟......

آج بھی معلوم ہوسکتا ہے، حضورؐ کی امامت کیسی تھی؟......

آج بھی معلوم ہوسکتا ہے، حضور کی ریاضت کیسی تھی؟ عبادت کیسی تھی؟ اور جہاد کے میدان میں قیادت کیسی تھی؟......

آج اگر میری ماں، میری بہن، بیٹی پردہ کرتی ہے، یہ فیض نبوت کا ہے......

اگر آج بیٹا باپ کی عزت کرتا ہے تو یہ فیض نبوت کا ہے......

آج اگر شاگرد دوزانو ہو کر استاذ کے سامنے بیٹھتا ہے، یہ فیض، یہ سارے کا سارا فیض نبوت کا ہے......

آج ہدایت کی کوئی روشنی تمہیں ٹمٹماتی نظر آتی ہے تو یہ فیض وہی نبوت کا ہے۔

سراج منیر سے فیض یافتہ روشن ستارے

میرے دوستو! کیونکہ حضورؐ نے تمام اخلاق سکھائے بلکہ عملاً کر کے دکھائے، حضورؐ تمیم اور تکمیل لئے آئے، نہ صرف بات لائے بلکہ بات کے ساتھ اللہ کی جماعت لائے۔ حزب اللہ "اولٰئک حزب اللہ"......وہ اللہ کی جماعت حضورؐ نے بنائی اور پیش کی کہ:

لوگو! میں صداقت کی تعلیم دیتا ہوں اور نمونہ صدیقؓ پیش کرتا ہوں!

میں کفار پر شدت کی، امر اللہ میں، اللہ کے معاملے میں شدت کی تعلیم دیتا ہوں، اور "اشدھم فی امر اللہ" عمرؓ پیش کرتا ہوں!

میں حیا کی تعلیم دیتا ہوں اور جس سے فرشتے آسمانی بھی حیا کریں، وہ عثمانؓ نمونے کے طور پر پیش کرتا ہوں۔

میں قضائے حق، صحیح فیصلے کی تعلیم دیتا ہوں اور نمونے کے طور پر علیؓ کو پیش کرتا ہوں۔

میں شجاعت کی تعلیم دیتا ہوں، قربانی کی تعلیم دیتا ہوں اور نمونے میں اپنے چچا شیر خدا حمزہؓ پیش کرتا ہوں!

میں بہادری کی تعلیم دیتا ہوں اور نمونے کے طور پر سیف اللہ خالدؓ پیش کرتا ہوں!

میں توکل کی تعلیم دیتا ہوں اور نمونے میں ابوذرؓ پیش کرتا ہوں!

میں قرأت قرآن کی تعلیم دیتا ہوں اور نمونے میں ابی ابن کعبؓ پیش کرتا ہوں!
میں فقہ کی تعلیم دیتا ہوں اور ابوعبیدہ بن جراحؓ کو نمونے میں پیش کرتا ہوں!!
حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مکارم الاخلاق سکھائے، اعلیٰ درجے پر سکھائے، اور عملاً خود کر کے دکھائے۔ لیکن شاید کوئی کہے آپ تو نبی ہیں اور کوئی نہیں کرسکتا۔ آقا نے پھر نبوت کے فیض سے صحابہ کو تیار کر کے دکھایا کہ نیت سچی ہو تو صدیقؓ بنتا ہے۔ نیت سچی ہو تو "اشدھم فی امر اللہ" عمرؓ بنتا ہے۔ نیت سچی ہو، حیادار پیغمبر سے صحیح کنکشن جوڑ لیا جائے تو عثمانؓ ایسا بنتا ہے کہ آسمانی فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔
میرے دوستو! رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف بات نہیں بلکہ ساتھ جماعت بھی تیار کر کے دی۔ عملی طور پر Practicaly تعلیم دی، تجرباتی دنیا میں تعلیم دی، کہ یہ ہے میری تھیوری، یہ ہے پریکٹیکل...... یہ ہے بات اور یہ ہے عملی جماعت۔ اب آؤ ان کی تابعداری کرو۔ میں نے یہ پیش کر دیئے۔ اللہ نے مجھے بھیجا کہ جاؤ حق کی تعلیم دو، "مکارم الاخلاق" تعلیم دو۔ میں نبی بن کر آیا اور میں نے آ کر یہ جماعت بنائی ہے۔ اب آؤ اگر تمہیں میری تابعداری کرنی ہے تو صدیقؓ کر کے دکھائے گا، تمہیں میرا کلمہ پڑھنا ہے تو صحابہؓ پڑھ کے دکھائیں گے۔ تمہیں میری اتباع کرنی ہے تو صحابہؓ کر کے دکھائیں گے۔ اب یہ میری اتباع کریں گے تم ان کی اتباع کرو گے، ان کا کنکشن مجھ سے جڑے گا، تمہارا ان سے جڑے گا، پھر ان کا ان سے جڑے گا، بعد والوں کا اُن سے جڑے گا، پھر جن کا ان سے جڑے گا، بعد والوں کا اُن سے جڑے گا...... یہ لائن، یہ رَو، یہ روشنی، یہ پاور، یہ قوت چلتی رہے گی اور یہ آخر تک بس چلتی رہے گی، یہ بجلی چلتی رہے گی۔ یہ روشنی آتی رہے گی۔
میرے دوستو! جہاں جہاں تک کنکشن ملتا جائے گا، وہاں وہاں یہ سب کچھ پہنچتا جائے گا۔ توجہ! جہاں سے کنکشن کٹ گیا، وہاں وہ روشنی نہیں پہنچے گی۔ جہاں تک کنکشن ملا ہوگا وہاں یہ سب کچھ پہنچے گا اور جہاں کنکشن کٹ جائے گا وہاں یہ بات نہیں پہنچے گی۔ کنکشن جڑا ہے تو بلب چلے گا۔ کنکشن جڑا ہے تو پنکھا چلے گا۔ کنکشن جڑا ہے تو روشنی ملے گی۔ کنکشن جڑا ہے تو ہیٹر چلے گا۔ کنکشن جڑا ہے تو فریزر چلے گا۔ کنکشن جڑا ہے تو اے سی چلے گا اور کنکشن کٹ گیا اب کچھ

نہیں چلتا۔

میرے دوستو! کنکشن جڑا ہے صداقت موجود ہو گی......

کنکشن کٹ گیا صداقت کی بجائے جھوٹ اور تقیہ آ جائے گا......

کنکشن جڑا ہے عدالت ملے گی، کنکشن کٹ گیا تو بے غیرتی اور متعہ آ جائے گا۔

کنکشن جڑا ہے تو حیاء ہو گی، کنکشن کٹ گیا تو بے حیائی اور بے پردگی ہو گی۔

کنکشن جڑا ہے شجاعت ملے گی، کنکشن کٹ گیا بزدلی ملے گی۔

کنکشن جڑا ہے تو ایمان ملے گا، کنکشن کٹ گیا تو کفر ملے گا......

کنکشن جڑا ہے تو روشنی ملے گی، کنکشن کٹ گیا تو اندھیرا ملے گا......

ظلمات بھری دنیا میں ایک ہی نور

علم روشنی ہے جہل اندھیرا ہے...... انصاف روشنی ہے ظلم اندھیرا ہے...... ہدایت روشنی ہے ضلالت اندھیرا ہے...... توحید روشنی ہے شرک اندھیرا ہے...... اسلام روشنی ہے کفر اندھیرا ہے...... غیرت روشنی ہے اور بے غیرتی اندھیرا ہے...... حیا روشنی ہے بے حیائی اندھیرا ہے...... قرآن آیا، نبی لایا اور فرمایا، اس لئے بھیجا:

"لتخرج الناس من الظلمات الی النور "

تاکہ آپ لوگوں کو تمام ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے آئیں۔ توجہ! ظلمت نہیں ظلمات:

ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ .

ظلمت نہیں ظلمات، کئی اندھیرے اور انوار نہیں نور، ظلمت نہیں ظلمات، ایک اندھیرا نہیں کئی اندھیرے اور ادھر انوار نہیں نور۔ نور کا معنی روشنی۔ کئی اندھیروں کا حل ایک ہی نور ہو گا، انوار نہیں۔ فرمایا، ایک ہی نور۔

دنیا بھر کی ظلمتیں ایک ہی نور سے کافور

آسان مثال دوں۔ آپ کو گرمی کی تکلیف ہے، بجلی آ گئی، پنکھا چل گیا، آپ کو

سردی کی تکلیف ہے، بجلی آ گئی ہیٹر چل گیا...... آپ کو اندھیرے کی تکلیف ہے، بجلی آ گئی بلب جل گیا...... آپ کو جو بھی تکلیف ہو اس کے لئے بجلی ایک علاج ہو گی...... آپ کی تکلیف سردی کی ہو، تب علاج بجلی ہے...... آپ کو تکلیف گرمی کی ہو، تب علاج بجلی ہے...... آپ کو تکلیف اگر اندھیرے کی ہو تب علاج بجلی ہے۔ آپ کو تکلیف تھکاوٹ اور محنت کی ہے بجلی آ گئی، اب مشین چل پڑی۔ آپ ہاتھ سے کتر کرتے تھے، آپ ہاتھ سے مشین چلاتے تھے، بجلی آ گئی آپ کی تھکاوٹ ختم۔ تھکاوٹ کی تکلیف، علاج وہی بجلی...... اندھیرے کی تکلیف، علاج وہی بجلی...... گرمی کی تکلیف، علاج وہی بجلی...... سردی کی تکلیف، علاج وہی بجلی......!!

ہاں دوستو! اسی طرح اللہ نے نبوت کا ایک نور بھیج دیا، ایک قرآن بھیج دیا، ایک اسلام بھیج دیا۔ اب تکلیف کذب کی ہے، علاج وہی نبوت ہے...... نورِ نبوت ہے...... وہ اندھیرا ظلم کا ہے، علاج وہی نورِ نبوت ہے...... اور بے حیائی کا اندھیرا، علاج وہی نورِ نبوت ہے...... ظلم کا اندھیرا، علاج وہی نورِ نبوت ہے...... بے غیرتی کا اندھیرا، علاج وہی نورِ نبوت ہے...... فحاشی کا اندھیرا، علاج وہی نورِ نبوت ہے...... بے پردگی کا اندھیرا، علاج وہی نورِ نبوت ہے...... ظلم کا اندھیرا، علاج وہی نورِ نبوت ہے...... جہل کا اندھیرا، علاج وہی نورِ نبوت ہے...... گستاخی کا اندھیرا، علاج وہی نورِ نبوت ہے...... نافرمانی کا اندھیرا، علاج وہی نورِ نبوت ہے...... معصیت کا اندھیرا، علاج وہی نورِ نبوت ہے...... ساری کائنات کے اندھیرے ملا لیجئے، لیکن جب آفتابِ نبوت چمکا (جیسے ایک بجلی آ جائے ساری تکلیفیں ختم) ایک نبوت کی برقی شعاع آ گئی، ساری تکلیفیں ختم۔ محمد عربی ﷺ آ گئے ساری گمراہیاں ختم، سارے اندھیرے ختم، نورِ نبوت چمکا، سارے اندھیرے گئے۔

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۔ ہر اچھائی حضورؐ سے آئی۔

باقی تو وہاں آ کر لو لگانے والے روشن ہوئے نا! بجھا ہوا چراغ، سراج منیر سے ملا وہ روشن ہوا۔ جو بجھا ہوا چراغ ملے گا وہ روشن ہو گا۔ ہر چراغ ملنے سے روشن ہو گا؟ (نہیں)۔ وہی ہو گا جس میں فتیلا بھی ہو تیل بھی ہو، روئی بھی ہو تیل بھی ہو، اگر فتیلا اور تیل نہ ہو، وہ آ کر منہ

لگائے گا مزید اس کا منہ کالا ہوگا روشن نہیں ہوگا۔ جب سورج کے سامنے ستارہ ہوگا وہ تو چمکے گا، سورج کے سامنے تَوا ہوگا وہ نہیں چمکے گا۔ چراغ سے فتیلے اور تیل والا چراغ ملے گا وہ تو روشن ہو گا، بن فتیلے اور بن تیل کے آ کر ملے گا اس کا مزید منہ کالا ہوگا۔ وہ ابولہب، ابوجہل بنے گا، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہیں بنے گا۔

خوش قسمتی ہو، اللہ کی چاہت ہو، اور قبول ہو، انابت ہو تبھی روشنی ملتی ہے۔ میرے دوستو! اگر ضد ہے اور انابت سے خالی ہے، قبولیت سے خالی ہے، پھر یہ روشنی نہیں ملتی۔ انصاف سے خالی ہے پھر یہ روشنی نہیں ملتی۔ وہ چراغ آج تک جلتے آئیں گے، دلائل کی روشنی آج تک ملتی رہے گی۔ اب بھی کوئی دل میں اگر انابت رکھ کر قبولِ حق کی لیاقت وصلاحیت رکھ کر آج بھی آئے گا، دلائل سنے گا، وہ بھی روشن ہو جائے گا۔ وہ بھی باقیوں کے لئے راہِ ہدایت دکھانے والا بن جائے گا۔ خود بھی ہدایت پہ آ جائے گا۔ لیکن ضد لے کر آج بھی کوئی قرآن کے پاس آ جائے، مزید اس کا منہ کالا ہوگا، مسلمان نہیں بنے گا۔ اگر فتیلا اور تیل ہو، روشن ہونے کی نیت سے نہ بھی آ جائے، صرف آ کر اتفاقاً بھی لگ جائے تو روشن ہو جاتا ہے۔ انصاف دل میں ہو، قبولِ حق کی بات ہو، ضد نہ ہو، فکر کا مادہ ہو، تو پھر ماننے کے لئے نہیں مارنے کیلئے آ رہا ہو، جام پوروالو! ماننے کیلئے نہیں مارنے کے لئے آ رہا ہو، لیکن فتیلا موجود تیل موجود، قبولِ حق کی لیاقت وصلاحیت، منطقی قوت موجود ہے تو پھر آنے والا نیت جس سے بھی آئے اتفاقاً بھی لَو کے ساتھ لگ گیا تو روشن ہو جاتا ہے۔ روشن ہونے کے لئے نہ آئے لیکن لگ جو گیا، فتیلا موجود تھا، تیل موجود تھا، وہ بھڑک اٹھا اور روشن ہو گیا۔ ہاں ماننے کے لئے نہیں مارنے کیلئے آ رہا ہو لیکن قرآن کی روشنی کی لَو کے ساتھ لگ جو گیا، نورِ نبوت سے مَس جو ہو گیا، مَس ہوتے ہی وہ روشن ہو جاتا ہے، اور باقیوں کے لئے راہِ ہدایت کا ستارہ بن جاتا ہے۔ تو اعلانِ نبوت ہوتا ہے کہ یہ اتنا روشن ہے، اتنا باصلاحیت ہے، اگر نبوت کا دروازہ کھلا ہوتا تو یہ نبی بنتا۔

ہر اچھائی نبوت سے آئی، روشنی تمام کی تمام سورج سے آئی...... وہ قمر نے لی ہے تو سورج کی...... وہ ستاروں نے لی ہے تو سورج کی...... آسمان کے جس کونے پر بھی ستارہ

ہو، لیکن وہ چمک اصل سورج سے لے رہا ہے، کائنات میں زمانی اور مکانی لحاظ سے جس بھی حصے میں آئے لیکن جہاں اچھائی پہنچتی ہے، یہ آفتابِ نبوت کی کرن ہے، یہ روشنی اصل نبوت کی ہے۔

ہمارا کنکشن مرکز سے جڑا ہوا ہے

لیکن میرے دوستو! یہ تب تک ہی بات پہنچے گی جب کنکشن جڑا رہے۔ جب درمیان میں رکاوٹ آجائے، کہتے ہیں چاند کو گہن لگ گیا، کیوں لگا؟ کہتے ہیں جی آفتاب اور مہتاب کے درمیان، سورج اور چاند کے درمیان زمین آ گئی۔ یہ شعاعیں وہاں نہ پہنچیں، درمیان میں راستہ کٹ گیا۔

اسی طرح اگر کہیں گہن لگتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ درمیان میں کوئی اور آجاتا ہے، ہمارے پاس وہاں سے یہاں تک سارے روشن ہیں۔ کنکشن جڑا ہوا ہے، سند مسلسل متصل صحیح ہے، وہاں سے یہاں تک سارے روشن ہیں، اگر بیچ میں کوئی فیوز اڑ جاتا، کوئی طبقہ، کوئی دور کلی طور پر خراب ہو جاتا، وہ روشنی یہاں تک منتقل نہ ہوتی، اور جن کا حلقہ کٹ گیا، جن کی کنکشن کٹ گئی ہے، جن کا واسطہ کٹ گیا...... میں عرض کر رہا تھا، ان کے پاس کچھ نہیں پہنچا۔

جن کا کنکشن کٹ گیا ان کا کچھ نہیں بچا

نبوت سے کنکشن جڑا ہوا نہیں ہے، نبوت سے کنکشن جڑا ہوتا تو اس میں حیا ہوتی۔ توجہ! کوئی پوچھنے کی بات ہے، کوئی بتانے کی بات ہے، یہ تو پوری کائنات جانتی ہے، غیرت آتی کیسے ہے؟ جب غیرت کے بادشاہ کا انکار کیا کنکشن کٹ گیا۔

میں عرض کر رہا تھا کہ اللہ کے نبی نے حق انصاف سکھایا، اور فرمایا "واقضاهم علیؓ" فیصلے میں اول نمبر علیؓ کا بیان کرتا ہوں، قوتِ فیصلہ نبوت سے آ رہی تھی، حق کا فیصلہ نبوت سے آ رہا تھا، جنہوں نے کنکشن ملا کے رکھا ان کے پاس حق کا عقیدہ آیا کہ:

"ولا تزر وازرۃ وزر اُخریٰ"

"ایک کا بوجھ دوسرا نہیں اٹھائے گا" ہر شخص جو کرے گا وہی بھرے گا۔

لیکن جنہوں نے اس علیؓ کو بزدل مانا، اس کے فیصلے کو غلط سمجھا اور کہا علیؓ کا فیصلہ کیا ہے؟ وہ بیعت کرتا ہے، ہم نہیں مانتے۔ وہ امام مان کر پیچھے نماز پڑھتا ہے، ہم لائق نہیں سمجھتے۔ وہ مصلیٰ رسولؐ پہ لاتا ہے، ہم نہیں مانتے۔ وہ فیصلہ کر کے نبوت کے ساتھ، مصطفیؐ کے ساتھ روضۂ اطہر میں سلاتا ہے، یہ علیؓ کا فیصلہ ہم نہیں مانتے۔ ہم سمجھتے ہیں یہ ڈر کے فیصلہ کیا، تقیہ کر کے فیصلہ کیا، یہ جناب جانب داری کر کے فیصلہ کیا"۔ جب علیؓ کے فیصلے پہ اعتماد نہ کیا، علیؓ کی غیرت پہ اعتماد نہ کیا، علیؓ کی قضاء پہ اعتماد نہ کیا، کنکشن جو کٹ گیا تو ان میں حق نہ رہا، انصاف نہ رہا۔ اور بے انصاف ایسے بنے کہ کہنے لگے، جو ثواب کا کام، جو اچھا کام سُنی کرے گا اس کا ثواب ہمیں ملے گا۔ جو برائی، جو گناہ، جو بدکاری، جو بے حیائی ہم کریں گے اس کا گناہ اس سُنی کو ملے گا۔

توجہ! کتنی بے غیرتی کی بات ہے، اور کتنی بے انصافی کی بات ہے، انصاف تو یہ تھا کہ:

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی......

انصاف تو یہ تھا:

وان تدع مثقلة الی حملها لا یحمل منه شیء ولو کان ذا قربی.

انصاف تو یہ تھا، لیکن یہ کیا آیا ترجمۂ مقبول کے صفحہ تیرہ (۱۳) پہ لکھا کہ ایک شیعہ کے بجائے لاکھ سنی جہنم میں جائیں گے۔ کیوں؟ جہاں جتنے گناہ اس شیعہ نے کیے ہوں گے، اس کی سزا جو ہے وہ سنی کو ملے گی۔ اتنی بے انصافی کیوں آئی؟ آخر کیوں نہ آتی، آخر نبوت سے کنکشن کٹا ہوا تھا، نبوت نے جہاں سے انصاف کا کنکشن دیا تھا، انہوں نے نہ لیا۔ کاٹ لیا، تو پھر انصاف کہاں سے آتا ہے؟ ظاہر ہے ہر اچھائی نبوت سے آئی جنہوں نے کنکشن ملائی ان کے پاس رب نے پہنچائی۔ اور جنہوں نے کنکشن کاٹ دی، ان کے پاس نہ پہنچی۔

توجہ، جنہوں نے کنکشن ملا کے رکھی اُن کے پاس ہر اچھائی پہنچی......

اور جنہوں نے کنکشن کاٹ دی، ان کے پاس کوئی اچھائی نہ رہی......!!

نبوت سے کنکشن کاٹ لینے والے کافر ہو گئے

نماز نبوت سے آئی، اذان نبوت سے آئی، ہر اچھائی نبوت سے آئی، قرآن نبوت

سے آیا، لیکن جنہوں نے بیچ میں سے کنکشن کاٹ دیا، ان کے پاس کچھ نہ پہنچا۔ جب کچھ نہ پہنچا پھر انہوں نے اپنا جعلی سامان بنانا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ ان کے پاس اصلی کلمہ بھی نہ پہنچا، انہوں نے اپنا کلمہ بنانا شروع کر دیا۔ کیوں نہ کہوں کہ تمہارا جعلی اور جھوٹا کلمہ ہے، تمہاری جعلی اور جھوٹی اذان ہے، تمہارا جعلی اور جھوٹا دھرم ہے، تمہارا جعلی اور جھوٹا اسلام ہے، نہ تمہارا کلمہ معتبر...... نہ تمہارا ایمان معتبر...... نہ تمہارا اسلام معتبر...... نہ تمہارا اعلان معتبر...... تمہیں مسلمان کون کہے؟...... تمہیں مومن کون کہے؟...... کیونکہ ایمان تو وہ ہوگا جو نبوت سے آئے گا، سلسلے وار آئے گا، جب بیچ میں کنکشن تم نے کاٹ دیا اب کوئی تمہیں کافر مانے تب بھی کافر ہو، نہ مانے تب بھی کافر ہو۔ میں کہوں تب بھی کافر ہو نہ کہوں تب بھی کافر ہو، جو پیغمبرؑ کے صحابہ کرامؓ پر کفر کے حملے کرتا ہے، جو نبوت سے کنکشن کاٹتا ہے، میں شیعہ کو مسلمان کہوں، کہوں تو کیا ہو جائے گا؟ میں بھی کافر ہو سکتا ہوں! وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بات ہے نبوت کی...... فیض ہے نبوت کا...... شان ہے نبوت کی...... کمال ہے نبوت کا...... کنکشن ہے نبوت کی...... جب وہاں ملتی رہے گی تو ایمان پہنچے گا، وہاں جب کنکشن کٹ گیا روشنی نہیں پہنچ سکتی۔ جب نبوت سے کنکشن کٹا، صحابہ کرامؓ والا حلقہ نکال دیا گیا، تو اب ایمان نہیں پہنچ سکتا۔ کوئی کہے تب، کوئی نہ کہے تب، کیونکہ ہر اچھائی نبوت سے آئی اور جب نبوت تک کنکشن ہی نہ پہنچے تو فیض کہاں سے پہنچے گا؟...... وہ لیٹ چاہے کتنی زوردار ہو لیکن بیچ سے فیوز جو اُڑ گئے، تو کھلی بات ہے، کوئی شک نہیں، کوئی شبہ نہیں کہ فیضانِ نبوت کا بحرِ بے کنار موجیں مار رہا ہے...... لیکن جو کنکشن ملا کے رکھے گا روشنی اُسی کو ملے گی۔ اور جس کا فیوز اُڑا ہوا ہوگا وہ جلا ہوا، مزید اپنا منہ کالا کرا سکتا ہے کوئی فیض لے سکتا نہیں!!

اب تم مجاہدِ اسلام مولانا فیض الحق عثمانی پہ حملے کر کے یہ سمجھو کہ ہم اس سے مسلمان ہو جائیں گے...... بھول ہے تمہاری! ایسے نہیں مسلمان ہوا کرتا، فیض الحق پہ حملہ کر کے مسلمان نہیں ہوتے...... اعظم طارق پر حملہ کر کے مسلمان نہیں ہوتے...... ہمیں جیلوں میں ڈلوا کر مسلمان نہیں ہوتے...... مسلمان تو حضورؐ کے ساتھ کنکشن ملا کر ہوں گے، او کنکشن یہ ملے گا کہ

سب سے پہلے حلقۂ اوّل کو سلام کرو!!

میرے چپ رہنے سے کتا بکرا نہیں ہو سکتا

حکومت والو! کیا کہتے ہو، کافر نہ کہو، میں نہیں کہتا، میں نہیں کہتا، بس بس میں نہیں کہتا، میں نہ کہوں تو کتا بکرا ہو جائے گا؟...... بول! میں نہ کہوں کتا بکرا ہو جائے گا؟ (نہیں) اگر کوئی مسلمان بھی کہہ دے پھر وہ ایک کتا کھڑا ہے اور ایک آدمی تسبیح لیتا ہے، تسبیح لے کر وہ پڑھتا ہے "یہ کتا نہیں بکرا ہے، یہ کتا نہیں بکرا ہے، یہ کتا نہیں بکرا ہے، یہ کتا نہیں بکرا ہے، یہ کتا نہیں بکرا ہے"......اب بتایئے وہ بکرا بن جائے گا؟ (نہیں!)

تو ظالمو! میں کیا کروں، جو بکرا ہے وہ بکرا ہے، جو کتا ہے وہ کتا ہے...... جو مسلمان ہے وہ مسلمان ہے...... جو کافر ہے وہ کافر ہے...... میں کہوں تب ہے نہ کہوں تب ہے......

مانے صدیق رضی اللہ عنہ کو مسلمان ہوگا!

مانے نبوت کو، مسلمان ہوگا!

مانے پیغمبرؐ کے تمام صحابہؓ کو، مسلمان ہوگا!

مانے پیغمبرؐ کے اہل بیتؓ کو، مسلمان ہوگا!

مانے قرآن کو، مسلمان ہوگا!

کلمہ نبیؐ والا پڑھے، مسلمان ہوگا!

جب سب کچھ اپنا بنائے گا، نبوت سے کنکشن کاٹے گا، کیسے کہوں کہ وہ مسلمان ہو گا؟ تم کہو تب بھی نہیں! میں کہوں تب بھی نہیں! مسلمان تو وہ ہے جس کا نبوت سے کنکشن جڑا ہوا ہو۔ کیونکہ ہر اچھائی فیضانِ نبوت ہے۔

یہ فیضانِ نبوت ہے آج تک ہمارے پاس دین ہے، اسلام ہے، اللہ کا احسان ہے، اسی وجہ سے ہے کہ ہمارا کنکشن جڑا ہوا ہے۔ اسلئے کھلی بات ہے کہ اللہ کا احسان ہے کہ ہمارے پاس ہر اچھائی پہنچی ہے۔ سلسلہ جو جڑا ہوا ہے۔ زنجیر جتنی مضبوط ہو، اوپر مضبوط ہو، نیچے مضبوط ہو، بیچ میں سے ایک حلقہ نکل جائے......ٹوٹ جائے گی نا! تار جتنی مضبوط ہو، بیچ سے کٹ

جائے......اوپر کی رَو نیچے، اوپر کی لہریں نیچے، اوپر کا فیض نیچے نہیں آئے گا!!

فیض تو وہاں پہنچے گا، ہمارے پاس فیض بھی پہنچا ہے، الحمدللہ، فیض الحق بھی ہے، اسم بامسمّٰی ہیں الحمدللہ!

صحابہؓ واہل بیتؓ کے گستاخ کی سزا ضرور ہونی چاہئے

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کا یہ احسان ہے کہ ہم تمامی صحابہ کرامؓ اور پیغمبرؐ کے فیض یافتہ اہل بیتؓ رسول کو عزت اور عظمت سے دیکھتے ہیں۔ ان کی رفعت کو سلام کرتے ہیں، اور پھر چودہ سال نہیں چالیس سال رکھو، پیغمبر کے صحابہ یا اہلِ بیتؓ کے گستاخ کی سزا چودہ نہیں چالیس سال رکھ لو، سزائے موت رکھ لو، ہم کیوں اعتراض کریں؟ ہم کیوں انکار کریں؟ کیونکہ ہم گستاخی کرتے ہی نہیں! ہمارا تو کنکشن جڑا ہوا ہے اور ہم سب کو مانتے ہیں۔ تو پھر گستاخ کی سزا جتنی رکھ لو ہمیں کیا ہے؟ اور وہ کہتا تھا ملی یکجہتی کونسل کی میٹنگ میں، "مانتے ہیں جی ہم مانتے ہیں"۔ میں نے کہا اچھا ٹھیک ہے، جو گستاخی کرے اسے سزا ہونی چاہئے؟ تو کہنے لگا اونہیں جی! ذرا پوچھوں گا اپنے دوستوں سے کہ تمہیں سزا منظور ہے۔ ظالم، بدطینت، بے بنیاد، بے حیاء!!

جب تو کہتا تھا کہ ہم سب کو مانتے ہیں، اب کیوں بھونکتا ہے کہ فلاں سے پوچھوں گا؟ فلاں سے پوچھوں گا! اس کا مطلب ہے تیرے جھوٹ کا بھانڈا پھوٹ چکا ہے۔ جھوٹا ہے تقیہ باز ہے، نہ تو مانتا ہے نہ تیرے بڑے مانتے ہیں، نہ تیرے چھوٹے مانتے ہیں۔ تو بھی گستاخ ہے، تیرے چھوٹے بڑے بھی گستاخ ہیں۔ مسلمانوں کے جوتوں کے ڈر سے تو کہتا ہے ہم مانتے ہیں!

نہ ہم مجرم ہیں نہ مجرم کے پتھاریدار ہیں!

میں عرض کر رہا تھا کہ گستاخ کی سزا جتنی رکھ لو ہمیں کیا اعتراض ہے؟ کیوں اعتراض کریں؟ ہم تو سب کو مانتے ہیں، سب کی عزت کو سلام کرتے ہیں، پھر گستاخ کی سزا پہ ہمیں کیوں اعتراض ہوگا؟ کیونکہ ہم یہ جرم کرتے ہی نہیں ہیں۔ نہ ہم مجرم ہیں، نہ ہم مجرموں

کے پتھاری دار ہیں، تم میں سے کچھ تو خود مجرم ہیں، جو جرم کرنے سے ڈرتے ہیں وہ پتھاری دار ہیں۔

ورنہ نکالو سلمان رُشدی کے بیٹے کو...... کیوں جامعۃ المنتظر میں بیٹھ کر بھونکتا ہے؟

نکالو نا اس کو، کیوں جامعۃ المنتظر میں بیٹھ کر پیغمبر کی بیویوں پر حملہ کرتا ہے؟

جو تمہارے جامعۃ المنتظر میں بیٹھ کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بھونکتا ہے، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پہ بھونکتا ہے، عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ پہ بھونکتا ہے، کیوں تمہارے ادارے میں بیٹھ کر تمہارے مرکز میں بیٹھ کر بھونکتا ہے؟

اس کا مطلب ہے کہ اگر تم مجرم نہیں ہو تو اس مجرم کے، اس کافر کے، اس لعنتی کے، اس شیطان کے، اس رُشدی کے پتھاری دار ضرور ہو۔ کھلی بات ہے کہ نہ ہم مجرم ہیں نہ مجرم کے ساتھی ہیں، نہ مجرم کے پتھاری دار ہیں، پھر کیوں ہم مجرم کی سزا پر اعتراض کریں؟

مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے!

اور ہمارا عقیدہ ہے تم وہاں کیا سکھاتے ہو؟ کہ جی مسلمان کو کافر نہیں کہنا چاہئے۔ میں کہتا ہوں جو مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے۔ پھر اس کافر کو جتنی سزا ملے ہمیں کیا ہے؟ جو مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے، اب جب خود کافر ہے تو کافر کو جتنی سزا ملے ہمیں کیا اعتراض ہے؟ لیکن تو کیوں اعتراض کرتا ہے؟

تجھے پتہ ہے نا کہ مسلمان تو کافر کو خود کہتا ہے۔ کیونکہ سب سے بڑے مسلمان وہ ہیں جنہوں نے اسلام پیغمبر کے ہاتھ پہ لایا، او تجھے آج کا مفتی لکھ کر دے کہ یہ میرے ہاتھ پہ مسلمان ہوا، تجھے خواجہ خان محمد دامت برکاتہم سر ٹیفکیٹ دیں، تجھے مولانا عبدالحئی جام پوری سر ٹیفکیٹ لکھ دیں کہ جناب میرے ہاتھ پہ یہ مسلمان ہوا، لیکن وہ دستاویز اس دستاویز کے مقابلے میں کیا ہے کہ جن کے لئے اللہ کہے کہ یہ مسلمان ایسے ہوئے کہ میں نے ان کے قلوب کا امتحان لیا اور یہ پاس نکلے اور میں نے ان کیلئے جنت واجب کر دی، نہ صرف واجب ان کیلئے...... بلکہ:

والذین اتبعوھم باحسان ......

قیامت تک جو بھی ان کا تابعدار ہوگا (وہ بھی جنتی ہوگا)۔

جن کی دستاویز مولانا جام پوری کی سند نہیں ہے بلکہ ان کی دستاویز اللہ کا قرآن ہے۔ تو جو ایسے مسلمانوں کو کافر کہے، وہ خود لعنتی ہے، وہ خود کافر ہے، اور اِسے (ساجد نقوی) پتہ ہے کہ میں کہتا ہوں، اس لئے سزا پہ اعتراض کرتا ہے۔ لیکن اب تمہارے کفر کا بھانڈا پھوٹ چکا ہے، کچھ بھی ہو جائے اب پیغمبر کی جماعت پہ بھونکنے والے کا کفر کوئی چھپا نہیں سکتا۔

اب بھول جاؤ کہ تم صدیق ﷺ کو کافر کہو اور تمہیں مسلمان کہا جائے گا، سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ تم خلیفہ بلافصل ؓ کہہ کے اور جناب فاروق اعظم، صدیق اکبرؓ و عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم کو غاصب کہو اور تمہیں مسلمان سمجھا جائے؟......

تم پیغمبرؐ کے مصلے پر کافروں کو لا کر اور بے دینوں کو لا کر علی ﷺ کی غیرت پہ حملہ کرو اور تمہیں مسلمان سمجھا جائے؟......

تم امیر معاویہ ﷺ پہ لعنتیں کرو تمہیں مسلمان سمجھا جائے گا؟......

تم پیغمبرؐ کے گھر پہ لعنتیں کرو تمہیں مسلمان سمجھا جائے؟......

تم پیغمبرؐ کے روضے کو جہنم کہو، تمہیں مسلمان سمجھا جائے؟......

تم حق الیقین جیسی غلیظ کتابیں لکھو، تمہیں مسلمان سمجھا جائے؟......

تم کشف اسرار اور قول مقبول جیسی لعنتی کتابیں لکھو جو ''اسٹینک ورسز'' سے زیادہ ملعون ہیں اور تمہیں مسلمان سمجھا جائے؟......

سوال نہیں پیدا ہوتا! بھول جاؤ، وہ قصہ پارینہ ہو چکا ہے جب تم صحابہؓ پر اعتراض کرتے تھے۔ اب ان شاء اللہ العزیز تم الٹے لٹک کر بھی اپنا اسلام ثابت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اسلام تو اس کا ہوگا جس کا کنکشن نبوت سے جڑا ہوگا، کیونکہ اسلام سمیت ہر اچھائی ہے ہی فیضانِ نبوت۔

فتنہ پرور لوگ قرآن کا ناقص ترجمہ کر کے مطلب نکالتے ہیں

عرض کر رہا تھا کہ حضور ﷺ سراج منیر ہیں، لوگ لڑتے پھرتے ہیں کہ حضور نور ہیں

کہ نہیں ہیں، نور ہیں کہ نہیں ہیں؟ میں کہتا ہوں نور کا معنی اُجالا، فتنہ یہاں سے ہوتا ہے جب آدھا ترجمہ کرتے ہیں، آدھا نہیں کرتے۔ پہلے سے یہ بات ہے "کمثل جنۃ بربوۃ" "ک" کا ترجمہ کیا، "مثل" کا ترجمہ کیا، "جنت" کا ترجمہ کیا، "ب" کا ترجمہ کیا، "ربوۃ" کا ترجمہ نہ کیا، "ربوۃ" کو ربوہ رکھا۔ تو یہاں سے قادیانیت کی تائید ہوگی۔

آدھا ترجمہ کیا آدھا نہ کیا، کھوٹ کیا نا! دھوکا کیا، فریب کیا نا!

جیسے کوئی کہتا ہے "اِنَّ الصَّلٰوۃ تنھٰی" ...... "اِنَّ" کا ترجمہ کرے، بے شک اور صلوٰۃ کا ترجمہ کرے نماز اور تنھٰی کا ترجمہ نہ کرے اور کہے بے شک جی نماز تنہا پڑھنی چاہئے۔ تو یہ اس کا کھوٹ ہے نا! بے ایمانی ہے نا! کہ "اِنَّ" کا ترجمہ کرے، صلوٰۃ کا ترجمہ کرے، تنھٰی کا ترجمہ نہ کرے۔

اسی طرح فتنہ اٹھا۔ "ک" کا ترجمہ کرے، مثل کا ترجمہ کیا، جنت کا ترجمہ کیا، ب کا ترجمہ کیا، ربوۃ کا ترجمہ نہ کیا...... یہاں سے فتنہ اٹھا۔

اور دوسرے اٹھے جناب انہوں نے "ت" کا ترجمہ کیا، جماعت المسلمین کا ترجمہ نہ کیا۔

اور تیسرے اُٹھے انہوں نے "اِنَّ" کا ترجمہ کیا، "مِن" کا ترجمہ کیا، "لا" کا ترجمہ کیا، شیعہ کا ترجمہ نہ کیا۔

ان من شیعتہ لابراھیم ......

اسی طرح یہاں اُٹھ کر اور جناب "قد" کا ترجمہ کیا، "جاء" کا ترجمہ کیا، "کُم" کا ترجمہ کیا "مِن" کا ترجمہ کیا، "نور" کا ترجمہ نہ کیا۔ ترجمہ کر لیتے، نور کا معنی اُجالا، اور پھر چاہئے اس سے حضورؐ پاک ہوں، تو پھر کون مسلمان ہے جو پیغمبر کو اُجالا نہ مانتا ہو؟... کون سا مسلمان ہے، کون کلمہ پڑھنے والا ہے جو پیغمبر کو اُجالا نہ مانتا ہو؟...... ہے کوئی ایسا آدمی، پیغمبر کو اُجالا نہ مانے، تو حضور کا کلمہ کیوں پڑھے؟ ترجمہ کر لیجئے نور کا معنی اُجالا۔ جب آپ اُجالا ترجمہ کر دیں گے، جھگڑا ختم ہو جائے گا۔ روشنی ترجمہ کر لیں گے، جھگڑا ختم ہو جائے گا۔ پھر پیغمبر صرف نور نہیں منیر ہے! جو آ کر لگ گیا وہ بھی نور بن گیا۔ وہ بھی اُجالا بن گیا۔

پیغمبرؐ سے کنکشن جوڑ کے صدیقؓ نور ہے......

پیغمبرؐ سے کنکشن جوڑ کے فاروقؓ نور ہے......

پیغمبرؐ سے کنکشن جوڑ کے عثمانؓ نور ہے......

علیؓ نور ہے......

خالدؓ نور ہے......

طلحہؓ نور ہے......

حمزہؓ نور ہے......

بلالؓ نور ہے......

عباسؓ نور ہے......

سلمانؓ نور ہے......

ابوذرؓ نور ہے......

سارے صحابہ کرامؓ اور صحابہؓ سے کنکشن جوڑ کے، وہ روشنی لے کر آئے تابعین نور ہوئے...... تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، وہ اُجالے ہوئے...... یہ کنکشن جہاں پہنچے گا وہاں اُجالا پہنچے گا۔ آج بھی علمائے حق جن کے پاس یہ روشنی پہنچی ہے سارے کے سارے اُجالا ہیں۔

حضور ﷺ کی انسانیت کا انکار کرنا کفر ہے

لیکن یہ تو اُجالا ہدایت والا ہے، یہ جسمانی، خلقی اور جبلی اور ماری اور میٹریل تھوڑی ہے؟ اگر لقب نور مانو تو شان ہے، انسانیت کا انکار کرو تو توہین ہے۔ جیسے لقب تلوار مانو، کہو انسان ہے، لقب تلوار ہے تو شان ہے، اگر آپ کہیں انسان نہیں تلوار ہے تو توہین ہے۔ تلوار کی کیا حیثیت ہے؟ اگر آپ کہیں کہ انسان ہے، لقب شیر ہے تو شان ہے۔ اگر آپ کہیں انسان نہیں شیر ہے تو توہین ہے۔ اگر آپ کہیں حضرت حسینؓ اور حضرت حسنؓ کیلئے آقا فرماتے ہیں:

''یہ میرے دونوں پھول ہیں۔''

توجہ! اگر آپ کہیں انسان ہے لقب پھول ہے تو یہ تعریف ہے، اگر آپ کہیں انسان نہیں ہے پھول ہے، پھر تو بے حقیقت ہے، پھر تو توہین ہے۔

اسی طرح اگر آپ کہیں انسان ہے لقب چراغ ہے پھر تو تعریف ہے۔ اگر آپ کہیں انسان نہیں چراغ ہے، پھر تو توہین ہے۔

اگر آپ کہیں انسان ہے لقب نور ہے پھر تو تعریف ہے۔ اگر آپ کہیں انسان نہیں ہے نور ہے، پھر تو توہین ہے۔

اللہ آپ کو اور ہمیں حضور کا صحیح ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور ﷺ کے گستاخ نہ بنو، سارا کیا کرایا چٹ ہو جائے گا۔ تمہاری نماز، تمہاری داڑھی، تمہاری پگڑی، تمہارا جبہ، تمہاری چادر، تب کام کی ہے تمہارے سجدے اور تلاوتیں تب کام کی ہیں جب آقا ﷺ کا ادب ہو، اگر آقا ﷺ کی توہین کرتے ہو تو تمہارا کچھ کام کا نہیں۔

آؤ! پیغمبرؐ پر بھونکنے والی زبان گنگ کر دیں!

اپنے آپ کو نمبرون جنس مانو، پیغمبر کو دو نمبر جنس مانو تمہیں حیا نہیں آتی؟ اور پھر کہتے ہو فلاں گستاخ، فلاں گستاخ...... آؤ عشق رسولؐ کے دعوے دارو! آؤ حضور ﷺ کے صحیح عاشقو! میں تمہیں دعوت دیتا ہوں اگر تمہارے اندر واقعی عشق رسولؐ ہے تو جو پیغمبر کے گھر پہ بھونکتے ہیں آؤ پھر ان کی زبان گنگ کریں۔

تمہیں یہ نظر آیا کہ پیغمبر کی ختم نبوت پہ کٹنے والے گستاخ......

تمہیں یہ نظر آیا کہ پیغمبر کی عزت وعظمت پر قربانی دینے والے گستاخ ہیں......

تمہیں یہ نظر آیا کہ جیل میں چکیاں چلاتے ہوئے پیغمبر کا پہنچایا ہوا قرآن پڑھنے والا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ گستاخ ہے......

تمہیں یہ نظر آیا کہ مدینے کی حدود میں جوتیاں پہن کر نہ چلنے والا نانوتویؒ گستاخ ہے......

تمہیں یہ نظر نہیں آتا گستاخ، وہ لعنتی ہے جو لکھے کہ چار مرتبہ متعہ کرنے سے

محمد رسول اللہ ﷺ کا درجہ ملتا ہے؟......

تمہیں وہ گستاخ نظر نہیں آیا جو کہتا ہے مصطفیٰ ﷺ روضے سے نکل کر ننگے مہدی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے؟......

شرم کرو، آؤ مل کر پیغمبر پر بھونکنے والے کی زبان گنگ کریں۔ آؤ مل کر پیغمبر کی عزت وعظمت کا تحفظ کریں۔ سپاہِ صحابہ تو قسم کھا چکی ہے کہ پیغمبر کی عزت پہ، پیغمبر کی مجلس پہ، پیغمبر کے گھر پہ، پیغمبر کی محفل پہ، پیغمبر کے فیض پر جو کوئی بھونکے گا اس کی زبان گدی سے کھینچنے والا قانون بنوا کے رہیں گے، نہ بنا تو خود کھینچ لیں گے۔

اور آپ نے یہ دیکھ لیا ہے، حکومت نے یہ دیکھ لیا ہے، دنیا نے یہ دیکھ لیا ہے کہ یہ نہ بکتے ہیں نہ جھکتے ہیں۔ اور ظلم اپنی انتہا تک پہنچ کر لوٹتا ہے۔ آج اعظم طارق آزاد فضا میں پہنچا ہے یا نہیں؟ جب میرا رب چاہے تو یوں ہی ہوتا ہے۔ اب کونسا میں نے مشن چھوڑ دیا؟ اب میں نے لعنتیوں کو مسلمان مان لیا ہے؟

کھلی بات ہے، نہ جھکیں گے نہ بکیں گے، ہمارے رب نے جو رات جیل میں رکھی ہوگی باہر نہیں بنے گی۔ جو باہر ہوگی وہ جیل میں نہیں، جو زندگی ہے وہ قبر میں نہیں جائیں گے، جو رات قبر میں گزارنی ہے کوئی زندہ نہیں رکھ سکتا۔ باقی ہم فتنہ پرور نہیں ہیں، ہماری بات حکومت نے بھی سنی ہے، عدالت نے بھی سنی ہے، اور میں نے تو آپ کے جام پور میں آج بھی وکلاء کو، صحافیوں کو، سب کو دعوت دی ہے کہ جناب عوامی مناظرے ہوتے ہیں تو جھگڑے ہو جاتے ہیں۔ آپ موافق مخالف کی بات سننے کے عادی ہیں، مجھے بھی منگائیں اور مسٹر ساجد نقوی کو بھی منگائیں، حکومت سے بھی میں نے یہ کہا تھا، آمنے سامنے بٹھائیں اور کھل کر بات کروائیں۔ ان شاء اللہ ساری بات واضح ہو جائے گی۔ اور جو فتنہ کا سرپرست نکلے، دہشت گردی، ٹیررازم کا سرپرست نکلے اُسے وہیں لٹکا دیا جائے۔

ساجد نقوی کو مذاکرے کی پیشکش

کھلی بات ہے، حکومت کوشش کر کے ایک بار لائی، ایک بار لانے کے بعد اب وہ

کہتا ہے میں نہیں آؤں گا۔ کیوں نہیں آئے گا؟ کہتا ہے مجھے سامنے گالیاں دیں، وہ گالیاں میں نے کون سی دی ہیں؟ جام پوروالو! گالیاں میں نے یہ دی ہیں اُسے میں نے کہا جی آپ اپنے دین دھرم پہ رہیں۔ ہندو بھی تو رہتے ہیں۔ سکھ بھی تو رہتے ہیں، ان سے جھگڑا نہیں ہوتا۔ تمہارے ساتھ کیوں ہوتا ہے؟

جھگڑا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ آپ شرارتیں کرتے ہیں۔ ہماری لڑائی ہندو سے نہیں ہوتی، راج پال سے ہوتی ہے۔

غازی علم الدین ہر ہندو کو نہیں مارتا، ہر ہندو سے نہیں ٹکراتا، وہ راجپال کے ساتھ ٹکراتا ہے۔

مادھومل کے ساتھ نہیں...... برداس مل کے ساتھ نہیں...... ہری چند اور دیوان چند کے ساتھ نہیں......وہ ٹکراتا ہے راج پال کے ساتھ۔ کیونکہ وہ بھونکتا ہے۔ سیدھی بات ہے میرے نبی کو نہ مانے اس کی مرضی ہے، لیکن بھونکے تو نہ! تو میں نے کہا آپ اپنے دین دھرم پہ رہیں، ہم آپ کو زوری مسلمان نہیں کرتے، لیکن کھلی بات ہے کہ گستاخی کرنے نہیں دیں گے۔

ایک بات یہ ہے کہ آپ گستاخی چھوڑ دیں، نمبر دو میں نے کہا آپ کی آئیڈیل اسٹیٹ ایران میں جو اذان ہوتی ہے اس میں خلیفۃ بلا فصل کا لفظ نہیں ہوتا، یہ تبرا تم نے یہاں ملایا ہے، سنیوں کی دل آزاری کیلئے، یہ تبرا چھوڑ دو اذان میں ملانا۔ گستاخی یہ اذان میں کرنا چھوڑ دو۔ یہ دیکھیں میں نے ان کی اذان تبدیل کرنے کو نہیں کہا، اذان جو ہے ان کی آئیڈیل اسٹیٹ میں آتی ہے، میں نہیں کہتا اُسے تبدیل کرو۔ جو اماموں کی تعلیم سے تمہاری کتابوں میں ہے اس کو تبدیل نہ کرو، لیکن جو یہاں پر شرارت ملائے ہو وہ چھوڑ دو۔

نمبر تین اگر ماتم تمہارے ہاں عبادت ہے، بڑے شوق سے کرو۔ مگر میرے دروازے پر نہ آؤ، روڈ بلاک نہ کرو، ملکی نظام کو درہم برہم نہ کرو۔ بس عبادت ہے تمہارے ہاں اپنے آپ کو مارنا، تو مجھے کیا اعتراض ہے۔ سارا دن مارتے رہیں، آپ خنجر سے نہیں پسٹل سے ماتم کریں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

اب کہتے ہیں جی! ہمیں گالیاں دی ہیں۔ بتاؤ جی یہ تین گالیاں ہیں؟ آپ بتائیں یہ تینوں گالیاں ہیں؟ مانو نہ مانو گستاخی نہ کرو! یہ گالیاں ہیں؟ جو اذان تمہارے بڑے دیتے ہیں تمہاری آئیڈیل اسٹیٹ میں، وہی دو۔ یہ گالی ہے؟ گھر میں ماتم کرو شوق سے کرو میرے دروازے پہ نہ آؤ، یہ گالیاں ہیں؟ روڈ بلاک نہ کرو، یہ گالی ہے؟ میں اعلان کردوں اگر کہ بھئی ظہر کی نماز روڈ پر ہوگی، ہائی وے پر ہوگی، حکومت راضی ہوگی؟ بلکہ راجن پور کا ڈی سی کہے گا کہ علامہ صاحب، نماز تو ہوئی عبادت، روڈ بلاک کرنا تو شرارت ہے! تو میں پوچھتا ہوں نماز کے لئے روڈ بلاک کرنا شرارت ہے اور ماتم کرنے کیلئے روڈ بلاک کرنا عبادت ہے؟

تو میں نے تو یہ کہا کہ شرارت نہ کرو۔ اور ہماری طرف سے جو کچھ ہوتا ہے وہ صرف ری ایکشن ہوتا ہے۔ ردِ عمل ہوتا ہے۔ جب ایکشن کنٹرول ہوگا، ری ایکشن آٹومیٹک کنٹرول ہوگا۔ جب شرارت نہیں ہوگی تو ہم احتجاج کس بات پر کریں گے؟ اب نہ مانو، لیکن صحابہ کرامؓ پر حضورؐ کے اہل بیتؓ پر بکواس نہ کرو۔ یہ گستاخی نہ کریں تو ہم کس پر احتجاج کریں گے؟ تم اذان میں تبرا نہ کرو، صحابہ کرامؓ کو، خلفائے راشدینؓ کو ظالم غاصب نہ کہو تو ہم تمہیں کافر کیوں کہیں گے؟ تم دل میں انہیں ظالم سمجھو، ہم دل میں تمہیں کافر سمجھیں گے۔ جھگڑا نہیں ہوگا۔ جھگڑا تو اس پہ ہوتا ہے نا کہ تم خلیفۂ بلافصل کا نعرہ لگاتے ہو اور ہم جواب میں شیعہ کافر کا نعرہ لگاتے ہیں۔ اگر تم نہ کہو ہم بھی نہ کہیں۔ تو دل میں انہیں ظالم سمجھو، ہم دل میں تمہیں کافر سمجھیں۔ بس ملک میں سب امن وامان ہوگا، کوئی جھگڑا وگڑا نہیں ہوگا۔

اسی طرح تیسری بات ہے کہ ہمارے دروازے پر آپ تشریف نہ لائیں، میں قرآن لے کر تمہارے دروازے پہ نہیں آسکتا تو تم خنجر لے کر میرے دروازے پہ کیوں آتے ہو؟ اگر فیض الحق عثمانی تمہارے دروازے پر نماز نہیں پڑھ سکتا تو پھر تم اس کے دروازے پر نعرے کیوں مار سکتے ہو؟

ساجد نقوی کی شرانگیزی

کھلی بات ہے، صحیح ہے غلط ہے؟ یہ گالیاں ہیں؟ (نہیں) لیکن جواب جو نہیں ہے،

اب کہتے ہیں جی مجھے گالیاں دی جا رہی ہیں اور حکومت اس بات کو نوٹ کرے کہ اگر باپ کہتا ہے بیٹوں سے کہ فلاں آدمی مجھے ننگی گالیاں دیتا ہے اس کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ جب سردار کہے اپنی رعیت سے اپنی قوم سے کہ فلاں آدمی نے مجھے گالیاں دی ہیں ننگی ننگی، تو اس کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ جب لیڈر کہے اپنی پارٹی سے کہ فلاں نے مجھے گالیاں دی ہیں، اس کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ کہ تم کچھ کر کے دکھاؤ۔ قتل وقتال پہ اُکسانا ہوتا ہے۔ اور تخریب کاری پہ فتنہ اٹھنا ہوتا ہے۔ تو میں ڈر نہیں رہا۔ لیکن حکومت اس بات کو نوٹ کرے کہ یہ قتل وقتال پر اُکسانے والے شیطانی بیانات ہیں، اگر کچھ ہوا جو بھی ہوتا ہے اس کا نتیجہ حکومت سمجھ سکتی ہے کہ کیا ہوگا؟ اور اس فتنے کو بھڑکانے والا کون ہوگا؟

میرے مرنے سے، میرے ختم ہونے سے مشن ختم نہیں ہوگا!!

پہلے تم نے میرے حق نوازؒ کو شہید کروا کر کون سا مشن ختم کر دیا؟......

میرے فاروقی صاحبؒ کو شہید کروا کر کون سا مشن ختم کر دیا؟......

مولانا ایثار القاسمیؒ کو شہید کروا کر کون سا مشن ختم کر دیا؟......

میرے سینکڑوں علماء اور نوجوانوں کو شہید کروا کر کون سا ختم کر دیا مشن کو؟......

ہاں! یہ تو ایسا پودا ہے، اس کو خون کا پانی جتنا ملے گا یہ اتنا ہی بڑھے گا۔ یہ ختم نہیں ہوتا۔ لیکن حکومت یہ نوٹ کرے کہ یہ تخریبکاری کی، دہشت گردی کی اور ٹیررازم کی سرپرستی کون کر رہا ہے؟......

یہ بدمعاش کون ہے؟......

یہ لفنڈا کون ہے؟......

یہ پاکستان میں، یہ ملک میں بدامنی پھیلانے کا ذمہ دار کون ہے؟......

نوٹ کریں نا! ہم تو ٹیبل ٹاک کیلئے تیار ہیں۔ بات کے لئے تیار ہیں۔ دلائل سننے سنانے کیلئے تیار ہیں۔ جو جا کر باہر بھونکتا ہے میدان میں نہیں آتا، کھلی بات ہے کہ ساری بدمعاشی اور شیطنت کا سرپرست وہی ہے نا!۔

اور سپاہِ صحابہ نے تو طے کر لیا ہے کہ مسائل، مصائب، مشکلات، صعوبتیں، عقوبتیں،

تکالیف، مشقتیں، جتنی آتی ہیں وہ سب قبول ہیں، کیونکہ ان میں سے کچھ ضائع نہیں جاتا۔

علی شیر نے تو دیکھا ہے کہ اگر سوا سال صرف جیل میں جانا پڑے تو قرآن جیسی نعمت مل جاتی ہے۔

تو اللہ رب العزت ہم سب کی ان قربانیوں کو قبول فرمائے اور صحابہ کرامؓ کی عزت و عظمت کیلئے کٹ مرنے کا جذبہ ہمارے اندر ہمیشہ زندہ رکھے۔ اور وہ دن دور نہیں ہے، وہ دن دور نہیں ہے، جیسے اب نفاذ فقہ کا لفظ کاٹ دیا، ایسے ہی ان شاء اللہ آئندہ اپنا نام پکاروانا بھی ان کو شرم آئے گی۔ ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں ہے کہ پیغمبر کے صحابہؓ کو بھونکنا تو الگ، لیکن اپنے ساتھ اپنے مذہب کا نام لکھنا یا پکارنا...... یہ بھی انہیں شرم آئے گی۔

سانپ مر چکا ہے، لیکن جب اس کا سر کچلا جائے تو دم زور سے ہلاتا ہے۔ تھوڑا وقت زور سے ہلتی ہے پھر ہمیشہ کے لئے خاموش ہو جاتی ہے۔ دلائل سے، قربانیوں سے، آپ نے رفض کا، شیعوں کا سانپ مار دیا ہے۔ اور اب یہ تھوڑا سا دُم ہلا۔ نے دو اس کو، لیکن ان شاء اللہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہو جائے گا۔

جب یہ قانون بن گیا کہ پیغمبر کی جماعت پر جو بھونکے اس کو یہ سزا ہو، پھر کون بھونکے گا؟ پھر تقیہ کی چادر لے کر چھپنا پڑے گا اور ان شاء اللہ چھپ جائیں گے۔ پہلے بھی چھپتے رہے ہیں۔ ان شاء اللہ منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے یہ لوگ۔ لیکن آپ کی غیرت زندہ رہنی چاہیے۔

سنی افسران کی ذمہ داریاں

سنی سپاہیو! افسرو! سیاسی لوگو! پڑھے لکھے دوستو! اور سنی عوام، سارے مسلمانو! میں تمہیں کسی فرقہ واریت، لسانیت، علاقائیت، سیاست پر قربان نہیں کرنا چاہتا اور نہ کسی جھگڑے کی طرف بلاتا ہوں۔ سارے مسلمان، ہر زبان والے، ہر علاقے والے، ہر پارٹی والے، ہر مسلک والے جمع ہو جاؤ اور ڈٹ جاؤ یک جان ہو کر کفر کے خلاف۔ سپاہِ صحابہ کی دعوت یہی ہے۔ تو آپ اس مشن میں ساتھ دیں گے؟ (ان شاء اللہ!)

اگر سیدہ عائشہؓ صدیقہ میری ماں ہیں تو جناب ڈپٹی کمشنر صاحب، ایس پی صاحب، ڈی آئی جی صاحب، آئی جی صاحب، ہوم سیکرٹری، چیف سیکرٹری، وزیراعلیٰ، وزیراعظم، اور جناب صدر صاحب اگر آپ مسلمان ہیں تو سیدہ عائشہؓ صدیقہ آپ کی بھی ماں ہے۔ اور ان کی عزت و عظمت کا تحفظ آپ پر بھی ایسے ہی فرض ہے جیسے میرے اوپر فرض ہے۔ جیسے سپاہِ صحابہؓ کے ایک کارکن پر فرض ہے۔ اگر آپ مسلمان ہیں تو آپ کو پیغمبر کی مجلس کا تحفظ ایسے ہی کرنا ہو گا۔ صحیح کہہ رہا ہوں غلط کہہ رہا ہوں؟ (صحیح!)

توان شاءاللہ العزیز ہماری منزل قریب ہے اور مشکلات کے، مصائب کے، ظلم وستم کے بادل چھٹ رہے ہیں اور صبح کا سویرا نمودار ہونے کو ہے۔

ان شاءاللہ مظلوموں کی دادرسی ہوگی، جو جیلوں میں آج بھی بیڑیاں پہنے بیٹھے ہیں، اس وقت بھی، آپ اس کھلی ہوا میں بیٹھے ہوئے اللہ کا کلام سُن رہے ہیں لیکن پیغمبر کے صحابہؓ کی عزت کے لئے آج کچھ میرے دوست کال کوٹھڑیوں میں بند پڑے ہیں، جنہیں اس وقت بھی پسینہ نہیں سوکھ رہا ہوگا، جنہیں رات روٹی ایسی ملی ہوگی کہ وہ کھا نہیں سکے ہوں گے، جن کو ماں باپ کے پاس خط لکھنے کی اجازت بھی نہیں ہوگی اور بوڑھی ماں جن کی شکل دیکھنے کیلئے ترس رہی ہوگی۔

انہوں نے چوری نہیں کی......

انہوں نے ڈاکہ نہیں ڈالا......

انہوں نے صحابہ کرامؓ کی عزت و عظمت کا نعرہ بلند کیا ہے......!!

ان کی یہ قربانیاں رنگ لائیں گی۔ اور ان شاءاللہ العزیز یہ ملک سنی اسٹیٹ بنے گا اور یہاں پیغمبر کی جماعت پر بھونکنے کی کسی کو جرأت نہیں ہوگی۔

۲۶ ستمبر کو قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان میں انٹرنیشنل حق نواز شہیدؒ کانفرنس ہورہی ہے، سپاہِ صحابہ کی طرف سے ہورہی ہے ان شاءاللہ! آپ تمام حضرات کو صرف دعوت شرکت کی نہیں، اگر آپ کام چاہتے ہیں اور سنی قوت کا مظاہرہ چاہتے ہوں اور ایک سنی مؤثر انقلاب لانا

چاہتے ہیں تو پھر ایسے پروگراموں میں آپ کو صرف شرکت کی دعوت نہیں بلکہ کم از کم اپنے ساتھ سوسو بندہ لانے کی دعوت ہے۔

جب آپ محنت کریں گے، آپ کا کوئی دوست، آپ کا کوئی جاننے والا، آپ کا کوئی ساتھی اس سے پیچھے نہ رہے۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ کیسے سُنی انقلاب کی اس ملک میں راہ ہموار ہورہی ہے۔ تو آپ تمام حضرات آج سے اس کانفرنس کیلئے محنت کریں گے۔ ان شاءاللہ!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

فیضانِ نبوت ﷺ (۲)

فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم . بسم الله الرحمن الرحيم.
يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِيْ السَّمٰوَاتِ وَمَا فِيْ الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمُ ٥ هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِيْ الْاُمِّيِّيْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ ٥ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٥ وقال النبى صلى الله عليه وسلم . سياتى من بعدى ثلاثون كذابون دجالون كلهم يزعم انه نبى الله الا انا خاتم النبيين لا نبى بعدى وقال عليه الصلوة والسلام انى لا ادرى مابقائى فيكم فاقتدو بالذين من بعدى ابى بكر وعمر وقال عليه الصلوة والسلام لمعاوية ابن ابى سفيان اللهم اجعله هاديًا مهديًا واهد به او كما قال النبى صلى الله عليه وسلم .
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ وَبَاقِيَةً بِبَقَاءِ مُلْكِكَ عَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ وَكَذَالِكَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ، اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

فیضانِ نبوت ﷺ (۲)

سنہ ۱۴۲۳ھ کے ماہ رجب المرجب کی اکیسویں شب یہ اس نوخیز دینی ادارے جامعہ فیض الہدیٰ عثمانیہ کا سالانہ، اصلاحی، تبلیغی پروگرام جو فیضان نبوت، کے عنوان سے بڑی آب وتاب سے اختتامی مراحل تک پہنچ رہا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں سے نفرت مطلوبِ شرعی ہے

اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت بڑھتی ہے اور اللہ کے دشمنوں سے نفرت، اللہ کے رسول کے دشمنوں سے نفرت یہ بھی مطلوب شرعی ہے، یعنی شریعت مانگتی ہے۔ جو شریعت کو مانے، شریعت اُسے کہتی ہے کہ تیری اللہ کے رسول سے محبت ہو اور جن کو اللہ سے محبت نہیں اللہ کے رسول سے محبت نہیں ان سے تجھے بھی محبت نہیں ہونی چاہئے، میں یہ بات اپنی طرف سے نہیں کررہا شریعت مانگتی ہے، ماننے والے سے۔

شریعت ماننے والے کو، قرآن ماننے والے کو سنت ماننے والے کو، دین حق ماننے والے کو کیا کہتے ہیں؟ (مومن) مومن کا معنی ہے ماننے والا، شریعت مومن سے مانگتی ہے اور متولی اولیٰ میں مانگتی ہے۔ شریعت مومن سے مانگتی ہے اور اپنے اوّل میں مانگتی ہے۔

اصولِ شریعت چار ہیں

شریعت کے اصول چار ہیں۔ مسئلہ شرعی ہمارے آگے ثابت ہوتا ہے۔ تو اصول الشرع اربعۃ چار اصول شریعت ہیں۔

اصل اوّل کتاب اللہ قرآن پاک اصل اوّل اصل الاصول، بنیادوں کی بنیاد کتاب اللہ۔

اصل ثانی سنت رسول اللہ، سنت کسے کہتے ہیں؟ قرآن کریم پہ جو عمل رسول نے کر کے دکھایا، قرآن کریم کی عملی وہ تصویر جو رسولؐ نے پیش کی اُسے سنت کہتے ہیں؟ یہ اصل ثانی ہے۔

اور رسول اللہؐ کے فیض سے جو جماعت بنی اس صالح جماعت نے جو مل کر بات کہی اُسے اجماع کہتے ہیں۔ یہ اجماع اصل ثالث تیسری بنیاد شریعت کی۔

اور جو ماہر شریعت کے، ماہر قرآن کے، ماہر سنت کے، ماہر شریعت کے...... ہر کوئی ایرہ غیرہ نتھو غیرہ نہیں، ڈکشنری سے عربی سیکھنے والا نہیں شریعت کا ماہر و مستنبط، مجتہد اس کی سوچ جو اس شریعت میں غور و فکر سے، اسے سمجھ آئے، جسے اجتہاد کہتے ہیں، جسے قیاس شرعی کہتے ہیں، یہ اصل رابع چوتھی اصل یہ ہے۔

یہ مثبت نہیں مظہر ہے، یہ محنت کر کے بات کو ظاہر کرنا ہے اصل بات وہی ہوتی ہے، جو قرآن اور سنت سے آرہی ہوتی ہے۔ اس کی ایک مثال ذرا عرض کر دوں پھر آتے ہیں واپس یہ مسئلہ سمجھ آجائے۔

استنباط کے معنی

کیونکہ قیاس اجتہاد یہ بات شاید آپ نہ سمجھے ہوں۔ اجتہاد کا معنی ہے محنت، قرآن نے اجتہاد کو استنباط، کہا ہے، اعتبار کہا ہے۔ ہمیں استنباط، کے لفظ سے ذرا آسانی سے عرض کرتا ہوں:

وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ......

استنباط، کہتے ہیں کنواں کھودنے کو، کنواں جب کھودتا ہے کوئی محنت کرتا ہے وہ پانی بناتا ہے یا پانی ظاہر کرتا ہے۔ (ظاہر کرتا ہے) بناتا نہیں، بنایا ہوا پانی اللہ کا ہے۔ اس میں ایک قطرہ بھی اپنی طرف سے بنایا نہیں، جو اللہ نے بنا کر چھپا رکھا ہے۔ اللہ نے کچھ پانی ظاہر کیا، کچھ پانی چھپا رکھا، کچھ پانی اللہ نے بارش کی صورت میں ظاہر کیا۔ ہاں جناب آپ کو دریا میں پانی نظر آرہا ہے سمندر میں پانی نظر آرہا ہے۔ یہ پانی ہے جو اللہ نے ظاہر کیا ہے اور پھر زمین میں پانی اللہ نے رکھا ہے۔ یہ وہ پانی ہے۔ جو اللہ نے چھپا رکھا ہے۔ پانی وہ بھی اللہ کا پانی یہ بھی اللہ کا۔

رسول اللہ کا علم بارش کی مثل ہے

ذرا توجہ بھائی رسول اکرم فرماتے ہیں اللہ نے جو مجھے علم دیا ہے اس کی مثال بارش کی طرح ہے۔اور جو دل ہیں ان کی مثال زمین کی طرح ہیں۔زمین تین قسم کی ہوتی ہے۔ایک وہ ہے جس پر پانی آتا اور جذب ہو جاتا ہے، پانی نظر نہیں آتا صرف کھیتی نظر آتی ہے۔پھول نظر آتے ہیں، اناج نظر آتا ہے۔درخت نظر آتے ہیں، ایک یہ زمین ہے پانی نظر نہیں آتا ہے لیکن وہ فیض پانی کا ہوتا ہے۔اگر پانی نہ ہوتو زمین مردہ ہے۔

خیر پانی نظر نہیں آتا یہ ایک دل کی مثال ہے۔یوں سمجھئے یہ دل ہے مجتہد کا، یہاں مسئلہ نظر آتا ہے دلیل چھپی ہوتی ہے۔فرمایا دل کی مثال یوں ہے جیسے زمین ہوتی ہے، نچلی جو پانی کو جمع کر کے رکھتی ہے۔تالاب بن جاتا ہے وہاں پانی صاف نظر آتا ہے۔کھیتی نہیں اُگتی پانی نظر آتا ہے۔پھر وہاں سے لے جا کر لوگ بھی فائدہ لیتے ہیں، جانور بھی وہاں سے آ کر فائدہ لیتے ہیں، پانی نظر آتا ہے۔

اور تیسری زمین وہ ہے نہ پانی جمع کرتی ہے اور نہ ہی فصل اُگاتی ہے۔تیسری زمین وہ ہے نہ پانی کو جذب کر کے فصل اُگاتی ہے نہ پانی جمع کر کے کوئی فائدہ دیتی ہے۔ہاں پھسلن ہو جاتی ہے، کبھی کبھی مزید وہاں پر خاردار اور نقصان دہ چیزیں اُگ آتی ہیں لیکن فائدہ مند وہاں کھیتی پیدا نہیں ہوتی پھل پھول پیدا (نہیں ہوتے) وہاں کانٹے تو اُگتے ہیں کبھی کبھی لیکن فائدے والی چیز وہاں اُگتی نہیں، خیر نہ پانی جمع ہوتا ہے نہ پانی جذب ہوتا ہے یہ تیسری مثال ہے زمین کی۔

دل تین قسم کے ہوتے ہیں

حضور ﷺ فرماتے ہیں دل تین قسم کے ہیں، اور پہلا سینہ مجتہد کا ہوتا ہے۔جس نے وہ علم قرآن وسنت کا جذب کیا۔

جیسے وہاں پھول نظر آتے ہیں، یہاں پر مسائل نظر آتے ہیں۔

اور دوسری مثال محدث کی ہے حافظ قرآن کی کہ وہاں پر حدیث نظر آتی ہے، وہاں قرآن نظر آتا ہے۔جو بارش اوپر سے آئی ہے وہ نظر آتی ہے۔اور وہاں سے آیات اٹھا کر فائدہ

لیا جاتا ہے۔حدیثیں لے کر فائدہ لیا جاتا ہے۔

میرے دوستو! اور تیسرا سینہ وہ ہے جس کو قرآن وسنت کا صحیح علم بھی نہ ہو لیکن فتنہ فساد کرنے کے لئے کچھ کچھ گیلا ہو گیا ہو۔

خیر میں عرض کر رہا تھا کہ علم شریعت جو اللہ نے رسول اکرمؐ پہ نازل فرمایا، قرآن و حدیث جو ہے اس کی مثال ہے پانی کی طرح، اور پانی سے زندگی ہے۔زمین مردہ ہے اور جب پانی اس پر نازل ہوتا ہے تو زمین زندہ ہوتی ہے۔اُسی زمین میں پانی چھپ جائے، نظر نہ آئے، اس کا فیض نہ پہنچے تو زمین پھر کمزور ہو جاتی ہے پھر وہاں سے پانی کو ظاہر کرنا پڑتا ہے۔

توجہ جناب، جو پانی ظاہر ہے اس کی نسبت کسی اور کی طرف نہیں ہوتی، پانی وہ بھی اللہ کا، لیکن جو ظاہر کرنے والا، کنواں کھودنے والا محنت کرتا ہے۔اس کی نسبت کنویں کی طرف ہوتی ہے۔پانی وہ بھی اللہ کا۔تو مجتہد کو مستنبط بھی کہتے ہیں یعنی کنواں کھودنے والا، جیسے کنواں کھودنے والا زمین میں کنواں کھود کر یہ محنت کر کے، یہ پانی ظاہر کرتا ہے۔جس سے یہ ظاہری آبادی ہوتی ہے اسی طرح قرآن وسنت میں مجتہد محنت کر کے غوطے لگا کے کوشش کر کے جدوجہد کر کے اور وہاں سے وہ پانی ظاہر کرتا ہے۔جس سے دل آباد ہوتے ہیں۔

قیاس شرعی مظہر ہوتا ہے مثبت نہیں ہوتا

اب جو پانی صاف نظر آتا ہے، سمندر کا پانی اس کی نسبت کسی اور کی طرف نہیں ہوگی، کنویں کا پانی اس کی نسبت کنواں کھودنے والے کی طرف، ہوگی نہیں ہوگی۔بول (ہوگی) ملک صاحب کا کنواں، چوہدری صاحب کا کنواں، خان صاحب کا کنواں مہر صاحب کا کنواں ہوتا ہے یا نہیں ہوتا؟ حلال ہوتا ہے حرام ہوتا ہے؟ (حلال) جس نے نلکا لگوایا، محنت کی اس نلکے کی نسبت اس کی طرف ہوگی، لیکن پانی اللہ کا ہے اس نے نہیں بنایا۔اسی طرح شریعت کے وہ محنت کرنے والے مجتہد، مستنبط جو شریعت کے مسائل کو ظاہر کرتے ہیں تو فقہا کی نسبت ان احکام کی طرف ہوتی ہے، لیکن وہ مسئلہ شرعی اللہ اور اللہ کے رسول کا بتایا ہوا ہوتا ہے اور یہ صرف ظاہر کرتا ہے، یہ شریعت بناتا نہیں ہے۔یہ شریعت کو ظاہر کرتا ہے۔اجتہاد جو ہے قیاس

شرعی جو ہے یہ مُظہر ہوتا ہے مُثبت نہیں ہوتا۔ یہ شریعت سازی نہیں ہوتی، شریعت بناتا نہیں ہے صرف ظاہر کرتا ہے۔

خیر میرا موضوع یہ نہیں ہے صرف چار دلائل سمجھانے تھے آپ کو اس لئے میں نے یہ عرض کیا کہ جیسے وہاں کنویں کی نسبت کھودنے والے کی طرف ہوتی ہے۔ اسی طرح فقہ کی نسبت امام مجتہد کی طرف ہوتی ہے، یہ مہر صاحب کا کنواں، یہ امام اعظمؒ کی فقہ یہ ملک صاحب کا کنواں، یہ امام مالکؒ کی فقہ، یہ جناب فلاں چوہدری صاحب کا کنواں، یہ امام شافعیؒ کی فقہ، یہ مولوی صاحب کا کنواں، یہ امام احمد بن حنبلؒ کی فقہ، جیسے وہاں وہ حرام نہیں ویسے یہاں یہ حرام نہیں۔ جو حرام خور حرام کہے گا تو مرے گا، یہاں بھی حرام کہے گا تو مرے گا۔

وہاں اس کو پانی نہیں ملے گا، جسم جائے گا......

یہاں اس کو شریعت کا مسئلہ نہیں ملے گا ایمان جائے گا......!!

شریعتِ محمدیہ، اللہ ورسولؐ کی محبت اصلِ اوّل میں مانگتی ہے

عرض کر رہا تھا شریعت مانگتی ہے، کیا مانگتی ہے اللہ سے محبت اللہ کے رسول سے محبت ،شریعت مانگتی ہے اور اصل اوّل میں مانگتی ہے۔ سب سے پہلے مضبوط سے مضبوط ترین، اصل اوّل وہ کتاب اللہ، قرآن پاک میں کھلم کھلا جس کی نسبت کسی اور کی طرف نہیں ہوتی میں نے عرض کیا وہ پانی جو ظاہر ضرور ہے اس کی نسبت کسی اور کی طرف نہیں ہوتی۔ کنویں کی نسبت کسی کھودنے والے کی طرف ہوگی ناں۔ سمندر کی نسبت کسی اور کی طرف نہیں ہوگی، بارش کی نسبت کسی اور کی طرف نہیں ہوگی، ہاں جناب اس لئے میں کسی مولوی صاحب کسی پیر صاحب کی بات نہیں کر رہا، کسی مجتہد کی بات نہیں کر رہا کسی اور کتاب سے بات نہیں اُٹھا رہا۔ عرض کر رہا ہوں اصل اوّل میں کھلم کھلا جیسے سمندر کا پانی نظر آئے، جیسے بارش کا پانی نظر آئے، جیسے دریا کا پانی نظر آئے اسی طرح یہ مسئلہ قرآن میں واضح نظر آتا ہے۔ نماز فرض ہے، اس کے لئے مجھے کسی مجتہد سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بات قرآن میں صاف نظر آتی ہے۔

ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا

"روزہ فرض ہے اس لئے مجھے مسئلے کے لئے کسی مجتہد سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ یہ قرآن میں صاف نظر آتا ہے" ومن شهد منكم الشهر فليصمهٗ

نظر آتا ہے یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون .

ہاں حج فرض ہے مجھے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے قرآن میں صاف صاف نظر آتا ہے۔ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا .

جناب زکوٰۃ فرض ہے۔ مجھے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے قرآن میں زکوٰۃ کا واضح حکم نظر آتا ہے۔ اقیموا الصلوٰۃ کے ساتھ" اتو الزکوٰۃ" نظر آتا ہے۔ا

سی طرح عرض کررہا ہوں جہاد فرض ہے۔ کتب علیکم القتال ،قرآن میں مجھے صاف نظر آتا ہے، مجھے کسی اور طرف جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہاں نماز فرض ہے اس کے لئے مجھے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

لیکن نماز کی تفصیل کے لئے جانا پڑے گا، زکوٰۃ فرض ہے اس کے لئے جانے کی ضرورت نہیں ہے، لیکن زکوٰۃ کے مسائل کی تفصیل اس کے لئے جانا پڑے گا، روزہ فرض ہے کے لئے نہیں جانا پڑے گا، روزے کے مسائل کی تفصیل کے لئے جانا پڑے گا۔ رپورٹ مجھے وہاں سے معلوم ہوگی، تفصیل مجھے وہاں سے معلوم ہوگی۔ اسی طرح عرض کررہا ہوں جناب کہ قرآن کریم میں ہمیں جس طرح یہ واضح مسائل نظر آتے ہیں، وہاں یہ چیز بھی نظر آتی ہے، یہ شریعت مانگتی ہے اصلِ اوّل میں مانگتی ہے قرآن میں مانگتی ہے، کیا مانگتی ہے؟ اللہ سے اور اللہ کے رسول سے محبت۔

صحابہ کرامؓ سے محبت اور انکے دشمنوں سے عداوت بھی اصلِ اوّل میں مطلوب ہے

آگے بھی سن لو! اللہ اور رسول کے ساتھ جن کو محبت ہے ان کے ساتھ بھی محبت، یہ بھی شریعت مانگتی ہے۔ وہیں مانگتی ہے۔ اور جن کی اللہ اور رسول سے نفرت ہے، عداوت ہے، کٹاؤ ہے، نفرت ہے۔ ان سے نفرت بھی شریعت مانگتی ہے۔ اصل اوّل میں مانگتی ہے آپ کہیں

گے کہاں ہے جناب؟ فرمایا انما ولیکم تمہاری محبت کے لائق تمہاری ولایت، موالات پیار محبت کے لائق، انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا، تمہاری ولی تمہاری محبت ولایت، موالات، پیار کے لائق اللہ ہے اس کا رسول ہے اور والذین آمنوا، اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے۔ قرآن آج بھی کہتا ہے جو لوگ ایمان لائے تو محبت مانگی ہے یا نہیں مانگی؟ (مانگی)!

قرآن آج بھی کہتا ہے، قرآن آج بھی تازہ ہے، قرآن پرانا نہیں ہوگا۔

لیکن قرآن نے جب سب سے پہلے آکر مانگا، محبت اللہ کی، محبت رسول کی، اور محبت ان لوگوں کی جو ایمان لائے۔

جب قرآن نے پہلی مرتبہ آکر یہ فیصلہ دیا، اس وقت وہ اللہ تو اللہ ہے رسول تو رسول ہے، وہ اہل ایمان کون تھے؟ (صحابہؓ) اُو ظالمو کیا ہوا تمہیں؟ کون تھے؟ بول ذرا! (صحابہ)۔ اس وقت جب قرآن آرہا ہے، جبرائیل لارہا ہے اللہ نے بھیجا ہے محمد پہ آیا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) قرآن پہنچا ہے جیسے اللہ سے محبت چاہئے رسول سے محبت چاہیے، ایمان والوں سے محبت چاہئے۔ لیکن قرآن جب آیا ہے۔ مومنین اولین صادقین کون ہیں؟ (صحابہؓ) وہ صحابہ کرامؓ ہیں۔ تو اوّل والے میں یوں کہہ دوں اللہ سے محبت چاہئے، رسولؐ سے محبت چاہیے، صحابہؓ سے محبت چاہیے۔ بعد میں مومنین وہ ہوں گے جو ان کے نقشِ قدم پہ چلیں گے۔ انہوں نے شریعت رسول سے سیکھی، اب جو ان سے سیکھے گا، انہوں نے نماز رسولؐ سے سیکھی، انہوں نے حج نبی سے سیکھا، انہوں نے روزہ حضورؐ سے سیکھا، انہوں نے کلمہ حضورؐ سے سیکھا، اب جو ان سے سیکھے گا وہ مومن ہوگا اور جو اپنی طرف سے بنائے گا وہ بے ایمان ہوگا۔ جو اپنی طرف سے بنائے گا وہ کافر ہوگا۔ جو ان سے سیکھے گا وہ مسلمان ہوگا، مومن ہوگا، جو اپنا بنائے گا وہ بے ایمان ہوگا۔

یہ ہیں مومنین اوّلین، شریعت کہتی ہے ان کی محبت چاہئے۔

دوسری بات میں نے عرض کی کہ اللہ کے دشمنوں سے دشمنی بھی شریعت مانگتی ہے۔ اور یہیں مانگتی ہے۔ قرآن کریم میں مانگتی ہے، کیسے؟ فرمایا "یا ایھا الذین امنوا" کس کو بولا جا رہا ہے؟ صحابہ کو!۔ یا ایھا الذین امنوا، جام پور والو کسے بلوایا جارہا ہے؟ ایمان والوں کو۔

کوئی اپنے آپ کو بے ایمان سمجھے تو اس سے مخاطب نہیں ہے۔ کوئی اپنے آپ کو بے

ایمان سمجھے، ملعون سمجھے، معتوب سمجھے شیطان سمجھے اس سے مخاطب نہیں ہے۔ لیکن جو اپنے آپ کو ایماندار سمجھے، قرآن اسے بلا رہا ہے یا ایھا الذین آمنوا، اے اہل ایمان، ماننے والو! لبیک فرمایا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودۃ.

قرآن نے فرمایا، لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء میرے اور تمہارے جو دشمن ہیں ان سے پیار نہ کرنا۔

اللہ تعالیٰ کافروں سے دشمنی رکھتے ہیں

میں نے پوچھا رب العالمین تیرے تو سب بندے ہیں تیری کس کے ساتھ دشمنی ہے؟ تو فرمایا فان اللہ عدوٌ للکافرین، بھئی بتا رہا ہوں یا قرآن سے بتا رہا ہوں؟ (بتا رہے ہیں)

فان اللہ عدو للکافرین ...... پس بے شک اللہ بھی کافروں سے دشمنی رکھتا ہے۔

تمہارے لئے بھی حکم ہے کہ جو میرا اور میرے اولیاء کا دشمن ہو تو تم بھی اس کافر سے پھر عداوت ہی رکھنا۔

یا کافر نہ کہنا یا پھر پیار نہ کرنا......

کیونکہ، ان اللہ عدوٌ للکافرین، کیونکہ لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم.

قرآن کہتا ہے فرمایا، یا ایھا الذین آمنوا لاتتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء بعضھم اولیاء بعض، آگے پڑھوں؟ ذرا سنبھل کے کہو...... پھر کہو گے حیدری صاحب ایویں آکھ گئے۔ حیدری صاحب نہیں آکھ گئے، قرآن وچ توں خود پڑھ گھنیں، یا ایھا الذین آمنو، اے اہل ایمان لا تتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء، یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بنانا۔ کیوں؟

بعضھم اولیاء بعض ...... وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں، ان کی آپس میں دوستی بنتی ہے۔

تیری نہیں وہاں بنتی، بعضھم اولیاء بعض، آگے پڑھوں مجھے قرآن پڑھنے کے

لئے تیری اجازت کی ضرورت نہیں ہے، میں تجھ سے جو پوچھ رہا ہوں، اس لئے کہ تو اپنے دل پہ ہاتھ رکھ تو مانے گا یا نہیں۔ مجھے پڑھنے کے لئے تیری اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں تو اچھے اچھوں نے کوشش کی روکنے کے لئے لیکن کوئی روک نہ سکا، نہ مجھے روک سکتا ہے۔ کیوں میرے بڑوں کو نہیں روک سکا، یہ ایک سلسلہ چلا آرہا ہے، زباں بندی،

یہ زبان بندی یہ نظر بندی، یہ پابندی نہیں روک سکتے، جلدی مت دیوبندی کہلاؤ ذرا سوچو دل وجگر گردہ ہے، تو عرض کررہا تھا میں تجھ سے جو پوچھ رہا ہوں اس لئے کہ استفت قلبک ، اپنے دل سے پوچھ، اپنے دل پہ ہاتھ رکھ تو مانے گا، ومن یتولھم منکم، آگے حافظو صحیح پڑھ رہا ہوں۔ یہ سارے حافظ بیٹھے ہیں قرآن پڑھ رہا ہوں صحیح پڑھ رہا ہوں، کون سی سورۃ ہے بھلا؟

یا ایھا الذین آمنوا لاتتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم ، ان اللّٰہ لا یھدی القوم الظالمین .

کون سی سورۃ ہے بھلا؟ مائدہ ہے نا، یا ایھا الذین آمنوا، اے اہل ایمان لا تتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء ، فرمایا یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بنانا، نہ ان سے پیار کرنا، بعضھم اولیاء بعض ، یہ ایک دوسرے کے دوست بن سکتے ہیں تمہارے نہیں،

ومن یتولھم منکم ، ان الفاظ پہ ذرا غور کر علماء بیٹھے ہیں، حفاظ بیٹھے ہیں، ترجمے والا قرآن پاک منگوالو، خود کھول کے دیکھ لو، صبح جا کے دیکھ لینا، ابھی کہو تو دکھادوں، اعتماد کرو، نہیں تو تحقیق کرو، خود جانچو، پرکھو، قرآن کہتا ہے یا میں کہتا ہوں۔

ومن یتولھم منکم فانہ منھم ، ومن یتولھم منکم اور جو ان سے پیار کرے تم میں سے۔

یا ایھا الذین آمنوا، اپنے آپ کو ایماندار سمجھنے والو! ومن یتولھم منکم ،تم میں سے جو ان کے ساتھ پیار کرے فانہ بے شک وہ بھی منھم، ان میں سے ہے۔

میں نہیں کہتا، میں تجھے بے ایمان نہیں کہتا، میں تجھے خبیث نہیں کہتا، میں تجھے لعنتی نہیں کہتا، میں تجھے مردود نہیں کہتا، میں تجھے کافر نہیں کہتا، میں تجھے شیطان نہیں کہتا، قرآن سے

پوچھو من یتولھم منکم ، فانہ منھم ، جو ان سے پیار کرے تم میں سے۔

یا ایھا الذین آمنوا ، تم میں سے جو ان سے پیار کرے، فانہ منھم ،فرمایا بے شک وہ بھی ان میں سے ہے۔ اور اللہ کو کوئی پروانہیں ۔رب نہ تیرا محتاج نہ میرا محتاج ، ہاں رب بڑا بے پرواہے۔ و من یتولھم منکم فانہ منھم ، یہ کہتے ہیں جی جو نہ مانے وہ بھی کافر، میں کہتا ہوں؟ و من یتولھم منکم فانہ منھم ، تم ان کو باپ بناؤ گے تو تم بھی ویسے ہی ہو۔ میں نہیں کہتا،قرآن کیا کہتا ہے؟ کہ یہود و نصاریٰ سے پیار نہ رکھنا، ہاں وہ ایک دوسرے کے ساتھ رکھتے ہیں،تم نہ رکھنا،تم میں سے جو ان کے ساتھ پیار رکھے گا وہ ان ہی میں سے ہے۔تو میں نے کہا اللہ ان کو ہدایت ہی دیدے۔فرمایا ان اللہ لا یھدی القوم الظلمین ، ایسے ظالموں کو اللہ ہدایت بھی نہیں دیتا۔

میں نے پوچھا خداوند، یہ ان سے پیار کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا ”فتری الذین فی قلوبھم مرض یسارعون فیھم. قلوب سمجھدے او؟ زورنال جھک کے آکھو (جیا) فی قلوبھم مرض ، ان کے دلوں میں مرض ہے روگ ہے، لالچ ہے نا۔ فی قلوبھم مرض ، ان کے دلوں میں مرض ہے، بیماری ہے، ان کو دیکھو گے، یسارعون فیھم ، ان میں مسارعت کرتے ہیں، جلدی جلدی کرتے ہیں کہ میں پہلے ان سے مل جاؤں۔ یسارعون فیھم ، گھسنے کی کوشش کرتے ہیں، جلدی جلدی کرتے ہیں پھر۔ کیوں وجہ کیا ہے؟ وجہ قرآن سے پوچھوں، یقولون کہتے ہیں، نخشیٰ ان تصیبنا دائرۃ. کہتے ہیں خواہ مخواہ کوئی مصیبت نہ آپڑے یوں بچ جائیں گے۔ قرآن ہے قرآن یقولون نخشی ان تصیبنا ذائرۃ ، تجھے مار پڑتی ہے تو پڑے گی۔

وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہٗ الا ھوَ وان یردک بخیر فلا رآدّ لفضلہٖ .

مشکل کشا ایک ہے......

قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولانا......

مصیبت وہ آئے گی جو ہمارے مقدر میں ہوگی، نہیں ہوگی نہیں آئے گی، کہنا اور

بات ہے وقت آجائے۔ ہاں کہتے ہیں، ویقول الذین امنوا لولا انزلت سورۃ ، یوں کردیں گے، یوں کردیں گے ہمیں کوئی نہیں ہلاسکتا ہم بڑے مضبوط یہ وہ۔

جن لوگوں پر موت کی غشی طاری ہوگئی!

جب سورۃ آئی فاذا انزلت سورۃ محکمۃ وذکر فیھا القتال، سورۃ محمد سے پڑھ رہا ہوں۔ پہلے کہتے ہیں سورۃ آتی کیوں نہیں؟ آجائے ہم یوں کردیں گے، یوں کر دیں گے۔ آج جب وقت آیا، تو وہی جن کے دلوں میں مرض ہے وہ پھر وہاں کمزور پڑ جاتے ہیں یہ کیا ہوا، انہیں کیا ہوگیا؟ ربنا، ہمارے رب "ربنا لم کتبت علینا القتال" یہ تو نے ہمارے اوپر لڑائی کیوں فرض کردی، قتال کیوں فرض کیا؟ قتال، ق، ت، ا، ل، والا کیوں فرض کیا ہے؟ "لو لا اخرتنا الا اجل قریب" کچھ دیر ہمیں مدد ملتی ہے اب ہمیں لڑنا پڑے گا۔

فرمایا! رأیت الذین فی قلوبھم مرض ینظرون الیک نظر المغشی علیہ من الموت فاولیٰ لھم" فرمایا حضور! جن کے دلوں میں مرض ہے نا، منافقین کی بات ہے بھائی، مومنین میں شامل ہوتے تھے کہ ہم بھی مجاہد ہیں، ہم بھی مومن ہیں یوں کریں گے یوں کریں گے جب وقت آیا تو "ینظرون الیک" کون بھئی "الذین ینظرون الیک" جن کے دل میں مرض ہے جو کوشش کرتے تھے وہ "ینظرون الیک" خالص قرآن پڑھ رہا ہوں اِدھر میں کچھ اور نہیں کہہ رہا، میری اس بات کو غلط رنگ مت دینا، "ینظرون الیک" تیری طرف دیکھتے ہیں لیکن کیسے؟

" نظر المغشی علیہ من الموت" موت سمجھتے ہو؟ نظر المغشی" غشی کا مطلب سمجھتے ہو؟ کون سی غشی؟ جو موت کی غشی ہوتی ہے، جن پر موت آئے نا؟ سکرات آئے اس کی آنکھیں پھر جاتی ہیں، قرآن کہتا ہے یہ ایسے کہتے ہیں جیسے ان پر موت آگئی ہو، لیکن غشی کا دورہ پڑے نا موت والا سکرات کا، وقت آگیا، ہاں ہاں "فاولیٰ لھم" فرمایا ان کے لئے تباہی ہے۔

دین کا تمسخر اڑانے والوں سے دوستی نہ رکھنے کا حکم

اور آپ کو کیا کہا؟ فرمایا "فلا تھنوا" ہمت نہ ہارو، ہمت نہ ہارنا، کمزوری نہ دکھانا، "وتدعوا

الی السلم " اتحاد کی کوشش نہ کرنا، "فلا تھنوا وتدعوا الی السلم" ہمت نہ ہارنا، کمزوری نہ دکھانا، صلح کی پیش کش تم نہ کرنا، "وانتم الاعلون" قرآن کہتا ہے " وانتم الاعلون "یقینی فتح تمہاری ہوگی۔

"یــا ایھــا الــذین امنوا" اے اہل ایمان! کس کے ساتھ بات ہے؟ آپ کے ساتھ، اور کس کے ساتھ؟ یہ تو یہود نصاریٰ سے کہا، یہ یہودی تھوڑے ہی ہیں، یہودی ہیں؟ (نہیں) ان کی نسل ہوگا، یہودی تھوڑی ہیں، قادیانی نہیں ہیں، ہمارا اتحاد تو قادیانیوں سے، مجوسیوں سے، شیعوں سے، نیچریوں سے ہے، قرآن نے تو یہود ونصاریٰ کا نام لیا تھا نا؟ فرمایا،

یا ایھا الذین امنو لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ھزوا ولعبًا من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم والکفار اولیآء واتقوا اللّٰہ ان کنتم مؤمنینo

دیکھو یہاں پھر یہود ونصاریٰ ہی نہیں کہے گئے؟ [illegible] ان کو دوست نہ بنانا کسے؟" الــذین اتــخذوا دینکم ھزوا ولعبا من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم والــکــفــار اولیــآء "فرمایا جو تمہارے دین پر ٹھٹھہ کریں، ٹوک بازی کریں، تمہاری ڈاڑھی پہ، تمہاری نماز پہ، تمہاری اذان پہ، تمہارے کلمے پہ، تمہاری دینی غیرت کو، جو لوگ مذاق بنائیں ان سے پیار نہ رکھنا، وہ تو یہودیوں کی بات ہے نا؟ فرمایا،" الــذیــن اوتــوا الــکــتــاب مــن قبلکم، جن کو کتاب دی گئی "والکفار" اور دوسرے کافر بھی۔

مولانا! "والــکــفــار" یہود ونصاریٰ کے علاوہ دوسرے کافر بھی ساتھ ہیں، انہیں نہ بنانا، کیا؟ "اولیــآء" انہیں پیارا نہ بنانا دوست، کافر کافروں سے کہتا ہے مسلمانوں کو کہتے ہیں دوست، کافر کھڑا ہو کر کہتا ہے، دوست یہ کہتے جی سر! پھر وہ سنائے گا دوستو بزرگو! نہ کرنا یوں نہ کرنا "واتقوا اللّٰہ" اللہ سے ڈرنا یوں نہ کرنا، اللہ سے ڈرنا، ان کنتم مؤمنین "اگر مومن رہنا چاہتے ہو تو یوں نہ کرنا، کیونکہ بات گذر چکی ہے،" ومن یتولھم منکم فانہ منھم " جو ان سے محبت کرے گا وہ بھی انہی سے ہے۔

قرآن میں آج کے مسئلے کا حل بتا دیا گیا ہے

"واذا نادیتم الی الصلوٰۃ اتخذوھا ھزوا" جب تم نماز کی طرف بلاتے ہو، تو

وہ اسے مذاق بناتے ہیں، میں نے اپنی طرف سے نہیں کہا کہ تمہاری اذان پہ ٹوک کرتے ہیں، قرآن نے کہا ”واذا ناديتم الى الصلوة“ جب تم بلاتے ہو نماز کے لئے، کیسے بلاتے ہو نماز کے لئے؟ ڈھول بجا کر؟ ”اتخذوها هزوا“ وہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں، جو تمہاری اذان کا مذاق اڑاتے ہیں ان بے ایمانوں سے پیار نہ رکھنا، قرآن ہے یا میں اپنی طرف سے بنا رہا ہوں؟ یہ آیتیں آج کی تو نہیں ہیں نا! قرآن پرانا نہیں ہوگا، مسئلہ آج کا ہے، حل پہلے بتلایا گیا ہے، تم اگر ان کے ساتھ نہیں بیٹھو گے تو ہم آپ کے ساتھ نہیں بیٹھیں گے، مسلمان ہو؟ مومن ہو؟

فرمایا ”يا ايها الذين امنو“ اے اہل ایمان! لا تتخذوا الكافرين اولياء من دون المؤمنين“ یہاں کافرین اور مومنین دونوں کا نام ہے، یہ آیتیں ہونی چاہئیں یا نہیں؟

کہتا ہے سائیں! ”قد جاء كم من الله نور“ پڑھو ”انما انا بشر“ نہ پڑھو!

کیوں نہ پڑھیں؟ ہم سارے قرآن کو مانیں گے، ”افتؤمنون ببعض الكتب وتكفرون ببعض فما جزآء من يفعل ذالك منكم“ کچھ قرآن کو مانو گے کچھ کو چھوڑ دو گے کیا؟

”يا ايها الذين امنو“ اے اہل ایمان! لا تتخذوا الكافرين اولياء من دون المؤمنين ط اتريدون ان تجعلوا لله عليكم سلطانًا مبينا“. فرمایا مومنین کو چھوڑ کر کافرین کو دوست نہ بنانا کیا تم اللہ پاک کو اپنے اوپر حجت قائم کرنے دینا چاہتے ہو کہ وہ تم پر کوئی عذاب مسلط کرے؟

ایمان پر کفر کو ترجیح دینے والے باپ اور بھائی سے بھی پیار نہ رکھنے کا حکم

اچھا یہ تو دور والے کافر ہیں اگر قریب والے ہوں تو پھر فرمایا:

”يا ايها الذين امنو لا تتخذوا ابآئكم اولياء ان استحبو الكفر على الايمان“...... اے ایمان والو! (یہ بات ایمان والوں کے ساتھ) ”لا تتخذوا اباء كم واخوانكم“ اپنے باپ سے بھی، بھائیوں سے بھی پیار نہ کرنا، اگر وہ ایمان پر کفر کو ترجیح دیں۔ ایسے باپ سے بھی پیار نہ رکھنا، بھائی سے بھی پیار نہ رکھنا:

”لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر يوآدون من حآد الله

ورسوله ولو کانوا اباء هم او ابنآء هم او اخوانهم او عشیرتهم اولئک کتب فی قلوبهم الایمان"

فرمایا جن کے دلوں میں اللہ پاک نے ایمان لکھ دیا ہے وہ کافروں سے پیار نہیں رکھیں گے، وہ کافر باپ کیوں نہ ہو، بیٹا کیوں نہ ہو، بھائی کیوں نہ ہو۔

منافقین کیلئے دردناک عذاب کی بشارت

ہاں جناب عرض کر رہا تھا کہ قرآن محبت مانگتا ہے، شریعت محبت مانگتی ہے، اور شریعت نفرت بھی مانگتی ہے۔ محبت اللہ کے ساتھ، اللہ والوں کے ساتھ اور نفرت اللہ ورسولؐ کے دشمنوں کے ساتھ۔

ومن الناس من یتخذ من دون اللّٰہ اندادًا یحبونھم کحب اللّٰہ ط والذین امنو اشد حُبًّا للّٰہ"

جو ہیں ایمان دار، "اشد حبا للہ" وہ بہت شدید ہیں اللہ کی محبت میں، اللہ کی وجہ سے تو اللہ کے رسول کے ساتھ پیار، اور اللہ اور اسکے رسول کی وجہ سے اہل ایمان کے ساتھ پیار، "بشر المنافقین بأن لھم عذاب الیما" "بشارت دے دیجئے، بتلا دیجئے منافقین کو، منافق کون ہوتا ہے، جو کہتا ہے میں کلمہ نہیں پڑھتا؟ کلمہ پڑھتا ہے اپنے آپ کو مومن بھی کہتا ہے، لیکن اُدھر گھسنے کی کوشش کرتا ہے، کہ میں کسی چکر میں نہ پھنسوں، ایسے منافق کے بارے میں فرمایا" بشر المنافقین بان لھم عذابًا الیماً" منافقین کو بتا دو کہ ان کے لئے عذاب ہے دردناک۔

اے اللہ! یہ کون ہیں؟ فرمایا۔" الذین یتخذون الکافرین اولیا ء من دون المؤمنین ایبتغون عندھم العزۃ فللہ العزۃ جمیعاً" یہ کافروں سے دوستی رچاتے ہیں عزت کے لئے کہ ہماری ٹور بن جائے گی، فرمایا عزت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

جو کافروں سے محبت اور دوستی نہیں کرتے، اللہ ان کو عزت نہیں دیتا؟ "وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین" آج تک اللہ نے انہیں عزت دی جنہوں نے کافروں سے ٹکر لی، اور جنہوں نے کافروں کی خوشامد کی، چاپلوسی کی وقتی طور پر تو ان کے نمبر بن گئے، لیکن اللہ نے

انہیں ایسا ذلیل کیا، کہ منہ اٹھانے کے قابل نہیں رہے۔

ایمان نام ہی عشق خداوندی کا ہے

"فرمایا" "ایبتغون عند هم العزة فللّٰه العزة جمیعا" کتنا قرآن پڑھوں، ابھی جو میں نے جو کچھ پڑھا ہے وہ اس مسئلے کا آدھا بھی نہیں ہے، تیسرا حصہ بھی نہیں ہے، قرآن نے اس مسئلہ کو بہت اٹھایا، کیونکہ ایمان ہے ہی اللہ کے عشق کا نام، ایمان ہے ہی رسول پاک ﷺ کے عشق کا نام، ادائے عشق نہیں دیکھی؟

یہ روزہ کیا ہے؟ محبت خداوندی میں بھوک کاٹی جا رہی ہے...... یہ نماز کیا ہے؟ محبوب حقیقی کے سامنے جھکنا ہی تو ہے...... یہ زکوٰۃ کیا ہے؟ محبوب حقیقی کے نام پر سب کچھ لٹانا ہی تو ہے...... یہ حج کیا ہے؟ ننگے سر ننگے پیر، لبیک لبیک کی آوازیں لگاتے ہوئے محبوب حقیقی کی محبت کا اظہار کرنا ہی تو ہے۔ اس کے گھر کے اردگرد پھرنا ہی تو ہے، اس کے دروازے کو چومنا ہی تو ہے۔ ایمان نام ہی عشق خداوندی کا ہے۔ ہاں جناب محبت چاہیے اللہ سے، اللہ کے رسولؐ سے اور ایمان والوں سے، اور نفرت چاہیے کفار سے۔ لڑائی کبھی ہوگی کبھی نہیں ہوگی، لیکن کافر کے لئے دل میں محبت نہ ہو، لڑائی کو فرض سمجھنا ہے، جیسے روزے کو فرض سمجھنا ہے، وقت آئے گا تو رکھیں گے، لیکن کبھی بھی یہ نہیں کہنا کہ ہم پہ فرض نہیں ہے۔ نماز کو فرض ماننا ہر وقت ہے، لیکن جب ٹائم ہوگا تو نماز پڑھیں گے، کبھی بھی یہ مت کہیں کہ ہمیں نماز نہیں چاہیے۔ کبھی مت کہنا کہ کافروں سے نہیں لڑیں گے، "ہمیں کافروں سے پیار رکھنا ہے، لڑائی مقصود نہیں ہے" کبھی نہ کہنا، اپنی تباہی خود نہ کرنا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰه رب العالمین

گواہانِ نبوت ﷺ

اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم ○ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم○ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ○ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ط

وقال تعالیٰ. وکذالک جعلناکم امة وسطًا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیداً ○

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَللّٰہ اَللّٰہ فی اصحابی لا تتخذوھم من بعدہٖ غرضاً فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم. او کم قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم .صد ق اللّٰہ العظیم.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ وَبَاقِيَةً بِبَقَاءِ مُلْكِكَ عَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ وَكَذَالِكَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ، اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

گواہانِ نبوّت ﷺ

قابلِ صد احترام علمائے کرام، فرزندانِ توحید وسنت، ختم نبوّت کے پروانو! اور اصحاب رسول کے سرفروش سپاہیو! تلہ گنگ کے غیرت مند مسلمانو! آج ۱۴۲۴ ہجری کے جمادی الاول کی دسویں شب پہلی بار آپ کے ہاں حاضری کا موقع ملا ہے، پروردگار عالم سے دعا ہے کہ اللہ میری اور آپ کی حاضری قبول فرمائے، اس روحانی اجتماع کو اپنی رضا کا ذریعہ بنائے اور ہمارے لئے نجاتِ اخرویہ کا ذریعہ بنائے، مجھے احساس ہے اور آپ کی محبت صداقت اور اس عنوان سے عقیدت، کہ رات کا ایک بجا ہے اور آپ اس طرح تازہ بیٹھے ہیں جیسے ابھی آ کے بیٹھے ہوں، یہ عنوان سے محبت اور عنوان کیا ہے؟ گواہانِ نبوّت ﷺ! اس عنوان سے محبت یہ تو ابھی رات کا ایک بجا ہے ہم نے ساری ساری رات آپ جیسے مجاہدوں کو لمبی راتوں کو آذانِ فجر تک بیٹھے تھکتے نہیں دیکھا، اس عنوان کو سننے کے لئے نہ صرف یوں راتوں میں نہیں بلکہ کڑکتی دھوپ میں بھی انتظار کرتے دیکھا، نہ صرف عشقِ نبوّت ﷺ بلکہ اس عنوان پر اس گئے گذرے دور میں ہتھکڑیاں پہن کر بھی عشقِ نبوّت ﷺ کے نعرے لگاتے دیکھا، ہاں اس گئے گذرے دور میں بھی اس عنوان پر ہم نے دشمنوں کے سامنے سینہ کھول کر گرجتے دیکھا۔

اس عنوان پر لوگوں کو اپنی جانیں لٹاتے دیکھا......

اس عنوان پر ہم نے لوگوں کو اپنے گھر، دولت، ملکیت، رشتے ناطے سب کچھ قربان کرتے دیکھا۔

اس عنوان پر ہم نے پھانسی کے پھندے پر بھی عشق وعقیدت کا نعرہ بلند کرتے دیکھا۔

اس عنوان پر دیکھا نہیں آپ نے کہ جان جاتی ہے، اس دور میں بھی اس عنوان پر پھانسی کے پھندے چومتے ہیں لیکن اس عنوان کو نہیں چھوڑتے۔ نہیں دیکھا؟ آپ بیٹھے ہیں منتظر ہیں آپ کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں جذبات جوان ہیں لیکن میں آپ کے جذبات کی ترجمانی تب کرسکوں گا جب آپ میرا ساتھ دیں گے، آپ بولیں گے تو میں بولوں گا ورنہ میں نہیں بول سکتا۔

ہم سچ کے پرستار ہیں

یہ ضروری نہیں کہ آپ میری ہر بات کی تائید کریں، اگر بات صحیح ہے تو آپ میری تائید کریں اگر کوئی اشکال ہے کوئی اعتراض ہے، کوئی سوال ہے تو نقد آپ کو پیش کرنے کی اجازت ہوگی، اور میں اپنی ہر بات کو صحیح ثابت کرنے کا پابند ہوں گا، کیونکہ الحمد للہ ہم نے پکی بات اپنے اکابر سے لی ہے، نہ ہی کچی بات ہم آگے پیش کرتے ہیں...... سچی بات لی ہے اور سچ ہی ہمارے پاس آیا ہے...... سچ ہی کی تصدیق کی ہے سچ ہی کو سچ کہا ہے...... سچ سنا ہے سچ سنایا ہے، سچ لیا ہے سچ دیا ہے، سچ کے پرستار ہیں...... اور سچا پیغام لے کر آنے والے کو، سب سے پہلے سچا ماننے والے کے غلام ہیں۔

"والذی جآء بالصدق" بھی ہمارے پاس......

"وصدق بہ" بھی ہمارے پاس......

سمجھے بھی ہو، جو سمجھے وہ سبحان اللہ کہیں! (سبحان اللہ)۔ الحمد للہ ہم نے جو کچھ لیا ہے وہ سچ ہے،" لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ" سے لے کر "بسم اللہ وعلیٰ ملۃ رسول اللہ" جو ہم نے کیا ہے وہ سچ ہے کسی کو کڑوا لگتا ہے لگے، لیکن سچ ہے اسی لئے الحمد للہ جو بات کریں گے اس پر اعتماد اور صحت کے ہم ذمے دار ہیں، آخر کیوں نہ ہوں، جب لیا سچ، دیا سچ سنا یا سچ، سنایا صدق، صدیق کے غلام ہیں، اور جھوٹ ہمارے عقیدے میں نہیں ملتا۔

نبوت کے مقابل امامت کا عقیدہ جھوٹ ہے

جھوٹ ہمارے قریب بھی نہیں آسکتا، جھوٹ ہمارے عقیدے میں کیا ملتا وہ ہمارے قریب بھی نہیں آسکتا اور کیا منہ دکھائے گا ہمارے سامنے، جس کے کلمے میں جھوٹ ہو، جس کے عقیدے میں جھوٹ، جس کے اصول میں جھوٹ ہو، جس کے فروع میں جھوٹ ہو۔

کیوں نہ ہو کیونکہ اس کے ہاں جھوٹ عبادت جو ہے، ہم نے پڑھا "لا الہ الا اللہ" تو اوروں کو پوجتا ہے نا...... ہماری مسلّم اور پہلی بات توحید ہے سچ ہے...... اس کے ہاں پہلی بات شرک ہے جھوٹ ہے...... توحید سچ ہے اور شرک جھوٹ ہے...... ختمِ نبوّت سچ ہے اور نام بدل کے نام امامت رکھ کے نبوّت کا دروازہ کھولنا اور نبیوں سے افضل بتانا یہ عقیدہ جھوٹ ہے...... ختمِ نبوّت سچ ہے اور تیری امامت جھوٹ ہے...... مطلق امامت نہیں کہہ رہا، جو نبوت کے مقابلے میں آئے وہ امامت کہہ رہا ہوں کیونکہ اللہ نے جتنے درجے انعام یافتہ لوگوں کے بنائے ہیں ان میں سب سے اعلیٰ ترین درجہ نبوّت کا ہے، اور نبوّت میں اعلیٰ ترین کرسی ختمِ نبوّت کی ہے، اعلیٰ ترین تاج ختمِ نبوّت کا ہے، جو میرے نبی محمد ﷺ کے سرِ مبارک پہ ہے، اب کوئی نبوّت سے آگے درجہ بنائے میں اسے سچ نہیں جھوٹ کہوں گا، "انعم اللہ علیھم" یہ پہلا درجہ "من النبیین والصدیقین والشھدآء والصالحین" اب ان کے پیچھے تو کوئی لگ سکتا ہے آگے کوئی نہیں آسکتا، تو نام بدل کے کسی کو لانا چاہا ہے۔

اللہ کی وحدانیت اور محمد کی ختم نبوت کی گواہی پہلا اور بڑا سچ ہے

میں وہی عرض کر رہا ہوں جناب سچ نہیں جھوٹ ہے، یاد رکھیے حق سچ ہے، باطل جھوٹ ہے، توحید سچ ہے، شرک جھوٹ ہے، اسلام ایمان سچ ہے، کفر جھوٹ ہے، سنت سچ ہے، بدعت جھوٹ ہے، بات کہیں اور نکل رہی ہے، جانا وہاں نہیں، عرض یہ کرنا ہے کہ اللہ کا احسان ہے جس نے ہمیں سچ نصیب فرمایا، ہمارے پاس سچ کو بھیجا اور ہمیں یہ توفیق بخشی کہ سچ کو سچ کہو، اور سچ کو سچ کہنا اس کا نام سچی گواہی ہے، جس کے لئے حکم ہے "ولا تکتموا الشھادۃ" کہ گواہی مت چھپاؤ، ہمیں پتہ ہے نا کہ اللہ اکیلا ہے، پتہ ہے کہ نہیں ہے؟ یہ جتنے بے شک کہہ

رہے ہیں انہیں پتہ ہے، اللہ اکیلا ہے یہ پتہ ہے؟ تو یہ کہو اور یہ گواہی دو اللہ اکیلا ہے یہ کہنا، میں کوئی نئی بات نہیں بتا رہا، وہی بتا رہا ہوں جو کہتے ہو، "اشھد ان لا الہ الا اللہ" یہ اشھد کا کیا معنی ہے؟ گواہی دیتا ہوں تو گواہی دینا اللہ کو اکیلا کہنا یہ گواہی ہے نا، سچ کو سچ کہو، سب سے بڑا، سب سے پہلا سچ، سب سے بڑا سچ "اشھد ان لا الہ الا اللہ" سچ کو سچ کہو، محمد ﷺ کی رسالت سچ ہے، اور اس سچ کو سچ کہو، گواہ بن جاؤ کہ "اشھد ان محمد رسول اللہ" کہتے ہو تو یہ سچی گواہی ہے۔

محمد ﷺ کو سچا صحابہ کرامؓ نے کہا

آپ گواہ ہیں اللہ کی وحدت پہ، حضور ﷺ کی رسالت پہ؟ (ہیں) آپ نے اللہ کو دیکھا؟ (نہیں) گواہی کیسے؟

اچھا جواب ملا ہے کہ اللہ کو محمد رسول اللہ ﷺ نے دیکھا ہے، اچھا تو آپ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھا؟ (نہیں) تو گواہی کیسے دے رہے ہو؟

اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے ہم گواہی دیتے ہیں، کیوں؟ کہ یہ بات اس زبان نے بتائی ہے جس پر کبھی جھوٹ نہیں آیا، اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے تو اتنا یقین نہ ہوتا جتنا اس زبان پر ہے، ہمیں اپنی آنکھوں پر اتنا اعتماد نہیں ہے جتنا اس زبان پر ہے، اور اس زبان سے پھر ہم نے نہیں سنا، یقین ہے، وہ معصوم ہے اسی لئے وہ ایک ہی کافی ہے، اور اس کی زبان سے کس نے سنا؟ (صحابہؓ نے)

صحابہ کرامؓ کو سچا اللہ نے قرار دیا

انہیں سچا وہ کہتا ہے جو سچ کا خالق ہے، انہیں سچا وہ کہتا ہے جس کی نظر جس طرح زبان پر ہے اسی طرح دل پر ہے۔ انہیں سچا وہ کہتا ہے جس طرح زبان پر ہے اسی طرح دل پر ہے، اور جو ان کی ٹکر میں آئے انہیں جھوٹا کہتا ہے، اور جھوٹا کوئی اور بات کرے تو نہیں، ان کی ٹکر میں آنے والا، انہیں سفہاء کہنے والا "لیخرجن الاعز منھا الاذل" کہنے والا، ان کی عزت پر حملہ کرنے والا، جو بولتا ہے اسے سچ کا خالق جھوٹا کہتا ہے، اور اس بات پر جھوٹا کہتا ہے کہ وہ آ کر کہتے ہیں "نشھد انک لرسول اللہ"......

صحابہؓ کے مخالف کی سچی گواہی بھی قبول نہیں کی گئی

صادقین کا مخالف آ کر کہتا ہے کہ:

نشہد انک لرسول اللہ......

اے محمد! ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

اللہ نے فرمایا:

واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون......

اللہ گواہی دیتا ہے یہ منافقین جھوٹے ہیں، منافقین نے کہا "انک لرسول اللہ" کیا کہا تھا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، یہ بات سچی تھی یا جھوٹی تھی؟ (سچی)

بات سچی تھی "واللہ یعلم انک لرسولہ"...... فرمایا کہ مجھے بھی یہی علم ہے، اللہ کو بھی یہی علم ہے کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں، لیکن یہ "واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون". اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین جھوٹے ہیں۔

انہوں نے کوئی اور بات تو کی ہی نہیں:

اِذَا جَآءَ کَ الْمُنٰفِقُوْنَ ٥ قَالُوْ نَشْهَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ ٥

مخالفین کی زبانوں پر کچھ اور دلوں میں کچھ اور ہے

انہوں نے کوئی اور بات تو کی ہی نہیں انہوں نے کہا تو یہ ہے کہ "اِنَّکَ لَرَسُوْلُهٗ" کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، لیکن خالق نے فرمایا کہ یہ جھوٹے ہیں، کیوں؟

"یقولون بافواھھم مالیس فی قلوبھم"......

یہ زبان سے کہتے ہیں دل سے نہیں کہتے، دل سے نہیں مانتے، ان کے دل وزبان میں موافقت نہیں یہ بے ایمان جھوٹے ہیں۔

ان کے دل میں ہے آپ کی دشمنی، اور زبان سے اظہار محبت۔ جی! ہم تو مانتے ہیں جی، ہم تو مانتے ہیں اور کئیوں کو دھوکا لگا، یار یہ کہتے ہیں کہ ہم مانتے ہیں اور بھائی کئیوں کو، کیا

کہوں، کہ جب آقائے نامدار سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

واذا رأیتهم تعجبک اجسامهم......

کہ محبوب جب آپ بھی انہیں دیکھیں گے، تو ان کے اجسام ظاہر یہ کریں گے وہ تو آپ کو بھی پسند آئے گا، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جوانکا ظاہری ڈیل ڈول پسند آئے، تو کیا مطلب یہ کلین شیو ہوں گے، ظاہری طور پر تو وہ ایسے ہیں کہ آپ بھی دیکھیں تو آپ کو بھی پسند آئیں گے، یار یہ اچھے ہوں گے۔

"وان یقولوا تسمع لقولهم"......

وہ بات کریں گے تو آپ بھی ان کی طرف توجہ فرمائیں گے، آپ بھی ان کی بات سنیں گے، ظاہری طور پر تو یہ صورت بنائی ہوتی ہے۔ لیکن میں بتلاتا ہوں کہ یہ جھوٹے ہیں کیونکہ میں دلوں کو جانتا ہوں، تو یہ بات کہہ دیتے ہیں کہ امنّا، ہم مومن ہیں کیا کہتے ہیں؟ ہم مومن ہیں! آپ کہہ دیں "قل لن تؤمنو" تم مومن نہیں ہو، یہ کہتے ہیں امنّا، میں رب بتاتا ہوں، "وماهم بمؤمنین" یہ مومن نہیں ہیں۔

تو اس رب نے ان الفاظ کو جھوٹا کہا اور اس بارے میں جھوٹا کہا کہ یہ آپ کی رسالت کی جو گواہی دیتے ہیں پھر بھی یہ سچے نہیں ہیں، کیونکہ ان کے دل میں وہ بات نہیں ہے جو زبان سے کہتے ہیں۔

مہاجرین نے اللہ کی رضا کیلئے سب کچھ چھوڑا

تو جس رب نے ان کو کلمے میں بھی جھوٹا کہا، اس رب نے صحابہ کو عمل میں بھی سچا کہا **"اولئک هم الصادقون"......**

للفقراء المهاجرین الذین اخرجوا من دیارهم واموالهم یبتغون فضلًا من الله ورضوانًا وینصرون الله ورسوله اولئک هم الصادقون○

نام لے کر فرمایا مہاجرین، کون سے؟ **"الذین اخرجوا من دیارهم"** ان کے پاس گھر نہیں ہیں، تھے ہی نہیں؟ فرمایا، تھے **"اخرجوا من دیارهم"** یہ گھر قربان کر کے آئے

ہیں، ان کے گھر تھے، "اخرجوا من دیارھم" یہ اپنے گھروں میں سے نکالے گئے ہیں، "واموالھم" یہ تمہیں فقراء نظر آرہے ہیں، ان کے پاس کچھ نہیں، کیا واقعی کچھ نہیں تھا؟ فرمایا "واموالھم" ان کے اپنے مال تھے، گھر بھی تھے، لیکن یہ سب انہیں چھوڑنے پڑے، کیوں؟ "یبتغون فضلًا من اللہ ورضوانًا" اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، ان کو سب کچھ چھوڑنا پڑا ہے، اور کوئی مقصد نہیں، بول کوئی اور مقصد نہیں۔

صدیق اکبرؓ کی مالی قربانی بھی اللہ کی رضا کیلئے ہے

"وما لاحد عندہ من نعمۃ تجزیٰ" ان میں سے مصدق اوّل، مومن اوّل، مسلم اوّل، مجاہد اوّل، جناب صدیق اکبر ؓ کے لئے فرمایا جارہا ہے، "وما لاحد عندہ من نعمۃ تجزیٰ ○ الا ابتغآء وجہ ربہ الاعلیٰ" کوئی اور مقصد نہیں، کسی اور کا احسان اتارنا نہیں، مقصد صرف ایک ہے، "الا ابتغآء وجہ ربہ الاعلیٰ" ایک مقصد ہے۔ اللہ جسے کہتے ہو "سبحان ربی الاعلیٰ" اس اعلیٰ کی رضا مقصود ہے، اور کوئی مقصد نہیں، "وما لاحد عندہ من نعمۃ تجزیٰ"......الا، توجہ! اگر جاگ رہے ہو تو طلب رکھنے والو! تمہیں "اِلّا" سمجھادوں، ہاں بات آگئی ہے تو عرض کردوں اگر آپ سمجھ رہے ہیں اور جاگ رہے ہیں تو:

وما لاحد عندہ من نعمۃ تجزیٰ ○ الا ابتغآء وجہ ربہ الاعلیٰ.

کوئی اور احسان نہیں ہے، کسی کا احسان اتارنا مقصود نہیں ہے، کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ رب الاعلیٰ کی رضا مقصود ہے۔

شیعوں کے بہت بڑے پوپ کی جہالت [1]

لیکن قرآن کریم کو سمجھنا، قرآن کریم کو پڑھنا، قرآن سیکھنا قرآن سکھانا، قرآن سننا

---

[1] تلہ گنگ ضلع چکوال میں کراچی سے روافض کے ایک بہت بڑے راہنما (جو دسویں محرم الحرام کو پاکستان ٹیلی ویژن پر "شامِ غریباں" کی مجلس پڑھنے کے حوالے سے مشہور ہے) نے تقریر کی جس میں سورۃ العصر کے ضمن میں "الا الذین امنوا" اور کلمۂ توحید میں "اِلّا اللہ" کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ "اِلّا" سے پہلے سب غلط اور "اِلّا" کے بعد سب درست۔ حضرت علامہ حیدری نے یہ ساری گفتگو بطور "جوابِ آں غزل" فرمائی ہے۔

قرآن سنانا، قرآن بتلانا اور قرآن کے نام پر دھوکہ دینا یہ الگ چیزیں ہیں، میں نے سنا کہتا ہے کہ، "الا" سے پہلے صرف گمراہی، "الا" کے بعد ہدایت، اور "الا" سے پہلے معبودانِ باطلہ، اور "الا" کے بعد اللہ، "الا سے پہلے سب غلط، "الا کے بعد سب صحیح...... دیکھو وہم پرستی مت کرو، اور چور خود ہی محسوس ہو گیا نا کہتا ہے کہ میں ترجمے میں ڈنڈی نہیں مارتا، ڈنڈی نہیں تو ڈنڈا مارتا ہے، کہتا ہے "الا" سے پہلے سب صحیح، "الا" کے بعد سب غلط، قرآنِ کریم کی آیتیں سنائی ہیں تو سب سناؤ نا، یہ اپنے اپنے مقصد کی نکال لی، جو اپنے خلاف ہے چھپادی، اب پتہ ہے جو سامنے بیٹھے ہیں انہیں قرآن کا پتہ ہی نہیں ہے، لیکن الحمد للہ ہمارا مجمع یوں ہے کہ اِدھر بھی قرآن ہے اور اُدھر بھی سینے میں قرآن ہے۔

بھئی اس مجمع میں جتنے حافظ قرآن بیٹھے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں یہ دیکھو آدھا مجمع حافظ قرآن کا ہے، آپ نے کوئی اسپیشل حافظوں کو بلوایا ہوا ہے، (نہیں) اس کے باوجود اتنے حفاظ تو ہمیں پتہ ہے نا، اِدھر قرآن ہے تو اُدھر بھی قرآن ہے، اس لئے ہم جب بات کریں گے تو پوری کریں گے، اگر ایک قسم کی بات کر لی دوسری چھپالی تو یہ وہ ہیں جو نہیں چھوڑتے، اور انہوں نے یہ سیکھا ہے اور ہم نے خود سکھایا ہے، کیونکہ ہمیں غلط بات پیش ہی نہیں کرنی، ہمارا غلط بات پیش کرنے کا ارادہ نہیں ہے، اور ہمیں یہ چیز ورثے میں ملی ہے، کہ جہاں شبہ پڑے کھڑے ہو کر پوچھ لو کہ جناب آپ کی بات بعد میں سنیں گے۔

پہلے یہ بتائیں کہ آپ کا کرتا لمبا کیوں ہے، یہ کپڑا کہاں سے آیا اور اس پر بجائے ناراض ہونے کے صفائی دی جاتی ہے کیوں کہ ہے جو سچ، بات ہے جو سچ اسی لئے سوال کرنے کی اجازت ہے، اس لئے پوچھنے کی بات ہے، کیونکہ جواب موجود ہے...... وہ کیسے اجازت دیں جن کے پاس جواب ہی نہیں، تو میں عرض کر رہا تھا "الا" سے پہلے اور "الا" کے بعد یہاں جب تجھے الا اللہ نظر آیا، جب "الا الذین امنوا" نظر آیا، جب "الا" کے بعد امنوا نظر آیا، الا کے بعد اللہ کا لفظ نظر آیا، ایک ہی طرف تیری نظر کیوں پڑی؟

تین اور چار کے عدد پر بحث[1]

اور یہ تیری پرانی عادت ہے، ہوٹل پہ بیٹھ کے کہتا ہے جی ڈھائی چائے لائیں، کتنی؟ (ڈھائی) میں نے کہا اس کو کیا ہو گیا؟ ڈھائی کیسے تین کا لفظ کیوں نہیں کہتا، ان کو مرض ہے کہ تین سے یہ سڑتا ہے، تین سے یہ جلتا ہے، تو یہ چائے کو تو نے کہہ دیا ڈھائی، لیکن بتا پھر علی رضی اللہ عنہ کے نام میں تین حروف ہوں گے تو کیسے کہے گا علی رضی اللہ عنہ میرا ہے؟......

جب حسن رضی اللہ عنہ میں تین حرف ہوں گے تو کیسے کہے گا حسن رضی اللہ عنہ میرا ہے؟......

اور جب نبی کے نام میں حروف تین ہوں گے تو کیسے کہے گا نبی میرا ہے......

جب امت میں تین حرف ہوں گے تو کیسے کہے گا میں امت میں ہوں......

او جب خدا میں تین حروف ہوں گے تو کیسے کہے گا خدا میرا ہے؟......

چائے تو تو نے ڈھائی کہہ دی، وہ جی یہ تو دو سے اوپر اور پانچ سے پہلے چوتھے مجھے ذرا اچھے نہیں لگتے، تین اور چار کے لفظ سے تو ڈرتا ہے، میں ایک جگہ گیا ایک ساتھی نے روٹی کے چار ٹکڑے کر کے رکھ دیے، میں نے کہا یہ کیا کرتے ہو؟ کہتا ہے جی چار ٹکڑے کر دوں تو وہ نہیں کھاتا پتہ چل جاتا ہے، روٹی کے چار ٹکڑے کر دو تو وہ نہیں کھاتا، کیونکہ پتہ چل جاتا ہے یہ چار سے جلتا ہے، میں نے کہا اس سے پوچھو تو سہی، کہ اگر تین اور چار سے تو جلتا ہے، تو پھر رزق میں تین اور رزاق میں چار ہیں نہیں سمجھے رزق میں تین حروف اور روزی میں چار ہیں......

علم میں تین ہیں، علیم میں چار ہیں......

رحم میں تین ہیں رحیم میں چار ہیں......

کرم میں تین ہیں، کریم میں چار ہیں......

فتح میں تین ہیں، فاتح میں چار ہیں...... بتا تو کدھر جائے گا؟

---

[1] ایک زمانے میں مذکورہ شیعہ راہنما تین اور چار کے عدد کے موضوع پر دھواں دھار تقاریر کیا کرتا تھا۔ جس سے مقصود شیعہ عوام میں تین اور چار کے عدد سے نفرت اور بغض پیدا کرنا تھا۔ حضرت علامہ نے یہاں پر اس کی جہالت کا پردہ فاش کیا ہے۔

کہتا ہے جی مجھے تو پانچ والی چیز چاہیے۔ مجھے تو کوئی نہیں تو تجھے کچھ نہیں ملے گا، روٹی میں (چار) تو چھوڑ پانی میں چار ہیں تو چھوڑ بوتل میں (چار) لیمن میں، شربت میں تو کوئی پانچ حرفوں والی چیز تلاش کرنا، اپنے لیے تجھے مرض ہے کہ تین چار والی نہیں، روزی نہیں چاہیے تجھے۔ حلال نہیں چاہیے تجھے، روٹی نہیں چاہیے تجھے، پانی نہیں چاہیے تجھے، کھانا نہیں چاہیے تجھے۔ حضرت فرماتے ہیں گندگی میں پانچ ہیں، میں نے کہا وہ خود ہی تلاش کریں گے، میرا کیا واسطہ، کہتا ہے تین بھی نہیں چار بھی نہیں، میں نے کہا کہ پھر خدا بھی نہیں رسول بھی نہیں، تیرے لیے پھر دین بھی نہیں کتاب بھی نہیں، تیرے لیے سنت بھی نہیں کتاب بھی نہیں، تیرے لیے کتاب بھی نہیں حکمت بھی نہیں۔

کہتا ہے تین بھی نہیں، چار بھی نہیں، میں نے کہا تو کہاں جائے گا، نہ محبت تیرے لیے نہ رزق تیرے لیے، نہ شجر تیرے لیے، نہ راحت تیرے لیے، نہ کرم تیرے لیے، ہاں تو جائے گا کہاں، اور ہم چونکہ وہم پرست نہیں ہیں، اس لیے ہم اس چکر میں نہیں پڑتے، ہم نہیں کہتے اپنے ساتھیوں کو، چار کا عدد تین کا عدد، نہیں نہیں کیونکہ ہمیں پتہ ہے، کہ خدا میں تین حروف ہیں، لیکن کفر میں بھی تین حروف ہیں، ہم اس چکر میں نہیں پڑتے۔

ہمیں پتہ ہے کہ رحمت میں حروف چار ہیں، لعنت میں بھی حروف چار ہیں، ہمیں پتہ ہے ہم اس چکر میں نہیں پڑتے، ہمیں پتہ ہے کہ مومن میں حروف چار ہیں، کافر میں بھی حروف چار ہیں، ہم کچی بات نہیں کرتے۔ میں مومن پیش کروں کوئی اور کافر پیش کردے۔

میں لفظ رحمت پیش کروں کوئی اور لفظ لعنت پیش کردے......

میں مسلم پیش کروں کوئی ملحد پیش کردے......

میں بہشت پیش کردوں کوئی دوزخ پیش کردے......

اسی لئے وہ ہم سے بات نہیں کرتے، کہ جس کے بات میں کوئی لچک ہو، کوئی ذرہ برابر شبہ اور جس کو کاٹا جاسکے، ہم وہ بات پیش کرتے ہیں کہ چودہ برس گذرنے کے باوجود جس کے ایک حرف کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا، ہم تو وہ بات پیش کرتے ہیں جس کا چیلنج چلا آرہا ہے اور چودہ سو برس سے زیادہ عرصہ گذرا، آج تک ایک حرف کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا، ایک نقطے کو نہیں کاٹا جاسکتا۔

تصویر کا دوسرا رُخ

ہاں دوست تو میں عرض کر رہا تھا، کہ "الا الذین امنوا" تجھے نظر آیا...... "وما یجحد بایتنا الا الکافرون" نظر کیوں نہیں آیا؟......

"الّا" کے بعد یہ کافرون جو ہیں، تو کہتا ہے "الّا" کے بعد سب اچھے، یہ تم ہو؟ "وما یجحد بایتنا الا الکافرون" یہ سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۴۷ اور اکیسویں پارے کا شروع پڑھ رہا ہوں، کیوں تجھے نظر نہیں آیا، آیا ہو گا تو نے چھپایا ہو گا۔

"وما یجحد بایتنا الا الظالمون" یہ تجھے نظر کیوں نہیں آیا؟......

"الّا" کے بعد تو یہ ظالمون کھڑا ہے، تجھے نظر کیوں نہیں آیا؟...... آیا ہو گا تو نے چھپایا ہو گا:

"وما یجحد بایتنا الا کل ختار کفور" یہ ختار، دھوکے باز، کفور، بہت بڑا کافر، یہ جو "الّا" کے بعد ہے یہ تجھے نظر کیوں نہیں آیا؟...... آیا ہو گا لیکن تو نے اسے چھپایا ہو گا۔

سچی بات جو تیرے پاس نہیں ہے، پوری بات تو تیرے پاس نہیں ہے، اور تو کیسے نہ چھپاتا، یہ ختار بتاتا، یہ کفور بتاتا، تو لوگ تجھے دیکھتے (اور پہچان جاتے کہ) وہ [illegible]

وما یغنی عنہ مالہٗ اذا تردّٰی o ان علینا للھدٰی o وَاِنَّ لنا للاخرۃ والاولٰی o فانذرتکم نارًا تلظّٰی o لا یصلٰھا الا الا شقٰی o

یہ جو "الا" کے بعد اشقٰی کھڑا ہے، بہت بڑا بد بخت، یہ وہ اشقٰی ہے، جو اتقٰی کے مقابلہ میں کھڑا ہے، اور اتقٰی کون ہیں، سیدنا صدیق اکبرؓ۔

وسیجنبھا الاتقٰی o الذی یؤتی مالہٗ یتزکّٰی o وما لاحدٍ عندہٗ من نعمۃٍ تجزٰی o الا ابتغآء وجہ ربہ الاعلٰی o ولسوف یرضٰی o

یہ جو اتقٰی ہے نا، سب سے بڑا پرہیز گار، اس کے مقابلے میں اشقٰی ہے بہت بڑا بد بخت، اور یہ "الا" کے بعد ہے۔

"لا یصلٰھا الا الاشقٰی" یہ وہی اشقٰی ہے جو بے ایمان اتقٰی کے مقابلے میں ہے،

تو دیکھو، اس طرح دھوکے مت دے، آج بھی تیرے دھوکے کا پردہ چاک کرنے والے موجود ہیں، قرآن کے نام پر دھوکہ دینا اور بات ہے، قرآن کو سمجھنا سمجھانا اور بات ہے، اور تیرا کام بھی دھوکہ دینا ہے، لیکن پھر تو پھنستا ایسا ہے پھر یاد ہے نا جب تو نے کہا تھا کہ مجاہد میں حروف پانچ ہیں، کچی بات پیش کیوں کرتا ہے، جب تو دیکھتا ہے ملعون میں حروف پانچ ہیں، کیوں نہیں کہتا ملعون میں حروف پانچ ہیں، کچی بات کیوں کرتا ہے۔

جب تو دیکھتا ہے بہشتی میں حروف پانچ ہیں، کیوں نہیں دیکھتا جہنمی میں حروف پانچ ہیں؟ کچی بات کیوں کرتا ہے، او تیرے پاس سوائے ان ڈھکوسلوں کے اور ہے ہی کیا؟
اور آگے بیٹھے شیطانوں کو کوئی پتہ نہیں وہ کہتے ہیں واہ واہ! جب تو وہ عدد دیکھتا ہے یہ بھی دیکھ، جب تو "الا" کے بعد وہ دیکھتا ہے یہ بھی دیکھ، اِس قوم کا ایک ایک فرد ذمہ دار ہے۔

شیعہ پوپ کی دیگر خرافات کی تردید

اور تو نے اپنی قوم کو غلط راستے پر ڈالا ہے، کہ بس ایک ایک کا نامۂ اعمال نہیں دیکھا جا ئے گا، بس یہ دیکھا جائے گا کہ پیچھے کس کے لگتے ہیں، پیچھے لگنا اور بات ہے، صرف پیچھے لگنے کا دعویٰ کرنا اور بات ہے، کہتا ہے جی دیکھو فرعون کی قوم میں اچھے بھی تھے، تجھے اچھے لگتے ہوں گے جو فرعون کے پیچھے چلے، ہمیں اچھا نہیں لگتا، تجھے کیوں نہ اچھے لگیں؟ ہیں جو تیرے بھائی، کہتا ہے:

قال رجل مؤمن من ال فرعون یکتم ایمانهٗ اتقتلون رجلاً ان یقول ربی الله......

یہ بھی تو فرعون کی قوم سے تھا یہ بھی پیچھے آ رہا تھا، تجھے یہ پتہ نہیں کہ جب اس نے ایمان کا اظہار کر دیا، ربی اللہ، کہہ کر، کیا پھر بھی وہ فرعون کے ساتھ رہا، کوئی تجھے نہیں کہتا کہ بیوقوف کیا کہتا ہے، کہ جب اس نے ایمان کا اظہار بھی کیا اس کے بعد بھی وہ فرعون کی فوج میں مل کر قوم موسیٰ کے تعاقب میں چلا؟ جب اس نے اعلان کر دیا۔

کہتا ہے جی دیکھو اس نے ایمان چھپایا ہے، تو اللہ نے اس کی تعریف کی۔
میں نے کہا کب کی؟ جب ایمان ظاہر کیا، چھپاتے وقت تو اللہ نے تعریف نہیں کی،

کتنا ڈھکوسلہ اور کتنا دھوکہ اور کتنی قرآن کے نام پہ چالاکی، فریب، کہ دیکھو فرعون کی قوم میں اچھے بھی تھے، وہ بھی تھے جنہوں نے کہا

قال رجل مؤمن من ال فرعون یکتم ایمانه اتقتلون رجلا ان یقول ربی الله......

ٹھیک ہے کہ وہ فرعون کی ال میں سے پہلے تھا، لیکن کیا اس ایمان کے اعلان کے بعد جب وہ شہید بھی کر دیا گیا؟ فرعون تو وہ بد بخت تھا جو اپنی پیاری اور محبوبہ جسے سمجھتا تھا، اس بیوی کو وہ معاف نہیں کرتا تھا، کہ وہ ایمان کا اعلان کرے اور پھر وہ زندہ رہے، تو کیا اسے چھوڑ دیا گیا، اور پھر فوج میں ساتھ لے کر چلا؟

حضرت علیؓ کا حضرت ابو بکرؓ کی بیعت اور انکی اقتدا میں نمازیں پڑھنا

اور کہتا ہے جی دیکھو، وہ موسیٰ علیہ السلام کے پیچھے تھے وہ تو بچ گئے، تو بتلا دے نا ذرا وہ یہودی کون تھے؟ توجہ، بات بہت ہی لمبی ہو جائے گی کہ انہوں نے ۱۲ مانگ لئے، میں تفصیل میں نہیں جاتا، لیکن اتنی بات ضرور ہے جو تو کہتا ہے اس پر پکارہ! کس کس کے پیچھے جارہا ہے یہ دیکھا جائے گا، اب تو کن کا نام لیتا ہے۔ جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی چلتا ہے، میں ذرا دیکھتا ہوں، اب چل؟ جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جارہے ہیں، میں دکھاتا ہوں تو کتنا پیچھے چلتا ہے، وہ دیکھ جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جارہے ہیں، جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہاتھ پہ بیعت کے لئے جارہے ہیں، اپنی طرف سے نہیں کہتا تیری کتاب سے پڑھتا ہوں، یہ دیکھو علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جارہے ہیں، نماز کا وقت ہو گیا ہے:

"**وتحی علی الصلوة**"...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نماز کی تیاری فرمائی ہے، وضو کیا ہے۔

"**وحضر المسجد**" وہ دیکھ مسجد جارہے ہیں۔

"**فصلیٰ خلف ابی بکر**" وہ دیکھ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔

چلے گا تو علیؓ کے پیچھے؟...... میں دیکھوں تو کتنا علیؓ کے پیچھے چلتا ہے۔

علیؓ کا نام لینا اور بات ہے، علیؓ کے پیچھے چلنا اور بات ہے......!!

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو داماد بنایا

وہ دیکھ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جا رہے ہیں، کدھر؟ اپنی بیٹی کا رشتہ تلاش کرنے، اور پھر انہوں نے رشتہ ڈھونڈ لیا ہے، جناب عمر رضی اللہ عنہ نظر آ رہے ہیں۔

یہ تہذیب الاحکام سے پڑھ رہا ہوں......

"من لا یحضرہ الفقیہ" سے پڑھ رہا ہوں......

قرب الاسناد سے پڑھ رہا ہوں......

دیکھ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیٹی کے لئے رشتہ تلاش کر کے لا رہے ہیں، میں دیکھتا ہوں کہ تو علی رضی اللہ عنہ کے داماد کو صحیح سمجھتا ہے یا نہیں سمجھتا، آج دیکھ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سوا دو سال صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہر دن رات میں پانچ نمازیں پڑھ رہے ہیں، فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے پیچھے دن میں پانچ مرتبہ پانچ سال نمازیں پڑھ رہے ہیں، عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے پیچھے نمازیں پڑھ رہے ہیں، میں دیکھتا ہوں کہ تو علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے چلتا ہے یا نہیں۔

تو کیسے حضرت علیؓ کے پیچھے چل سکے گا؟

اور کیسے پیچھے جائے گا، علی رضی اللہ عنہ میں تین لفظ ہیں، حسن رضی اللہ عنہ میں تین حرف ہیں حسین رضی اللہ عنہ میں چار حرف ہیں، تو کیسے پیچھے چلے گا، کیونکہ تو تو تین اور چار سے جلتا ہے۔ یہ جنابِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جا رہے ہیں، آ ذرا پیچھے چل میں دیکھوں، یہ چل پڑے علی رضی اللہ عنہ کے حکم سے کہتا ہے جی، یہ کہتا ہے علی رضی اللہ عنہ، تیرا باپ جہنمی ہے، یہ میں نہیں کہتا بلکہ علی رضی اللہ عنہ نے خود فرمایا:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فرمایا، "عمک ضالاً قد مات" محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا گمراہ چچا مر گیا، یہ میں نہیں کہتا، علی رضی اللہ عنہ نے خود فرمایا، اور کیوں نہ کہتا، علی رضی اللہ عنہ کا رشتہ ہی ایسا ہے، جب ایمانی رشتہ آ جائے، تو جو اللہ و رسول کے ساتھ ایمان نہیں لاتا، اس کے ساتھ پیار نہیں ہو سکتا، "ولو کانوا اٰباء ھم" باپ کیوں نہ ہو، اسی لئے علی شیر نہیں کہتا، علیؓ خود کہتا ہے، ہاں علی رضی اللہ عنہ کو

طعنہ نہیں دیا جا سکتا، علی ﷛ نے حقیقت خود بتائی ہے، ہاں علی ﷛ کو خود طعنہ دیتا ہے۔
علی ﷛ نے بیٹی کا رشتہ پیدا کر دیا، اور تو کہتا ہے علی ﷛ تیرا داماد کافر ہے۔

علی ﷛ کے نام نہاد محب کا حضرت علی ﷛ کی غیرت پر حملہ

اب تو کہتا ہے، علی ﷛ تیرا داماد مسلمان نہیں، اب تو کہتا ہے علی ﷛ تیرا داماد ظالم ہے، تو کہتا ہے علی ﷛ تیرا داماد مومن نہیں۔

یہ تھوڑی بات نہیں، تو نے علی ﷛ کی غیرت پر حملہ کیا ہے، جب مومن نہیں مسلمان نہیں تو نکاح نہیں، تو تجھے حیا نہیں آتی، تو نے سوچا نہیں کہ تو علی ﷛ سے کیا کہتا ہے، علی ﷛ تیری بیٹی کا نکاح صحیح نہیں ہے، تو ادھر کیا زبان کھولتا ہے، اپنے گریبان میں کیوں نہیں جھانکتا، اور تو تیرے چیلے چانٹے علی ﷛ کی غیرت پر حملہ کر کے کہتے ہیں، علی ﷛ تیری بیٹی کا نکاح صحیح نہیں ہے، اور تو علی ﷛ کی بیٹی کو زانیہ کہے تجھ سے بڑا لعنتی کون ہوگا؟......

کیا تو نے علی ﷛ کے داماد کو کافر نہیں کہا؟......

کیا تو نے جناب عمر ﷛ پہ حملہ نہیں کیا؟......

یہ علی ﷛ کی غیرت پہ حملہ نہیں ہے؟......

شیعہ مصنف نے حضرت علیؓ کی صاحبزادی کو زانیہ لکھا ہے

اور میں یوں کچی بات نہیں کرتا، انہوں نے انوارِ نعمانیہ میں ''لفظ زانی'' لکھا ہے، جلد اول صفحہ نمبر ۸۱ پہ لکھا ہے کہ علی ﷛ کی بیٹی کا نکاح صحیح نہیں ہوا، اور معاذ اللہ وہ لعنتی لکھتا ہے کہ علی ﷛ کی بیٹی کے ساتھ عمر ﷛ زنا کرتا رہا۔

تجھ سے بڑا لعنتی کون ہے، تو علی ﷛ کی بیٹی کو زانیہ لکھتا ہے، پھر تو کس منہ سے کیوں کسی اور کو کچھ کہتا ہے، تجھ سے بڑا حضرت علی ﷛ کا دشمن اور کون ہے؟

سیدین حسنینؓ کا حضرت عثمانؓ کی پہرے داری

آ میں دیکھتا ہوں کہ تو پیچھے کتنا چلتا ہے، عرض کر رہا تھا کہ علی ﷛ خود چلا تو نہیں آیا،

جنابِ علی المرتضیٰ ؓ کے حکم سے چل رہے ہیں، کون چل رہے ہیں؟ جنابِ حسن ؓ و حسین ؓ چل رہے ہیں، جنابِ حسن ؓ جا رہے ہیں، جنابِ حسین ؓ جا رہے ہیں، تو معصوم بھی کہتا ہے ظاہری طور پر پیار بھی آتا ہے، نام بھی لیتا ہے، میں دیکھوں نا ذرا تیری محبت کو، چل ذرا ساتھ، سارا کردار دیکھ کر، ساری زندگی دیکھ کر، جنابِ علی المرتضیٰ ؓ کے حکم پہ چل پڑے ہیں، جنابِ حسن حسین رضی اللہ عنہم سیدنا عثمان ؓ کے گھر کا پہرہ دینے کے لئے چل پڑے ہیں، وہ عثمان ؓ کی جان کے پہرے دار ہیں، وہ عثمان ؓ کی عزت کے پہرے دار ہیں، حسن و حسین رضی اللہ عنہم کے پیچھے ہم چلے یا تو چلا؟ چل نا ذرا حسن حسین رضی اللہ عنہم کے پیچھے، یہ حسن حسین رضی اللہ عنہما جا رہے ہیں...... یہ دیکھ یہ آئے، کہاں آئے بھلا؟ حضرت امیر معاویہ ؓ سے بیعت کرنے!...... رجال کشی سے پڑھ رہا ہوں، نام لینا اور بات ہے پیچھے چلنا اور بات ہے، ہاں تو وہی ہے جو زبان سے کہتے ہیں لیکن دل میں وہ بات نہیں ہوتی، سچوں کے مقابلے میں جھوٹا ہے، اور تو جتنا بھی سچا بنے قرآن پھر بھی تجھے جھوٹا کہتا ہے۔

سچ کو وہ چھپاتا ہے جس کے دل میں مرض ہو

تو میرے دوستو! بات یہ ہو رہی تھی کہ کسی سچ کو سچ کہنا یہ گواہی ہے، اور گواہی کو چھپاتا وہ ہے، " ولا تکتمو الشهادة " فرمایا گواہی مت چھپاؤ، " ومن یکتمها فانه اثم قلبه " وہی چھپاتا ہے جس کا دل گناہگار ہوتا ہے، بابو! جس کے دل میں مرض ہے، پھر مرض کے بھی درجے ہوتے ہیں، جیسی گواہی چھپائے گا گناہ کا درجہ وہی ہوگا، اور کفر بھی ایک گناہ ہے، شرک بھی ایک گناہ ہے، دوسرے گناہ بھی گناہ ہیں، گناہ کے درجات ہیں، بیماری کے درجات ہیں، درجے ہیں، گناہ کے درجے ہیں، ۹۹ ڈگری ہے، ۱۰۰ ڈگری ہے، ۱۰۲ ڈگری ہے، ۱۰۴ ڈگری ہے، بخار کے درجے ہیں، مرض کے درجے ہیں، گناہ کے درجے ہیں، جیسی گواہی چھپائے گا ویسا ہی گناہ کا درجہ ہوگا، اور ہم کیوں چھپائیں، ہم سے چھپائی نہیں جاتی، اگر ہمارے اکابر و اسلاف بھی چھپاتے، تو ہم تک یہ چیز نہ پہنچتی، اور تو چونکہ کہتا ہے کہ پہلے نے چھپایا، پھر دوسرے نے چھپایا، پھر تیسرے نے چھپایا، پھر چوتھے نے چھپایا، جب تجھ سے سب کچھ

چھپایا گیا، جب تجھے کچھ ملا ہی نہیں تو تو آگے کیا دے گا؟

گواہوں سے دشمنی مقدمے کو جھوٹا کرنے کیلئے ہوتی ہے

ہم سے نہیں چھپایا گیا، ہمیں بتایا گیا ہے، ہمارے پاس گواہی موجود ہے، آج بھی ہمارے پاس نبی علیہ السلام کی پوری صورت وحلیہ، حضور ﷺ کی سیرۃ وکردار، حضور ﷺ کی ساری زندگی موجود ہے، ہم سے چھپایا نہیں گیا، زندگی کا ایک ایک موڑ ہمیں بتایا گیا ہے، اور بتایا کس نے؟ ایک جملہ سنتا جا، پھر تجھے اجازت ہے، گواہوں کا دشمن وہ ہوتا ہے، جو اصل مقدمے کا دشمن ہے، گواہوں سے دشمنی کس کی نہیں ہوتی، وہ بحث کو جھوٹا کرنا چاہتے ہیں کہ یہ بات بتا رہے ہیں اس لیے ان پر تبرا کرو، ان کو جھوٹا کہو، ان کو غلط کہو، انکو غدار کہو، ان سے اعتماد اٹھ جائے گا تو سارا کیس غلط ہو جائے گا۔

صحابہ کرام نبوت کے عینی گواہ ہیں

حضور ﷺ نے فرمایا:

من احبھم فبحبی احبھم و من ابغضھم فببغضی ابغضھم......

جو اُن سے پیار کرتا ہے ان کا اصل پیار مجھ سے ہے، جو ان سے بغض رکھتا ہے ان کی اصل دشمنی میرے ساتھ ہے۔ میں نے دیکھا یہ گواہوں کا تحفظ کر رہے ہیں، میں نے کہا ان گواہوں کیا تمہاری کوئی دوستی ہے؟ ان گواہوں سے کوئی رشتہ ہے؟ کہتے ہیں نہیں یہ تیرے عشاق کے گواہ ہیں، یہ تیرے مربی کے گواہ ہیں، یہ تیرے مرشد کے گواہ ہیں، اس لئے میں ان کا پہرہ دے رہا ہوں، میں نے دیکھا کہ یہ گواہان نبوت کا پہرہ دے رہے ہیں، میں نے پوچھا کہ تم کیوں یہ پہرہ دے رہے ہو، کہتے ہیں یہ ہمارے دین کے گواہ ہیں، نبوت کے گواہ صحابہ ؓ ہیں، اس لئے ہم نوکران صحابہ ؓ ہیں۔

یہ کہتے ہیں حضور ﷺ کے معجزے صحابہ ؓ نے دیکھ کر بتائے، چاند دو ٹکڑے ہوا، صحابہ ؓ نے یہ دیکھ کر بتایا۔ حضور ﷺ کے منبر کا رونا صحابہ ؓ نے دیکھ کر بتایا۔

قرآن کا نازل ہونا صحابہ ؓ نے دیکھ کر بتایا۔

پتھروں اور درختوں کا کلمہ پڑھنا صحابہ ؓ نے دیکھ کر بتایا۔

حضور ﷺ کا حسن و جمال صحابہؓ نے دیکھ کر بتایا۔

حضور ﷺ کے ایک ایک کمال کو دیکھ کر صحابہؓ نے بتایا۔

یہ نبی کے گواہ ہیں، یہ ہمارے پیشوا کے گواہ ہیں۔ ہمارے مصطفیٰ ﷺ کے غلام ہیں، یہ نبی پاک ﷺ کی حقانیت کے گواہ ہیں، صداقت کے گواہ ہیں، ان کی عزت و عظمت کا پہرہ قرآن کو ماننے والے پہ فرض ہے اور صحابہؓ کی عزت و ناموس کے تحفظ کی ذمہ داری ہر مسلمان اور مومن پر فرض ہے۔

گواہوں کے دشمن اصل میں نبوت کے دشمن ہیں

آج ان سے دشمنی جو کرتا ہے، وہ اصل ان کا دشمن نہیں، اس کا دشمن ہے جس کے یہ گواہ ہیں، اور یہ گواہ ہیں نبوت کے، یہ گواہ ہیں قرآن کی صداقت کے، یہ گواہ ہیں حضور ﷺ کی ختمِ نبوت کے، پھر جب تو ختم نبوت کا دشمن ہو، پھر جب تو قرآن کی صداقت کا دشمن ہو، جب تو حضور ﷺ کے ایک ایک کمال کا دشمن ہو، جب تو حضور ﷺ کے حسن و جمال کا دشمن ہو، پھر میں تجھے کیوں نہ کہوں تو کافر! میں تجھے کیوں نہ کہوں تو دجال! میں تجھے کیوں نہ کہوں تو مرتد! تو لعنتی! بھلا میرے کہنے کی ضرورت ہی کیا ہے، میں کیوں نہ کہوں تو کافر، میں کیوں نہ کہوں تو دجال میں کہوں نہ کہوں تو مردود۔

جو صحابہؓ کا نہیں وہ ہمارا نہیں

بھلا صحابہؓ نے تمہارا بگاڑا ہی کیا ہے دشمنی تو یہی ہے نا کہ وہ میرے حضور کی نبوت کے گواہ ہیں، حسن و جمال کے گواہ ہیں، ایک ایک کمال کے گواہ ہیں، پھر تو سن جب تک تیری ان سے دشمنی ہے، میری تجھ سے دشمنی ہے۔ جب تک تو ان کا دشمن ہے، میں تیرا دشمن ہوں۔ تجھے صدیق اکبرؓ اچھا نہیں لگتا، فاروقِ اعظمؓ اچھا نہیں لگتا، جب تک تجھے عثمانؓ، علیؓ، معاویہؓ پہ اعتماد نہیں ہے تب تلک مجھ سے کسی نرمی کی توقع مت رکھ۔ کوئی تیرے ساتھ دوستی کرے تو کرے تو صدیقؓ کا غلام نہیں بن سکتا۔ کوئی تیرے ساتھ دوستی کرے نہ کرے تو فاروقؓ کا غلام نہیں بن سکتا، کوئی تیرے ساتھ محبت کرے نہ کرے تو صحابہؓ کا غلام نہیں بن سکتا، کوئی تیرے ساتھ تعلق جوڑے تو جوڑے، صحابہؓ کا سپاہی نہیں جوڑ سکتا، جو صحابہؓ کا نہیں وہ ہمارا نہیں، جو صحابہؓ کا ہے وہ ہمارا ہے۔

وہ دیوانے محمد ﷺ کے...... میں دیوانہ صحابہؓ کا

وہ پروانے محمد ﷺ کے...... میں پروانہ صحابہؓ کا

وہ مستانے محمد ﷺ کے...... میں مستانہ صحابہؓ کا

صحابہؓ حضورؐ کی نبوت کے گواہ ہم صحابہؓ کی صداقت کے گواہ

صحابہؓ، صحابہؓ، صحابہؓ نبوت کے عینی گواہ ہیں، اور عزت انہیں ملی جو اس دور میں صحابہؓ تھے، آج انہیں ملے گی جو غلامانِ صحابہؓ ہوں گے، ہاں ہاں ایمان کے لئے ضروری ہے اس دور میں صحابہؓ ہونا، آج خدامِ صحابہؓ ہونا ضروری ہے۔ اُس دور میں ایمان کے لئے صحابہؓ ہونا ضروری تھا، آج سپاہِ صحابہؓ ہونا ضروری ہے۔ اُس دور میں صحابہؓ ہونا ضروری تھا، آج ان کا تابعدار ہونا ضروری ہے۔ آج غلامانِ صحابہؓ ہونا ضروری ہے۔ اُس دور میں مہاجرین وانصار ہونا ضروری تھا، آج ان کا تابعدار ہونا ضروری ہے۔ ہاں ہاں!

والسابقون الاوّلون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان

ہاں ہاں......

والذين جآء وا من بعدهم يقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين امنوا ربنا انك رؤف رحيم.

صحابہ حضور ﷺ کی صداقت کے گواہ...... ہم صحابہؓ کی صداقت کے گواہ

صحابہؓ حضور ﷺ کی امانت کے گواہ...... ہم صحابہؓ کی امانت کے گواہ

صحابہؓ حضور ﷺ کی عزت کے گواہ...... ہم صحابہؓ کی عزت کے گواہ

صحابہؓ نے جان دے کر حضور ﷺ کی عزت، عظمت پروگرام کا تحفظ کیا، ہم بھی جان دے جائیں گے، لیکن صحابہؓ کی ناموس کا تحفظ کر جائیں گے، صحابہؓ نے مر کر بھی ٹکڑے ہو کر بھی حضور ﷺ کے دشمن سے پیار نہیں کیا، ہم قیامت تک حضور ﷺ کے سچے غلام ہو کر ٹکڑے ہو جائیں گے لیکن صحابہؓ کے دشمن سے پیار نہیں کریں گے، کوئی کرتا ہے "**فترى الذين في قلوبهم مرض يسارعون فيهم يقولون نخشىٰ ان تصيبنا دائرة**" سمجھتا ہوں دل بیمار ہے بابو!

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين

گلستانِ نبوت

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ O بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ
تَرٰاھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاھُمْ فِیْ
وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰاۃِ وَمَثَلُھُمْ فِی
الْاِنْجِیْلِ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ
یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ . صدق اللّٰہ العظیم .

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ
وَحَبِیْبِکَ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِکَ وَبَاقِیَۃً بِبَقَآءِ مُلْکِکَ
عَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ
لَا مُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ وَکَذٰلِکَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ
وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی الْمَلٰئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ،
اَجْمَعِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

گلستانِ نبوت

تحفظ گلستان نبوت کے عنوان سے معنون یہ کانفرنس بڑی شان وشوکت سے اپنے اختتامی مراحل میں داخل ہو چکی ہے اور ۲۰۰۱ء کے جولائی کی تیسری شب کافی گزر چکی ہے اور تفصیل سے آپ حضرات جو کچھ سن چکے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے کیونکہ تاریخ تبدیل ہو گئی ہے اور وعدے کے مطابق منتظمین کا وقت گذر چکا ہے اگر گرمی نے تنگ کیا ہے یا آپ کو نیند آ رہی ہے۔ تو اب دُعا کر لیتے ہیں اور اگر نہیں تو کچھ وقت آپ جاگ کر بولیں گے تب ہی بات چل سکے گی ورنہ میرے گلے کی بیٹری پہلے ہی ڈاون ہے آپ نے تھوڑا سا ساتھ چھوڑا میں ہاتھ چھوڑ دوں گا تو جو حضرات چاہتے ہیں کہ کچھ بات ہو وہ ذرا بلند آواز سے درودِ پاک سنائیں، اللّٰھم صَلِّ علیٰ محمد۔

خشک سالی میں بارانِ رحمت کی طلب

کافی وقت ہوا کہ بارش نہیں ہوئی اور زمین مردہ ہو چکی ہے کہیں کوئی پھول نہیں نکل رہا کوئی پودا نہیں لگ رہا عالم بے قرار ہے سب ہی کو انتظار ہے بڑی گھٹن ہے کہیں سے کوئی چشمہ نظر نہیں آ رہا، کہیں کوئی بوند نہیں برس رہی...... زمین سے آسمان تک دُھواں نظر آتا ہے دھوپ کی شدت سے، گرمی اور حدت سے، کسی کے حواس سالم نہیں رہے۔ بتایا تو گیا تھا کہ بارش ہونے والی ہے بتایا تو گیا تھا کہ برسات ہونے والی ہے ابھی تک ہوئی نہیں...... وہاں تو نہیں ہوئی نہیں وہاں ہوتی تو اثر یہاں تک پہنچتا۔ بارش وہاں ہوتی تو اثر کہاں تک پہنچتا......

نہیں ہوئی..... ابتدا کہاں سے ہوگی چلو وہیں چلتے ہیں..... عرب کے ریگزاروں میں فاران کے پاس ہاں کھجوروں کے جھنڈ میں وہاں چلتے ہیں وہاں پہنچے یہاں بارش تو کیا یہاں تو وہاں سے زیادہ جلن ہے دور دور سے گھر چھوڑ کر نشانیاں کتابوں میں دیکھ کر حوالوں پہ نشان لگا کر کہ وہاں پر یہ رحمت رہتی ہے یہاں پہنچے یہاں تو کچھ بھی نہیں یہاں تو وہاں سے زیادہ گھٹن ہے پھر بھی معرف متبدل سے ہی شریعت نام کی کوئی چیز تھی یہاں وہ بھی نہیں یروشلم میں نبیوں کا نام تو لیتے تھے یہاں وہ بھی نہیں۔ یہود گھر چھوڑ کے پہنچے عیسائی گھر چھوڑ کے پہنچے اس بارش کے انتظار میں طلب میں لیکن یہاں کچھ بھی نہیں دور فطرت ہے اچانک آواز اٹھتی ہے اچانک ٹھنڈی سی ہوا چلتی ہے:

وهو الذی یرسل الریاح بشرا بین یدی رحمة

وہی رب ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے خوشخبری بنا کر نبی رحمت سے پہلے انتظام ہونے لگتا ہے۔

بارانِ رحمت برستی ہے

اس بارش کے لئے دعاؤں کی قبولیت کا وقت آتا ہے زمین کے سڑنے کا وقت گذرتا ہے جلن اور گھٹن کی مدت پوری ہوتی ہے اللہ نے بادل کو اللہ نے برسات کو رحمت کہا یہ جو تیرے پاس ہوتی ہے:

وَهُوَ الَّذِىْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهٖ......

اللہ نے اسے رحمت کہا لیکن وہاں جو بارش ہوتی ہے اس میں فرق ہے کہ یہ ایک مدت کے لئے رحمت ہوتی ہے۔ وہ سارے زمانہ کے لئے رحمت ہوتی ہے یہ ایک جگہ کے لئے رحمت ہوتی ہے وہ عالمین کے لئے رحمت ہوتی ہے۔ وہ بارش برتی ہے توجہ وہ بارش برستی ہے وہ جو طلب میں آئے تھے گھر چھوڑ کے یہاں پہنچے تھے ان میں سے جن کو قسمت نے ساتھ دیا اللہ نے انتخاب کیا وہ تو فیض یاب ہوئے لیکن ان میں سے کچھ ضد میں آ گئے اور انہوں نے فیض سے فیض یاب ہونے کے بجائے انکار شروع کر دیا انہوں نے ٹکراؤ شروع کر دیا۔

کہیں پھول اُگے، کہیں کانٹے

بارش تو برستی ہے بارش تو ہوتی رہتی ہے لیکن زمین زمین کا فرق ہے۔ کہیں پھول نکلتے ہیں کہیں کانٹے نکلتے ہیں۔ بارش کا کوئی قصور نہیں جیسی زمین ہوگی ویسا پھول آئے گا اللہ کی رحمت اور رحمۃ اللعالمین کا کوئی قصور نہیں جیسا دل ہوگا ویسا پھل ہوگا۔

سمجھ آرہی ہے بات یا نہیں؟ نیند تو نہیں آرہی؟ توجہ، جیسا دل ہوگا ویسا پھل آئے گا چنانچہ کہیں تو کانٹے ہی کانٹے کہیں تو جلاؤ کا سامان بنا لیکن کہیں پھول بنے وہ جب بارش برسی اور جم کے برسی ایسی برسی کہ پہلے برسوں میں نہ برسی، آواز آئی:

یا اهل الکتاب قد جاء کم رسولنا یبین لکم علیٰ فترة من الرسل ان تقولوا ما جاء نا من بشیر و لا نذیر فقد جاء کم بشیر و نذیر و اللّٰه علیٰ کل شیءٍ قدیر.

یا اهل الکتاب قد جاء کم رسولنا یبین لکم علیٰ فترة من الرسل......

فترة الرسل کے بعد تمہارے پاس ہماری طرف سے رسول آچکا ہے اب تمہارے سامنے حق کی وضاحت کرتا ہے اب رحمت کی بارش ہونی ہے۔

پھر نہ کہنا **ما جاء نا من بشیر و لا نذیر......** پھر نہ کہنا کوئی بشارت لے کر نہیں آیا پھر نہ کہنا کوئی نذیر ڈرانے والا نہیں آیا کوئی انتباہ کرنے والا نہیں آیا کوئی تنبیہ کرنے والا نہیں آیا...... پھر نہ کہنا کوئی ہوشیار کرنے والا نہیں آیا۔

بارانِ رحمت کے بعد گلستان بن رہا ہے

ہاں ہاں، **ان تقولوا ما جاء نا من بشیر و لا نذیر فقد جاء کم بشیر و نذیر و اللّٰه علیٰ کل شیءٍ قدیر......**

ہاں جناب ظلم تھا، عدل کی رحمت برسی......

ہاں جہاں جہل تھا، علم کی رحمت برسی......

جہاں کفر تھا ایمان کی رحمت برسی......

جہاں معیت تھی اطاعت کی رحمت برسی......

جہاں جبر تھا وہاں رحم کی رحمت برسی......

جہاں کاٹ تھی وہاں جوڑ کی رحمت برسی......

جہاں شرک تھا وہاں توحید کی رحمت برسی......

جہاں ضلالت تھی وہاں ہدایت کی رحمت برسی......

یہ بارانِ رحمت عرض کر رہا ہوں اس انداز سے برسی کہ پہلے سینکڑوں برسوں میں نہ برسی اب برس جو پڑی دلوں پر برس جو پڑی دلوں کی زمیں آباد جو ہوئی سرسبز جو ہوئی آباد جو ہوئی تو عجیب پھول کھلے۔

یہ گلستان بن رہا ہے پھول گلستان میں ہوتے ہیں یہ گل آستان بن رہا ہے یہ پھول بن رہے ہیں۔ پھول کیا ہے؟...... مٹی، پھول کیا ہے؟...... مٹی، بول! بھائی پھول کسی چیز سے بنتا ہے؟ مٹی سے! (نہیں کہتے تو میں دعا کرلوں گا میں اس انداز میں بالکل نہیں بولوں گا۔ زور سے...... پھول کیا ہے؟) مٹی، پھل کیا ہے؟ مٹی...... ہاں، جب بارش برستی ہے تو پھول بھی نکلتا ہے کانٹا بھی نکلتا ہے یہ بھی مٹی سے، وہ بھی مٹی سے، پھل بھی مٹی سے، لکڑی بھی مٹی سے، پھول بھی مٹی سے، کانٹا بھی مٹی سے۔

پھول گلدستے کیلئے اور کانٹا چولہے کیلئے

اصل کیا ہے؟...... کہ پھول گلدستے میں آئے گا، کانٹا آگ میں جائے گا۔

جس مٹی کو گلدستے کے لئے بنایا تھا اسے پھول کی صورۃ میں ظاہر کر دیا......

جس مٹی کو آگ کے لئے بنایا تھا اسے کانٹے کی صورۃ میں ظاہر کر دیا......

بارش برسا کر ہر مٹی کی حیثیت واضح کر دی ہر ذرے کی حیثیت واضح کر دی یہ پھول بن کے نکلا وہ کانٹا بن کے نکلا وہ پھول بن کے وہ کانٹا بن کے اصل یہ گلدستے کے لئے ہے اور وہ جناب چولہے کے لئے ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ مینہ برسایا یہاں پھول نکلے کانٹے نکلے وہ

مینہ برسایا وہاں بھی پھول نکلے وہاں بھی کانٹے نکلے اصل بات یہ تھی۔

کچھ مٹی ہے جہنم کے چولہے کے لئے......

کچھ مٹی ہے جنت کے گلدستے کے لئے......

میں نہیں کہتا قرآن کہتا ہے:

ولقد ذرانا لجهنم كثيرا من الجن والانس لهم قلوب لا يفقهون بها ولهم اعين لا يبصرون بها ولهم اذان لا يسمعون بها اولئك كالانعام بل هم اذل اولئك هم الغافلون.

فرمایا **ولقد ذرانا لجهنم** ......**ولقد ذرانا لجهنم**...... **لجهنم**...... **لجهنم** پیدا ہی کیا ہم نے جہنم کے لئے۔ میں یہی کہہ رہا ہوں جہنم کے چولہے کے لئے پیدا ہوا......

وہ چولہے کے لئے پیدا ہوا تو ابوجہل بن کے نکلا......

چولہے کے لئے پیدا ہوا تو ابولہب بن کے نکلا......

چولہے کے لیے پیدا ہوا تو کافر بن کے نکلا......

اور جو گلدستے کے لئے پیدا ہوا کوئی گلاب بن کے نکلا، کوئی موتیا بن کے نکلا کوئی چنبیلی بن کے نکلا۔

گلستانِ نبوت کے گلہائے رنگارنگ

یہی کہہ رہا ہوں جب جنت کے گلدستے کے لئے پیدا ہوا تو صدیق اکبرؓ بن کے نکلا......فاروق وذوالنورین بن کے نکلا......علی المرتضیٰ بن کے نکلا...... یہی کہہ رہا ہوں سیف من سیوف اللہ بن کے نکلا، اور اسد اللہ بن کے نکلا۔

ٹھہر جایئے میرے نعرے کی کوئی ضرورت نہیں، نعرہ ہو تو یا بارش برسانے والے کا ہو یا گلدستہ سجانے والے کا ہو، یا پھول کھلانے والے کا ہو۔ (نعرہ تکبیر و شان رسالت)

جناب گلستان بن رہا ہے، پھول کھل رہے ہیں۔

یہ صداقت کا پھول کھلا ہے......

یہ شجاعت وغیرت کا پھول کھلا ہے......

حیاوسخا کا پھول کھلا ہے......

یہ جرأت وشجاعت کا پھول کھلا ہے......

یہ رشد وہدایت کا پھول کھلا ہے......

یہ ریاضت وعبادت کا پھول کھلا ہے......

یہ صبر وتحمل کا پھول کھلا ہے......

یہ زہد وقناعت کا پھول کھلا ہے......

یہ سب مل ملا کر گلدستہ بنا ہے۔ بلکہ اتنے بڑھ گئے ہیں کہ گلستان بنا ہے۔

کھیتی اپنے زارعین کو خوش کرتی ہے

ان پھولوں کی کھیتی کو ذرا دیکھ لیجئے یہ کیا کر رہی ہے۔ اس کھیتی کو ذرا دیکھ لیجئے جو مہک چکی ہے۔ جس کی کلیاں کھل چکی ہیں۔ اس کھیتی کو ذرا دیکھ لیجئے یہ دل کو لبھاتی ہے۔ یہ کھیتی کیا کر رہی ہے۔ **یعجب الزراع** ...... زراع کہا زارع نہیں کہا۔ یہ سارے زراعت جاننے والوں کو خوشگوار لگتی ہے، خوش کرتی ہے۔

فرمایا **یعجب الزراع**، یہ کھیتی تیار ہوئی اپنے زارعین کو خوش کرتی ہے۔

یہ بھیجنے والے کو خوش کرتی ہے، یہ لانے والے کو خوش کرتی ہے۔

اپنے رکھوالوں کو خوش کرتی ہے، پانی دینے والوں کو خوش کرتی ہے۔

پہرہ دینے والوں کو خوش کرتی ہے۔ صرف زارع کو نہیں سب زُرّاع کو خوش کرتی ہے۔

یعجب الزراع...... فرمایا نام رکھ دیا میں نے کھیتی! میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بیج بھیجنے والے نے کہا۔ ہدایت کا بیج بھیجنے والے نے کہا، "**هو الذی انزل من السماء ماءً**" جس نے آسمان سے پانی بھیج کر دنیا کی کھیتیوں کو پیدا کیا...... جس نے آسمانوں سے قرآن بھیج

کہ اس فصل کو پیدا کیا۔ اُسی نے فرمایا "مثلهم فی التوراة ومثلهم فی الانجیل کزرع" ان کا بیان تورات میں بھی ہے۔ ان کا بیان انجیل میں بھی ہے۔ کزرع کھیتی کی طرح۔ فصل کی طرح۔ یہ فصل اناج کی ہو تب! یہ فصل پھولوں کی ہو تب! اور اناج بھی پہلے پھول ہوتا ہے۔ لہٰذا پھول تو ہے ہی ہے۔

کزرع ...... کھیتی کی طرح......

کھیتی نے مالک کا دل بہار بہار کر دیا

اخرج شطئهٗ فاٰزره فاستغلظ فاستویٰ علی سوقه ......

ایک وقت ہے جب کھیتی نے سوئی نکالی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ یہ تو بہت کمزور سے سوئی نکلی ہے۔ بہت کمزور ہے یہ تو مسل دی جائے گی۔ یہ تو ختم کر دی جائے گی۔ لیکن ایک وقت آیا کہ وہ ختم نہیں ہوئی۔ وہ سوئی بڑھ کر پودا بن گیا، پھر اس پر اناج بن گیا۔ پھول لگ گئے آج اس کی یہ کیفیت ہے۔

ایک وقت تھا کہ ابو جہل تھپڑ مارتا ہے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا کان پھٹ جاتا ہے۔

جنابِ بلال رضی اللہ عنہ کو گھسیٹا جاتا ہے کوئی چھڑانے والا نہیں ہے۔

سمجھا جاتا ہے یہ فصل ختم ہو جائے گی سوئی مسل دی جائے گی لیکن ایک وقت آیا کہ سوئی مسلی نہیں گئی۔ فصل اُگ آتی ہے۔

اخرج شطئهٗ فاٰزره فاستغلظ فاستویٰ علی سوقه ......

آج یہ کھیتی اس کیفیت میں ہے یعجب الزراع، سارے زراع خوش ہیں۔

بیج بھیجنے والا خوش ہے، بیج لانے والا خوش......

بیج کا پہرہ دینے والا خوش بیج ڈالنے والا خوش......

ہل چلانے والا خوش، جو دیکھتا ہے اسے کھیتی خوش کرتی ہے......

یہ ایسی کھیتی ہے جس کا مالک پریشان نہیں، جس کا مالک پشیمان نہیں۔ جس کا مالک حیران نہیں، یہ وہ کھیتی ہے جس نے مالک کا دل بہار بہار ہو رہا ہے۔

کھیتی کے پودے بے شمار ہوتے ہیں

یہاں ایک بات سمجھنے کی ہے۔ مالک کا دل بہار بہار کب ہوتا ہے۔ جب پودے ایک دو نکلیں باقی خراب ہو جائیں؟......

اگر نہیں تو یہ وہ کھیتی ہے، جو مالک کو خوش کرتی ہے......

زارعین کو خوش کرتی ہے، خیر خواہوں کو خوش کرتی ہے......

کھیتی وہی خوش کرتی ہے جس کے دانے بے شمار ہوں......

میں پوچھتا ہوں رب العالمین! اس کھیتی کے پودے کتنے ہیں؟ فرمایا:

اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللّٰہ افواجا O

اس کھیتی کے پودے کتنے؟ اس مجلس کے فرد کتنے؟ اس مکتب کے شاگرد کتنے؟ اس لشکر کے لشکری کتنے؟ فرمایا، افواجاً ......

"افواجاً" کو سمجھتے ہیں آپ؟ کیا فوج میں ایک آدمی ہوتا ہے؟ دو ہوتے ہیں؟ تین ہوتے ہیں؟ فوج میں سینکڑوں، ہزاروں ہوتے ہیں۔ فرمایا یہ فوج نہیں ہے! یہ تو افواج ہیں! فوجوں کی فوجیں، لشکروں کے لشکر، ان کی فوج ایک نہیں کئی فوجیں ہیں۔ ہاں جناب یہ ایسی کھیتی ہے جس کے اتنے پودے ہیں۔ کہ دیکھنے والا مالک خوش ہو جائے۔ اب میں کہوں نہ کہوں وہ قرآن کا منکر ہے جو کہے ایک دو تھے۔ کیوں نہ کہوں وہ کافر ہے جو کہے ایک دو تھے۔

کھیتی کے دشمنوں کے سوال کا جواب

کیوں نہ کہوں وہ لعنتی ہے جو کہتا ہے ایک دو تھے۔ کیوں نہ کہوں وہ مرتد ہے جو کہتا ہے ایک دو تھے، عرض کر رہا تھا بہترین کھیتی وہ جسے مالک دیکھ کر خوش ہوتے ہیں وہ ہے جس کے پودے بے شمار ہیں ہاں جناب پودے تو بہت تھے لیکن ان میں کامیاب ایک دو ہوتے ہیں جن پھول لگے۔ باقی میں نہیں لگے۔ یہ کھیتی دیکھ کر مالک خوش ہوتا ہے ایک دو پودوں میں پھول پھل لگیں، باقی نکلے تو سبھی بیکار بن گئے، مالک خوش ہوگا؟ وہ تو دل جلانے والی کھیتی ہوگی!

یہ دل لبھانے والی کھیتی ہے!

"یعجب الزراع"......

یہ تو خوش کرنے والی کھیتی ہے۔

یہ تو دل لبھانے والی ہے۔

دل لبھانے والی کھیتی تو وہ ہوتی ہے جس کے پودے بسیار ہوں اور سب کے پھل دار ہوں۔

ہاں جناب اس کھیتی کے پودے ہیں بھی سارے پھلدار، تبھی کہا جائے گا" یعجب الزراع"......سارے پودوں پہ پھول ہیں۔ سارے پودوں کے پھل ہیں۔ اب جو کہتا ہے:

ارتد الناس کلهم بعد النبی صلی الله علیه وسلم الا ثلاث......

اب میں کیوں نہ کہوں باقر مجلسی وہ لعنتی جو کہتا ہے، کہ سب کے سب "بعد رسول خدا مرتد شدند واز دیں برگشتند۔

کیوں نہ کہوں......کون لعنتی ہے جو کہتا ہے حضورؐ کے بعد سب پھر گئے۔

کیوں نہ کہوں اس کو جہنمی، کیوں نہ کہوں اس کو کافروں سے بڑا کافر، کیوں نہ کہوں اس کو ملعونوں سے بڑا ملعون۔ کیوں نہ کہوں اس کو دجالوں سے بڑا دجال، کیوں نہ کہوں اس کو لعنتیوں سے بڑا لعنتی۔ جو کہے سارے پودے خراب ہو گئے۔ پھل نہیں لگا پھول نہیں لگا، وہ سب مرتد ہو گئے۔ میں کہتا ہوں وہ مرتد نہیں تو مرتد ہے......

وہ کہتا ہے یہ کافر ہو گئے، میں کہتا ہوں وہ کافر نہیں تو کافر ہے......

وہ کہتا ہے سب خراب ہو گئے، میں کہتا ہوں وہ خراب نہیں تو خراب ہے......

وہ کہتا ہے سب بگڑ گئے، میں کہتا ہوں وہ نہیں بگڑے تو بگڑ گیا......

تیری اصل بگڑی، تیری نسل بگڑی، تیری حیا گئی، تیرا ایمان گیا، تیرا اسلام گیا، تیرا دین گیا، اگر محمدی کھیتی کو تو خراب کہتا ہے تو خراب ابن خراب ہے۔ تو کافر ابن کافر ہے تو دجال ابن دجال ہے تو لعنتی لعنتی کی نسل ہے۔ جیسا تو لعنتی ویسا ابن سبا لعنتی۔ جیسا تو لعنتی ویسا تجھے سکھانے والا شیطان لعنتی۔

اِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۔

گلستانِ نبوت کا مقصد کافروں کو غیظ دلانا ہے

ہاں جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کی کھیتی، وہ ایسی کھیتی ہے "یعجب الزراع" مالک اسے دیکھ کر خوش ہو جائے......!

مالک خوش ہوتے ہیں۔ بیج بھیجنے والا خوش ہوتا ہے۔ بیج لانے والا خوش ہوتا ہے۔ ہاں جب وہ ہدایت کا بیج لاتا ہے۔ جبریل امین جب ہدایت کا بیج لاتے تھے۔ تو ہزاروں فرشتوں کے جلوس میں قرآن کی ایک ایک آیت آتی تھی۔ وہ سارے پہریدار خوش! حضور کے پاس پہنچے۔ حضورؐ نے محنت کی اور دلوں میں یہ بیج ڈالا۔ تربیت کا پانی دیا۔

یتلوا علیهم ایاته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة ......

آج یہ کھیتی بنی ہے۔ آج یہ گلستان بنا ہے، حضورؐ خود دیکھ کر خوش ہیں۔ یہ ایسی کھیتی ہے۔ اور کھیتی کہا کس نے؟ اللہ نے! میں رب سے پھر پوچھتا ہوں رب العالمین یہ کھیتی نام کیوں رکھا؟ قرآن سے پوچھتے ہیں کہ رب نے تیرے اندر اس جماعت کا نام کھیتی کیوں رکھا؟ فرمایا "لیغیظ" ......"ل" اس لئے کہ...... تاکہ "لیغیظ" غیظ دلائے، غضب دلائے، غصہ دلائے، جلائے...... "لیغیظ" تاکہ جلائے، کن کے ذریعے؟ "بھم" بھا نہیں بہ نہیں، بھم...... ان کو کھیتی کہا ہے اس لئے تاکہ جلائے ان کے ذریعے، کن کو؟ "الکفار" کافروں کو! جلے کافر نہیں! بلکہ جلائے کافروں کو! قصداً، ارادتاً اللہ نے صحابہ کو کھیتی کہا ہے تاکہ جلائے ان کے ذریعے کافروں کو۔ کس نے کھیتی کہا؟ جو جلانا چاہتا ہے کافروں کو۔

کافروں کو جلانا خدا اور مردانِ خدا کا طریقہ ہے!

وہ جلانا چاہتا ہے، کیسے؟ الکفار ...... کافروں کو! اب اگر میں کہہ دوں تو بالکل بجا ہے کہ جناب ان سے جو جلتا ہے اسے جلانا تو خدائی سنت ہے!

لیغیظ بھم الکفار...... اس نے کھیتی کہا ہی اس لئے ہے تاکہ جلائے کافروں کو! تو

جلتے ہیں کافر، جلنا کافروں کا طریقہ ہے۔ اور انہیں جلانا خدا کا طریقہ ہے! اور کافروں کو جلانا یہ شروع سے مردانِ خدا کا طریقہ ہے۔ اللہ والوں کا طریقہ ہے۔

چنانچہ فرعون نے کہا ان ھولاء لشرذمة قليل وانهم لنا لغائظون ...... یہ تھوڑی سی ٹولی ہے موسیٰ کلیم کے طرفداروں کی، انھم لنا لغائظون ...... یہ ہمیں غصہ دلاتے ہیں، غیظ وغضب دلاتے ہیں۔ ہمیں جلاتے ہیں، تو میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ فرعون کو جلانا موسیٰ کی سنت ہے؟ فرعونیوں کو جلانا اہل کلام کی سنت ہے۔ کفار کو جلانا خدا اور مردانِ خدا کی سنت ہے۔

گلستانِ نبوت کے دشمنوں کو جلانا ہمارا مقصود ہے

کہتے ہیں جی کسی کو ناراض کرنا مقصود نہیں! (ہم کہتے ہیں) مقصود ہے! کسی کی دلآزاری مقصود نہیں! مقصود ہے! جو سڑتا ہے اس پاک مجلس سے، اسے ساڑنا مقصود ہے! اور یہ ساڑنا، جلانا سنتِ خدا اور سنتِ مردانِ خدا ہے! یہ عمل صالح ہے! میں نہیں کہتا قرآن کہتا ہے۔

اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ......

سورہ توبہ گیارہواں پارہ پڑھ رہا ہوں، اعراب کو، اہل مدینہ کو دوسروں کو جہاد میں رسول اللہؐ سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے۔ ولا يرغبوا بانفسهم عن نفسه انہیں اپنی جان سے پیار نہیں کرنا ہے۔ جہاد میں کود پڑنا چاہیے...... رہو گے تیار؟ یا کہو گے "ذرنا نكن مع القاعلين" "سانوں اتھے بیٹھے رہن دیو" فرمایا ان کو میدان میں نکلنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ کیوں؟

ذَالِکَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَؤُنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ......

اگر انہیں پیاس بھی لگے اس راہ میں۔ ان پر کوئی تکلیف بھی آئے گی اس راہ میں اگر انہیں بھوک بھی لگے گی اس راہ میں...... فرمایا۔

ولا يطئون موطئا يغيظ الكفار...... اگر یہ کہیں سے گزریں گے۔ ان گزرنا

کافروں کو جلائے گا۔

ولا ینالون من عدو نیلا ، اگر یہ کہیں سے گزرتے ہیں۔ اور ان کا گزرنا کافروں کو جلاتا ہے۔ کافروں کا نقصان ہوتا ہے۔ فرمایا، الا کتب لھم بہ عمل صالح ......

پیاس لگتی ہے عمل صالح ہے، بھوک لگتی ہے عمل صالح ہے، تکلیف ملتی ہے عمل صالح ہے۔ اگر یہ کہیں سے گزرتے ہیں ان کا گزرنا دشمن کو جلاتا ہے۔ یہ جلانا بھی عمل صالح ہے۔ (قرآن سمجھ آرہا ہے کہ نہیں؟) یہ عمل صالح ہے۔

اللہ نے صحابہ کرامؓ کو محسنین قرار دیا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ، فرمایا ایسے اچھے کام کرنے والوں کا، اللہ اجر ضائع نہیں کرتا۔ یہ محسنین ہیں جو ایسے کافروں کو جلاتے ہیں، یہ محسنین ہیں جو تکلیفیں برداشت کرتے ہیں، یہ محسنین ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ، اللہ ایسے محسنین کا اجر ضائع نہیں کرتا کیونکہ واللہ یحب المحسنین ، اللہ تو محسنین سے پیار کرتا ہے۔

وکأین من نبی قتل معہ ربیون کثیر فما وھنوا لمآ اصابھم فی سبیل اللہ وما ضعفوا وما استکانوا واللہ یحب الصابرین .

نہ کہنا لو اطاعونا ماقتلوا......

نہ کہنا، لو کانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا......

نہ کہنا "ہماری مانتے تو نہ مرتے...... ہماری مانتے تو تکلیف میں نہ پڑتے"......

نہ کہنا ہماری مانتے تو تشدد نہ ہوتا......

نہ کہنا لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا...... اچھا تھا کہ میں نہیں گیا، ورنہ میں بھی مر جاتا......

نہ کہنا قرآن پہلے سے خبردار کرتا ہے۔ کہ یہ اہل ایمان کا طریقہ نہیں ہے۔ کیوں؟ کہ موت زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ رنج وراحت اللہ کے ہاتھ میں ہے

مصیبت وہی آئے گی جو رب نے لکھی ہوگی

قُلْ لَنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا ......

فرمایا ہمیں تکلیف وہی آسکتی ہے جو ہمارے رب نے ہمارے لئے لکھی ہو۔ اور وہ ہمارا خیر خواہ ہے، وہ ہمارا مولا ہے، وہ ہمارا مالک ہے ہمیں پروا نہیں اگر وہ اپنی رضا اس تکلیف کے عوض دیتا ہے تو سودا سستا ہے،

وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ ...... فرمایا اللہ کے امر کے بغیر کسی پر موت آسکتی نہیں ہے۔ ہاں جناب موت کا وقت مقرر ہے **وکاین من نبی قتل معہ ربیون کثیر ......** فرمایا کئی نبی گزرے ہیں جن کے ساتھ مل کر اللہ والوں نے ربیون، رب والوں نے ،کثیر، بہت ساروں نے **قتل معہ ربیون کثیر......** بہت سے ربانی لوگوں نے انبیاء کے ساتھ مل کر اللہ کی راہ میں جہاد کیا فرمایا:

فما وھنوا لما اصابھم فی سبیل اللہ وما ضعفوا وما استکانوا......

فرمایا انہیں اللہ کی راہ میں تکلیفیں بھی آئیں لیکن وہ بے ہمت نہیں ہوئے انہوں نے ہمت نہیں ہاری۔ اللہ نے یہ باتیں کیوں بتائی ہیں تا کہ تم بھی ہمت نہ ہارو۔

فما وھنوا لما اصابھم فی سبیل اللہ وما ضعفوا وما استکانوا ، ہاں ہاں **واللہ یحب الصابرین ،** وہ ڈٹ کے رہے اور اللہ ڈٹ کر رہنے والوں سے پیار کرتا ہے۔

وما کان قولھم الا ان قالوا ربنا اغفرلنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین .

رب کہتا ہے وہ یہی کہتے تھے کہ:

ربنا اغفرلنا ذنوبنا...... اے رب ہمارے گناہوں کو معاف کردے

واسرافنا فی امرنا...... ہماری زیادتیوں کو، کوتاہیوں کو معاف کردے

وانصرنا علی القوم الکافرین ...... ہمیں کافر قوم پر فتح نصیب فرما، ہماری نصرت فرما، ہماری مدد فرما۔

تم بھی کہہ دو ربنا اغفرلنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین.

اللہ کہتے ہیں انہوں نے یہ کہا لیکن میں یہ کہتا ہوں فاٰتٰھم اللّٰہ ثواب الدنیا، رب کہتا ہے میں نے یہ کیا، یہ کہتا ہوں کہ انہیں دنیا کا اجر بھی ملا آخرت میں اجر بھی......

فاٰتٰھم اللّٰہ ثواب الدنیا وحسن ثواب الاخرۃ واللّٰہ یحب المحسنین.

اللہ محسنین سے پیار کرتے ہیں اور محسنین کون تھے؟ جو کافروں کو جلاتے ہیں۔

او جی کسی کی دل آزاری مقصود نہیں ہے، کیوں نہیں ہے؟ جو محمد رسول اللہ کی دل آزاری کرتا ہے، محمد رسول اللہ کا دل دکھاتا ہے، ہم اس کا دل پھاڑ کے رکھ دیں گے۔

للکار ہے للکار ہے...... شیر کی للکار ہے

ہم اس کا دل جلائیں گے، کوئلہ کر دیں گے، جل جا، سڑ جا، پک جا، کیوں نہ کہوں؟ رب نے فرمایا قل کہہ دے موتو ابغیظکم اپنے غصے میں مر جاؤ، اتنا سڑو، اتنا جلو محمد رسول اللہ کے دشمنو! کہ سڑ سڑ کے مر جاؤ۔

ہاں، ہم اس گلستانِ نبوت کا پہرہ دیں گے، ان پھولوں کا پہرہ دینا، ہمارا فرض بنتا ہے۔ کیوں؟ میں عرض کر رہا تھا کہ ان کے دشمنوں کو جلانا خدائی سنت ہے، ان کا تحفظ کرنا خدائی سنت ہے، میں نہیں کہتا قرآن سے پوچھئے۔ فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ یُدَافِعُ عَنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ خَوَّانٍ کَفُوْرٍ.

ان اللہ بے شک اللہ، دفاع کرتا ہے، یقاتل قتال کرتا ہے۔ یجاہد، جہاد کرتا ہے، یدافع دفاع کرتا ہے، مقابلہ کرتا ہے، یدافع دفاع کرتا ہے عن الذین امنوا، ان لوگوں سے اللہ دفاع کرتا ہے جو لوگ ایمان لا چکے، جو مومنین بن چکے، ان سے اللہ دفاع کرتا ہے۔

ککڑ ہٹہ کبیر والا کے دوستو! اللہ دفاع کرتا ہے ان لوگوں کا جو ایمان لا چکے۔ جب قرآن یہ کہتا ہے کہ جو ایمان لا چکے، اس وقت ایمان لا چکے یہ کون ہیں؟...... (صحابہؓ) اوّل والے وہی ہیں نا، مصداق اول وہی ہیں نا۔ ان اللّٰہ یدافع عن الذین امنوا، بے شک اللہ دفاع کرتا ہے ان لوگوں سے جو ایمان لا چکے۔

اللہ کسی خوان اور کفور کو پسند نہیں کرتا

یہ کون ہیں (صحابہؓ) اللہ دفاع کرتا ہے صحابہؓ کا، مصداق اوّل یہی ہے۔ آگے اس کی وجہ ہے، ان اللّٰہ لا یحب کل خوان کفور ۔ بے شک اللہ نہیں پسند کرتا خوان کو کفور کو، خوان کیا ہوتا ہے؟ کفور کیا ہوتا ہے؟...... خائن وہ جو خیانت کرے، خوان کا معنی بڑا خائن...... خائن وہ جو خیانت کرے تھوڑی بہت کرے وہ خائن، بہت بڑا خائن ہو وہ خوان...... کفور، جو کفر کرے وہ کافر، جو بہت بڑا کافر وہ کفور...... اسم مبالغہ ہے نا۔ جو ایک کفر کرے وہ کافر، ایک چیز کا انکار کرے ضروریاتِ دین میں سے کافر۔ اور بہت بڑا کافر بنے تو کفور۔ سمجھ آ رہی ہے بات او عبدالغفور۔

ان اللّٰہ لا یحب کل خوانٍ کفور ، اللہ دفاع کرتا ہے اہل ایمان کا، یعنی اوّل درجے میں کس کا (صحابہؓ کا) اور اس لئے کہ اللہ پسند نہیں کرتا خوان کو کفور کو اس کا مطلب یہی ہے نا کہ دفاع کرتا ہے ان کا بچاؤ کرتا ہے اللہ...... کیونکہ ان پر حملہ کرنے والا خوان ہوتا ہے کفور ہوتا ہے۔

صحابہؓ کا دشمن خوان بھی ہے، کفور بھی!

قرآن پاک کی آیت کے دونوں حصے تبھی ملیں گے ناں کہ ان پر حملہ کرنے والا خوان ہوتا ہے کفور ہوتا ہے۔ بڑا خائن ہوتا ہے۔ بڑا کافر ہوتا ہے۔ کوئی دودھ میں خیانت کرے خائن...... آٹے میں خیانت کرے خائن...... تیل میں خیانت کرے خائن...... یہ تو دین میں خیانت کرتا ہے خوان!

ہاں ایک چیز میں خیانت کرے خائن، دو میں خیانت کرے خائن، یہ تو ہر چیز میں خیانت کرتا ہے خوان......!

اس نے وضو میں خیانت کی، آذان میں خیانت کی، نماز میں خیانت کی، عمرے میں خیانت کی، حتیٰ کہ کلمے میں خیانت کی، خوان......!

اور کفور، دین کی ایک چیز کا انکار کرے تو کافر، یہ تو سارے دین کا منکر ہے یہ کفور، ہاں

یہ بہت بڑا کافر ایک چیز کا انکار کرے تو کافر، یہ سارے دین کا منکر ہے، یہ بدترین کافر ہے......

اسی لئے قرآن نے اسے صرف کافر نہیں بلکہ کفور کہا بات سمجھ آرہی ہے کہ نہیں۔ ان اللّٰہ لا یحب کل خوان کفور...... ہاں نماز کا منکر ہے تو کافر ہے، لیکن یہ کفور ہے ہاں یہ روزے کا منکر ہے کافر ہے۔ حج کا منکر ہے کافر ہے، زکوٰۃ کا منکر ہے کافر ہے۔ حرمت کعبہ کا منکر کافر ہے...... اُوپر آؤ ختم نبوت کا منکر ہے کافر ہے، توحید کا منکر ہے کافر ہے۔ لیکن محمد رسول اللہ سے یہ سب کچھ سن کر بتانے والے صحابہؓ ہیں۔

جو صحابہؓ کا منکر ہے وہ سب کا منکر ہے...... جو صحابہؓ کا منکر وہ توحید کا منکر ہے......

جو صحابہؓ کا منکر، وہ ختم نبوت کا منکر......

جو صحابہؓ کا منکر، وہ نماز کا منکر......

جو صحابہؓ کا منکر، وہ زکوٰۃ کا منکر......

جو صحابہؓ کا منکر وہ قرآن کا منکر......

جو صحابہؓ کا منکر، وہ کلمے کا منکر......

اسی لئے ایک چیز کا منکر ہوتا قرآن اُسے کافر کہتا، یہ سب کا منکر ہے، اس لئے قرآن نے اسے کفور کہا۔ حق نواز نے ترجمہ "بدترین، غلیظ ترین کافر" کیا۔

ان اللّٰہ لا یحب کل خوان کفور ......

بنا مقدمہ قرآن پہ۔ بنا مقدمہ رب پہ، مقدمہ رسول پہ، بنا مقدمہ جبرائیل پہ۔ اگر نہیں تو پھر اس بے ایمان کو خوان کہنا کفور کہنا میرے رب کی سنت ہے، جبرائیل امین کی سنت ہے، رحمت اللعالمین کی سنت ہے، قرآن پاک کا سبق ہے، میرا ایمان ہے اور پھر کوئی طاقت، کوئی شیطنت، پھر کوئی جبروت، پھر کوئی قوت، پھر کوئی مصلحت کوئی حکمت ان کے کفر کے اعلان سے روک نہیں سکتی......!

اللہ ورسول صحابہؓ کا دفاع کیسے کرتے ہیں!

جب وہ صدیق اکبرؓ کو کافر کہنے سے نہیں رکتا تو جب تک زبان چلے گی، میں اس کو

کافر کہنے سے نہیں رُک سکتا۔ کیونکہ صحابہؓ کا دفاع کرنا یہ کس کی سنت ہے؟ (اللہ کی) ان اللّٰــه یـدافع ، اللہ دفاع کرتا ہے، اور پتہ ہے دفاع کرنے والا کیا کرتا ہے؟ حملہ ہوا، دفاع کرنے والا خود آگے آجاتا ہے۔ کہ تیرا حملہ ہے اچھا مجھ پہ کرلے۔ اس پہ نہیں کرنے دوں گا۔ یہی ہوتا ہے ناں۔ یا دفاع کرنے والا تھپڑ مارنے والے کو تھپڑ ماردیتا ہے، یہی ہے ناں اللہ دفاع کرتا ہے۔ رسول دفاع کرتا ہے، کس طرح دفاع کرتے ہیں وہ؟ فرمایا:

من احبهم فبحبی احبهم ، و من ابغضهم فببغضی ابغضهم ......

ان سے اگر کوئی پیار کرتا ہے اس کا میرے ساتھ پیار ہے۔ جو ان سے دشمنی رکھتا ہے میرا دشمن ہے۔ میرے دشمن بنو گے، نہیں یا رسول اللہ، فرمایا پھر ان کے ساتھ دشمنی نہیں ہوسکتی۔ خود آگے آگئے نا، وار کرتے ہو تو ہمارے اوپر کرلو۔ دشمنی رکھنی ہے ان سے میرے ساتھ رکھلو۔

و من ابـغـضـهـم فببغضی ابغضهم...... ان سے دشمنی رکھنی ہے میرے ساتھ رکھو، ان پر وار کرتے ہو میرے اوپر کرو۔

من اذاهـم فقد اذانی ...... جو انہیں ایذا دیتا ہے وہ مجھے ایذا دیتا ہے مجھے ایذا دو گے؟...... نہیں، یا رسول اللہ آپ کو کیسے؟ بس تو پھر انہیں نہیں دے سکتے۔

اپنے آپ کو آگے پیش کردیا اپنے آپ کو......

و من اذانی فقد اذی اللّٰه...... جس نے مجھے ایذا دیا اس نے اللہ کو ایذا دیا۔

یعنی اللہ اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ میرے ساتھ جنگ تو کرو گے، مجھے ایذا دو گے۔ میرے ساتھ دشمنی رکھو گے، نہیں یا اللہ آپ کے ساتھ کیسے؟ تو پھر ان کے ساتھ نہیں ہوسکتی۔

دشمنی کرنی ہے رسول نے کہا میرے ساتھ کرو۔ صدیقؓ کے ساتھ بعد میں۔ اللہ نے کہا دشمنی کرنی ہے میرے ساتھ کرو، صدیق کے ساتھ بعد میں، فاروقؓ، عثمانؓ، حیدرؓ، معاویہؓ کے ساتھ بعد میں۔ اللہ نے اپنے آپ کو پیش کردیا، رسول نے اپنے آپ کو پیش کردیا۔ اگر تمہیں بغض رکھنا ہے تو ہمارے ساتھ رکھو، تمہیں دشمنی رکھنی ہے ہمارے ساتھ رکھو۔

ہمیں بھونک لو، صحابہؓ کے خلاف نہیں بھونکنے دیں گے

ہاں اپنے آپ کو دفاع صحابہؓ میں پیش کر دینا۔ اپنے آپ کو پیش کرنا یہ اللہ کی سنت ہے۔ رسول اللہ کی سنت ہے۔ تم صحابہؓ پر تبرا کرتے ہو نہیں نہیں ہم تمہیں ایسا تنگ کریں گے کہ تمہیں صحابہؓ یاد نہیں رہیں گے، تم ہمیں گالیاں دو گے، اگر ہمیں گالیاں دے کر صحابہؓ بچ جاتے ہیں تو سودا سستا ہے۔ اگر تم ہمارے اوپر لعن طعن کرتے ہو اور اب صحابہؓ پر نہیں بھونک سکتے تو سودا سستا ہے۔ پہلے ہم امن پسند، تم صحابہؓ پہ بھونکو۔ ہمیں کہو جی یہ اچھے مولوی صاحب ہیں۔ اے مولوی مکھن اے، یہ اچھے مولوی صاحب ہیں۔ ہمیں کچھ نہیں کہتے۔ یوں ہمیں راضی کر کے تم صحابہؓ پہ تبرا کرو۔ نہیں نہیں تم ہمیں برا کہو لیکن صحابہؓ پر بھونکنے نہیں دیں گے۔

ہم اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں تم حملہ کرنا چاہتے ہو، زبان سے تب، ہاتھ سے تب، قلم سے تب، اب صحابہؓ نہیں اب تمہارا نشانہ سپاہ صحابہؓ رہے گی۔ پہلے ان کا نشانہ صحابہؓ تھے۔ اب ان کا نشانہ سپاہ صحابہؓ ہے۔ سپاہی کا کام ہی یہ ہے اپنے آپ کو پیش کر دے، اور اپنے آقا کو بچا لے۔ اور سپاہ صحابہؓ نے یہ کر کے دکھایا ہے۔ جو صحابہ پر بھونکا کرتے تھے۔ اب کہتے ہیں "صحابہ کو تو ہم مانتے ہیں، سپاہ صحابہؓ بری ہے"۔ ہاں ہمیں تم برا کہو، لیکن ہمیں تم جتنا برا کہو گے اتنا ہمارے ایمان کا ثبوت ہوگا۔ تم ہمیں جتنا برا کہو گے، اتنا ہماری حقانیت کی دلیل ہوگی۔ تم ہمیں برا کہو، ہم اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں، ہاں کسی وڈیرے کے لئے نہیں، دھن دولت کے لئے نہیں، ہاں پیسے کے لئے نہیں، مال و متاع کے لئے نہیں۔ ہاں صحابہؓ کی عزت کے لئے۔ سیدہ عائشہؓ کی عصمت کے لئے۔ سیدہ عائشہؓ کی عفت کے لئے، اہل بیت رسول کی عظمت کے لئے، قرآن کریم کی صداقت کے لیے ہم اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں، پیش کرتے رہیں گے اور حق و صداقت کی خاطر، اصحاب رسول کی عزت کی خاطر، اگر ہم پر کوئی سختی آتی ہے تو پھر سودا سستا ہے۔

یہاں مر جانا بھی سودا سستا ہے......

کٹ جانا بھی سودا سستا ہے......

ٹکڑے ہو جانا بھی سودا سستا ہے......

علاقہ بدر ہو جانا بھی سوداستا ہے......

جیل چلے جانا بھی سوداستا ہے......

بیڑی پہننا بھی سوداستا ہے......

ہتھکڑی پہننا بھی سوداستا ہے......

ہمیں مٹانے والے خود کب تک رہیں گے؟

تمہارا ظلم کب تک رہے گا، جبر وستم کب تک رہے گا؟ جابر نہ رہے نہیں رہو گے، ظالم نہیں رہے نہ رہو گے۔ پہلے حاکم نہیں رہے نہ رہو گے، ان کی ریاست نہ رہی نہ رہو گے ان کی حکومت نہ رہی نہیں رہو گے۔ ہاں ہاں شریف نہ رہے مشرف نہ رہے، لیکن صحابہؓ کی عزت رہی ہے رہے گی، تا صبح قیامت صدیق اکبرؓ، فاروق اعظمؓ، عثمانؓ، حیدرؓ، معاویہ تمام اصحاب رسول کی عزت وعظمت کا پھریرا لہراتا رہے گا، یہ پھول ہمیشہ مہکتا رہے گا، یہ چاند ہمیشہ چمکتا رہے گا۔ یہ سورج ہمیشہ دمکتا رہے گا، کوئی طاقت، کوئی قوت ان کی عزت وعظمت کو ہٹا نہیں سکتی۔ جو ان کی عزت وعظمت کا پرچم سرنگوں کرنا چاہے گا، اس کا اپنا پرچم سرنگوں ہو جائے گا، ان کی عزت پہ فرق نہیں آئے گا۔

آج کیا قصور ہے میرے شیر اعظم طارقؒ کا...... کیا قصور ہے ولی کامل خلیفہ عبدالقیوم کا...... کیا قصور ہے نوجوان خطیب مسعود الرحمٰن عثمانی کا...... کیا قصور ہے میرے ساتھیوں کا...... کس کس کا نام لوں...... کون سی جیل ہے جس میں سپاہ صحابہ نہیں؟ کیا قصور ہے ان کا؟ ہم ان سے عہد کرتے ہیں، جو شہید ہوں گے، ان سے بھی عہد کرتے ہیں کہ تمہارے پیچھے ہم بھی جان ہتھیلی پہ لئے آرہے ہیں۔ نہیں ہو تیار؟...... اچھا کوئی بزدل مت بولے...... تیار نہیں ہو؟ نہیں نہیں کوئی بے غیرت مت بولے......

تیار نہیں ہو؟ (ہیں) نہیں نہیں کوئی نہ بولے جس میں غیرت نہ ہو کوئی نہ بولے، جرأت نہ ہو نہ بولے نہ چل سکتا ہو نہ بولے، کوئی ضرورت نہیں مجھے جھوٹے وعدوں کی، میں شہیدوں سے وعدہ کرتا ہوں، میرے ساتھ جو چل سکے وہی بولے کہ ہم شہیدوں سے کہتے

ہیں کہ تم حق پہ تھے، ہم حق پہ ہیں، قرآن حق ہے، صدیقؓ کی عظمت حق ہے۔ نبی کے فاروقؓ کی عزت حق ہے۔ عثمانؓ حیدرؓ، معاویہؓ کی عظمت حق ہے۔ گلستان نبوت کی مہر حق ہے۔ ان کا تحفظ ہمارا فرض ہے۔ تم حق پہ، ہم حق پہ، تم حق پہ جان دے گئے ہو، ہم جان ہتھیلی پہ رکھے آ رہے ہیں۔

توجہ توجہ میں کیا کہہ رہا ہوں؟ بھائی بے غیرت بیٹھ جائے، بزدل بیٹھ جائے، بھاگنے والا بیٹھ جائے یا بھاگ جائے، بے غیرت بھاگ جائے، نہ چل سکے بھاگ جائے۔ وہی رہے جو چل سکتا ہو، چلو گے؟...... (جی ہاں) اس مشن پر چلو گے؟...... (انشاء اللہ) اس راہ میں چلو گے؟...... ہمارا عہد ہے شہیدوں سے، ہمارا عہد ہے اسیروں سے، سن سن شہیدوں سے بھی کہتے ہیں، ہم تمہارے پیچھے آ رہے ہیں اور اپنے شہیدوں سے اسیروں سے بھی کہتے ہیں، جیل والو! ہم تمہارے پیچھے آ رہے ہیں۔ انشاء اللہ

قائدین قدم بڑھاؤ...... ہم تمہارے ساتھ ہیں

توجہ توجہ، اب صرف نعرے نہیں قدم بڑھ چکا ہے۔ واضح بات ہے ہم عہد کر چکے ہیں کہ ہماری جان اس راہ میں لگ جائے تو سودا سستا ہے ہمارے سب گناہ معاف ہو جائیں گے اگر ہم صدیقؓ کی عزت پہ کٹ گئے۔

جوانیاں لٹائیں گے...... انقلاب لائیں گے

تشریف رکھیں، تو میرے دوستو! ہم واضح پالیسی طے کر چکے ہیں کہ اگر صحابہ کرامؓ کی عزت محفوظ ہے، اگر صحابہ کرام کی عزت وعظمت کا حکومت ہمیں قانون دیتی ہے اگر حضور کی جماعت پہ حملے نہیں ہوتے، اگر اہل سنت کے حقوق غصب نہیں ہوتے تو سپاہ صحابہؓ پیار کا نام ہے۔ پھر سپاہ صحابہؓ صلح کا نام ہے۔ پھر سپاہ صحابہ محبت ومودّت اور رحمت کا نام ہے۔ اور اگر عظمت اصحاب رسول کو خطرہ ہو، حقوق اہل سنت غصب ہوتے ہوں، سیدہ عائشہؓ کی عزت والی چادر کو داغدار کرنے کی کوشش کی گئی ہو تو پھر سپاہ صحابہؓ مقابلے کا نام ہے۔ پھر سپاہ صحابہؓ کٹ جانے کا نام ہے۔ پھر سپاہ صحابہؓ ڈٹ جانے کا نام ہے۔ پھر سپاہ صحابہ ٹکر کا نام ہے۔ سپاہ صحابہؓ تصادم کا نام ہے۔ سپاہ صحابہؓ تقابل کا نام ہے۔ سپاہ صحابہؓ پھر آگ اور شعلے کا نام ہے۔ سپاہ صحابہؓ پھر کٹ جانے کا نام ہے سپاہ صحابہؓ پھر جان ہتھیلی پر رکھ کر میدان عمل میں اترنے کا نام ہے۔ پھر

ہم سیکھ چکے ہیں۔

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا
جھنگوی تیرے خون سے...... انقلاب آئے گا

کیا سمجھا ہے تو نے سپاہ صحابہؓ چند بچے ہیں، نوجوان ہیں، سپاہ صحابہؓ نے کوئی فتویٰ نہیں دیا، سپاہ صحابہؓ نے اپنے بزرگوں کا فتویٰ سنایا ہے۔ (بے شک)

ہمارے بزرگ بھی ہمارے ساتھ ہیں

ہاں ہاں اگر نہیں تو جاؤ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے گھر جاؤ، جاؤ ان کے جانشینوں سے پوچھو کہ سپاہ صحابہؓ اکیلی ہے یا تم بھی ساتھ ہو۔ سپاہ صحابہ اکیلی نہیں ہے۔ جاؤ امام اہل سنت مولانا عبدالستار تونسوی دامت برکاتہم کے در پہ جاؤ، ان سے جا کر پوچھو کہ سپاہ صحابہ اکیلی ہے یا آپ بھی ساتھ ہیں۔ جاؤ پوچھو کہ سپاہ صحابہؓ اکیلی ہے یا بزرگ ساتھ ہیں۔ ایجنسیاں پروپیگنڈہ کرتی ہیں، دشمن پروپیگنڈہ کرتا ہے۔ اے جی اِک ٹولہ ہے، مخصوص ٹولہ ہے۔ تمہارے دماغ میں رولہ ہے۔ ایک ٹولہ نہیں سپاہ صحابہ اہل سنت کی زبان ہے۔ سپاہ صحابہ سنی عوام کی زبان ہے۔ سپاہ صحابہ بزرگوں کی زبان ہے۔ سپاہ صحابہ مفتیوں کا فتویٰ ہے۔ سپاہ صحابہ مصنفین کی قلم ہے۔ سپاہ صحابہ خطیبوں کی زبان ہے، سپاہ صحابہ اہل سنت کے دلوں کی اُمنگ ہے، دلوں کی دھڑکن ہے کوئی اور چیز نہیں ہے۔

نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر

ہاں کر دو تختی، ہمیں تو پتہ ہے، ہم میں سے ایک ایک کو یہ پیغام مل چکا ہے کہ:

تندیٔ باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اُونچا اُڑانے کے لئے

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

❁❁❁❁❁

غلامانِ نبوت

اما بعد، فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم ○ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ○ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰاةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ط فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ صدق اللّٰہ العظیم.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَحَبِیْبِكَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ وَبَاقِیَةً بِبَقَاءِ مُلْكِكَ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ وَكَذَالِكَ عَلٰى جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ، اَجْمَعِیْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

غلامانِ نبوت

قابل صد احترام علمائے کرام، فرزندانِ توحید و اصحاب وسنت کے سرفروش سپاہیو!
اور ڈیرہ غازی خان کے غیرت مند مسلمانو! سنہ ۱۴۲۴ھ کی یکم صفر اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ مبارک شب ہوئی ہے کہ ہم اور آپ اللہ کے فضل وکرم سے یہ توفیق بخشے گئے ہیں، غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کے عنوان سے اس بابرکت محفل میں ان ہستیوں کا ذکر خیر کریں، جن کو غلامی پر فخر ہے اور پھر قیامت تک ان کی غلامی قابلِ فخر ہے، کیونکہ رات کا سوا ایک بجنے والا ہے، مجھے زیادہ دیر تک بات نہیں کرنی، لیکن تھوڑی دیر بھی تب کروں گا جب آپ میرے ساتھ بولیں گے ورنہ میں سمجھوں گا آپ کو نیند نے ستایا ہے اور اجازت دے دوں گا۔

نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر

دنیا بھر کی آزادیاں محمد ﷺ کی غلامی پر قربان

میں نے عرض کی انہیں غلامی پر فخر ہے، دنیا آزادی مانگتی ہے اور آزادی پہ فخر کرتی ہے لیکن محمد ﷺ کی غلامی وہ چیز ہے کہ دنیا کی آزادیاں اس پہ قربان ہیں، محمد عربی ﷺ کی غلامی وہ چیز ہے کہ دنیا کی آزادیاں اس پہ قربان ہیں، یہاں غلامی میں وہ لطف ملتا ہے جو ہفتِ اقلیم کی بادشاہت میں نہ ملے، محمد ﷺ کی غلامی میں عزت ہے، ہاں اس غلامی میں عظمت ہے، اس غلامی میں حرمت ہے، اس غلامی میں تقدس ہے، اس غلامی میں عزیمت ہے، ہاں ہاں اس غلامی میں بڑی کرامت ہے، اس غلامی میں بہت بڑی برتری اور بلندی ہے، اور کیا ملے اس

غلامی میں؟ دولت تو ملتی ہی ہے، اس دنیا میں سونے کی انٹیں نہیں، توجہ جناب! یہاں سونے کے تولے نہیں، یہاں سونے کے محل ملتے ہیں، اس غلامی میں سونے کے محل ملتے ہیں، اس غلامی میں سکون ملتا ہے، اس غلامی میں ایک نام ملتا ہے، کیا کیا بتاؤں؟ محمد ﷺ کی غلامی میں خدا ملتا ہے۔

زید ابن حارثہ رضی اللہ عنہ کی ایمان افروز داستان

محمد عربی ﷺ کی غلامی میں خدا ملتا ہے اور سکون بھی، یہ دنیا کا ظاہری سکون نہیں وہ سکون ملتا ہے کہ جاؤ پوچھو زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ وہ نوجوان ہے جو ماں باپ سے گم ہو گیا ہے، سال ہا سال سے گم ہے، تلاش کرتے کرتے پتہ چلتا ہے کہ وہ نوجوان کسی کے ہاتھوں اٹھایا گیا، اور بکتا بکاتا مدینے پہنچا ہے، وہاں محمد ﷺ نے خرید لیا ہے، اب وہ محمد ﷺ کی غلامی میں رہتا ہے۔ پتہ چلتا ہے سالوں کے بچھڑے ہوئے باپ اور چچا وہاں سے روتے ہوئے چلتے ہیں، مکے کی بات نہیں مدینہ کی ہے روتے روتے وہ مدینہ پہنچتے ہیں، دیکھا وہ واقعی ہمارا بچہ گھوم رہا ہے، انہوں نے سوچا اب جس نے خریدا ہے، جب ہم اس سے مانگیں گے پتہ نہیں وہ کتنی قیمت مانگے، کیا کیا مطالبے کرے، کہ بھئی میں نے تو خریدا ہے میں تو اب نہیں دیتا، پتہ نہیں ہمیں کیا قیمت ادا کرنی پڑے؟ اور اب کتنا مہنگا ہمیں اپنا بچہ لینا پڑے، لیکن بچہ جو ہوا، بچوں والو! بچہ جو ہوا، بچے بڑے پیارے ہوتے ہیں، بچہ ماں باپ کا خیال کرے یا نہ کرے، لیکن بچہ ماں باپ کا جگر گوشہ ہوتا ہے۔

آج کی اولاد کا والدین سے سلوک

تمہیں باپ کی پرواہ نہیں، تمہیں ماں کی پرواہ نہیں، لیکن امی سے پوچھو جس کا ادب نہیں کرتے، تم جس پر کوئی شفقت، رحم، پیار نہیں کرتے، آتے جاتے جس کا پوچھتے نہیں ہو، ہاں گھر آئے وہاں بیگم صاحب کے پاس چلے گئے، وہیں سے صبح صبح نکلے یوں گزرتے چلے گئے، وہ امی وہ بڑھیا بیٹھی دیکھ رہی ہوتی ہے، تمہیں احساس نہیں، اس کی نظریں تمہیں دیکھ کر دل میں کیا خوشی محسوس کرتی ہیں۔ وہ، وہ تمہیں دیکھ کر اتنی مسرت اور فرحت محسوس کرتی ہے کہ یہ

بات مجھ سے کرے یا نا کرے، لیکن میرا بچہ گھوم رہا ہے، تمہیں احساس نہیں ہوتا، لیکن جب تم نہ آؤ، رات کو نہ آؤ، تمہیں دیر ہو جائے اور صبح صبح کے قریب دیر سے لوٹو...... دیکھو گے تمہاری اولاد سوئی پڑی ہے، بیگم صاحب سوئی پڑی ہے، وہ بوڑھی اماں آنکھیں دروازے پہ لگائے تمہارا انتظار کر رہی ہے، ماں کی ممتا کی تمہارے پاس قدر نہیں، قرآن نے اس کی مامتا جتلائی ہے۔

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا......

اس نے تیرے لئے تکلیفیں برداشت کیں نا، ایسے ہی نہیں اس کے قدموں تلے جنت بسائی گئی،

"ان الجنة تحت اقدام الامهات" کا اعلان مفت میں نہیں ہوا......

"رضی الرب فی الرضا الوالد" باپ کو راضی کرو تو خدا راضی ہوگا، خوامخواہ نہیں کہا گیا......

جوانو! تمہیں مبارک ہو اگر تمہارے ماں باپ زندہ ہیں، صبح کو اٹھو پیار سے محبت سے اپنے ماں باپ کا چہرہ دیکھو، اطاعت کی نیت سے فرمانبرداری کی نیت سے انہیں خوش کرنے کی نیت سے جو حکم کریں گے ہم تابعداری کریں گے۔ اس نیت سے آؤ، ماں باپ کا چہرہ دیکھنا تمہارا کام ہے اور مقبول حج کا ثواب دینا اللہ کا کام ہے۔ گھر بیٹھے تم حج کا ثواب کما سکتے ہو، یہاں سے جاؤ حج پہ، لاکھوں خرچہ کرو، پھر قبول ہو یا نہ ہو، لیکن آقا ﷺ نے فرمایا جو کوئی فرمانبردار بچہ اپنے والدین کی طرف پیار سے دیکھتا ہے، ایک نظر دیکھنے کے عوض اللہ ایک مقبول حج کا ثواب عطا فرما دیں گے۔

بچے کتنے پیارے ہوتے ہیں؟

بچے بڑے پیارے ہوتے ہیں اور کچھ بچے ہوتے ہیں جنہیں ماں باپ بھی پیارے ہوتے ہیں، ورنہ بچے تو کہتے ہیں یہ ہمیں کوئی خرچ ہی نہیں کرنے دیتا، اے سائیں اج مرے تاں صبح اے معاملہ ساڈے ہتھ وچ آوے، بڈھڑ جو بیٹھے...... ہائے ہائے لیکن بچے بڑے پیارے ہوتے ہیں، ہاں جناب بچے بڑے پیارے ہوتے ہیں، ہاں ہاں پیارے نہ

ہوتے تو امتحانِ خلیل بذریعہ اسماعیل نہ ہوتا، امتحانِ خلیل جو بذریعہ اسماعیل ہے، یہ بات واضح بتلا رہی ہے، جب جان کے بعد بچے کے ذریعے امتحان لیا جارہا ہے، توجہ ڈیرہ غازی خان کے غیور دانشمندو! بات سمجھئے، جب قربان کر چکے، جناب ابراہیم خلیل علیہ السلام، پھر امتحان آرہا ہے، بچے پر، جب قربان کر چکے، جب آگ میں کود چکے، حق کا مشن نہیں چھوڑا، اس کے بعد جب بچہ ذبح کروا کے امتحان لیا جارہا ہے، اس سے بات واضح ہورہی ہے کہ بچے جان سے بھی پیارے ہوتے ہیں، کیونکہ جان کے امتحان میں تو پاس ہو چکے ہیں، اس کے بعد جو بچہ ذبح کروا کے امتحان لیا جارہا ہے، اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بچے جان سے بھی پیارے ہوتے ہیں۔

حارثہ رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر

وہ جان سے پیارا بچہ حارثہ کا بیٹا گھوم رہا ہے، نبی پاک ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر حارثہ نے عرض کیا، کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ بہت شفیق ہیں، بہت رحیم ہیں، بہت ہی رحم دل اور پیارے انسان ہیں، یہ ہمارا بچہ اغوا کر لیا گیا تھا، میں نے رو رو کے نظریں کمزور کر لیں ہیں، اس کی ماں وہاں بے قرار ہے، میں اس کا باپ ہوں یہ اس کا چچا ہے، ہمیں پتہ چلا ہے آپ کے ہاں پہنچے ہیں، ہمارا بیٹا آپ کے پاس ہے۔ آپ ہمارے اوپر رحم کیجئے آپ ہمارے اوپر نرمی کیجئے، اور آپ سخت شرائط نہ لگائیے غلام آپ کا ہے، بیٹا ہمارا ہے، آپ نے خریدا ہوگا آپ کے پاس پہنچا ہے، آپ وہ قیمت ہم سے لے لیں اور یہ بچہ ہمیں واپس دے دیں، آپ ہمیں بتائیے کہ کتنے میں لیا ہے یا اب کتنے میں دیں گے؟ حضور علیہ السلام مسکرا کر فرماتے ہیں:

زید!......

لبیک یا حبیبی......

آگے آؤ انہیں پہچانتے ہو؟......

یارسول اللہ پہچانتا ہوں۔

یہ کون ہے؟ یہ میرے ابا جان...... یہ کون ہے؟ یہ میرے چچا جان...... زید یہ کیا کہہ

رہے ہیں؟ یہ کہتے ہیں کہ تم ان کے ساتھ جاؤ۔ فرمایا حارثہ تو زید کا باپ ہے، زید میرا اچھا غلام بلکہ میرا بچہ ہے، اگر تو اس کا باپ ہے اور یہ تجھے پہچانتا ہے۔

زید تو نے پہچان لیا؟ ہاں یا حبیب ﷺ میں نے پہچان لیا......

فرمایا اگر یہ تیرے ساتھ جاتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں، میں قیمت نہیں لیتا، مجھے زید کی قیمت نہیں چاہیے، تم لے جاؤ زید کو اگر چلتا ہے، میں زید کو نکالتا نہیں، میں زید کو یہاں سے دھکیلتا نہیں، لیکن زید جاتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں، ہاں زید جاؤ گے ان کے ساتھ؟ جلدی سے باپ نے اٹھ کے بچے سے لپٹنا شروع کیا، چچا نے چومنا شروع کیا، ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں، بچے کی آنکھوں سے بھی آنسو بہہ رہے ہیں، بڑی جدائی کے بعد ملے ہیں، ہاں زید جا رہے ہو؟ یا رسول اللہ ﷺ نہیں، میں نہیں جاتا۔

باپ نے پوچھا، بچے کیا کہہ رہے ہو؟ چچے نے پوچھا بھتیجے کیا کہہ رہے ہو، یہاں تم غلام ہو وہاں تم آزاد ہو، میں تیرا باپ یہ تیرا چچا، تو وہاں ہمارے پاس چل، وہاں تیرا اپنا گھر ہوگا، یہاں اوروں کا گھر ہے، وہاں باپ کا گھر ہوگا، یہاں آقا ﷺ کا گھر ہے، وہاں تیرے بھائی بہن، بھتیجے ہوں گے، وہاں چچا زاد بھائی ہوں گے اور بہنیں ہوں گی، رشتے دار ہوں گے۔ یہاں تیرا کوئی رشتہ دار نہیں، تیرا اپنا وطن ہوگا، یہاں تیرا کوئی وطن نہیں، وہاں تیرا اپنے علاقہ ہوگا، یہاں تیرا کوئی علاقہ نہیں، وہاں تیری اپنی زبان ہوگی، یہاں تیری اپنی کوئی زبان نہیں، وہاں تیرے اپنے ہوں گے، یہاں تیرے بیگانے ہیں، وہاں تیرا باپ ہوگا، یہاں تیرا کوئی باپ نہیں۔

کہتا ہے زید میں کچھ نہیں سنتا، بات سیدھی ہے، ابو تجھے پہچان لیا، چچا تجھے پہچان لیا، امی کو سلام کہنا، میں محمد ﷺ کی غلامی سے دور نہیں جانا چاہتا۔

نعرہ تکبیر......اللہ اکبر

محمد ﷺ کے غلاموں پر اللہ کا سلام آتا ہے

یہاں تو غلامی میں وہ مزہ ہے زید کہتا ہے مجھے آزادی نہیں چاہیے، میں غلامی میں

مرنا چاہتا ہوں، یہ غلامی کر کے تو دیکھ لے۔ان کی غلامی میں وہ مزہ ہے،نوکری میں وہ مزہ ہے، جو یہاں سے ہٹ کر بادشاہت میں نہیں ہے، حکومت میں نہیں ہے، سلطنت میں نہیں ہے......!

ہاں ہاں گلیوں میں گھسٹ کر مار کھانا ایسے آسان نہیں ہوا......

ہاں جناب تلواروں کی دھار پہ لیٹنا ایسے ہی آسان نہیں ہوا......

نیزوں کی انیوں پہ مرنا ایسے ہی آسان نہیں ہوا......

جیلوں کو بھرنا ایسے ہی آسان نہیں ہوا......

گولیوں کا نشانہ بننا ایسے ہی آسان نہیں ہوا......

پولیس مقابلے میں مارا جانا ایسے ہی آسان نہیں ہوا......

پھانسیوں کے پھندے پہ چڑھنا ایسے ہی آسان نہیں ہوا......

تن من دھن قربان کرنا ایسے ہی آسان نہیں ہوا......

محمد ﷺ کی غلامی میں مزہ ہی ایسا ہے، ہاں کیوں نہ ہو، محمد ﷺ کی غلامی پہ خدا کے سلام آتے ہیں......!

تو کسی کا رشتے دار ہے؟......ہاں جی فلاں رئیس کا، فلاں چوہدری کا، فلاں نمبردار کا۔رشتے دار ہے، ٹھیک ہے جی میرے سلام کہنا۔اس وجہ سے فلاں کے رشتے دار ہیں تو سلام آئے ہیں، لیکن کسی بادشاہ، کسی وڈیرے کے کسی رشتے دار پہ فرشتوں کا سلام نہیں آتا محمد ﷺ کے غلاموں پہ اللہ کا سلام آتا ہے:

اِذَا جَآءَکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ......

سلام تو آنے والا کرتا ہے نا، لیکن جو بیٹھا ہوا ہو وہ کسی کے سلام بتلاتا ہے کہ فلاں نے تیرے لئے سلام کہے تھے، آپ بھی کہہ کر جاتے ہیں کہ فلاں آئے تو میرا سلام کہنا۔اللہ نے فرمایا، حبیب!

- اِذَا جَآءَکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ......

جب تیرے پاس آئیں نا تو میرے سلام کہنا......

محمد ﷺ کے غلاموں کیلئے سابقہ کتب میں بشارات موجود ہیں

ہاں کیوں نہ لطف آئے، کہ محمد ﷺ کے غلاموں پہ اللہ کا سلام آتا ہے، کیوں نہ لطف آئے کہ اس غلامی پہ تو جنت مشاق رہتی ہے، محمد عربی کے غلام ابھی دنیا میں آئے نہیں ہیں حضور علیہ السلام کے غلاموں کے آنے سے پہلے ان کی بشارتیں پہلی کتابوں میں اللہ نے توریت وانجیل میں بھیجی ہیں:

"مثلھم فی التورۃ ومثلھم فی الانجیل"......

آخر ابوبکرؓ وعمرؓ عثمانؓ وعلیؓ ومعاویہؓ کی باتیں ان کے باپ دادا کے پیدا ہونے سے پہلے بھی توریت وانجیل میں کیوں آئی ہیں؟ محمد ﷺ کی غلامی کی وجہ سے!

تو میں عرض کر رہا تھا یہ وہ غلامی ہے، کہ بادشاہت بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور جب کلیم نے اللہ سے مانگا:

"واکتب لنا فی ھذہ الدنیا حسنۃ"......

اسپیشل رحمت، اعلیٰ ترین بھلائی وہ ہمارے لیے الاٹ کر دی جائے......

"واکتب لنا"...... ہمیں لکھ دے، جب جناب کلیم نے مانگا، مجھے تو پتہ نہیں ہے نا کہ یہ "حسنہ" کیا چیز ہے، مانگنے والے کو بھی پتہ تھا اور دینے والے کو بھی پتہ تھا کہ یہ کیا مانگ رہے ہیں، فرمایا جناب کلیم، ایک تو نے انفرادی مانگی، ایک اجتماعی مانگی۔ جو انفرادی مانگی وہ محمد ﷺ کے لئے ہے، جو اجتماعی مانگی وہ محمد ﷺ کے صحابہؓ کے لئے ہے۔

تو نے کہا "رب ارنی انظر الیک" خداوند مجھے دیدار کرا......

میں نے کہا "لن ترانی" تو نہیں دیکھ سکتا......

جسے دیکھنا ہے اسے یہاں نہیں وہاں منگا لوں گا، اپنے لئے مانگی تھی یہ چیز، یہ تیرے لئے نہیں ہے، یہ محمد عربی ﷺ کے لئے ہے، ابوبکرؓ کے استاد کے لئے ہے، اور ایک تو نے اجتماعی مانگی ہے، اجتماعی اپنے صحابہؓ کے لئے، تو میں پہلے بتلا دیتا ہوں "فسا کتبھا للذین"...... یہ تو میں ان کے لئے لکھ رہا ہوں، یہ تو میں ان کے لئے الاٹ کر رہا ہوں،

"الذین یتقون" جو متقی ہوں گے، جو مؤمنین ہوں گے، ہماری آیتوں پر یقین رکھنے والے ہوں گے۔

غلامانِ نبوت کی کامیابی کی سند

صاف صاف کیوں نہ کہہ دوں؟

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ......

فرمایا یہ خصوصی رحمت اور حسنہ یہ تو میں لکھ چکا ہوں، یہ میں الاٹ کر رہا ہوں، دستاویز بنا رہا ہوں ان کے لئے جو "یتبعون" تابعداری کریں گے چل کر۔

بات ہو رہی ہے جناب موسیٰ کلیمؑ سے، ابھی ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ کے باپ دادا بھی پیدا نہیں ہوئے، دور موسوی ہے فرمایا ان کے لئے ہے، جو آئیں گے اور ایمان لائیں گے "یتبعون" تابعدار بنیں گے، غلام بنیں گے، کس کے؟

"الرسول النبی الامی" رسول نبی ہاں ہاں اس رسول کے اس نبی کے جو اُمی ام القریٰ والا ہوگا، مکے والا ہوگا۔

اَلَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ......

جسے یہ لکھا ہوا پائیں گے، اپنے پاس توریت میں اور انجیل میں، اس وقت لکھا ہوا پائیں گے، اس لکھے ہوئے کی بات نہیں ہو رہی، اس کی تو ہے ہی ہے، جو لکھا ہوا پائیں گے اور مانیں گے تابعداری کریں گے غلام بنیں گے، ان کی بات ہو رہی ہے:

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ ......

جو اُن کے لئے اچھی چیزوں کو حلال کرے گا، خبیث چیزوں کو حرام کرے گا......

اچھی چیزوں کو حلال بتائے گا، خبیث چیزوں کو حرام بتائے گا...... اور یہ اس کے غلام بنیں گے اس کی تابعداری کریں گے، یہ اچھی چیزوں کو اپنائیں گے، بری چیزوں کو چھوڑیں گے۔ توجہ، بات ان کی جو اچھی چیزوں کو اپنائیں گے، بری چیزوں کو ترک کریں گے چھوڑیں گے، خباثت خوروں اور نجاست خوروں کی بات نہیں ہو رہی۔

يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ......

اور وہ بوجھ وہ اغلال جو پہلوں پر تھے وہ ان سے ہٹائے گا، وہ بوجھ ان سے اتارے گا، شریعت سہلہ بیضاء لائے گا۔

"فالذین امنوا بہ" بس جو لوگ ایمان لائے اس پر، بات اس ذات کی نہیں ہو رہی، اس کی تو ہے ہی ہے، بات ہے ان کی جو اس پر ایمان لائیں گے......

"فالذین امنوا بہ وعزروہ ونصروہ"......

جو اس کی تعظیم کریں گے، اس کی نصرت کریں گے

"وَاتَّبَعُوا النور الذی انزل معہ"......

جو نور اس کے ساتھ نازل ہوگا، اس کی تابعداری بھی کریں گے

"اولئک ھم المفلحون"......

وہ لوگ کامیاب ہوں گے!!

پہلی بات "الذین یتبعون الرسول" جو رسول کی تابعداری کریں گے، آخر میں پھر فرمایا:

"فالذین امنوا"...... جو اس پر ایمان لائیں گے۔

پہلی بات تھی تابعداری کریں گے، کس طرح؟ کہ ایمان بھی لائیں گے، تعظیم بھی کریں گے، نصرت بھی کریں گے، یعنی ساتھ بھی دیں گے۔

"واتبعوا النور الذی انزل معہ" اور جو اُن کے ساتھ نور نازل ہوگا، اس کی تابعداری بھی کریں گے، اس کو بھی مانیں گے۔

"اولٰئک ھم المفلحون" وہ ہوں گے کامیاب، وہ ہوں گے کامران......
اللہ کی طرف سے فلاح انہیں نصیب ہوگی، اللہ کی طرف سے کامیابی انہیں نصیب ہوگی۔

تو محمد ﷺ کی غلامی میں کامیابی کی شرط بتلائی جارہی ہے، اب تو ہی بتا کہ جہاں قرآن نے آکر یہ بات بتائی "الذین یتبعون الرسول" جو رسول کی تابعداری کریں گے۔

پہلے تو یہ بات تھی حضرت موسیٰ کے ساتھ...... لیکن جب یہ بات آئی قرآن میں، وہ جب موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی تب تک تو یا کلیم کو پتہ یا رب کو پتہ، اب قرآن میں یہ بات نقل ہورہی ہے، پیش ہورہی ہے:

"الذین یتبعون الرسول النبی الامی"......

ہاں وہ جو مکے والے رسول صاحب نبوّت کی تابعداری کریں گے، اس وقت یہ تابعداری کرنے والے کون ہیں، بول بھئی (صحابہؓ) سارے نہ بولو، ماننے والے بولو، (صحابہؓ) کھل کر بولو، (صحابہؓ) جھوم کے بولو، (صحابہؓ) زور سے بولو (صحابہؓ)

یتبعون...... یہ تابعداری کرنے والے کون ہیں، (صحابہؓ)

فالذین اٰمنو بہ...... یہ ایمان لانے والے کون ہیں، (صحابہؓ)

ونصروہ...... یہ نصرت کرنے والے کون ہیں؟ (صحابہ)

واتبعوا النور الذی انزل معہٗ...... بول یہ اس قرآن کے تابعدار کون ہیں؟ (صحابہ)

اولٰئک ھم المفلحون...... سچ بتایئے یہ کامیاب کون ہیں؟ (صحابہ)

یہ کامیاب، غلامانِ محمدؐ، یہ کامیاب غلامانِ مصطفیٰ، اور اب قیامت تک یہ......

والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار ......

یہ ہیں مہاجرین و انصار، یہ ہیں گھر چھوڑنے والے محمد کا ساتھ نہ چھوڑنے والے...... یہ ہیں گھر چھوڑنے والے سرکار کا ساتھ نہ چھوڑنے والے ...... یہ ہیں علاقہ چھوڑنے والے آقا کو نہ چھوڑنے والے...... یہ ہیں سکون ظاہری چھوڑنے والے لیکن آقا کو نہ چھوڑنے والے...... یہ ہیں رشتہ دار چھوڑنے والے لیکن سرکار کو نہ چھوڑنے والے...... یہ ہیں

جو بچوں کو چھوڑنے والے، ماں باپ کو چھوڑنے والے، آقا کو نہ چھوڑنے والے...... سب کچھ لٹانے والے...... آقاؐ پہ لٹانے والے...... سب کچھ قربان کرنے والے، سب کچھ دے جانے والے، آقاؐ کو نہ چھوڑنے والے...... آقاؐ کا ساتھ نہ چھوڑنے والے...... یہ مہاجرین ہیں یہ انصار ہیں، یہ یتبعون الرسول ہیں...... یہ امنوا بہ ہیں...... یہ عزروہ ہیں...... یہ نصروہ ہیں...... یہ واتبعوا النور الذی انزل معہٗ ہیں...... یہ مفلحون ہیں، یہ مہاجرین و انصار ہیں یہ کامیاب ہیں۔ یہ محمدؐ کے دیوانے کامیاب ہیں...... یہ محمدؐ کے پروانے کامیاب ہیں...... یہ غلامانِ محمدؐ کامیاب ہیں۔

کامیاب کون؟ اُس وقت صحابہؓ، اِس وقت عُشاقِ صحابہؓ

اب قیامت تک کامیابی کسے ملی گی؟...... فرمایا

والذین اتبعوھم باحسان رضی اللّٰہ عنھم ورضوا عنہ ......

اب قیامت تک جو اُن کا تابعدار بنے گا وہ کامیاب ہوگا، جو اُن کا پیروکار بنے گا وہ کامیاب ہوگا...... جو ان کا غلام بنے گا وہ کامیاب ہوگا۔ تبھی تو کہا:

وہ پروانے محمدؐ کے میں پروانہ صحابہؓ کا

وہ دیوانے محمدؐ کے میں دیوانہ صحابہؓ کا

عرض کر رہا ہوں اس وقت صحابہؓ، آج غلامانِ صحابہؓ...... ! اُس وقت کامیاب کون؟...... (صحابہ) وہ غلامانِ مصطفیٰ کون ہیں؟...... (صحابہ) کون؟...... (صحابہ) غیرت مندو کون؟...... صحابہ! صادقین کون؟...... (صحابہ) مجاہدو کون؟...... غازیو کون؟...... حافظو کون؟...... قاریو کون؟...... شہداء کے وارثو کون؟...... صحابہ!

اُس وقت صحابہؓ، آج عشاقِ صحابہ...... !

اس وقت صحابہ، آج غلامانِ صحابہؓ......

اُس وقت صحابہؓ، آج پیروانِ صحابہؓ......

اس وقت صحابہؓ، آج محبانِ صحابہؓ......

اُس وقت صحابہؓ، آج سپاہ صحابہؓ......

اُس وقت صحابہؓ، آج خدام صحابہؓ......

توجہ جناب! اس وقت صحابہؓ، آج صحابہؓ کے غلام......

اُس وقت صحابہؓ، آج صحابہؓ کے خدام......

اُس وقت صحابہؓ، آج صحابہؓ کے چوکیدار......

اُس وقت صحابہؓ، آج صحابہؓ کے تابعدار......

ہاں ہاں! اس کے سوا کوئی راستہ نہیں، میں کسی تنظیم کی، پارٹی کی بات نہیں کر رہا۔

میں تو ایمان کی بات کر رہا ہوں......

مفلحون کی بات کر رہا ہوں......

فائزون کی بات کر رہا ہوں......

الذین یرثون الفردوس ھم فیھا خالدون کی بات کر رہا ہوں......

جو اِس دور میں اُس دور کی یاد تازہ کرتے ہیں۔

صحابہؓ کے سپاہیوں نے اِس دور میں اُس دور کی یاد تازہ کی

صحابہؓ کے غلاموں نے، غلامانِ محمدؐ کی یاد تازہ کی ہے۔ دنیا نہ مانے کہ بلالؓ نے ایسی قربانی کیسے دی ہوگی؟ یہ دے کر دکھاتے ہیں کہ ایسے دی ہوگی!

مفاد پرست، چاپلوس نہ مانے کہ اتنی مخالفت کے باوجود اعلانِ حق و صداقت، غلامانِ محمدؐ نے کیسے کیا ہوگا؟......

یہ ناموافق حالات میں گرج کر حق و صداقت کا اعلان کر کے دکھاتے ہیں کہ ایسے کیا ہوگا!

ایک ایک ٹکے پہ مرنے والا، وہ صدیق اکبرؓ کا پورا گھر قربان کرنا نہ مانے کہ کیسے کیا ہوگا؟ یہ سب کچھ لٹا کے دکھاتے ہیں کہ ایسے کیا ہوگا......!

بزدل نہ مانے کہ بلالؓ نے گلیوں میں کیسے گھسٹنا برداشت کیا ہوگا، حق نوازؒ جھنگ کی

گلیوں میں، ایک ایک سپاہی جیلوں میں گھسٹ کر بتلاتا ہے کہ یوں کیا ہوگا......!

آج کوئی بزدل نہ مانے کہ خبیبؓ نے پھانسی کے پھندے پہ محمدؐ کی محبت کا دم کیسے بھرا ہوگا، آج حق نواز تختہ دار پہ کھڑا ہو کر خود پھانسی کو گلے میں ڈال کر بتلاتا ہے کہ یوں کیا ہوگا......!

اِس دور میں اُس دور کی یاد تازہ کرنے والے، کیوں نہ کہوں اُس وقت صحابہؓ، آج غلامانِ صحابہؓ......

(میرے نعروں کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اور نہ میں اس سے خوش ہوتا ہوں۔ یہ تو میدان ہے تم مسجد میں بھی باز نہیں آتے۔ مجھے شرم آتی ہے کہ وہاں تو ہمیں گردن جھکا کے اللہ کے سامنے حاضر ہونا چاہیے، وہاں اکڑنے کا اور اپنے نعروں کا کیا جواز ہے؟ میرے نعروں کی کوئی ضرورت نہیں ہے، تم ہمیں قیامت میں مرواؤ گے)

میں یہ عرض کر رہا ہوں نعرے اُن کے ہوں جن کے صدقے آج ہمارے پاس کلمہ اور قرآن موجود ہے۔

تو جناب عرض کر رہا ہوں، اُس وقت غلامانِ مصطفیٰ، آج غلامانِ صحابہؓ......

کامیاب اُس وقت غلامانِ مصطفیٰ، آج غلامانِ صحابہؓ......

جنتی اُس وقت غلامانِ مصطفیٰ، آج غلامانِ صحابہؓ......

ہاں ہاں! اہل بشارت اُس وقت غلامانِ مصطفیٰ، آج غلامانِ صحابہؓ......

غلامانِ صحابہؓ، غلامانِ مصطفیٰ ہی تو ہیں...... کیونکہ صحابہ کرامؓ کے ساتھ اگر محبت ہے، صحابہؓ کی اگر غلامی کر رہے ہیں، صحابہؓ کی اگر سلامی کر رہے ہیں، صحابہؓ پہ اگر قربان ہو رہے ہیں، صحابہؓ پہ سب کچھ لٹا رہے ہیں...... وہ اِسی لیے کہ تم محمدؐ پہ قربان ہو ہم تم پہ قربان ہیں......!!

نعرۂ تکبیر......اللہ اکبر

غلامانِ صحابہؓ......زندہ باد

ہاں ہاں، اس وقت بھی جلتے تھے، آج بھی جلتے ہوں گے۔ لیکن پیار سے تمہیں کہتا ہوں، "موتوا بغیضکم"...... جل جل کے مر جاؤ، مر مر کے سڑ جاؤ، کوئی فرق نہیں پڑتا نہ صحابہؓ پہ نہ "عشاقِ صحابہؓ" پہ! تمہاری سختیوں سے اور سڑنے سے، تمہارے جلنے سے، ہاں

تمہارے حسد سے نہ صحابہؓ پہ نہ غلامانِ صحابہؓ پہ...... نہ صحابہؓ پہ، نہ خدامِ صحابہؓ پہ...... نہ صحابہؓ پہ نہ عشاقِ صحابہؓ پہ...... نہ صحابہؓ پہ، نہ نوکرانِ صحابہؓ پہ...... نہ صحابہؓ پہ، نہ پیروانِ صحابہؓ پہ...... نہ صحابہؓ پہ نہ سپاہِ صحابہؓ پہ...... کوئی فرق نہیں پڑتا۔

وہاں مار کھا کر بھی عزت بڑھتی ہے، یہاں قربان ہو کر بھی عزت بڑھتی ہے......! نہ وہاں تشدد نے کچھ بگاڑا، نہ یہاں تشدد نے کچھ بگاڑا...... مار کھانا دین پر، یہ محمد عربی ﷺ کا طریقہ ہے...... غلامانِ مصطفیٰ کا طریقہ ہے...... صحابہؓ کا طریقہ ہے...... اور آج سپاہِ صحابہؓ کا طریقہ ہے......!

صحابہؓ کے سپاہی بیج بن کر زمین میں دفن ہوتے ہیں

صحابہ کے سپاہیوں کی بات ہے، وہ جہاں بھی مار کھائیں، جہاں بھی قربان ہوں، افغانستان میں، چاہے پاکستان میں، چاہے عراق میں چاہے کہیں بھی ہوں، جو دین پہ کٹتے ہیں وہ گھٹتے نہیں بڑھتے ہیں......!!

آپ کو یاد ہوگا، میں عرض کیا کرتا ہوں کہ یہ دفن ہوتے ہیں بڑھنے کیلئے بیج بن کر...... یہ دفن ہوتے ہیں بڑھنے کیلئے، اور تمہاری آنکھ تب کھلے گی جب یہ سبزہ اس طرح اُگے گا جب پورا چمن سرسبز وشاداب ہوگا۔ جب پوری دنیا پہ اسلامی پرچم لہرائے گا، محمدی نظام نافذ ہوگا۔ جب امریکہ ٹوٹ چکا ہوگا...... جب برطانیہ ٹوٹ چکا ہوگا...... نہ یو۔ایس۔اے رہے گا نہ یو۔کے رہے گا نہیں نہیں، پوری دنیا پہ محمدی پرچم لہرائے گا۔

کوئی کچا پکا گھر، کوئی خیمہ، کوئی تمبو محمد کی غلامی سے باہر نہیں ہوگا......

صحابہؓ کا فیض سپاہِ صحابہؓ کا فیض، قرآن کا فیض، نبی پاکؐ کے پیغام و پروگرام کا فیض اکنافِ عالم میں پہنچ جائے گا......

پوری دنیا میں کوئی کچا پکا گھر کلمۂ اسلام سے خالی نہیں رہے گا......

کفر ڈھونڈے کو نہیں ملے گا۔ چراغ لے کر ڈھونڈو گے کہیں کفر کا ایک ذرہ بھی نہیں ملے گا......

پوری دنیا سے کفر ناپید ہو چکا ہوگا......

ہر جگہ اللہ کی رحمت کی ہوائیں چلیں گی، اللہ کی مہربانی کی ہوائیں چلیں گی۔ ہر طرف ایمان ہوگا، ہر طرف رحمت ہوگی، ہر طرف قرآن ہوگا، ہر طرف اذان ہوگی، ہر طرف نماز ہوگی، ہر طرف کلمہ ہوگا، ہر طرف ذکر ہوگا۔ کلمہ وہی کلمہ ہوگا جو وہاں مصطفیٰ ﷺ سے غلامانِ مصطفیٰ ﷺ نے سیکھا۔ صحابہؓ والا کلمہ، سپاہِ صحابہ والا کلمہ، جس طرف باقی کفر جائے گا اُسی طرف کافروں کا جعلی کلمہ بھی جائے گا۔

صحابہؓ کے دشمنوں کو بچانے والا بھی ڈوبے گا

ہاں ہاں کافرو! صحابہؓ سے سڑنے والو! نہ تم رہو گے نہ تمہارا کوئی نشان رہے گا، جو تمہیں بچانے کیلئے چمٹے گا وہ بھی تمہارے ساتھ ہی جائے گا۔ جو تمہیں بچانے کیلئے تمہارے ساتھ چمٹے گا وہ بھی تمہارے ساتھ ڈوبے گا۔ تم ایسے ڈوبو گے کہ جو تمہیں بچانا چاہے گا اُسے بھی ڈوباؤ گے۔ تم ابن اخطل کی نسل ہو۔

حضور ﷺ تشریف لاتے ہیں، کہاں بھلا! فتح مکہ والے وقت میں۔ مکہ پاک فتح ہوا ہے۔ حضور تشریف لاتے ہیں، فرمایا فلاں فلاں جہاں ملیں انہیں قتل کر دو۔ عرض کیا، یا رسول اللہ! ابن اخطل کعبے کے غلاف کے اندر چھپ رہا ہے، کعبے کا غلاف اوپر آ گیا، یہ اندر چھپ رہا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کعبہ اپنی جگہ، کعبے کا غلاف اپنی جگہ اُسے یہاں بھی نہ چھوڑو۔

ہاں ہاں کافر، لعنتی، گستاخ، دجال، بے ایمان! تجھے تو کعبے کا غلاف پناہ نہیں دے سکتا۔ میرے کسی قبلہ و کعبہ کا جُبہ و چادر تجھے کیا پناہ دے سکتی ہے؟......

کعبہ محترم، غلافِ کعبہ محترم، ابن اخطل وہاں بھی لعنتی...... ابن اخطل وہاں بھی جہنمی...... ابن اخطل وہاں بھی واجب القتل...... تیرے ساتھ رعائت نہیں ہوتی، تو کعبے کی دیوار کے ساتھ چمٹ جا، ہے تو ابن اخطل! تو غلاف کے نیچے آ جا ہے تو ابن اخطل...... تو آ کر چمٹا ہے، تو کافر رہ کر، صحابہؓ پہ بھونک کر، تو لعنتی رہ کر، صحابہؓ کا گستاخ رہ کر، اسی موقف پہ رہ کر، اسی عقیدے پہ رہ کر چلا جا مکے...... چلا جا مدینے......

حضورؐ کے روضے کے ساتھ چمٹ جا......
کعبے کے غلاف کے ساتھ چمٹ جا......
میرے مولانا کے ساتھ چمٹ جا......
میرے اُستاد کے ساتھ چمٹ جا......
میرے پیر کے ساتھ چمٹ جا......
جہاں تو جائے گا وہاں تو لعنتی ہوگا......!!
جہاں جائے گا وہاں کافر ہوگا......!!
جہاں جائے گا وہاں لعنتی ہوگا......!!
جہاں جائے گا وہاں دجال ہوگا......!!
تجھے ویسے ہی میں بے غیرت سمجھوں گا جیسے پہلے سمجھتا تھا......!!

تو جیسا دجال تھا ویسا دجال ہے...... جیسا دیوث تھا ویسا دیوث ہے...... جیسا لعنتی تھا ویسا لعنتی ہے...... جیسا ابلیس تھا ویسا ابلیس ہے...... جیسا شیطان تھا ویسا شیطان ہے...... جیسا جہنمی تھا ویسا جہنمی ہے...... جیسا ملعون تھا ویسا ملعون ہے...... جیسا فراڈی تھا ویسا فراڈی ہے...... جیسا مرتد تھا ویسا مرتد ہے...... جیسا زندیق تھا ویسا زندیق ہے...... جیسا کافر تھا ویسا کافر ہے...... تیرے کفر میں کوئی فرق نہیں آیا۔ صحابہ کرامؓ کا غلام جیسے کل تجھے پہچانتا تھا، آج بھی تجھے پہچانتا ہے۔ ہاں ہاں!

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز و قدت را می شناسم

تو جتنی مرضی پوش تبدیل کرے، انداز تبدیل کرے...... تقیے باز، لعنتی، میں تیرے ہر انداز کو پہچانتا ہوں۔

محمدؐ کے غلام محمدؐ کے دشمن کو پہچانتے ہیں......
صحابہؓ کے غلام، صحابہؓ کے دشمن کو پہچانتے ہیں......

ہاں پہچانتے ہیں، یہ تیرے دام تذویر میں نہیں آئیں گے۔ یہ تیرے دامِ تلبیس میں

نہیں آئیں گے......ان شاء اللہ! تجھے کعبے کے غلاف سے پکڑ کے باہر کھینچ کے پھینکنا ہے......
تجھے کعبے کے غلاف سے نکال کر باہر پھینکنا ہے کہ:

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا......

اب کے بار، آگئے تو آگئے آئندہ نہیں آنے دیں گے۔ اب آگئے تو آگئے پھر بولو آنے......نہیں دیں گے! ہم اپنے کعبے کو صاف رکھیں گے۔ ان شاء اللہ! اللہ تعالیٰ ہم سب کو غیرت، ہمت، جرأت، استقامت کے ساتھ حضور ﷺ کے غلاموں کی غلامی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

وارثانِ نبوت

الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علیٰ سیدالمرسلین. لا سیما علی الخلفاء الراشدین المهدیین. ولعنة الله علیٰ اعدآئهم الرافضین الکافرین المرتدین الیٰ یوم الدین . ونشهد ان لا اله الا الله وحدهٗ لا شریک لهٗ ونشهد ان سیدنا ومولانا محمدًا عبده ورسوله، ارسلهٗ بالحق بشیرًا ونذیرًا وّداعیًا الَی الله باذنه وسراجًا منیرًا. صلی الله تعالیٰ علیه وعلیٰ اٰله واصحابهٖ وبارک وسلم. اما بعد فاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیمO بسم الله الرحمٰن الرحیمO والیٰ عادٍ اخاهم هودًا قال یقوم اعبدوا الله مالکم من الٰهٍ غیرهٗ ان انتم الا مفترونO یٰقوم لا اسئلکم علیه اجرًا ان اجری الا علی الذی فطرنی افلا تعقلونO ویٰا قوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیه یرسل السماء علیکم مدرارًا وّیزدکم قوة الیٰ قوتکم ولا تتولوا مجرمین O قالوا یا هود ماجئتنا ببینة ومانحن بتارکی اٰلهتنا عن قولک وما نحن لک بمومنینO ان نقول الا اعترٰک بعض اٰلهتنا بسوءٍ قال اِنّی اُشهد الله واشهدوا اَنّیْ برِیٓ ءٌ مما تشرکون من دونه فکیدونی جمیعا ثم لا تنظرون Oوقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درهما وانما ورثوا العلم ومن اخذ بشیءٍ منه فقد اخذ بحظ وافر. وقال النبی صلی الله علیه وسلم ان العلماء ورثة الانبیاء. وقال النبی صلی الله علیه وسلم فقیه واحدٌ اشد علی الشیطان من الف عابد. وقال النبی من یرد الله بهٖ خیرًا یفقهه فی الدین.صدق الله وصدق رسوله النبی الکریم .

وارثانِ نبوت

قابلِ صد احترام علماء کرام برادران اسلام عزیزان ملت اہل حق کے سرفروش ساتھیو! غیرت مند مسلمانو! آج یہ ملک کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ عبد اللہ بن مسعود کا سالانہ تبلیغی اصلاحی، ارشادی، روح پرور منور، سہ روزہ اجتماع کا آخری اجلاس ہے اور ۱۴۲۳ھ کے ماہ مبارک رجب المرجب کی آٹھویں سحر کا انتظار ہے۔ تین دن تین راتیں پورے ملک سے تشریف لانے والے اکابر علماء کرام سے کلمات حق وصداقت سننے کے بعد آج آپ سب اور میں اختتام کار پر مزدوری کے انتظار والے محنتی کی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے امید لگائے اس آسرے میں بیٹھے ہیں کہ ابھی جھولی پھیلا کر بارگاہ خداوندی میں حضرت شیخ ہاتھ اٹھائیں گے ہم اور آپ سب ان کے ذریعے سے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دونوں جہانوں کی سعادتیں مانگیں گے اور ہمیں یقیناً عطا ہو جائیں گی۔ سچ پوچھیئے قرآن کریم میرے سامنے ہے یہاں پر میں کسی تقریر یا کسی بیان کی غرض سے نہیں آتا، جہاں تین دن تین رات اکابر علماء بیان فرما چکے ہوں وہاں مجھ جیسا آ کر کیا کرے کیا کہے...... اس لئے حاضر ہوتا ہوں کہ حضرات کی شفقت اور ساتھ ہی اتنے بڑے روحانی اجتماع کی دعا میں شرکت نصیب ہو جائے...... تو مجھے خوشی بھی ہو رہی ہے تعجب بھی ہو رہا ہے کہ تین دن تین رات پروگرام چلنے کے بعد اب بھی اس انداز سے آپ جمے بیٹھے ہیں الحمد للہ......! کہ جیسے آج پروگرام نیا شروع ہو رہا ہو اور توجہ دلانا چاہتا ہوں ان لوگوں کو جنہوں نے یہ سمجھا کہ اب بس ختم ہو چکے ہیں، دیکھ لو یہ ختم ہو گئے ہیں یا

تمہارا ختم پڑھنے کو بیٹھے ہوئے ہیں......؟

جب ابوجہل کو گھسیٹا گیا!

ہاں جناب کہاں گئے، دیکھو ہیں کہیں؟ نہیں ایک بھی نہیں، بڑے نعرے مارتے تھے بڑے اچھلتے تھے اس کو توڑ دو، اس کو چھوڑ دو، یہ غلط وہ غلط یہ شرک وہ کفر، کیسے ہوئے ختم کر دیا۔ بڑی شیخی بگھار رہا ہے، اکڑ اکڑ کے یوں دیکھ دیکھ کے کہہ رہا ہے ابوجہل......دیکھو کوئی ہے، ہے کوئی......؟ کوئی نہیں، بھاگ گئے، ختم ہو گئے دال نہیں گلی نا، ہم نے رگڑ کے رکھ دیا، ختم کر دیا، کریش کر دیا، دیکھو ہے......؟ کل کہتے تھے یہ کعبۃ اللہ میں جو رکھے ہوئے ہیں ان کو نہ پوجو، یہ پوجنے کے قابل نہیں، کبھی بتوں کو توڑتے تھے، کبھی بتوں کو توڑنے کی کوشش کرتے تھے، کبھی ہماری قوت نہیں مانتے تھے، کہاں ہیں؟ گئے...... بڑے ضدی تھے اور پھر کچھ خیر خواہ دو غلے ہمیں آ کر سمجھاتے تھے ہماری مان لیتے تو تباہ نہ ہوتے، ہماری مان لیتے تو یوں تباہ نہ ہوتے ہم نے بھی بڑا سمجھایا بس نہ باز آئے، دیکھا......! خود بھی ختم ہوئے خواہ مخواہ اوروں کو بھی ختم کر دیا، دیکھا...... ہیں، اب کہیں سارے گئے، اسے پتہ نہیں کیا ہوا۔

اسے پتہ نہیں کہ یہ اکڑی گردن یہ ہی کاٹیں گے......ابوجہل کو پتہ نہیں کہ یہ اکڑی گردن انہی کے ہاتھوں کٹنے والی ہے اور کون؟ جس کو تھپڑ مارا تھا کان پھٹ گیا روتا ہوا آتا ہے کوئی آنسو پونچھنے والا نہیں...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ......! ابوجہل نے تھپڑ مارا کان پھٹ گیا خون بہہ رہا ہے، رسول اللہ کے سامنے آتا ہے، ابن مسعودؓ کا خون بہہ رہا ہے کفار خوش ہو رہے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غمگین ہیں، اور جبریل امین کلام خدا لے کر آ رہا ہے، **لنسفعا بالناصية ناصية كاذبة خاطئة**......غم نہ کرو ہمارے ذمے ہیں۔

لنسفعا، میرے طلباء بھائی بیٹھے ہیں، "ن" تاکید کے ساتھ، "ل" تاکید کے ساتھ وعدہ خداوندی ڈبل تاکید سے ہے کہ اس کی اکڑی گردن کو نہ دیکھو اس کی پیشانی کو گھسیٹنا ہمارا کام ہے، ہم گھسیٹیں گے......اللہ خود گھسیٹو گے؟ فرمایا ابن مسعود تجھ سے گھسٹوائیں گے۔ حضرت سے پوچھو جب بدر میں وہ اکڑی گردن کٹی تو صحابہ کرام بھاگتے آئے، ابن مسعود وہ جس نے تجھے مارا تھا خود مارا

گیا ہے۔ابن مسعودؓ کو لے کر آتے ہیں، آ دیکھ پڑا ہے ابھی اس کی جان نہیں نکلی تھی اس نے بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا کہ آج گھسیٹا جا رہا ہوں اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تشریف لاتے ہیں ......اب اس کو کاٹا جا رہا ہے، گردن کاٹی ہے ابن مسعودؓ کہتے ہیں اس کو گھسیٹنا پڑے گا اس کو اٹھائے کون شیطان کو تلوار کی نوک سے کان چھیدا کان میں ڈوری ڈال کے کھینچے جا رہے ہیں۔

تجھے کیا سمجھاؤں کہ مالک نے دانے دفن کیوں کیے؟

خانپور والو! کان میں ڈوری ڈال کے ابوجہل کی کھوپڑی کھینچتے جا رہے ہیں اور قرآن کریم کے وہ الفاظ، وہ اعلان آج نظر آ رہا ہے:

لنسفعا بالناصية ٥ ناصية كاذبة خاطئة ٥ فليدع ناديه ٥

بلالے نا اپنی اسمبلی کو...... بلالے اپنی تمام اتحادی فوجوں کو، بلالے تمام بے غیرتوں کو جو کل اس کی تائید کرتے تھے یہ آج گھسیٹا جا رہا ہے کوئی اس کی تائید کرنے والا نہیں لیکن جب کہا جا رہا تھا، لنسفعا بالناصية جب کہا جا رہا تھا کہ اسے گھسیٹیں گے اس وقت کہتے تھے بڑی ڈینگیں مارتے ہیں، بڑی باتیں کرتے ہیں، کہو کہو کہو جب گھسیٹے جاؤ گے پھر جانو گے کیسے سمجھاؤں تجھے، میں تو تجھے سمجھا نہیں سکتا کہ مالک نے دانے دفن کیوں کیے، شیخ......! میں ایسے سمجھا نہیں سکتا کہ مالک نے دانے دفن کیوں کیے؟

اچھے اچھے دانے چمن کے بچا کے رکھے تھے، موسم گزر گیا ہے اچھے دانے ملنے مشکل ہیں اس دور میں موسم گزر چکا ہے اچھے دانے ملنے مشکل ہیں اس کے پاس تھوڑے سے تھے وہ بھی دفن کر دیئے ہیں اور ایک جگہ نہیں بھائی، میں امریکہ، برطانیہ، فلسطین، چیچنیا کی بات نہیں کر رہا...... میں تو کھیتی کی بات کر رہا ہوں اور کھیتی میں نہیں کہتا اہل حق کی جماعت کو کھیتی رب نے کہا:

كزرع اخرج شطئهٗ فازرهٗ فاستغلظ فاستوىٰ علىٰ سوقهٖ يعجب الزراع ليغيظ بهم الكفار.

جو دانا دفن ہوتا ہے وہ ختم نہیں ہوتا

كزرع اخرج شطأهٗ...... کھیتی، بات ہو رہی ہے کھیتی کی کس کی کھیتی کی جب کھیتی

کے مالک نے دانے دفن کر دیئے اور دانے بھی وہ جو چن چن کے رکھے تھے جن کو کیڑا لگا ہوا تھا وہ باہر پڑے رہیں...... انہیں کون پوچھتا ہے حضرت......! جو جل گئے تھے وہ باہر پڑے رہیں اچھے اچھے دانے چن چن کے ان کو دفن کر دیا اب جس بیوقوف کو کھیتی کا پتہ ہی نہیں وہ کہتا دیکھو دفن ہو گئے اب تو تلاش کرو، دو دن کے بعد دانہ زمین میں بھی نہیں ملے گا جاؤ کھودو، تلاش کرو نہیں ملے گا۔ اب میں تجھے کیسے سمجھاؤں اور تجھے سمجھانے کی ضرورت بھی کیا ہے؟ تجھے بتانے کی ضرورت بھی کیا ہے؟ خود ہی تیری آنکھیں کھلیں گی، جب فصل بہار ہوگی تب کھلیں گی نہیں، پھٹیں گی تیری آنکھیں۔

آج تجھے ہجرت کر جانے والے نظر نہیں آتے تو انعام کے اعلان کر جو کوئی پکڑ لائے اس کو سو اونٹ دیں گے زندہ یا مردہ پکڑ لائے سو اونٹ دیں گے تو اعلان کر...... ابوجہل نے اعلان کروائے۔ بڑا زور لگایا تو نے لیکن ملا کوئی عمر؟ کوئی اسامہ ملا؟ ہیں ہی نہیں ختم ہو گئے، ہیں کہیں نہیں...... غالباً وہ مر گئے ہوں گے، ختم ہیں اب بس ختم ہیں فرمایا نہیں ٹھیک ہے اس کو بکنے دو۔ اکڑنے دو شیخی بگھارنے دو میدان بدر میں یہ جان لے گا اسے پتہ چل جائے گا کہ جو بیج بنتے ہیں وہ ختم نہیں ہوتے اور وہ ہضم بھی نہیں ہوتے۔ وہ دفن ہو کر بھی زندہ ہوتے ہیں، آپ ابھی زندہ ہو کے آگئے ہیں...... نہیں نہیں، نہیں سمجھے جو دانہ دفن ہوتا ہے وہ ختم ہوتا ہے؟ ہضم ہوتا ہے؟ کیا ہوتا ہے؟

کمثل حبة ...... حبة یہ ایک دانہ دفن کیا ہوا اس کے ساتھ خوشے نکالے اور ایک ایک میں سو سو دانہ...... ہاں یہ نظام قدرت ہے وہ جس نے سپر پاور ہونے کے دعویدار کے بلند و بالا سروں کو گرایا:

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کو ننانوے ناموں والے ایک نے گروایا

یا هامان ابن لی صرحا......

ہامان بنواؤ ناہمارے لئے بڑی اونچی عمارت بڑی اونچی، بڑی اونچی، بڑی اونچی، اس دور کا ورلڈ ٹریڈ سنٹر...... بناؤ، لیکن نہ وہ ٹریڈ سنٹر رہا نہ بنوانے والا رہا، نہ وہ آرڈر دینے والا

رہا۔ پوچھتے تھے کس نے کیا......؟ میں نے کہا کب کیا؟ کہتے ہیں گیارہ کو...... میں نے کہا گیارہ سے پوچھ لو نہیں سمجھے، گیارہویں سے نہیں، کہا گیارہویں نے کیا ہتلاتا ہے، گیارہ سے پوچھ لو جب گیارہ کے عدد کو دیکھا اکائی، اکائی بھی ایک ہے دہائی بھی ایک ہے، سمجھو اس نے کہا ہے جو ایک ہے کہا جی وہ ایک کون ...... تیرا ذہن جاتا نا...... اس سے بھی پوچھو، میں نے پوچھا کون سا مہینہ تھا؟ ستمبر...... نواں مہینہ کتنے بجے نو بجے، نواں مہینہ تھا نو بجے، نو، نو بنا نوے......

وہ ایک وہ وہ ایک ننانوے ناموں والا، ہاں ہاں ہو ایک ننانوے ناموں والا اس نے کروایا کام جس سے بھی لے وہ ایک...... اور پتہ ہے نو میں جو پاور ہے؟ ننانوے میں نو کو ڈبل پاور دیا گیا ہے نو، نو، اور گیارہ میں وحدت کو ڈبل پاور دیا گیا ہے، اکائی بھی ایک، دہائی بھی ایک۔

آج کے مسلمان کا پہلے سمجھداروں سے بڑے سمجھدار ہونے کا دعویٰ

جناب ہودؑ کا پتہ بتایا قرآن نے کہ اس کا سابقہ ایک ایسی قوم سے پڑا جو سپر پاور ہونے کا دعویٰ کرتی تھی۔ کہتی تھی "من اشد منا قوۃ" ...... قرآن خود سمجھے تو مزہ آتا...... اے کاش! ہم سب قرآن کو سمجھنے والے ہوتے، کاش میں یوں قرآن پڑھتا جاتا آپ خود سمجھتے جاتے، بولنے کی ضرورت پیش نہ آتی، آج میں تجھے دو چار پارے سنا کے جاتا، اب پھر مجھے لفظ لفظ پر بات کرنی پڑے گی، اور پھر...... پھر بھی کوئی سمجھے گا کوئی نہیں سمجھے گا...... آج حال یہ ہے سمجھانے کے بعد بھی نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں ہم پہلے سمجھداروں سے بھی بڑے سمجھدار ہیں......

حضرت ایک سند پوچھو، ایک سند کے ایک راوی کا حال صحیح نہیں بتا سکتے اور کہتے ہیں کہ ابوحنیفہ کو تو دو چار حدیثیں یاد تھیں، سترہ تھیں، ظالموں سے کوئی پوچھے کہ امام اعظم کے شاگردوں نے جو امام اعظم سے روایات کی ہیں وہ کتنے ہزار ہیں......!

علوم نبوت کی موسلا دھار بارش کا زمین فقہ میں انجذاب

جناب رسول اکرمؐ نے فرمایا اللہ نے جو مجھے علم دیا ہے اس کی مثال موسلا دھار بارش کی طرح ہے اور دلوں کی مثال زمین کی طرح ہے، فرمایا بارش برسے زمین تین قسم کی ہوتی ہے، ایک وہ زمین ہوتی ہے جو پانی جذب کر لیتی ہے اور اس میں سے فصل اگتی ہے جناب سید

العالمین فرماتے ہیں مجھے جو اللہ نے علم دیا ہے...... وحی علم نبوت اس کی مثال بارش کی طرح ہے اور قلوب کی مثال زمین کی طرح ہے۔ پھر زمین تین قسم کی ہوتی ہے، ایک وہ زمین ہے جو پانی کو پی جاتی ہے، پانی نظر نہیں آتا، فصل نظر آتی ہے گندم نظر آرہی ہے جوار نظر آرہی ہے، میوے نظر آرہے ہیں، پانی نظر نہیں آتا، لیکن فیض اس پانی کا ہے پانی نظر نہیں آتا...... یہ مجتہد کا سینہ ہے وہ زمین پانی کو پی جاتی ہے، فصل اسی کا فیض ہے، مجتہد سینے میں دلائل کو جذب کرتا ہے فقہ اسی کا فیض ہے مسائل اسی کا فیض ہے وہاں پانی نظر نہیں آتا، فصل نظر آتی ہے، یہاں دلائل نظر نہیں آتے مسائل نظر آتے ہیں اور الو یہ کہتا ہے کہ یہاں تو پانی ہی نہیں ہے پانی نہ ہوتا تو فصل کیسے نظر آتی۔

محدثین کو مسائل معلوم کرنے کیلئے فقہاء کے پاس جانا پڑتا ہے

اور دوسری قسم زمین وہ تحتانی زمین ہے جہاں پر پانی جمع ہو جاتا ہے تالاب بن جاتا ہے چشمہ بن جاتا ہے تالاب ہے پانی جمع کیا حوض ہے، وہاں نظر پانی آرہا ہے، وہاں پانی صاف نظر آرہا ہے جہاں سے آدمی بھی فیض لیتے ہیں، پانی پیتے ہیں جانور بھی پیتے ہیں آدمی بھی وہاں سے لیتے ہیں اور جانور بھی وہاں سے لیتے ہیں انسان تو اس سے فصل بھی بنواتے ہیں کھیتی بھی کر لیتے ہیں، اور جانور صرف پی لیتے ہیں اپنی زندگی بچا لیتے ہیں یہ محدث کا سینہ ہے حافظ کا سینہ ہے، قرآن اس کے پاس نظر آتا ہے، حافظ صاحب...... محدث کے پاس حدیث نظر آتی ہے، لیکن اس تالاب والوں کو اناج لینے کے لئے وہاں جانا پڑے گا جہاں پانی نظر نہیں آتا فصل نظر آتی ہے، محدثین کو بھی جب مسائل معلوم کرنے ہوں، عمل کرنا ہو تو فقہا کے دروازے پر جانا پڑتا ہے۔

تبھی تو ہمیں امام بخاریؒ فقہاء شوافع کے دروازے پہ نظر آتے ہیں......
تبھی تو امام مسلم فقہائے شوافع کے دروازے پہ نظر آتے ہیں......
تبھی تو امام ابوداؤدؒ فقہاء حنابلہ کے دروازے پہ نظر آتے ہیں......
تبھی تو محدث امام طحاویؒ فقہاء احناف کے دروازے پہ نظر آتے ہیں......

سیم زدہ زمین کی صلاحیت

خیر بات بیچ میں آ گئی...... تیسری قسم زمین کی وہ ہے سیم زدہ کلر والی جو نہ پانی جمع کر سکتی ہے، نہ جذب کر سکتی ہے اوپر اوپر تھوڑا سا پانی نظر آتا ہے، اندر جذب بھی نہیں کر سکتی۔ زیادہ رکھ بھی نہیں سکتی، البتہ اوپر سے پھسلنے کیلئے بس کیچڑ رہتی ہے کالی کالی پھسلن رہتی ہے یہاں جو آئے گا پھسلے گا جو جائے گا پھسلے گا بس باقی خیر کی کوئی توقع نہیں کیونکہ خیر تو وہاں ہے جہاں فقہ ہو...... من یرد اللّٰہ بہ خیرًا یفقھہ فی الدین...... اور فقیہ کو دیکھا تو سڑ جاتا ہے جل جاتا ہے، کیوں؟ بارگاہ رسالت سے جواب ملا "فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد " بھلا بات کیا تھی؟

یاد ہے "من اشد منا قوۃ "...... قرآن خود سمجھتے نا تو یہ جو اٹھ رہے ہیں یا اٹھتے نظر نہ آتے قرآن نہ سمجھنے کی وجہ ہے۔ بیچارے کہتے ہیں اب پتہ نہیں مولوی کیڑھیاں گلاں کریندا ہے، کوئی نہیں تہاڈی مرادوی پوری تھیندی ہے۔ قرآن خود سمجھنا سنت پیمبر، حدیث پیمبر سمجھنا، اقوال ائمہ سمجھنا، کتب شریعت سمجھنا، یہ یونیورسٹیوں میں نہیں آتا، یہ صلاحیت یونیورسٹیوں میں پیدا نہیں ہوتی وہ ان اللہ والوں کے قدموں میں بیٹھ کر حاصل ہوتی ہے، جن کے پاس آج یہاں سے لے کر چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود یہاں سے لے کر جناب رسالت مآب تک سب محفوظ ہے۔

چیلنج ہے پوری دنیا میں کوئی طبقہ، کوئی ریلیجین، کوئی مذہب، کوئی مکتبہ فکر، مسلمانوں کو چھوڑ کر آج سے اپنی بات باسند اپنے نبی تک پہنچا کر دکھائے، کہو یہودیوں سے...... کہو ڈبلیو بش سے، ڈبلیو، کیا بتاؤں آپ کو ڈبلیو پہ، کہو ان سے، یہودیوں سے، عیسائیوں سے کسی اور مدعی سے جو کسی اور نبی کی امت ہونے کا مدعی ہو، یہ کوئی ایک بات اپنے نبی تک باسند پہنچا کے تو دکھاؤ، نہیں پہنچتی یہ اعزاز ہے اسلام کا اہل اسلام کا امتیاز ہے کہ شیخ آج بات کریں گے، حدیث پاک پڑھائیں گے، بتائیں گے یہ حدیث میں نے اپنے فلاں استاد سے سنی، انہوں نے فلاں سے، انہوں نے فلاں سے، انہوں نے فلاں سے تا آنکہ وہ بات جناب رسول پاک تک پہنچے

گی۔

میرے بھائیو! یہ اللہ والے ایسے ہی نہیں بیٹھے ہوئے یہ بڑے کام پہ مامور ہیں، آپ کا ایمان محفوظ ہو رہا ہے، آپ کی غیرت کی حفاظت ہو رہی ہے، بھئی یہاں مدارس کے طلباء ہیں کچھ؟ مدارس کے طلباء کھڑے ہو جائیں...... یہ دیکھا آپ نے اچھی طرح دیکھ لو، اب بیٹھ جاؤ، یہ جتنے طلباء کھڑے ہوئے، ان میں کوئی لولا لنگڑا ہے؟ کوئی بے بس ہے؟ یہ سب تم سے زیادہ صحت مند ہیں اگر یہ چاہیں دنیا کا کوئی اور دھندہ کریں کوئی اور کام کریں، علماء طلباء یہ کوئی اور کام کریں، مزدوری کریں، محنت کریں، آپ سے اچھا کام کر سکتے ہیں، لیکن پھر تمہیں کلمہ سکھانے والا نہیں ملے گا پھر تمہیں کوئی نہیں ملے گا جو بتائے کہ بہن سے شادی ناجائز ہے، ماں سے ناجائز ہے، پھوپھی کی بیٹی سے جائز ہے لیکن پھوپھی سے ناجائز ہے، خالہ کی بیٹی سے جائز ہے لیکن خالہ سے ناجائز ہے۔

پھر وہ مفکر بیٹھے ہوں گے جناب چونکہ اُس کی بیٹی سے جائز ہے تو اس کے ساتھ تو ہونی چاہئے...... مفکر ان کی یہی فکر ہوتی ہے نا...... چونکہ اس کی جب بیٹی سے جائز ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے اس سے ہونی چاہئے، کیوں کہے گا، یہ جس سے آج انتخابات میں کاغذات جمع کرواتے وقت پوچھا گیا، ہاں جی صبح کی...... فجر کی نماز کی رکعتیں کتنی ہیں؟ کہتا ہے پندرہ...... ایک گریجویٹ سے پوچھا گیا کہ جناب اذان سنائیں کہتا ہے میں نے قرآن نہیں پڑھا، رونے کی بات ہے کہ تقدیر ان کے ہاتھوں میں جا رہی ہے، کہتے ہیں پڑھے لکھے لوگ چاہئیں...... یہ ان پڑھ بیٹھے ہیں؟ کہتے ہیں یہ ان پڑھ ہیں...... وہ ان کے پڑھے لکھے ہیں، تو پھر مسئلے تو وہی بتلاتے ناں......! پڑھے لکھے لوگ، انہوں نے تو پھر وہی بتانا تھا، جناب چونکہ پاک چیزوں سے بنی ہے، بھئی فروٹ، گوشت سویٹ فروٹ، یہ تمام چیزیں جو کھائیں تھیں انہیں سے بن کر جو نکلا ہے وہ حلال ہے، کیا ہے اس میں؟ حرام خور، بے غیرت بنتا، اگر یہ قرآن پڑھنے پڑھانے والے نہ ہوتے، اگر یہ مدارس نہ ہوتے......!

مبارک ہو کہ اس دور میں اللہ فضل و کرم سے دشمن کے سینے پہ مونگ دلتے ہوئے مدارس عربیہ کام کر رہے ہیں اور الٹانے والے مٹ جائیں گے، کوئی بات نہیں کہیں کہیں کونپل

نکل رہی ہے..... بھول گئے بیج کو؟ کہیں کہیں کونپل نکل رہی ہے، فی الحال مجھے تبصرے کی ضرورت نہیں بہار آئے گی، خود دیکھ لو گے..... کیا کہا انہوں نے، "من اشد منا قوۃ"..... ہم سے زیادہ کوئی سپر پاور ہے، پاور فل ہے کوئی ہم سے زیادہ؟ ہے کوئی سپر ڈانسٹ، من اشد منا قوۃ.....

قرآن کہتا ہے "وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ" فرمایا تمہارے دماغ میں ہوا ہے تمہیں تباہ بھی ہواؤں سے کروایا جائے گا..... ان کے دماغ میں بھی ہوا بھر گئی تھی اور تباہ بھی (ہوا نے کیا) بھئی ہم نے دیکھا ہے ہوا میں ہو فضا میں ہو، ہواؤں سے ہو، ہوائی طور پر ہو، ہوائی جہاز میں ہو، بڑے کام ہوتے ہیں..... اللہ اکبر انہوں نے کہا من اشد منا قوۃ..... ہم سے زیادہ طاقتور کوئی ہے؟ رب نے طاقت دکھادی، تم تو ہوا بھی نہیں سہ سکتے، ہوا کے ذریعے انہیں تباہ کیا، قوم ہود کی ہلاکت ہوئی ہوا کے ذریعے اور ایسی تباہی ہوئی فرمایا:

واما عاد فاهلكوا بريحٍ صرصرٍ عاتيةٍ O سخرها عليهم سبع ليالٍ وثمانية ايامٍ حسومًا فترى القوم فيها صرعىٰ O كانهم اعجاز نخل خاوية O

فهل ترى لهم من باقية کہتے تھے بڑی قوت ہے فهل ترى لهم من باقية دیکھو ان کا بقیہ بچا ہے؟ نظر آرہا ہے؟ ختم، نسل ہی مٹ گئی، انشاء اللہ العزیز آج قوت و طاقت کے ذریعے اہل حق کو مٹانے کی کوشش کرنے والوں پہ وہ وقت آنے والا ہے کہ اہل حق اعلان کریں گے کہ دیکھو یہ اہل باطل کیسے مٹ گئے..... فهل ترىٰ لهم من باقية O هل تحس منهم من احد او تسمع لهم ركزا..... مانو نہ مانو! اسلام تجھے ماننے پہ مجبور کرے گا، ہاں تو نہیں مانتا تھا، عروج نہیں ہوسکتا معراج کیسے ہوگی عقل کی دنیا میں تجھے رب نے مجبور کر دیا ہے اس کے ماننے پر۔

سائنس اسلام کے آگے گھٹنے ٹیک رہی ہے

تو نے برق نہیں دیکھی تھی تب تک براق کو نہیں مانتا تھا، تجھے برق دکھا کر براق منوایا

گیا ہے...... برق کی رفتار مان لی ہے نا تو براق کی کیوں نہیں مانے گا ہم نے جو کام پیغمبر کے کہنے پر کیا وہ تجھے ڈاکٹروں کے کہنے پہ کرنا پڑے گا۔

آج یہاں آپ تو بیٹھے ہیں نا اس صوفہ سیٹ پہ آرام سے لیکن ہر شہر میں دیکھو باہر باہر نیلام ہو رہا ہے...... یہ بیچارے سوچتے ہوں گے یہ پرانے ہو گئے ہیں یہ نئے لیں گے یوں نہیں ہے، ان کو ڈاکٹروں نے کہہ دیا ہے اس پر مت بیٹھو، چٹائی پہ بیٹھو، بواسیر سے بچ جاؤ گے ان کو ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ ان نرم نرم بستروں کو گدوں کو چھوڑ و آؤ پھر محمدی بستر پہ تو دل کے مرضوں سے بچ جاؤ گے پھر تبخیر سے گیس سے بچ جاؤ گے، اب صاحب چل نہیں سکتے، شوگر کھا گئی ہے، اب ڈاکٹر ان کو پیدل چلائیں گے ڈاکٹر نیچے چلائیں گے......!

واقعہ معراج سے ماخوذ چند مسائل

ہم نے کائنات کے روحانی معالج کے کہنے پر مان لیا تو یہ ایمان ہے اور وہی تجھے ڈاکٹر منوائے گا یہ سائنس ہے...... تیرا علاج ہے...... کیوں نہ ہو...... جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے خاتم بنا کر بھیجا ہے اور یہاں پر بلندیاں ختم ہوتی ہیں...... چل تیری سائنس جتنا عروج کرے، محمد کے قدموں کو نہیں پہنچ سکتی کیوں پہنچے، جہاں سارے انبیاء منتظر ہوں استقبال کے...... مانتے ہو انبیاء کے انتظار کو؟ انبیاء منتظر تھے؟ (ہاں) کیوں؟ کہ حضرت تشریف لا رہے ہیں آج ادھر کو آ رہے ہیں سارے انبیاء میں سے کسی کو پتہ نہیں ہے کہ وہ وہاں بھی ہیں یہاں بھی ہیں، یہ بات تو آج بنائی گئی ہے نا......! اس وقت یہی تھی کہ آقا آج آ رہے ہیں، تمامی انبیاء انتظار میں ہیں اور آقا تشریف لاتے ہیں، ملاقات ہوتی ہے:

مرحبا بالابن الصالح وبالنبی الصالح، مرحبا لاخی الصالح، نبی الصالح ......

ہر آسمان پہ انبیاء سے ملاقات ہوتی جا رہی ہے تجلیات سے خصوصی انوار سے، اپنا حصہ لے کر آقا جب واپس تشریف لاتے ہیں...... دیکھو دیکھو بے ادبی نہ کرنا نوری تھا سدرہ پہ رک گیا نہ، کیسے جناب جبریل کی بے ادبی کرنا، تعریض کرنا، توہین کرنا کفر ہے:

ذی قوۃ عندذی العرش مکین ٥ مطاع ثم امین ٥

جناب جبریل امین سدرہ پہ منتظر، آگے جانے کا حکم نہیں تھا وہ حکم کے سوانہیں چلتے تھے۔ واپسی پہ جبرئیل ساتھ آگئے، ساتویں آسمان پہ یہاں سے حضرت ابراہیم ساتھ چلے اب آپ کو الوداع کرنے جارہے ہیں، پہلے ہر کوئی اپنی اپنی منزل پہ منتظر، اب سارے ساتھ ہو لئے......آپ حضرت صاحب کو گاڑی تک چھوڑنے جاتے ہیں اور سارے انبیاء حضور کو براق تک چھوڑنے آئے سواری وہی تھی نا......لیکن جب براق تک پہنچتے ہیں تو صبح صادق ہو رہی ہے، فجر طلوع ہو رہا ہے اور پانچ نمازوں کا تحفہ ملا تھا نا......پہلی نماز کا پہلا ٹائم ہو رہا ہے، آقا فرماتے ہیں کہ جب تحفہ ملا تو ان سارے دوستوں کو چکھا کر کیوں نہ جاؤں، نبی کو تحفہ ملتا ہے تو حضرت......الہدایا مشترکۃ سارے انبیاء کرام موجود......حضور کو الوداع کرنے آئے ہیں۔

شب معراج کسی نبی کے دل میں امامت کا خیال نہیں آیا

جبریل امین نے اذان کہہ دی، اقامت کہہ دی، سارے انبیاء باوضو سب نے صفیں بنالیں، نہ کہنا کہ آدم کے دل میں تھا امامت میں کروں گا......نہ کہنا خطیبو! ادیبو......! بھائی میرے طالب علم ساتھیو! مستقبل کے آپ خطیب اعظم ہیں نہ کہنا، ٹائم بڑھانے کے لئے بیس پچیس انبیاء کا نام لے کر کہ فلاں کے دل میں تھا امامت کروں گا، فلاں کے دل میں تھا امامت میں کروں گا، عقل کے ناخن لو! حضرت آج آئے ہیں، آپ کے دل میں خیال آئے گا کہ امامت میں کروں گا آپ کے استاذ آجائیں آپ کے دل میں نہیں آتا کہ امامت میں کروں گا......انبیاء کو نبوت بعد میں ملی ہے اور محمد عربی کی عظمت پہلے منوائی گئی ہے:

واذ اخذ اللّٰہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جائکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ ......

لتؤمنن بہ حضرت ہم تو آج ہی ایمان لے آتے ہیں......نبیو ایمان لے آنا، مان لینا جب تمہیں کتاب مل جائے گی نا، ثم پھر بعد میں آدم تجھے جب اپنی ڈیوٹی مل جائے گی نا، اس وقت نہیں، ثم اس کے بھی بعد، نوح جب تجھے نبوت مل جائے گی نا......ثم اس کے بھی

بعد، موسیٰ کے دور میں تم اس کے بھی بعد، داؤدؑ کے دور میں تم اس کے بھی بعد، تو حضرت عیسیٰ کے دور میں، فرمایا تم اس کے بھی بعد "یاتی من بعدی" ...... تمام مرسلین میں آخر آنے والا کہتا ہے کہ میرے بھی بعد آئے گا...... پھر کیا کرنا ہے؟

لتؤمنن به ولتنصرنه ......

ایمان بھی لانا ہے، "ولتنصرنه"...... نصرت بھی کرنی ہے۔ حضرت ایمان تو ہم آج ہی لے آئے نصرت کیسے ہوگی ...... وقت آئے گا تو بتایا جائے گا۔ آج وہ نصرت ہو رہی ہے پوچھو تبلیغی جماعت والوں سے نصرت کیسے کرنی ہے؟ ساتھ چل رہے ولتنصرنہ یہ نصرت ہو رہی ہے، ساتھ چل رہے ہیں ساتھ دے رہے ہیں، یہ ابراہیم ساتویں آسمان سے آ رہے ہیں، یہ آسمانوں سے عیسیٰ آ رہے ہیں، داؤدؑ آ رہے ہیں، جناب کلیم آ رہے ہیں، جناب ذبیح آ رہے ہیں جناب خلیل آ رہے ہیں، کیا ہو رہی ہے ولتنصرنہ نصرت ہو رہی ہے سارے آئے اور کسی کے دل میں خیال نہیں آیا کہ امامت میں کروں گا...... یاد رکھو محمد کی موجودگی میں کسی سچے نبی کے دل میں نہیں آسکتا کسی شیطان، مشرک، حرام خور ملاں کے دل میں آئے تو اور بات ہے کسی سچے نبی کے دل میں نہیں آسکتا کہ امامت میں کروں گا کیونکہ اعلان ہے کہ محمد خاتم الانبیاء، رئیس النبیین ہیں اور اعلان ہے:

ماینبغی لقوم فیھم ابوبکر ان یؤمھم غیرہ ......

حضرت علی المرتضیٰؓ حضرت ابوبکر صدیق کی موجودگی میں امامت کا سوچ بھی نہیں سکتے

جناب صدیق اکبرؓ کے ہوتے ہوئے کوئی بھی امتی سوچ بھی نہیں سکتا کہ امامت میں کروں گا...... علی کے دل میں خیال بھی نہیں آیا کہ میں حقدار ہوں...... یہ سوچ رہا ہے بیٹھا ہوا...... علی کا حق تھا...... علی شیر......! قرآن پہ ہاتھ رکھ کے کہتا ہے کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے لیکن علی کے ایمان میں کوئی شک نہیں، جب علی کے ایمان میں کوئی شک نہیں تو سن، کوئی ایمان دار صدیق کے ہوتے ہوئے اپنے لئے امامت وخلافت سوچ ہی نہیں سکتا۔ (نعرہ تکبیر)

مجھے خلافت صدیق اکبر کی فکر نہیں، تو علی کے ایمان پہ حملہ کرتا ہے، علی کو نبی کا فرمان معلوم ہے۔ما ینبغی لقوم فیھم ابو بکر ان یؤمھم غیرہٗ......الخ جہاں صدیق اکبر موجود ہو کوئی اور امامت کا حق نہیں رکھتا۔ تبھی تو میرے مرشد علی ؓ نے فرمایا:

من ذا الذی یوخرک وقد قدمت رسول اللہ......

میرے امام جناب صدیق اکبر! کون آپ کو پیچھے کر سکے آپ کو تو رسول اللہ نے آگے کیا ہوا ہے۔اور وہ صدیق اکبر (کتنا تھکاؤں آپ کو) کون صدیق اکبر؟......

جب اعلانِ ایمان ہو تو تصدیقِ صدیق چاہئے......

اعلانِ توحید ہو تو تصدیقِ صدیق چاہئے......

اعلانِ معراج ہو تو تصدیقِ صدیق چاہئے......

اس مجمع میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو تین دن تین راتیں یہاں بیٹھے ہوئے ہیں دیکھ رہے ہیں کوئی بتائے گا یہاں کتنے بانس ہیں؟ جھنڈے کتنے ہیں؟ کوئی بتائے گا، ہیں بھی تھوڑے سے۔ کیونکہ آپ بانس گننے نہیں آئے قرآن سننے آئے ہیں......تو ان خبیثوں نے کیا کہا؟ اچھا حضرت یہ بتائیں اگر آپ واقعی تشریف لے گئے ہیں تو بتائیں بیت المقدس کی کھڑکیاں کتنی ہیں، حضرت فرماتے ہیں کہ مجھے اتنی پریشانی ہوئی کہ کبھی نہیں ہوئی، کہتے ہیں اچھا بتاؤ دروازے کتنے تھے، کھڑکیاں کتنی تھیں، شہتیر کتنے تھے، پٹیاں کتنی تھیں، فرماتے ہیں بہت پریشانی ہوئی کیوں ہوئی ایسی پریشانی، کیوں؟ رب بتلائے تو قیامت کی نشانیاں بتلاتا ہے، رب بتلائے تو ہزاروں سال پہلے کی باتیں، ہزاروں سال بعد کی باتیں بتلاتا ہے اور رب نہ بتلائے تو ہو کے آئے ہیں وہاں کے دروازے کھڑکیاں معلوم نہیں۔

جانے والے نہیں عرش پہ تیاری ہو رہی ہے منگانے کی، آقا یہاں آرام فرما رہے ہیں، جانے کا پتہ نہیں ہے تب پتہ چلتا ہے جب جبرئیل آکر جگاتا ہے......کیسے کہہ رہا ہوں، پتہ نہیں پروگرام بتایا نہیں گیا......اگر پتہ ہوتا......؟ مجھے پتہ ہو آج شیخ نے آنا ہے ہماری ملاقات ہونی ہے تو مجھے نیند نہیں آتی، لیکن ہماری لاکھ ملاقاتیں اس ملاقات پہ قربان، آقا کو نیند کیسے آئی؟......

اللہ کو حضور ﷺ کا عاشق کہنا سخت بے وقوفی ہے

محبت کا انکار کرو گے؟..... ہجرت کے بعد بھی چہرے سے خون کے فوارے چھوٹنے کے بعد بھی، گھر بار چھوڑنے کے بعد بھی، ساری ساری رات کھڑے ہو کر پاؤں سجانے کے بعد بھی، ساری ساری رات حضور کے رو کے سجدے کرنے کے بعد بھی، عشق کا انکار کرو گے..... بے انصاف ہونا! روئے حضور عاشق ہیں تم عاشق خدا کو کہتے ہو.....! ہے کوئی تم جیسا ظالم بے انصاف؟ روتے حضور ہیں تکلیف حضور برداشت کرتے ہیں اور تم عاشق بے پرواہ کو کہتے ہو..... عاشق بے پرواہ نہیں ہوتا، جو بے پرواہ ہو وہ عاشق نہیں ہوتا۔

اللہ الصمد ..... چاہے تو انگلی کے اشارے پہ چاند ٹکڑے کر دے، نہ چاہے تو رو رو کے دعائیں کی جائیں علی کے باپ کو کلمہ نصیب نہ ہو بے پرواہ ہے، ہاں عاشق انہیں کہو جو لٹ گئے ہیں ..... در نہیں چھوڑتے، جو کٹ گئے ہیں در نہیں چھوڑتے، سید العاشقین کہو تو جناب رسول اللہ کو کہو..... جو فرماتے ہیں..... او ذیت بـالله مالم یوذ احد..... اللہ کی راہ میں مجھے اتنے دکھ اٹھانے پڑے ہیں کہ جو کسی کو نہیں اٹھانے پڑے، جو دکھ اٹھاتا ہے عاشق وہ ہوتا ہے۔

ہاں عرض کر رہا تھا انہوں نے کہا کوئی اور تصدیق، کوئی اور دلیل آپ کے تشریف لے جانے کی اچھا یہ بتائیں ہمارا ایک قافلہ بھی اس راستے پر گیا ہوا تھا، وہ کہاں ہے، کہیں ان کے ساتھ، کہیں کراسنگ ہوئی، حضور نے فرمایا وہ صبح پہنچنے والے ہیں.....

مسجد اقصیٰ کے پردے ہٹا دیئے گئے

پہلا سوال کیا تھا؟ کتنے شہتیر، کتنی کھڑکیاں، حضور نے فرمایا جب تکلیف ہوئی اللہ نے پردے اٹھا دیے اور بیت المقدس سامنے کر دیا، جو وہ سوال کرتے، وہ طرف سامنے آجاتا، میں نے دیکھ کے بتلا دیا، جب رب دکھلائے تو ناظر تب دیکھتے ہیں، تب جانتے ہیں عرض کیا..... وہ پوچھتے ہیں وہ قافلہ؟ آقا فرماتے ہیں وہ صبح پہنچنے والا ہے۔ ابھی صبح پہنچنے والا ہے، پھر یہ سن لو اس قافلے میں ایک پیالہ تھا پانی کا..... ان سے پوچھ لینا وہ پانی کسی نے پیا بھی نہیں اور نیچے گرا بھی نہیں، وہ پانی کا پیالہ بھرا ہوا تھا..... پیالہ پیالہ..... پانی کا بھرا ہوا، یا دودھ کا گلاس

رکھا ہے..... دودھ کا پیالہ رکھا ہے اور حضرت فرماتے ہیں بھائی اس دودھ کا خیال رکھنا، اس دودھ کی حفاظت کرنا..... پیالے کا نام نہیں لیا اب بتاؤ پیالے کی حفاظت ہوگی نہیں ہوگی؟ مولانا نے کہہ دیا کہ حضرت میرے ذمے ہے دودھ کی حفاظت کرنا تو یہ پیالے کو ٹوٹنے دیں گے.....؟ دودھ کی حفاظت کرنا میرے ذمے ہے تو پیالے کی حفاظت از خود ہو جائے گی تب ہی تو دودھ محفوظ رہے گا..... ہاں جناب دودھ کی حفاظت کا ذمہ اٹھانے والا اس پیالے کی حفاظت بھی کرے گا، کیوں کہ اس پیالے میں دودھ ہے۔ اس قرآن کی حفاظت کا ذمہ اٹھانے والا، قرآن والوں کی حفاظت بھی کرے گا، کیوں کہ ان کی حفاظت ہوگی تو قرآن محفوظ ہوگا.....!

ہاں یہ پیالہ خالی ہوگیا.....! قافلے والوں سے پوچھنا ہے ہوا ہے کہ نہیں..... بس یہاں سے اٹھے، یہ مسٹر بھی گئے، وہاں ابوجہل اینڈ کمپنی لمیٹڈ..... ہیلو آگے آرہے ہیں.....! قافلے والو..... ہاں جی آگئے.....! واقعی آگئے، اچھا بھئی یہ بات تو سچی نکلی کہ آگئے..... اچھا بھئی پیالہ.....؟ پیالہ..... بھئی کیا ہوا پیالے کو..... چاہئے پیالہ؟ نہیں نہیں، وہ ایک پیالہ.....! کیوں پاگل بن رہے ہو بات کرو نا..... کہتے ہیں پیالہ خالی ہوگیا۔ بھئی کیا ہوا تمہارا پیالہ خالی ہوا..... نہیں سچ آپ سے پوچھتے ہیں۔ بوکھلائے ہوئے ہیں بش کی طرح یا مش کی طرح۔ کیا؟ پیالہ..... خالی ہوگیا.....؟ کیا مطلب بھئی تمہارے پاس کوئی ایسا مسئلہ ہوا ہے..... ہاں ہوا ہے، ہم سب پریشان ہیں اس مسئلے میں کہ پانی کا پیالہ بھرا ہوا تھا وہ خالی ہوگیا ہم نے نہیں دیکھا کہ وہ پانی کہاں گیا..... حضور نے فرمایا وہ پانی میں پی آیا تھا۔

خانپور والے پوچھیں گے حضور نے کیسے پیا ان قافلے والوں کا پانی بن پوچھے، تو آپ کی اطلاع کیلئے عرض ہے وہ پیالہ صدیق اکبر کا تھا اور صدیق کا مال استعمال کرنے کے لئے حضور کو پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی اس لئے تو قانون بنا تھا کہ کھا سکتے ہو..... فی بیوتکم او بیوت اٰبائکم ..... سورہ نور سے پڑھ رہا ہوں کھا سکتے ہو کہاں سے؟ باپ کے گھر سے، ماں کے پاس سے بھائی کے پاس سے چلتے چلتے قرآن نے کہا اگر صدیق جیسا کوئی صدیق ہو، ناراض نہ ہو خوش ہو اگر بن پوچھے استعمال کیا تو خوش ہو تو بن پوچھے کھا سکتے ہو.....

حضور کو صدیق کا مال استعمال بھی کرنے کے لئے پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی، خیر

میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معراج کے اس مہینے میں، اس دور میں جرأت صدیق کی ضرورت ہے، فتنوں کا دور آیا، استقامت صدیق کی ضرورت ہے اور اوروں کی کیا کہوں اپنے بھائی، اپنے اپنے بھی عمر جیسے مشورہ دیتے ہیں کہ حضرت حالات کا تقاضا ہے وہ "اشدھم فی امر اللہ عمر" بڑے سخت، بڑے حق گو، اہل حق میں سر برآوردہ، ناطق بالحق، والصدق والصواب حالات کے تیور دیکھتے ہوئے فتنہ ارتداد کا..... تھوڑی حضرت نرمی! صدیق اکبر نے وہ جلال دکھایا جناب فاروق اعظم سے فرماتے ہیں:

جبار فی الجاھلیة وخوار فی الاسلام ......

اوسن کوئی میرا ساتھ نہیں دے گا، میں اکیلا بھی لڑوں گا لیکن میں کبھی کفر کو برداشت نہیں کروں گا۔ حالات جو بھی ہیں..... ذرہ برابر مجھ سے نرمی نہیں ہوگی۔ ہاں لیکن پھر آگے عمر بھی ماننے والا ہے عمر کو بات سمجھ آجائے تو ضدی نہیں ہوتا..... ہاں صدیق اکبر کیوں نہ غیرت دکھائیں، کیوں نہ جلال دکھائیں، وہی تو ہیں جنہوں نے عروہ بن مسعود ثقفی کو حضور کے سامنے کہا تھا.....، تقریر رسول بھی حدیث رسول..... اسے تقریر رسول کہتے ہیں..... جب عروہ نے تھوڑی سی بات ادھر ادھر کی جناب صدیق اکبر نے ایسے سخت لفظ استعمال فرمائے، ترجمہ نہیں کروں گا، پھر کبھی پوچھ لینا، اپنے پڑوس والے مولوی صاحب سے..... بخاری شریف سے پڑھ رہا ہوں جناب صدیق اکبر نے فرمایا (امصص بظر اللّٰہ) شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں: "بڑی سخت گالی دی جناب صدیق اکبرؓ نے لیکن جب کفر کو غیرت ایمانی میں صدیق اکبر نے یہ الفاظ استعمال فرمائے حضور خاموش رہے یہ تقریر رسول ہے حضور پسند نہ فرماتے تو منع کرتے، نبی کی یہ ڈیوٹی ہے فرض ہے ذمہ داری ہے غلط کام ہو تو فوراً منع کرے کہ یہ قانون بن رہا ہے۔

روافض پر اہل کتاب کے نہیں، مرتدین کے احکام لاگو ہوں گے

کیا ہوا تجھے؟ کیوں پریشان ہے تو سر پھٹا ہوا ہے خون وخون ہے روتا ہوا شکایت کرتا ہے یا رسول اللہ ابوبکر نے مارا، ابوبکر نے بڑا سخت ہے متشدد ہے، دیکھیں آپ کا ہمارے ساتھ اتحاد ہے یہ پھر بھی باز نہیں آتا۔ حضرت آپ نے معاہدہ کر رکھا ہے ہم سے، یہودیوں

سے لیکن وہ بھی بھاگتے نہیں ہیں جو پکے بے غیرت...... ہمارے علماء مثال کیا دیتے ہیں، او جی دیکھو یہودیوں سے بھی معاہدہ ہوا تو ان سے ہم نے اتحاد کرلیا تو کیا ہوا تو اگر ان میں غیرت تو کہیں اچھا ہمیں یہودی کہہ رہے ہو...... ہم گئے......! لیکن انہیں پتہ ہے اگر یہودی کہیں پھر بھی یہاں رہنا ٹھیک ہے کیونکہ غیرت تو فاروق اعظم کی وراثت ہے نا...... غیرت تو عمر کی وراثت ہے جہاں پر صدیق سے تعلق نہ ہو وہاں جھوٹ کو عبادت سمجھا جاتا ہے۔ جہاں عمر سے تعلق نہ ہو وہاں بے غیرتی کو عبادت سمجھا جاتا ہے...... دو ہی تو تیرے بڑھنے کے راز ہیں......
یا جھوٹ یا بدکاری...... یا تقیہ یا متعہ۔

ہاں تو غیرت ویرت کی بات چل رہی تھی یہودی کہو ان کو ذرا چپ کرواؤ...... ہمیں ذرا ساتھ رکھو...... پھر دوسرے آئے ہیں نہیں جی دیکھو وہ اصحاب کہف کا کتا بھی تو تھا دیکھو یہ غیر مقلدوں والا قیاس مع الفارق مت کرو جہنمی کتے کو جنتی کتے پر قیاس نہ کرو...... عقل سیکھو تم تو قیاس کو پہچانتے ہو اس کا مطلب ہے اب آپ نے بحث قیاس پڑھنا ہی چھوڑ دی ہے......
استادوں سے عرض ہے کہ انہیں قیاس بھی پڑھایا کریں تاکہ انہیں پتہ چلے کہ کون سا قیاس صحیح ہوتا ہے کون سا غلط ہوتا ہے کتاب پوری پڑھ لیا کرو اور معاہدہ یہودیوں سے ہوسکتا ہے۔ مرتدوں سے کہیں نہیں ہوتا حضرت مفتی صاحب سے پوچھئے کتب فقہ میں لکھا ہے احکامھم احکام المرتدین ...... احکامھم احکام الیہود نہیں ہے احکامھم احکام اہل الکتاب نہیں ہے...... دست بستہ میں آپ کا طالب علم عرض کرتا ہوں کہ یہود اور نصاریٰ و اہل کتاب نہیں ذرا مرتدین سے دکھایئے...... نہیں تو پھر آپ کی ضرورت ہے آپ جانیں...... میں آپ کو مجبور نہیں کرتا۔ لیکن یہ نہیں کہ جہنمیوں کو جنتیوں پر قیاس کرنے لگو...... کیا فرمایا جناب صدیق اکبرؓ نے جب یہ مقدمہ دائر ہوا اور کہا عدالت رسول ہے...... ہاں یہودیوں سے معاہدہ تھا اتحاد تھا کہ مدینے کی حفاظت کریں گے مدینے پہ چڑھائی ہوئی تو اکھٹے مقابلہ کریں گے لیکن انہیں دینی جماعت بنا کر شریک نہیں کیا تھا...... یہودیوں کو ایک دینی جماعت، یہ بھی ہے...... بنا کر شریک نہیں کیا تھا ان کے پیچھے نمازیں بھی نہیں پڑھیں تھیں انہیں اپنی جماعت میں شریک بھی نہیں کیا تھا کیا تھا؟ نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے نہیں......

میں کب کہتا ہوں اگر اہل کتاب کا حکم ہو کفار سے ہندوؤں سے دوسروں تیسروں سے ملک کی حفاظت کے لئے معاہدہ کرنا پڑے آپ کر سکتے ہیں لیکن ان کو دینی جماعت بنا کر اسلامی بھائی بنا کر شریک نہ کرو اور نہ کہو جی...... دیکھو یہ گیا...... او میاں کہاں جا رہے ہو ہیلو او بھائی کہاں جا رہے ہو کہتے ہیں کیوں کیوں؟ میں تو جاؤں گا...... تو میرا بھائی نہیں ہے؟ ہاں ہاں ہوں......! لیکن جاؤں گا کیوں جاتا ہے...... کہا وہاں تو بھی عدالت میں اکھٹے کھڑا تھا...... عدالت...... بھائی وہاں مدعی اور ملزم اکھٹے کھڑے نہیں ہوتے؟ (ہوتے ہیں)

وہاں اکٹھا تھا وہاں بیٹھا تھا اب مجھے کہتا ہے تو اس کے ساتھ دعوت میں نہ جا اس کے پاس نہ بیٹھ اس کا کھانا نہ کھا خود ان کے پاس بیٹھتا ہے، وہاں عدالت میں اس کے ساتھ نہیں بیٹھا تھا او ظالم سمجھ عدالت میں میں مقابلے میں بیٹھا تھا، میں نہ ہوتا تو اس کو وہاں ذلیل کون کرتا، میں نہ ہوتا تو اس کی وہاں حقیقت کون کھولتا متحدہ علماء بورڈ میں اس کو ذلیل کون کرتا، ملی یکجہتی کونسل میں اس کو ذلیل کون کرتا...... عدالت میں اس کے خلاف دلائل کون دیتا...... وہاں میں اس کے مقابلے میں بیٹھا تھا...... تو اس کی دعوت کھانے جا رہا ہے، کچھ تو سمجھ...... تو نے بحث قیاس پڑھنا کیوں چھوڑ دیا ہے، یہاں حضرت پڑھائیں "نور الانوار" کو آپ بند کر دیتے ہیں بحث قیاس...... چلو چھوڑو...... چلو چھوڑو بھئی...... یہ مصیبت ہے...... انہیں پتہ نہیں کون سا قیاس صحیح ہے کون سا غلط ہے آپ پہلے ہی دستار بندی کروا دیتے ہیں، مہربانی کریں ان کو سمجھائیں ورنہ یہ سارے غیر مقلد ہو جائیں گے۔

صدیق اکبرؓ پر یہودیوں کا مقدمہ

ہاں جناب عرض کر رہا تھا جناب صدیق اکبر پہ مقدمہ آتا ہے، مارا ہے...... آئے آئے جناب صدیق اکبر آئے...... صدیق کیوں مارا ہے؟ صدیق اکبر نے فرمایا حضرت یہ گستاخ ہے حضور نے پوچھا یا نہیں پوچھا؟ یا ایسے ہی صدیق اکبر پہ چڑھائی کر دی آپ بھی پوچھ تو لیں اس نے میری بھینسیں نہیں چرائیں میری زمین پہ قبضہ نہیں کیا، یہ ملعون گستاخ ہے۔ کہتے ہیں جی ہم نے معاہدہ کیا ہے کہ یہ اب گستاخی نہیں کریں گے۔

میں پوچھتا ہوں انہوں نے جامعۃ المنتظر سے اس ملعون کو نکال دیا جو نام لے کر ماں، بہن، بیٹی کی اردو میں گالیاں لکھتا تھا صحابہؓ کو...... اب بھی بیٹھا ہوا ہے اگر اب بھی بیٹھا ہوا ہے تو کیسا معاہدہ، کتا کنویں میں پڑا ہوا ہے کہتے ہیں ہم نے سوڈول نکال دیے ہیں اب دوسرا کتا نہیں ڈالیں گے وہ جو پہلا پڑا ہوا ہے وہ؟...... پہلے کوئی مجھے جوتا مارتا ہے، کہتا ہے اب نہیں ماروں گا، بس ٹھیک ہے۔ میں اپنی توہین برداشت نہیں کرتا۔ اور کر بھی لوں تو مجھ جیسے کروڑوں صدیق اکبرؓ کی جوتی پہ قربان...... حیا کر، دین کفر کا محتاج نہیں ہوتا، نہیں ہوتا، نہیں ہوتا۔ لاکھ مرتبہ کرلوں لیکن نہیں ہوتا...... رواج نہ ڈال دو بھائی۔ میرے اکابر کبھی کافر کہہ کے اسے گلے نہیں لگاتے تھے۔ کافر کہہ کے اسے دینی جماعت نہیں کہتے تھے۔ مرتد کہہ کے پھر ڈٹ جاتے۔ دس دس ہزار قربان ہوتے لیکن پھر اسے مسلمان نہ کہتے! رواج نہ ڈال...... اکابر کی محنت پہ پانی نہ پھیر۔ یہاں ہزاروں جانیں جاچکی ہیں۔

ہاں جناب! پوچھ تو لو...... یہ صدیق اکبرؓ پہ لعنتیں کرتا ہے، کیا کیا ہے جو اس نے نہیں کہا۔ ٹھیک ہے پھر مجھے بھی تو معاف کردو۔ میں نے تو آپ کی اتنی گستاخی نہیں کی جتنی اُس نے صدیق اکبرؓ کی کی ہے۔ اگر چہ جھوٹ ہے، میں آپ کا گستاخ نہیں ہوں۔ لیکن میرے اوپر ناراضگی رہتی ہے اور مجھے معافی نہیں ملتی۔ صدیق اکبرؓ کے گستاخ کے اوپر اتنی ناراضگی بھی نہیں۔ عنداللہ جواب تم دو گے مجھے کیا ہے!

ہاں جناب! ابا بکر کیوں مارا جب ان سے سمجھوتہ تھا، اتحاد تھا کہ تم ہمارے خلاف سازش نہ کرنا، بدمعاشی نہ کرنا، اگر مدینہ پہ چڑھائی ہوئی تو ہم اکٹھے دفاع کریں گے، ہم فی الحال تمہیں کچھ نہیں کہتے...... کیوں مارا؟ حضرت یہ گستاخ ہے، کیا کہا ہے؟ کون سی گستاخی کی ہے؟ حضرت یہ کہتے ہیں اللہ فقیر ہے ہم غنی ہیں۔ اللہ ہم سے قرض مانگتا ہے۔ اللہ فقیر مسکین ہے ہم غنی ہیں مالدار ہیں۔ دیکھو ان کے خدا کے پاس اتنی دولت بھی نہیں۔ یہ گستاخی کی۔ میں نے سمجھایا، یہ باز نہیں آیا۔ میں نے ڈنڈا سر میں ماردیا۔

وہ پیچھے باز کہتا ہے نہیں یارسول اللہ! نہیں، میں نے نہیں کہا۔ میں گستاخی کرتا ہی نہیں ہوں۔ کیا کہتے ہیں؟...... ہم گستاخ نہیں ہیں! ہم وہ نہیں ہیں وہ اور ہیں۔ وہ تمہارے باپ

ہیں؟ اور کیسے ہیں نجفی اور ہے؟ خمینی اور ہے؟ مجلسی اور ہے؟ اور کیسے...... کہہ جو اور ہے وہ لعنتی ہے اور بھی تو تیرا ہی باپ ہے نا! خیر اُس نے تقیہ کیا کہ میں نے گستاخی نہیں کی، میں نے یہ نہیں کہا۔ خواہ مخواہ مجھے ابوبکر نے مارا، یہ انتہا پسند ہے، یہ تشدد پسند ہے، یہ دہشت پھیلانا چاہتا ہے، دہشت گردی کا الزام ہے، انتہا پسندی کا الزام ہے، تشدد کا الزام ہے۔ او میاں! میں اگر کتا ساتھ لے کر پھروں نا...... ایک نہیں دو...... دو کتے بھی ساتھ لے کر پھروں، ایک اِدھر سے ایک اُدھر سے...... دو بھی ساتھ لے کر پھروں نا...... کتے...... تو بھی پرویز مشرف نہیں کہے گا کہ مولوی صاحب کتوں کے شوقین ہیں۔ کہیں گے، یہ بھی کوئی چال ہے۔ تم لاکھ کوشش کرو ہمیں انتہا پسند نہ سمجھا جائے لیکن وہ تمہیں انتہا پسند سمجھتے ہیں۔ بنیاد پرست سمجھتے ہیں۔ فنڈا منڈلسٹ سمجھتے ہیں۔ ہاں کیوں نہ سمجھیں، انہیں پتہ ہے یہ کٹ جائیں گے لیکن محمد کے بعد نبوت کی انتہا سمجھتے ہیں۔ کسی اور کو نبی نہیں مانیں گے۔ انہیں پتا ہے کہ قرآن کے بعد یہ کوئی دوسرا قانون نہیں مانیں گے۔ ان کو پتا ہے کہ کتے ساتھ لے کر پھرنے سے وہ آپ کو خبطی نہیں سمجھیں گے۔

کیوں مارا؟ یا رسول اللہ! یہ گستاخ تھا۔ وہ تقیہ کر کے مکر جاتا ہے، میں گستاخ نہیں تھا۔ میں نے گستاخی نہیں کی مجھے خواہ مخواہ مارا ہے، مجھے خواہ مخواہ گستاخ کہتے ہیں، میں کوئی گستاخی نہیں کرتا۔ رب العالمین کے رسول نے پوچھا، ابوبکر گواہ بتا، گواہ پیش کر......!

تُو مجھ سے گواہی تو مانگ، اگر میں ثبوت کا ڈھیر نہ لگا دوں مجھے گولی سے اڑا دے۔ اگر میں کلینی سے خمینی تک سب کی بکواس تیرے سامنے نہ رکھ دوں...... پھر تو انصاف کر...... ثبوت تو مانگ......

ہاں ابوبکر بتاؤ کیا ثبوت ہے؟ گواہ پیش کرو۔ یا رسول اللہ! گواہ؟ میں وہاں کوئی گواہوں کو ساتھ لے کر تو نہیں گیا تھا، میرا وہاں سے گزر ہوا، اس نے کہا میں نے، ڈنڈا مار دیا۔

سنو سنو، رسول اللہ سے اتحاد ہے، معاہدہ امن کا ہے۔ اس کے باوجود یہودی گستاخی کرتا ہے اس کا سر پھوڑ دیا جاتا ہے۔ ہاں ہاں، ورثۃ الانبیاء، سید الانبیاء سے تو لاکھ معاہدے کر تو بھونکے گا تیرا سر پھوڑ دینا سنت صدیق اکبرؓ ہے۔ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سپاہی اپنا فریضہ پورا کر کے چھوڑیں گے۔ جو بھونکے گا اس کی زبان گنگ کر دی جائے گی......!

مت بھونک! گستاخی نہیں کرنے دی جائے گی۔ صدیق اکبرؓ کے پروانے زندہ ہیں۔ ٹھیک ہے جب کیس ہو جائے گا، مقدمہ ہو جائے گا تو پھر ہمیں نظر آتا ہے کہ جہاں گواہ کوئی نہیں ہوتا، صدیق کا گواہ رب ہوتا ہے۔

صدیق، گواہ پیش کرو! یا رسول اللہ گواہ نہیں ہیں، اچھا گواہ نہیں ہیں، پھر تو مقدمہ آپ کے خلاف ہے۔

جبرئیل پہنچ گئے، یا رسول اللہ! ٹھہریئے، ٹھہریئے، اور کوئی گواہ نہیں اللہ کہتے ہیں میں خود گواہ ہوں۔ لقد سمع اللہ...... اور کسی نے نہیں سنا، اللہ نے خود سنا ہے۔

لقد سمع اللہ قول الذین قالوا ان اللہ فقیرٌ ونحن اغنیاء ......

انہوں نے گستاخی کی، اللہ کو فقیر کہا، اپنے آپ کو غنی کہا۔ اللہ نے خود سنا ہے کوئی گواہ ہو نہ ہو اللہ خود گواہی دیتا ہے۔ کوئی اور ثبوت ہو نہ ہو اللہ نے خود سن لیا ہے۔ اب جناب رسالت مآب ﷺ، لاکھ گواہوں کی گواہی اس گواہی کا مقابلہ کر سکتی نہیں۔ ہاں جو غیرت دکھاتا ہے اس غیور کی صفائی اللہ یوں بیان کرتے ہیں۔ غیرت مندوں کی طرفداری اللہ خود کرتے ہیں۔ غیرت مندوں کی حفاظت اللہ خود کرتے ہیں۔ جو اللہ کی خاطر غیرت کھاتے ہیں رب پاک ان کی حفاظت کرتے ہوئے خود گواہ بن کے آتے ہیں۔ خود محافظ بن کے آتے ہیں۔ قرآن ہمارے سامنے ہے، دین آج بھی وہی ہے۔ تمہاری غیرت وہی ہونی چاہئے۔ اللہ آج بھی تمہاری نصرت کرے گا۔ اللہ آج بھی ان شاء اللہ العزیز تمہاری مدد کرے گا۔ رات ختم ہونے والی ہے، صبح ہونے والی ہے۔ یہ سارے بادل چھٹ جائیں گے۔ اندھیرا ختم ہو جائے گا۔ روشنی ہونے والی ہے...... حق کی فتح ہونے والی ہے...... ظلم ختم ہونے والا ہے...... حق کا بول بالا ہونے والا ہے...... رب العالمین پہ بھروسہ کرتے ہوئے حق کے ساتھ رہو۔ اہل حق کے ساتھ رہو۔ صدیق اکبرؓ کی عزت کا پھریرا لہراتے رہو۔ اللہ رب العزت نے صاف فرمایا،

"وکان حق علینا نصر المومنین"۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

معراج النبی ﷺ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞
وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ
اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۞ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ
لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۞

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ
وَحَبِيْبِكَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ وَبَاقِيَةً بِبَقَاءِ مُلْكِكَ
عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ
لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ وَكَذَالِكَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ،
اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

معراج النبی ﷺ

قابل صد احترام علماء کرام، برادران اسلام، عزیزان ملت، صحابہ کرام کے سرفروش سپاہیو! اور قائم پور کے غیرت مند مسلمانو! ۱۴۲۳ھ کے رجب کی ۲۹ ویں شب مدرسہ عربیہ دار الاسلام کے سالانہ پروگرام کی یہ آخری نشست ہے اور اس پروگرام میں علمائے کرام تشریف لا کر حق وصداقت کی بہت ساری باتیں آپ حضرات کے سامنے رکھ چکے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے اور مولانا عبدالغنی صاحب کو اللہ تعالیٰ اس دینی خدمت کے لئے تا دیر سلامت رکھے اور اس ادارے کے فیض کو قیامت تک عام رکھے اور ہمیں دل کھول کر دینی اداروں کے ساتھ تعاون کی توفیق بخشے آمین!

مدارس میں چندہ دیتے وقت شیطانی وساوس

یہ سب کچھ اللہ پاک کی توفیق سے ہی ہوتا ہے ابھی آپ حضرات مدرسے کے لئے چندہ لکھوا رہے تھے، دوسرے مدارس کے پروگراموں میں بھی آپ تشریف لے جاتے ہیں، وہاں بھی اپیل ہوتی ہے وہاں بھی آپ لکھواتے ہیں، دیتے ہیں اور یہ شیطان کے منہ پر بہت بڑا طمانچہ ہوتا ہے وہ آپ کے ہاتھ سے اللہ کی راہ میں جاتے ہوئے ایک پیسہ بھی نہیں دیکھ سکتا، وہ کہتا ہے بری محفلوں میں، برے کاموں میں برائیوں میں آپ لاکھوں لگا دیں، کروڑوں لگا دیں، کوئی اعتراض نہیں لیکن اچھے کام میں اگر ایک روپیہ بھی آپ کا لگتا ہے تو اس کو بڑی تکلیف ہوتی ہے اور وہ آپ کو ڈراتا ہے، قرآن کریم نے اس بات کو بیان فرمایا ہے......

اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ......

شیطان تمہیں دھمکیاں دیتا ہے، ڈراتا ہے "الفقر" فقر سے، تنگدستی سے دیکھو خواہ مخواہ ادھر پیسے دے دو گے، پیسے چلے جائیں گے اور تم فقیر بن جاؤ گے، مسکین بن جاؤ گے کچھ نہیں رہے گا تمہارے پاس، مت دو، لیکن بے حیائی کی بات ہو تو......

یَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ......

وہاں حکم کرتا ہے کہ ہاں ادھر اور زیادہ لگاؤ کسی دوسرے نے پانچ سو کا نوٹ، کسی کنجری کو دیا ہے تم ہزار کا نوٹ دو تا کہ تمہاری زیادہ ٹور بنے گی......

وَاللّٰہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً مِّنْہُ وَفَضْلًا ......

دین پر خرچ کرنے والے کیلئے اللہ کا وعدہ

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی طرف سے وعدہ فرماتے ہیں کہ جب تم میری راہ میں دو گے، ایک تو تمہارے گناہوں کو غلطیوں کو معاف کر دوں گا، یہ بہت بڑی بات ہے معافی مل جانا بہت بڑی بات ہے ورنہ ان کی سزا یہاں بھی ہو سکتی ہے وہاں بھی ہو سکتی ہے......

"وفضل"، فضل کہتے ہیں...... قرآن کریم کے عام محاورے کے اندر، فضل کہتے ہیں مالی فراوانی کو، رزق کو جیسے قرآن کریم میں ہے کہ:

اِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ......

"جب نماز جمعہ پوری ہو جائے نکل کر جاؤ اور اللہ کے فضل کو تلاش کرو"......

یعنی اپنے رزق کو تلاش کرو تو اللہ تعالیٰ یہ وعدہ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں رزق کشادہ کر کے دوں گا اور واقعی جو لوگ ادھر نہیں لگاتے ان کا لگ تو جاتا ہے، پھر بری جگہوں پر لگے، برے کاموں میں لگے، یا پولیس کو دینا پڑے یا ڈاکٹر کو دینا پڑے ہو جاتا ہے کام وہیں پورا...... لیکن اگر اچھے کاموں میں لگ جائے تو دونوں جہانوں میں اپنا فائدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہو جاتی ہے۔ چھپاؤ کتنا چھپاؤ گے آج زمین بھی چھپا رہی ہے تم تلاش کر کے زمین کا سینہ پھاڑ کے خزانے نکالتے ہو کھود کھود کے خزانے

نکالتے ہو یہاں سے تیل نکل رہا ہے، یہاں سے کوئلہ نکل رہا ہے، یہاں سے سونا نکل رہا ہے لیکن از خود نکل رہا ہے یا کھود کھود کر نکال رہے ہیں از خود یہ خزانے نکلتے ہیں یا نکالنے پڑتے ہیں تو زمین سے زوری نکالے جاتے ہیں، زمین چھپا رہی ہوتی ہے ایسے ہی آپ بھی چھپا رہے ہوتے ہیں اور آپ سے بھی زوری نکالے جاتے ہیں...... کب تک چھپاؤ گے اور وہ وقت آنے والا ہے کہ تم دو گے اور لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔ زمین بھی دے گی لینے والا کوئی نہیں ہوگا تم بھی لیئے پھرو گے کوئی لینے والا نہیں ہوگا، میں نہیں کہتا قرآن کہتا ہے:

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ○ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ○ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ○

زمین اپنے خزانے نکال باہر کرے گی، ہاں زمینی خزانے باہر آجائیں گے۔

ایک ہے قیامت سے قبل کہ مالی فراوانی ہوگی، وہ کب جب......

لا یبقیٰ من الاسلام بیت حجر ولا مدر ولا وبر

کوئی کچا پکا گھر کوئی خیمہ کوئی تمبو اسلام سے خالی نہیں رہے گا......

اس وقت اتنی مالی فراوانی ہوگی، اتنا نزول برکات ہوگا اتنی برکت ہوگی، اتنی رزق کی کشادگی ہوگی کہ لوگ اپنے مال سے زکواۃ نکال کر تلاش کرے کہ کوئی لینے والا ملے لیکن کوئی لینے والا نہیں ملے گا وہ وقت تو مبارک ہے اور ایک وہ وقت ہے جب وقوع قیامت ہو جب زمین پہ زلازل ہوں، جب پہاڑ، پنبہ اور ریت بن جائیں، جب آسمان پھٹ جائے، جب ستارے میلے ہو جائیں، جھڑ جائیں، ہاں......

وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ○...... اور جب ستارے میلے ہو جائیں

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ. ...... جب آسمان پھٹ جائے......

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ جب سورج بے نور ہو جائے......

و اذا الجبال سیرت ...... جب پہاڑ جواب ہلتے نہیں، یہ چل پڑیں۔ نہ صرف چل پڑیں، نہ زمین پر صرف چل پڑیں بلکہ

وتکون الجبال کالعھن المنفوش ٥

یہ پہاڑ، ینسفھا ربی نسفا یا تنے کمزور ہو جائیں کہ غبار بن کر فضا میں اڑ جائیں زمین پر کسی کا بنگلہ، کسی کا محل نہ رہے، بنگلوں اور محلوں سے زیادہ مضبوط پہاڑ ہیں وہ بھی نہ رہیں......

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّىْ نَسْفًا ٥ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ٥ لَا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ٥

ہاں...... اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ٥

زمین کو ایسے کوٹ کر سیدھا کر دیا جائے کہ کوئی نشیب و فراز نہ رہے زمین کہیں اوپر کہیں نیچے نہ رہے کوئی محل کوئی بنگلہ نہ رہے، سیدھا میدان ہو، جب اس زمین پہ جھٹکے آئیں......

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ......

اور...... وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ......

جب اس زمین کو کھینچ کر سیدھا کر دیا جائے جو کچھ اندر ہے سب باہر نکل آئے وہ پریشانی کا وقت ہوگا۔

اس وقت ہیرے پڑے ہوئے ہوں گے کسی کی دلچسپی نہیں ہوگی......

سونا پڑا ہوا ہوگا کسی کی دلچسپی نہیں ہوگی......

خزانے پڑے ہوئے ہوں گے، کسی کی دلچسپی نہیں ہوگی......

کوئی پسند نہیں کرے گا، کوئی ہاتھ نہیں لگائے گا، اس وقت نہ اس پیسے کی قدر رہے گی، نہ سونے چاندی کی قدر رہے گی، نہ جواہر کی قدر رہے گی۔ اس وقت قدر ہوگی تو تیرے ایمان و عمل کی ہوگی، اس وقت قدر ہوگی تو تیرے ایمان و عمل کی ہوگی اور اس عمل میں وہ بات بھی داخل ہوگی کہ اس وقت آنے سے پہلے تو نے ایک پیسہ بھی اگر اللہ کی راہ میں دیا تھا اس کی قدر ہوگی اور اس دن کے لاکھوں کروڑوں بھی کسی کام کے نہیں ہوں گے، اس دن قدر ایمان و عمل کی ہوگی اور اس وقت کرنسی وہی چلے گی، عمل صالح......

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ ......

حالت ایمان میں جو عمل صالح تو نے کیا اسی کی قدر ہوگی اور وہ کرنسی چلے گی، یہ کرنسی

جو آج چل رہی ہے، یہ سکہ جو آج چل رہا ہے، یہ اس وقت نہیں چلے گا، جب کرنسی چینج ہو جائے، پہلی بے کار ہو جائے، کوئی ہو جائے اس کی قدر نہیں رہتی، اس وقت یہ کرنسی کھوٹی ہو جائے گی وہ کرنسی چالو ہو جائے گی اور میرے دوست وہ کرنسی چالو تو ہو گی لیکن وہ کرنسی ملنا بند ہو جائے گی۔ آج قرآن کہتا ہے کہ وہ کرنسی جمع کرلو، عمل صالح جمع کرلو، وہ نوٹ جمع کرلو، وہ دولت جمع کرلو۔ جیسے آج گھر بنانے کے لئے، کھانا کھانے کے لئے، کپڑے پہننے کے لئے، زیب وزینت کے لئے...... یہ نوٹ چاہئیں۔

وہاں پر جنت کا گھر بنانے کے لئے، جنت کی نعمتیں حاصل کرنے کے لئے، وہاں پر آرام وفرحت کے حصول کے لئے وہاں پر سونے چاندی کے گھر کے لئے، کوثر اور سبیل کے لئے، حور وقصور کے لئے، جلوہ رسول کے لئے، اللہ کے دیدار کے لئے ...... وہاں پر وہ کرنسی چاہئے......!

عمل صالح، نبی کی تابعداری میں بنتا ہے

جو تو یہاں سے لے کر جائے گا وہاں نہیں ملے گی یہاں سے لے کر جائے گا، اس کرنسی کا نام روپیہ نہیں ہے اس کرنسی کا نام ڈالر نہیں ہے، اس کرنسی کا نام یورو نہیں ہے، اس کرنسی کا نام پاؤنڈ نہیں ہے، اس کرنسی کا نام درہم نہیں ہے اس کرنسی کا نام ریال نہیں ہے، اس کرنسی کا نام دینار نہیں ہے...... اس کرنسی کا نام قرآن نے عمل صالح بتایا ہے اور عمل صالح کیسے بنتا ہے؟ عمل صالح نبی کی تابعداری میں بنتا ہے، نبوت کی تابعداری کی مہر لگوا لو، عمل صالح ہے......!

ہاں کھانا بھی عمل صالح ہے، پینا بھی عمل صالح ہے، کپڑا پہننا بھی عمل صالح ہے، قدم اٹھا کے چلنا بھی عمل صالح ہے، نگاہ اٹھا کر دیکھنا بھی عمل صالح ہے۔ اگر سنت کے مطابق ہو...... اور اگر حضور کے طریقے کے مطابق نہ ہو تو قرآن پڑھنا بھی عمل صالح نہیں ہے...... یہ کیا کہا میں نے......؟ سنت کے مطابق ہو تو کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا...... عمل صالح اور اگر حضور کی سنت کے مطابق نہ ہو، طریقے کے مطابق نہ ہو تو پھر قرآن پڑھنا بھی عمل صالح

نہیں ہے عمل صالح سے ثواب ملتا ہے، گناہ ملتا ہے! ثواب...... قرآن پڑھنا عمل صالح ہے یا نہیں (ہے) قرآن پڑھو ثواب ملے گا گناہ ملے گا؟ (ثواب) یا گناہ بھی ملے گا؟ (نہیں) پکی بات......؟ تو پھر سویرے فجر کی نماز میں سجدے میں سورۃ یٰسین پڑھ لینا، کہہ دوں قاری صاحب سے، نماز فجر پڑھائیں اور سجدے میں سورۃ یٰسین پڑھادیں۔ ٹھیک ہے (نہیں) کیوں؟ ثواب ہوگا گناہ ہوگا (گناہ) قرآن پڑھنے سے گناہ ہوگا، سجدے میں؟ سجدہ کتنی بڑی عبادت ہے اور اس میں اگر قرآن پڑھنا بھی آجائے تو وہی دودھ میں شہد پڑ گیا۔

آپ کیا کہتے ہیں مسلمان یہی کہے گا کہ سجدے میں قرآن پڑھو ثواب نہیں ملے گا، وہاں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھو، "مزمل" مت پڑھو، مدثر مت پڑھو، قرآن کی سورتیں مت پڑھو، ثواب نہیں ملے گا گناہ ملے گا کیوں؟ کہ سجدے میں قرآن پڑھنا میرے نبی نے نہیں سکھایا۔

نبی کی سنت کے مطابق قرآن پڑھو گے ثواب ہوگا......
سنت کے خلاف قرآن پڑھو گے تب بھی گناہ ہوگا......!!
اللہ کو وہ نماز بھی نہ چاہئے جس پہ محمد کی غلامی کی مہر نہ لگی ہو......
اللہ کو وہ تیری تلاوت بھی نہ چاہئے جس پہ محمدی تابعداری کی مہر نہ لگی ہو......
اللہ کو تیرا وہ روزہ نہیں چاہئے جس پر محمدی تابعداری کی مہر نہ لگی ہو......

اور حضور کی تابعداری کی مہر لگی ہو تو پھر تیرا کھانا پینا بھی اللہ کو پسند ہے وہ بھی عبادت بن جاتی ہے۔

باقی انبیاء کو حضور ﷺ سے قبل بھیجنے میں حکمت

عرض کر رہا تھا کہ وہاں کی کرسی بتانے کے لئے اور قوم کو جگانے کے لئے اللہ نے یہ انتظام فرمایا، کیا؟ کہ رسولوں کو بھیجا اور سب کو میرے آقا سے پہلے بھیجا......

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا ......

سب کو حضور سے قبل بھیجا، کیوں؟ کہ جو کچھ دنیا میں بھیجنا ہے اس میں سے کچھ کچھ

ان سب کو دے کر بھیجتا ہے، ہاں جناب کچھ "نوح" کو کچھ "ابراہیم" کو کچھ "اسماعیل" کو کچھ "ادریس" کو، کچھ "موسیٰ، عیسیٰ" کو کچھ کچھ دے کر بھیجتا ہے اور جب محمد کو بھیجتا ہے تو بچا کر نہیں رکھنا ہے ان سب کو کچھ کچھ دے کر بھیجتا ہے جب محمد کو بھیجتا ہے، تو سبھی حوالے کر دینا ہے بچا کے کچھ نہیں رکھنا، کوئی بعد میں جائے گا تو کیا لے جائے گا۔ اس لئے سب کو پہلے بھیجا، یہ اس خزانہ ہدایت سے تم بھی لے جاؤ اور جب حضور کو بھیجا تو وہ خزانہ ہی حوالے کر دیا جو بھیجنا تھا اس میں سے بچا کے نہیں رکھا اب کوئی بعد میں کہے میں بھی جاؤں گا، اللہ کہتا ہے میں تو نہیں بھیجتا...... میں بھی جاؤں گا، میں بھی رسول بننا چاہتا ہوں، اللہ کہتا ہے میں تو نہیں بناتا، اللہ کا نہیں بنے گا شیطان کا بنے تو بن جائے۔

بھیجا اور سب کو بھیجا، پہلے بھیجا...... آقا کو آخر میں بھیجا کہ بعد کسی کے لئے بچا کے رکھنا ہی نہیں ہے، میں نہیں کہتا آقا نے فرمایا......

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ ......

میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

انبیاء سے حضور ﷺ کی نصرت کا وعدہ

مکارم اخلاق تمام ہو جائیں گے آقا پر، کوئی چیز بچے گی نہیں ...... ہاں کیوں نہ ہو! تمامی انبیاء کو حضور سے پہلے بھیجا جا رہا ہے کیوں نہ ہو کہ عالم ارواح میں بات ہی یہی ہوئی تھی کہ جب تمہیں نبوت ملے، جب تمہیں حکمت ملے، تمہیں نبوت وحکمت ملے، تم سب کو......

ثُمَّ جَآئَكُمْ رَسُوْلٌ......

پھر ایک عالی شان رسول تمہارے پاس آئیں گے......

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ......

ماننا بھی نصرت بھی کرنا، ہاں رب العالمین وعدہ ہوا......

ءَ اَقْرَرْتُمْ...... کیا تم نے اقرار کیا؟......

وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا......

اقرار ہو گیا، وعدہ ہو گیا، آپ بھیجیں گے، ہم مانیں گے...... آپ بھیجیں گے ہم نصرت بھی کریں گے...... اب آتے ہیں پیدا ہو کر منتظر ہیں، کس کس کا نام لوں؟ نوح علیہ السلام پیدا ہو کر منتظر، ابھی نہیں آئے، فرمایا ابھی نہیں...... تمہیں کتاب وحکمت مل جائے نا...... "ثم" مل گئی، اب صرف تمہیں نہیں سب کو، وعدہ سب کے ساتھ تھا نا......! تمہیں مل جائے ثم، جناب موسیٰ آپ کو کتاب وحکمت مل گئی، جناب داؤد آپ کو کتاب وحکمت مل گئی، منتظر ہیں، فرمایا نہیں...... "ثم" بعد میں سب کو مل جائے پھر...... خداوندا وعدہ تو ہم نے کیا تھا کہ وہ آئیں گے ہم مانیں گے، وہ تشریف لائیں گے ہم نصرت کریں گے، وہ ہجرت کر کے آئیں گے تو ہم نصرت کریں گے، تو ہماری زندگی کتنی ہے ہم رہیں گے (اس ظاہری زندگی کی بات کر رہا ہوں) ہم رہیں گے اتنے سینکڑوں ہزاروں برس، بعد تک ہم بیٹھے رہیں گے فرمایا یہ میرا انتظام ہے تم نے وعدہ کر لیا نا، تم وعدے پہ پکے رہنا بس۔

خداوندا میرے تو لمحات پورے ہو گئے، میں تو دنیا سے جا رہا ہوں، وہ آئے تو نہیں، میں جا رہا ہوں، وہ آئے تو نہیں فرمایا ٹھیک ہے تم چلے جاؤ، اس دنیا سے چلے جاؤ کوئی بات نہیں، جناب موسیٰ دیکھتے ہوئے جا رہے ہیں، اس دنیا سے جا رہے ہیں، ملے تو نہیں وعدہ تھا آئیں گے، ہم ایمان بھی ان پر لا کر، چلو ایمان تو لائے ان کے آنے سے پہلے ہی ہم نے مان لیا لیکن ساتھ چلنا تھا، نصرت کرنی تھی۔ اب میں تو جا رہا ہوں فرمایا چلے جاؤ، جہاں بھی چلے جاؤ وہاں سے منگانا میرے لئے کوئی مشکل نہیں، جاؤ جاؤ۔ ہاں جناب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ پیچھے دیکھتے ہوئے تشریف لے جاتے ہیں۔

وعدے کی تکمیل

جناب کلیم کے، جناب ذبیح کے، جناب خلیل کے، جناب روح اللہ کے، دیکھتے ہوئے جا رہے ہیں، خداوندا نصرت کیسے ہو گی؟ فرمایا اپنے وعدے پہ پکے رہو، وقت آئے گا اور اچانک وہ وقت آیا جناب آدم تیار ہو جاؤ، جناب نوح تیار ہو جاؤ، ذبیح وخلیل تیار ہو جاؤ کلیم وروح تیار ہو جاؤ خداوندا کیا؟ ہاں وہ وقت آ گیا ہے، تم سے وعدہ تھا وہ آئیں گے تم مان کر ساتھ چلنا، تم چلے آئے

دنیا سے اب وہ آرہے ہیں۔ کھڑے ہو جاؤ آسمانوں پہ انتظار کرو، وہ آرہے ہیں تشریف لا رہے ہیں، آج انتظار کروائی جارہی ہے۔ ہاں جناب اور جاؤ جبرائیل امین میرا وعدہ سچا کرواؤ۔ اب لے کے آؤ یہ سارے ملتے جائیں گے، حضور ﷺ تشریف لاتے ہیں، آتے ہیں یا نہیں آتے؟

جبرائیل جاتے ہیں یا نہیں جاتے؟ (جاتے ہیں)

آقا پھر آتے ہیں یا نہیں آتے؟ (آتے ہیں)

وہ جانا بھی برحق یہ جانا بھی برحق۔ ہر جگہ حاضر ناظر ہونے والا نہ آتا ہے نہ جاتا ہے جبرائیل کا جانا برحق، لے کر آنا برحق، انبیاء کی انتظار برحق، اللہ کا منگوانا برحق۔ جبریل امین جاتے ہیں، آقا کو لے کر آتے ہیں، انبیاء منتظر ہیں، اپنے اپنے پوائنٹ پر، اپنی اپنی جگی پر، اپنی اپنی منزل پر منتظر ہیں۔ حضور وہاں پہنچتے ہیں سلام ہوتا ہے ایمان ہوتا ہے، تسلیم ہوتا ہے، مان لیا مان، سلام کیا، مرحبا کہا۔

انبیاء نے حضور ﷺ کی زیارت کی اور ایمان لے آئے

اللہ مان تو لیا، مان تو ہم پہلے ہیں چکے تھے مل بھی لئے لیکن آقا تو گئے اوپر، ہم تو یہاں سے اوپر نہیں جاسکتے نا......! پہلے آسمان والے دوسرے پہ تو نہیں جائیں گے دوسرے والے تیسرے پر تو نہیں جائیں گے، تیسرے والے چوتھے پہ نہیں، چوتھے والے پانچویں پہ نہیں، ہر کوئی اپنی اپنی جگہ پر کھڑا ہے، مل لئے......

مَرْحَبًا بِابْنِ الصَّالِحِ وَبِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ......

یہ ابن صالح کے ساتھ نبی کہہ کر...... یہی تو ایمان ہے نا۔

جبریل علیہ السلام کو بے وفا کہنا درست نہیں

آقا آگے جارہے ہیں، خداوندا یہ مانا تو ہم نے پہلے ہی تھا اور "رویت" بھی ہوگی دیدار ہو گیا کہ یہ ہیں! نصرت کیسے ہوگی؟ فرمایا انتظار کرو، جس نے دیدار کروالیا وہ نصرت کا موقع بھی دے گا آقا کو اپنی اصلی منزل پہ پہنچنے دو۔ جبرائیل ساتھ ہیں کہیں وہ بھی جا کے رکتے ہیں کہ آگے جانا ہمارے بس کی بات نہیں کیونکہ ہمیں حکم یہیں تک ہے...... نہ کہنا جبرئیل کو بے

وفا، بے وفا وہ ہوتا ہے جو اپنی مرضی سے ٹھہر جائے وہ اللہ کے حکم سے ٹھہرتا ہے وہ بے وفا نہیں اور زوری بھی نہیں آتا وہ بے ادب بھی نہیں۔

حضور ﷺ کی جوتی وہاں پہنچی جہاں کوئی نہ پہنچ سکا

آقا تشریف لے جاتے ہیں، پہنچے، اس مقام پہ جہاں خود کیا پہنچنا......؟ کسی نوری ناری کی نظر بھی نہیں پہنچی پوچھ لوں آقا پہنچ گئے، میں کیا دیکھوں، میں سوچوں، میں کیا دیکھو، دیکھے کون؟ میں تو سوچوں آقا تو پہنچے......

آقا کے صدقے، آقا کے کپڑے پہنچ رہے ہیں......

آقا کا کرتا پہنچ رہا ہے......

آقا کی چادر پہنچ رہی ہے......

آقا کی جوتی مبارک پہنچ رہی ہے......

کیوں؟ اس لئے کہ چٹ گئی ہے حضور کو، "چمٹی پا رہی ہے حضور دے پیراں نوں"

لباسِ رسول پہنچ رہا ہے، وہاں جہاں کوئی نہیں پہنچتا۔

لباسِ رسول ﷺ پر ایک خوبصورت نکتہ

حضور کے صدقے پھر بات آئی ہے لباس رسول کی تو عرض کروں......

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ......

نبوت اپنی جگہ لیکن لباس رسول وہ رسول کے ساتھ ہے پہنچے گا وہاں جہاں رسول پہنچے۔ توجہ یہ لباس، یہ کپڑے جو حضور نے پہن رکھے ہیں وہاں پہنچ رہے ہیں، حضور کے صدقے اور جنھیں قرآن لباس کہتا ہے......

عائشہؓ نبیہ نہیں ہیں......

خدیجہؓ نبیہ نہیں ہیں......

ام حبیبہؓ نبیہ نہیں ہیں......

لیکن قائم پور والو، رہیں گی حضور کے بنگلے میں کیونکہ لباسِ رسول ﷺ ہیں......!

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ......

وہ لباس رسول ہیں، یہ لباس وہاں پہنچا، جہاں پر بلا جھجک کہتا ہوں، جناب خلیل وکلیم نہیں پہنچے۔ ہاں عظمت ان کی اپنی جگہ، یہ طبعا جا رہا ہے۔ اسی طرح مقام نبوت نہیں ملا انہیں۔

عورتوں میں سے کوئی نبیہ نہیں ہے لیکن حضور کی تابعداری میں حضور کو چمٹ کر، حضور کی نسبت سے رہیں گی حضور کے بنگلے میں، وہاں پہنچیں گی جہاں کوئی نہیں پہنچ سکتا......! ہاں کیونکہ لباس رسول ہیں......

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ......

بارگاہِ خداوندی میں لباسِ رسول کا مقام

اور پتا ہے لباس رسالت کا کتنا پاس ہوتا ہے اللہ کو، زلیخا کے دل میں برائی آئی، ارادہ ہوا اور اس جوش میں زلیخا نے کپڑے کو ہاتھ لگایا، پھر وہ کپڑا یوسف کے جسم پہ رہا......؟ جہاں اس کا ہاتھ لگا ہے کپڑا اپھٹ کر زلیخا کے ہاتھ میں ہے......

قَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ ......

کپڑا اپھٹ کر زلیخا کے ہاتھ میں ہے، زلیخا کے دل میں برائی ہے، بُرے ارادے سے اس نے جس کپڑے کو ہاتھ لگایا وہ اب لباس نبوت نہیں بن سکتا۔ پھاڑ دیا گیا، کاٹ دیا گیا، اسی طرح اگر لباس نبوت میں برائی آجائے وہ لباس نبوت نہیں رہتا کٹ جاتا ہے......

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِيْنَ ○

بیبیاں لباس بن کر جناب نوح اور لوط کے ساتھ آتی ہیں، ان میں انکار آتا ہے، کفر آتا ہے، نبوت کی معاصیت، عصیان، گستاخی آتی ہے، اللہ نے کاٹ کر جہنم میں ڈال دیا کٹ جاؤ تمہیں نبوت کا لباس بن کر رہنے کی اجازت نہیں ہے۔ کوئی گنجائش نہیں۔

نبوت کے ساتھ لباس بن کر رہے تو وہی رہے جو پاک اور صاف ہو۔

بارگاہِ خداوندی میں ازواجِ مطہراتؓ کا مقام

تو اگر لباس میں خرابی ہوتی، یا کوئی خرابی والا ہاتھ...... کوئی لباس تک پہنچتا تو وہ لباس کٹ جاتا، جس کو رب نے نہیں کاٹا بلکہ فرمایا:

لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ ......

اب یہ بیبیاں، ان کے بعد تجھے اے پیغمبرؐ اور شادیاں کرنا حلال نہیں۔

اچھا اللہ اب نو (۹) رکھوں ان میں سے کسی کو بدل دوں؟...... نو ہی رہیں، فرمایا:

وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ ......

بدلنے کی بھی اجازت نہیں، یہ لباس بدلنے کی بھی اجازت نہیں، اللہ کو تو اتنا پسند ہے......

وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَکَ

آپ کو کوئی اور پسند بھی آئے پھر بھی اب بدلنے کی اجازت نہیں ہے، کیونکہ میری پسند یہی ہے کہ آپ کے ساتھ یہی مناسب ہے۔

انبیاء کی طرف سے نصرت کے وعدے کی تکمیل

خیر بات آئی، عرض کر دی تو آقا ﷺ آگے تشریف لے جا رہے ہیں انبیاء منتظر ہیں کہ نصرت، یاد ہے کیا؟ نصرت، ساتھ بھی تو چلنا تھا، فرمایا ابھی آئے، تفصیلات نہیں عرض کرتا اور میں کیا عرض کرتا، مجھے کیا معلوم جتنا بھی بتاؤں وہ سمندر سے قطرہ بھی نہیں ہو گا۔ آئے آئے ہاں جناب ساتویں آسمان والے سدرہ پر تو نہیں جا سکتے تھے، پانچویں پر تو جا سکتے ہونا، کیونکہ وہ تو ویسے بھی کراس کر کے آئے ہو، جاؤ یہ ساتویں والے چھٹے والے، پانچویں والے، چوتھے والے، تیسرے والے، دوسرے والے، پہلے آسمان والے...... یہ سارے آسمانوں سے آ رہے ہیں، ساتھ تشریف لا رہے ہیں نصرت یہی ہے نا...... نہیں سمجھے تو جاؤ تبلیغی جماعت میں تمہیں نصرت سمجھ آئے۔ یہ ساتھ سارے انبیاء آ رہے ہیں، نصرت

ہوئی کہ نہ ہوئی......

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ......

یہ نصرت ہو رہی ہے اور جب آقا کا آسمانی سفر پورا ہوتا ہے..... آقا سفر کر رہے ہیں رات اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے..... رات میں حضور اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہیں...... اور رب اس کی قسمیں اٹھا رہا ہے......

وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ......

قسم ہے رات کی جب اس رات میں حبیب چل رہے ہیں۔

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے یہی ترجمہ فرمایا ہے اور جب آسمانی سفر ختم ہو رہا ہے، پہنچتے ہیں بیت المقدس میں۔

مسجدِ اقصیٰ کے دربان کی حسرت

قائم پور والو جاگ رہے ہو......! بہت دیر ہوگئی، بڑے زور لگائے دربان نے آج مسجد کا مین گیٹ بند نہیں ہو رہا، مسجد اقصیٰ کا مرکزی مرکزی دروازہ بند نہیں ہو رہا۔ کہتا ہے کیا ہوا؟ نہ بارش ہوئی نہ کوئی بات، کیسے چھت بیٹھ گئی، کیا ہوا دروازہ کھلا پڑا ہے، ہلتا ہی نہیں یار و تم بھی آؤ ذرا زور لگاؤ کوشش کی نہیں ہو رہا چلا جاتا ہے مستری کے پاس اسے لے آتا ہے بھئی وہ مرکزی دروازہ مسجد کا بند نہیں ہو رہا، مستری آتا ہے دیکھتا ہے، ہاتھ لگاتا ہے تھوڑی سی ٹھک ٹھک کرتا ہے لیکن کہتا ہے اچھا پھر کل دیکھیں گے اب کافی رات ہوگئی ہے کل دیکھیں گے، یہ بھی چلا گیا۔

قائم پور والو......! صبح صبح مسجد اقصیٰ کا وہ خادم، وہ متولی آتا ہے، دیکھوں تو سہی، پھر لے آتا ہوں مستری کو یوں ہاتھ لگایا معمول کے مطابق آرام سے دروازہ بند ہو گیا۔

چیخ نکل گئی، اس کی چیخ نکل گئی، اس متولی عالم کی، اوہ......! کوئی خرابی نہیں تھی، کوئی مسئلہ اور نہیں تھا یہ تو وہی رات تھی جو ہم پہلے سے سنتے آرہے تھے، ایک رات تمامی انبیاء اکٹھے ہوں گے اور اپنے سردار کے پیچھے یہاں نماز پڑھیں گے!

آج تو وہ رات تھی، اے کاش میں دیکھ لیتا......! اے کاش مجھے سارے نبیوں کی زیارت ہو جاتی، لیکن وقت گزر گیا۔

کسی اور نبی کے دل میں امامت کا خیال آ ہی نہیں سکتا

عرض کر رہا تھا دروازہ کھلا ہوا ہے تشریف لائے ہیں اور سارے کے سارے انبیاء کرام ساتھ ہیں، زمین پر پہنچے ہی رات بھی پوری...... رات والا سفر بھی پورا...... یہ صبح صادق طلوع فجر ہو رہا ہے اور جبرائیل موذن کے طور پہ کھڑے ہوتے ہیں، اللہ اکبر، اللہ اکبر...... اللہ کے نام کی بڑائی بیان ہو رہی ہے اور اللہ کی وحدت، اشہد ان لا الہ الا اللہ کے ساتھ جبرائیل امین اعلان کر رہے ہیں اور تمامی انبیاء کی موجودگی میں از آدم تا عیسیٰ، آج نام پکارا جارہا ہے رب العالمین کے ساتھ اشہد ان محمد رسول اللہ، تمامی انبیاء ہیں اشہد ان محمد رسول اللہ...... دیکھو ٹائم بڑھانے کے لئے خواہ مخواہ نہ کہنا، کہ آدم کے دل میں تھا امامت میں کروں گا، نوح کے دل میں تھا امامت میں کروں گا، کچھ سوچو! میرے استاد آجائیں، میرے مرشد آجائیں، میں سوچ سکتا ہوں کہ امامت میں کروں گا، سارے انبیاء جن کی انتظار میں تھے اپنے سردار کو آج دیکھ رہے ہیں۔

"اشھد ان محمدا رسول اللہ" پکار رہے ہیں۔ آقا موجود ہیں کسی کے دل میں آسکتا ہے کہ امامت میں کروں گا، (نہیں) پتا ہے پہلے سے کہ نبوت کی جماعت ہو تو محمد سے آگے کوئی نہیں ہو سکتا، اور صرف امت کی جماعت ہو تو صدیق اکبرؓ سے آگے کوئی نہیں ہو سکتا ہاں، تحفہ ملا تھا نا......! تحفہ کونسا؟ نماز تحفہ جو ملا ہے تو ان ساتھیوں کو بھی ذرا چکھا کے جائیں نا...... پہلی نماز، نماز فجر مؤذن جبرائیل، آقا امام اور سارے انبیاء مقتدی، یہ نماز فجر ہو رہی ہے اور نماز کے بعد الوداع۔ حضور اپنی منزل کی طرف باقی انبیاء اپنی منازل کی طرف......

انتظار تھی تو اسی لئے کہ اب آئیں گے......

الوداع ہے تو اسی لئے کہ اب جائیں گے......

اللہ پاک کے یہاں نہ آنے کی انتظار ہوتی ہے نہ جانے کی انتظار ہوتی ہے۔

مومن کے دل میں اللہ کی محبت شدید ہوتی ہے

میرے دوستو! نبی پاک حضرت مصطفیٰ ﷺ کی منزلت کو اللہ نے ظاہر فرمایا اور یہ قرآن عطا فرمایا، اسی لئے......

لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ○

اسی لئے نازل فرمایا کہ لوگوں کو بیان کر کے کھول کر سناؤ اور جب بول کر سناؤ گے، تم سناؤ اور وہ فکر کریں گے تم یہ ذکر کرو وہ یہ فکر کریں، فکر کر کے سوچ کر مان لیں......

فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ......

"فیومن بہ"...... مان لیں جب مان لیں گے تو پھر ان کا نام مومن ہوگا، جب یہ مومن ہوں گے تو ان کے دل میں اللہ کی محبت ہوگی......

محبت شدید ہو تو اس کا مخالف اچھا نہیں لگتا

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ......

اور جب "اشد حب" ہو بہت زیادہ محبت ہو، عشق تو پھر اسکا مخالف اچھا نہیں لگتا، اس محبوب کا مخالف اچھا نہیں لگتا۔ اس محبوب کا دشمن اچھا نہیں لگتا، تبھی فرمایا......

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا......

بہت سوں کو دیکھو گے، دعویٰ ایمان ہے لیکن پھر کافروں سے پیار ہے۔

میں بتا نہیں رہا بتا رہا ہوں، یہ سورہ المائدہ ہے چھٹا پارہ ہے بالکل آخر ہے چھٹے پارے کی بالکل آخر ہے:

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا......

بات ہے منافقین کی ان میں سے کئیوں کو دیکھو گے کہ کافروں کے ساتھ پیار ہے، دیکھو کافر نہ کہو اگر کافر کہو تو پھر پیار نہ کرو کیوں؟

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ

اگر یہ لوگ مانتے اللہ کو...... والنبی، نبی کو...... وما انزل الیہ جو نبی پر نازل ہوا ہے

قرآن کو...... مانتے تو "ما اتخذوهم اولياء" انہیں دوست نہ بناتے، کن کو؟ "یتولون الذین کفروا"

کافروں سے پیار رکھتے ہیں اگر واقعی ایمان دار ہوتے تو کافروں سے پیار نہ کرتے ، دیکھو یہ قرآن پرانا نہیں ہو گیا، نہ ہو گا۔ قرآن جیسے کل تھا تازہ تازہ ویسے ہی آج ہے، جیسے کل اس کی باتیں کھلی کھلی تھیں ویسے آج بھی کھلی کھلی ہیں، کہ......

يَـآ اَيُّهَـا الَّـذِيْنَ اٰمَـنُوْا لَا تَتَّـخِـذُوْا الْكَـافِـرِيْنَ اَوْلِيَـآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ o

"یا ایھا الذین امنو"...... آپ کو ہے یا کسی اور کو ہے، کیا ہو گیا ہے آپ کو؟ وہ کوئی دوسری قوم ہے؟ کون ہے، کہاں ہے وہ؟ ڈھونڈ کے لاؤ کہیں سے...... "یا ایھا الذین امنوا"، جنہیں قرآن کہتا ہے کہ اے ایمان والو، آپ کو تو نہیں ہے نا...... بولو! کہو ہم نہیں ہیں ایماندار، کہہ دو کتب فقہ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی کہے میں انشاء اللہ مومن ہوں وہ بھی کافر ہے۔ انشاء اللہ تالیق کیوں کرتا ہے یہ یقین سے کہے میں مومن ہوں، کیا کہتے ہو......

"یا ایھا الذین امنوا"، یہ آپ کو ہے کسی اور کو ہے؟ (ہمیں)

لا تتخذو الکافرین اولیاء من دون المومنین...... دیکھو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں سے پیار نہ کرنا، بلکہ:

لَا تَتَّـخِـذُوْا اٰبَـآئَـكُـمْ وَاِخْـوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوْا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ......

اگر ابا بھی...... اخوان، بھائی بھی...... استحبوا الکفر علی الایمان، ایمان سے زیادہ کفر کو پسند کرتے ہیں تو "لا تتخذو ا"...... تو باپ بھی ہو تو اس سے پیار نہ رکھو، بھائی بھی ہو تو اس سے پیار نہ رکھو، دل پہ ہاتھ رکھو، قرآن کہتا ہے؟ آج ہم کیا کہہ رہے ہیں پھر عذاب نہیں آئیں گے تو اور کیا ہو گا؟

میرے دوستو! کھلی بات ہے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اور جب قرآن آ رہا تھا اس وقت جو مومنین تھے قرآن نے بتایا نا......

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ......

تمہاری محبت کے لائق اللہ ہے رسول ہے اور وہ لوگ جو مومن ہیں۔

تو اس وقت جب قرآن آیا کون تھے مومن، (صحابہؓ) بھئی سپاہ صحابہؓ نہ سہی، صحابہؓ کون؟ صحابہؓ! اس وقت مومن کون؟ صحابہؓ!

اللہ نے فرمایا...... انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا ...... تمہاری محبت کے لائق اللہ ہے، رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان لا چکے ہیں۔ جب قرآن نے یہ کہا کہ ایمان لا چکے ہیں تو اس وقت کون تھے وہ (صحابہؓ) یہ ہیں محبت کے لائق تو ہم ان سے محبت کرتے ہیں۔

کافروں سے یارانہ رکھنے والے اپنے ایمان کی خیر منائیں

بولو! الحمدللہ ہم اللہ سے محبت کرتے ہیں...... اللہ کے رسول سے محبت کرتے ہیں اور رسول کے صحابہؓ سے محبت کرتے ہیں، الحمدللہ......! جو اُن سے محبت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں، اور جو اُن سے عداوت رکھتا ہے، ہم اس سے عداوت رکھتے ہیں...... سیدھی بات ہے، کیوں نہ رکھیں؟

فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ○

کیوں نہ رکھیں......

لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ......

جو ان سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں، جو ان سے نفرت رکھتا ہے، ہم اس سے نفرت رکھتے ہیں، بات سمجھ آئی، اگر کوئی اس سے محبت کرے تو ہم کہتے ہیں......

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ

تمہارا بھی اگر ایمان ٹھیک ہوتا تو ان سے پیار نہ ہوتا......

پھر اپنے عقیدے ایمان کی خیر مناؤ، یا توبہ کرو، لالچ میں آ کر یا ڈر کر، (یہ میں نے دو باتیں اپنی طرف سے نہیں کیں)......

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ

تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ......

فرمایا جن کے اندر مرض ہے نا، فی قلوبھم مرض ...... وہ ادھر گھسنے کی کوشش کرتے ہیں ان کے ساتھ پینگیں بڑھاتے ہیں اور کہتے کیا ہیں؟

جب ان سے پوچھو یہ کیا کر رہے ہو؟ نخشیٰ ان تصیبنا دائرہ ......او یار کسی چکر میں پھنس نہ جائیں!......چکر، مصیبت کسی مصیبت میں پھنس نہ جائیں یار خواہ مخواہ ایسے ہی تمہیں کیا ڈر ہے؟ کیا چکر تمہیں پڑے گا؟ تو اب دوسرا بہانہ......قرآن کہتا ہے......

بَشِّرِ الْمُنَافِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا○

منافقین کو بتلا دو کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

میں نے کہا رب العالمین، کون منافق؟ فرمایا......

اَلَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكَافِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ......

جو لوگ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں سے پینگیں بڑھاتے ہیں، پیار کرتے ہیں......

اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ......

(قرآن ہے) یہ ان کے ہاں عزت چاہتے ہیں، یا ڈر یا لالچ، لالچ میں نہیں کہتا نوٹ کی یا ووٹ کی عزت، ہماری عزت ہوگی، ہم جیت جائیں گے نا، یہ بھی ساتھ دیں گے......

اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ......

ان کے ہاں عزت، یہ عزت ہے یا ذلت ہے، توجہ کہ کل تم فتویٰ دو، کافر ہیں لعنتی ہیں، ملعون ہیں متفقہ فیصلے چھاپو، آج ابو بنا کے بٹھاؤ، یہ ذلت اس سے بڑی کوئی ذلت ہوگی؟ ڈوب مرو! ہاں اب تم بھی ادھر ادھر دیکھ رہے ہو، غیروں کو حق کہیں تو پھر بڑے نعرے لگاتے ہو نا، کہنا ہے تو ہر ایک کو کہنا ہے۔

نجفی کو ساتھ رکھنا تھا تو رُشدی کے خلاف جلوس نکالنے کی کیا ضرورت تھی؟

باپ کیوں نہ ہو، جب غلام حسین نجفی جیسے ملعون کو ساتھ رکھنا تھا، تو سلمان رشدی کے خلاف جلوس نکالنے کی کیا ضرورت تھی؟......سلمان رشدی زیادہ گستاخ ہے نجفی سے؟......

(نہیں) ''سٹانک ورسس'' شیطانی آیات'' قول مقبول'' سے، ''جا گیر فدک'' سے، ''سہم مسموم'' سے، ''حقیقت فقہ حنفیہ'' سے، نجفی کی کتابوں سے زیادہ گندی کتاب ہے؟......

اگر وہاں غیرت ایمانی دکھائی تھی تو یہاں بھی دکھانی چاہئے تھی۔

اب ہمیں پتہ چل رہا ہے کہ تمہاری وہ بھی غیرت نہیں تھی، غیرت ہوتی تو یہاں بھی ہوتی، وہ بھی سیاسی چال تھی۔

اپنے اسلاف پہ داغ، دھبے بننے والے اتنے لالچی بنے ہو، بیٹھ کر کہتے ہیں جی ملی یکجہتی کونسل میں تم بھی تو بیٹھے تھے، متحدہ بورڈ میں تم بھی تو بیٹھے تھے...... وہاں اگر ہم نہ بیٹھتے، تو دشمن کے گند کو واضح تو کرتا؟...... عدالت میں پنچائیت میں، فیصلے میں دشمنوں کے سامنے تو بیٹھتا؟...... یہ غیرت ہے، یہ جرأت ہے، عزت ہے اور دشمن کے ساتھ مل کر غیرت ڈبو کر اور ساتھ دوستی ملا لینا یہ بے غیرتی ہے، ذلت ہے......!

بڑا فرق ہے، وہاں بیٹھنے والوں نے ان کے کفر پہ بحث کی تھی، کتابیں پیش کی تھیں، مسائل کھلے تھے اور دشمن کو نیچا دیکھنا پڑا تھا، ذلیل ہونا پڑا تھا۔

وہاں سامنے نہ آنا، سامنے نہ بیٹھنا وہ ذلت تھی اور یہاں ساتھ بیٹھنا ذلت ہے۔

لیکن کیا کیا جائے ''کالا چن جو چڑھیا ئے۔ اج تک کدھیں چن کالا تھیا آئی؟ زور نال آکھو (نہیں)'' بھئی چاند کبھی کالا ہوا تھا (نہیں) سبز (نہیں) آج تک کبھی چاند کالا ہوا؟ اب کالا چاند چڑھا ہے تو یہی باتیں نہیں ہونگیں کیا ہوگا؟ پہلے کالی رات میں سفید نور کی روشنی تھی، نورانی لائنیں تھیں، میں کہا کرتا تھا سیاہ و سفید کو الگ کر دیں گے، کالے پہ سفید دھاریاں ضلالت میں ہدایت کی باتیں، اندھیرے میں نور کی راتیں، اور اب سارا ملک سفید ہے اور یہ چاند کالا چڑھ رہا ہے۔

یہ جو آپ کہہ رہے ہیں اللہ اکبر، یہ بھی اسی وجہ سے لکھا ہوا ہے اور ہم اس لئے مجبور ہیں، میں نے یہ بات مجبوراً کہی ہے کہ اسٹیج پر بکواس ہوتی ہے کہ وہ بھی بیٹھے تھے، وہ بھی بیٹھے تھے، ایک کرو غلطی اور پھر اسے دین کا رنگ دیتے ہو، تمہاری کئی اور بھی باتیں ہیں، لیکن انسان ہے خطا ہوتی ہے، اس کو دین کا رنگ دیتے ہو اور پھر جو صحیح کام کرتے ہیں انہیں برا کر کے پیش

کرتے ہو؟...... یہ نہ کرتے تم ،ٹھیک ہے پہلے بھی تمہاری کئی سیاسی باتیں ہیں ، ہم تمہیں پریشان نہیں کرتے ،لیکن اگر خواہ مخواہ چھیڑو گے تو پھر ہم نہیں چھوڑیں گے۔ کیا کہا جاتا تھا مولوی جائے ووٹ مانگنے کیا کہے گا؟ اسلام لے آئیں گے، دین نافذ ہوگا،قرآن کی تعلیم ہوگی، ہر کفر کا مقابلہ کریں گے، یہی کہا جاتا تھا نا۔

لیکن جب ووٹ برابر ہو مسلمان اور کافر کا،اب چوڑھے چمار کے پاس بھی ووٹ کے لئے جانا ہے مولوی نے تو کیا جا کر کہے، قادیانیوں کے پاس ان کا بھی ووٹ ہے، جانا ہے تو کیا جا کر کہے؟ ہم آپ کی بھی خدمت کریں گے جی۔ انہیں بھی کہیں گے ہم کفر کا مقابلہ کریں گے؟ قرآن نافذ ہوگا دین نافذ ہوگا! تو جب یہ ووٹ برابر ہو رہا تھا تو تم نے احتجاج کیوں نہیں کیا؟...... کیوں نہیں سوچا کہ کل ہمیں کافروں کے پاس بھی بھیک مانگنے جانا پڑے گا...... ان کی خوشامد کرنی پڑے گی......!

اب جا رہے ہو نا گرجاؤں میں ، باڑوں میں ، چوڑھوں چماروں کے پاس، مرزائیوں کے پاس، ہندؤوں کے پاس، سکھوں کے پاس ، کیوں نہیں کل احتجاج کیا؟...... تمہارا فرض بنتا تھا کہ یہ اسلامی دوقومی نظریے کے خلاف پاکستان کے اساسی نظریے کے خلاف یہ بات ہے کہ مسلمان ، کافر کا ووٹ برابر ہو رہا ہے کیوں نہیں تم نے آواز اٹھائی، کیا کوئی خفیہ ڈیلنگ تھی، اتنے بے سمجھ تو نہیں ہو، اتنے بدھو تو نہیں ہو تم نے یہ بات نہیں سمجھی تھی، کیوں نہیں تم نے آواز اٹھائی، میری تو آواز پہ پابندی تھی نا،اور پھر میں آواز اٹھا کر کیا کرتا مجھے ووٹ لینا ہی نہیں ہے۔

کافر کبھی مومن کا خیر خواہ نہیں ہوسکتا

جس ووٹ میں اتنی تمیز نہ ہو کہ عالم اور جاہل کا، صالح اور فاسق کا، اب تو مسلمان اور کافر کا ووٹ برابر ہو اس سے کون سے اسلام کی امید کی جاسکتی ہے۔ ابوجہل کی وجہ سے بلال ؓ کو دور کرنے کی اجازت نہیں ملتی، اپنوں کو دھکے دیتے ہو اور کافروں کو چوڑھوں چماروں کو، ہندؤوں کو سکھوں کو ساتھ ملاتے ہو، یہ ہمارے ووٹر ہیں، یہ ہمارے مخالف ہیں، یاد رکھو مومن کو

مومن سے پیار ہو سکتا ہے، کافر کبھی مومن کا خیر خواہ نہیں ہو سکتا......

هَآ اَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ......

فرمایا تم ان سے پیار کرتے ہو لیکن وہ تمہیں پسند نہیں کرتے، اور کیسے پسند کریں گے جو جناب صدیق اکبرؓ کو پسند نہ کریں وہ تجھے کیا پسند کریں گے؟ جن کو حضور کے صحابہؓ اچھے نہ لگے، جن کو قرآن اچھا نہ لگا، جن کو ختم نبوت اچھی نہ لگے، جن کو رب اچھا نہ لگے، ان کو تم اچھے کیوں لگ رہے ہو آخر؟ اپنے گریبان میں منہ ڈالو! تم ان اچھوں سے اچھے ہو، یا "چندرا چندرے کو گول گھندے" میرے دوستو! یہ دن گزر جائیں گے میں یہ نہ کہوں تو کل میں بھی لوگوں کے سامنے منہ اٹھانے کے قابل نہ رہوں گا، اب یہ تو ہے نا کہ اگر کوئی غلطی کرتا ہے تو دوسرا بھائی اسے کہنے والا بھی ہے کہ تم غلط کر رہے ہو۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین ٥

شانِ مصطفیٰ ﷺ

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم.
تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ کَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ. صدق اللّٰہ العلی العظیم.
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْکِکَ وَبَاقِیَةً بِبَقَاءِ مُلْکِکَ عَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَزِنَةَ عَرْشِکَ لَا مُنْتَهٰی لَهَا دُوْنَ عِلْمِکَ وَکَذَالِکَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی الْمَلٰئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ، اَجْمَعِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

شانِ مصطفیٰ ﷺ

صدر ذی وقار، قابل صد احترام علماء کرام، اہل قلم، اہل دانش اور سپاہِ صحابہؓ کے سرفروش ساتھیو اور کوئٹہ کے غیرت مند، باشعور مسلمانو! اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آج ۶ر جولائی ۱۹۹۹ء، اور ۱۴۲۰ھ کی ۲۱ر ربیع الاول کو ایوب سٹیڈیم کوئٹہ میں یہ عظیم الشان کانفرنس بڑی شان وشوکت سے کامیابی سے ہمکنار ہورہی ہے۔اور اختتامی مراحل میں داخل ہے۔

مجھ سے پہلے علماء کرام تفصیلی بیانات فرما چکے ہیں۔اس کانفرنس کے انعقاد پر میں شیخ الحدیث مولانا عبدالباقی صاحب اور صدر سپاہِ صحابہ بلوچستان مولانا محمود غزنوی صاحب اور سپاہِ صحابہ کوئٹہ اور تمام کارکنانِ سپاہِ صحابہ کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت ان کی سعی مشکور فرمائیں، شرفِ قبولیت سے نوازیں اور اس سے بھی بڑھ کر ہمت و جرأت سے عظمتِ رسالت مآب اور عظمتِ اصحابِ رسولؐ اور احبابِ رسول کیلئے اور نفاذِ نظامِ اسلام، نظامِ خلافت راشدہ کیلئے کام کرنے کی توفیق بخشے۔

ہمارا ہدف ناموسِ صحابہؓ کا تحفظ ہے

اور ساتھ ہی کوئٹہ اور بلوچستان کی انتظامیہ سے بھی گزارش ہے کہ آپ بھی ذرا انصاف سے کام لیا کریں۔باقی بھی پروگرام ہوتے رہتے ہیں، جو خلاف شرع، خلاف غیرت اور خلاف حیا، تہذیب اسلام اور تہذیب پاکستان اور تہذیب بلوچستان کے ہی خلاف، غیرت کے خلاف، حیاء سوز پروگرام بھی ہوتے ہیں اور حکومت وانتظامیہ ان کی سرپرستی کرتی ہے۔

تفصیل میں نہیں جاتا، یہ آپ سب جانتے ہیں اور مختلف پارٹیوں کے پروگرام اپنے اپنے موقف اور کاز کی ترویج کیلئے اور اپنے سیاسی اور قبائلی لیڈروں کی شان وشوکت کے اظہار کیلئے بھی ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن انتظامیہ کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ سپاہ صحابہ کے ساتھ یا اہلِ حق کے ساتھ یہ امتیازی سلوک کیوں ہے کہ پچھلی بار جب میں آیا تھا تو ہمارے جلسے پر شیلنگ اور فائرنگ کر کے ساتھیوں کو زخمی کیا گیا تھا اور گرفتاریاں ہوئی تھیں، آج پھر راستوں میں دیر سے برادر عزیز مجاہد اسلام مولانا امان اللہ صاحب کے یہاں دار العلوم ربانیہ میں پہنچا۔ وہاں آرام کیا۔ صبح صبح آنے کا پروگرام تھا۔ شیخ وہاں پہنچے مولانا عبدالباقی صاحب دامت برکاتہم، اس کے بعد پھر مجھے نظر آیا کہ یہاں کی انتظامیہ سے کشیدگی ہوگئی ہے۔ تو میں حکومت بلوچستان اور کوئٹہ کی انتظامیہ سے خصوصاً یہ کہتا ہوں کہ آپ ہمارا ہدف نہیں، آپ ہمارے حریف نہیں، آپ ہمارے مقابل نہیں، خواہ مخواہ آپ ہمیں تنگ نہ کریں۔

ہمارا ہدف رسالت مآب کی مجلس و محفل اور نسبت پانے والوں کی عزت کا تحفظ اور اہلسنت کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کو روکنا ہے......

سنی افسران ہمارے راستے میں رکاوٹیں کھڑی نہ کریں

ہمارا ہدف مدح اصحاب رسول کو عام کرنا ہے......اور میں سمجھتا ہوں کہ کوئی مسلمان ہمارے اس مشن میں ہمارا مخالف نہیں ہوسکتا۔ اگر آپ بھی مسلمان ہیں اور ہم حسنِ ظن رکھتے ہیں کہ آپ مسلمان ہیں تو آپ کا ایمانی فریضہ بنتا ہے کہ آپ سپاہ صحابہؓ کا ساتھ دیں۔ آپ کی سیاسی پارٹی جو بھی ہو، آپ کی زبان جو بھی ہو، علاقہ جو بھی ہو لیکن کلمہ تو آپ نے مصطفیؐ کا پڑھا ہے......سیدہ عائشہؓ جس طرح ہماری ماں ہے اس طرح تمہاری بھی روحانی ماں ہے...... مصطفیؐ کریم کی عزت وعظمت، ناموس کا تحفظ جس طرح ہمارے اوپر فرض ہے اس طرح تمہارے اوپر بھی فرض ہے۔ اس لئے اگر آپ کا ایمان، آپ کا ضمیر زندہ ہے اور آپ اگر ضمیر کی آواز پر کوئی فیصلہ کرسکتے ہوں تو آپ ہمارا ساتھ دیں۔ اگر آپ کی مصالح اور مجبوریاں ہیں تو ہم آپ پر اصرار نہیں کرتے۔ قیامت میں مصطفیؐ کے سامنے آپ کو خود جواب دینا ہوگا کہ ان کی عزت و

عظمت پر حملے ہوئے جنہوں نے ساری رات رو کر دعائیں کی تھیں، تو اُمت نے کیا کیا ہے؟ وہ آپ خود جواب دیں گے، ہم آپ پر اصرار نہیں کرتے لیکن براہ مہربانی آپ ہمارے راستے میں رکاوٹ نہ بنیں۔ اور آپ دشمنانِ اسلام، دشمنانِ رسولؐ اور دشمنانِ احبابِ رسولؐ کا آلۂ کار نہ بنیں۔ ان کیلئے آپ استعمال نہ ہوں۔ ورنہ یہ جماعت اہل حق کا دامن تھامے ہوئے ہے اور یہ جماعت حق کی خاطر لڑ مرنے کی ایک بہت بڑی تاریخ رکھتی ہے۔ جان اس راہ میں قربان کرنا ان کے لئے آسان ہی نہیں بلکہ سعادت ہے۔

اور پھر ہر کوہِ گراں کو یہ " ھباءً منثورًا بنادیتے ہیں...... ہر سنگِ گراں کو یہ ٹھوکر سے اڑا دیتے ہیں...... ان کی قربانیوں کے سامنے، ان کے قلزم بھرے جذبات کے سامنے حق وصداقت کی مضبوط لہروں کے سامنے تمہارے خس وخاشاک کی تدبیریں نہیں رہ سکتیں۔

بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ اگر غیرت ہو، اسلام ہو، ایمان ہو دل میں، دل زندہ ہو، ضمیر زندہ ہو تو اتنی بات کافی ہے۔ اور نہ ہو تو پھر کہنے کہلانے سے کچھ نہیں ہوتا، وقت ہی فیصلہ سنائے گا کہ ضمیر تھا یا مر چکا تھا۔

ہمیں کسی کے در پر کاسۂ گدائی لے کر جانے کی ضرورت نہیں

بہرحال یہ ماہِ مبارک ربیع الاول ہے اور ربیع الاول مصطفائے کریمؐ کی تشریف آوری کا، ولادت باسعادت کا مہینہ ہے۔ ہر سال ربیع الاول آتا ہے اور مسلمانوں کے ذہن میں یہ تازہ ہوتا ہے کہ ہم لاوارث نہیں ہیں۔ مسلمانو! تم لاوارث نہیں ہو، کاسۂ گدائی لے کر، دامن پھیلا کر تمہیں ہندو، یہودی، عیسائی اور کسی دوسرے کافر کسی ملعون کے دروازے پر جانے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں زندگی کیسے گزاروں، میرا کردار کیسا ہونا چاہئے، میرا فیشن کیسا ہونا چاہئے، میری صورت کیسی ہو، میری سیرت کیسی ہو، کھاؤں کیسے، پیوں کیسے؟

انگریز سے ہمیں یہ سیکھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ میری شکل کیسی ہو......

یہودی سے ہمیں یہ سیکھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہمارے تعلقات کیسے ہوں......

ہندو سے رسومات سیکھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں شادی کیسے کروں؟ ڈھول

بجاؤں تالیاں بجاؤں کیا کروں؟

ہمیں لینن اور اسٹالن کے دروازے پر جا کر بھیک مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔

دنیا کے کسی فرد کے سامنے دامن پھیلانے کی، کاسۂ گدائی لے کر جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، کیوں؟ کہ یہ ربیع الاول شریف آ کر ہمیں بتلاتا ہے کہ آپ کے لئے پیشوا اور آپ کیلئے آئیڈیل اور آپ کے لئے نمونہ تو وہ ذاتِ کریمؐ ہے کہ جسے رب نے والضحی کہا......!

پیغمبر ﷺ کے معجزات کی نوعیت باقی انبیاء کے معجزات سے مختلف ہے

اللہ رب العالمین نے مصطفائے کریمؐ سے پہلے تمامی انبیاء کرام علیہم السلام کو بہت کچھ نوازا، معجزات دیئے، دلائل دیئے، بینات دیئے، کمالات دیئے، حسن و جمال دیا۔ اپنے اپنے حصے کی فضیلتیں، رفعتیں، منزلتیں، شان و شوکت عطا فرمائی لیکن جب آقا کی باری آئی تو رب العالمین نے سمیٹ کر جو کچھ دینا تھا وہ سب کچھ دے دیا۔ پیچھے بچا کے نہیں رکھا۔ مکارم الاخلاق دیئے، رفعتیں، منزلتیں رب نے دیں۔ پہلے انبیاء کرام کو بہت کچھ دیا لیکن آقا کو سب کچھ دیا۔ پہلے انبیاء کرام کو مصطفائے کریمؐ سے پہلے انبیاء کرام کو اگر رب نے تجلی طور پہ دکھائی اور کبھی بطنِ ہود میں دکھائی تو مصطفیؐ کو تجلی اللہ نے عرشِ عظیم سے آگے دکھائی اور ظاہر ہے کہ......

طورِ سینا اور ہے عرشِ معلّٰی اور ہے۔ خود ہی جانا اور ہے اس کا بلانا اور ہے۔ اور اگر پہلے نبی نے پتھر کو لاٹھی ماری اس سے پانی نکلا، پتھر سے پانی نکلا تو مصطفیؐ کا معجزہ تھا کہ چاند سے پانی نکلا۔ پتھر کے پانی پلانے میں اور چاند کے پانی پلانے میں فرق ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ......

سارے رسول شان والے ہیں...... سارے رسول شان والے ہیں...... لیکن مصطفیؐ کی بات اور ہے۔ اگر پہلے نبی ہیں اور ان کے اشارے پر مردہ انسان اٹھ کر کلام کرتا ہے تو

میرے نبیؐ کے اشارے پر پتھر بول پڑتے ہیں...... مردہ انسان نے پھر زندہ ہونا ہے اس نے پھر بات کرنی ہے، مردہ انسان کا اٹھ کر بات کرنا یہ اور ہے لیکن پتھر کا بولنا یہ کچھ اور ہے......!

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ......

مصطفائے کریمؐ کے امتیوں کے اعزازات

توجہ! مصطفائے کریمؐ سے پہلے اگر نبی خود قیادت کرتا ہے اور نبی جاتا ہے، نبی لاٹھی مارتا ہے تو وہ بحر، وہ دریا، وہ سمندر سوکھ کر اس میں روڈ بن جاتا ہے، لیکن مصطفیٰؐ خود قیادت نہیں کر رہے، مصطفیٰؐ کی مجلس میں بیٹھنے والے جب دریا پر پہنچتے ہیں تو وہ دریا پہ گھوڑے دوڑا دیتے ہیں اور دریا ان کیلئے روڈ بن جاتا ہے......

نبی قیادت کرے وہ اور بات ہے لیکن نبی کی محبت والے چلیں پھر بھی وہی کام بنے یہ کچھ اور بات ہے......!!

مصطفائے کریمؐ سے پہلے اگر حسن و جمال ملا، حسن کو دیکھتے دیکھتے انگلیاں کاٹ ڈالیں پتہ نہ چلا، تو یہاں حسن و جمال کو دیکھتے دیکھتے بچے بھی ذبح کروا دیئے خود بھی اپنی گردنیں کٹوا دیں پتہ نہ چلا......

ہاں انگلیاں کاٹنا کچھ اور بات ہے لیکن اپنی گردن کٹوا دینا کچھ اور بات ہے......

مصطفائے کریمؐ سے پہلے اگر نبی خود جاتا ہے، نبی آگ میں پڑتا ہے اور آگ نہیں بجھتی لیکن نبی کو کچھ نہیں ہوتا یہ نبوت کا کمال ہے، قدرت کا کمال ہے، شان ہے، عزت ہے، عظمت ہے کہ نبی بھڑکتی ہوئی دہکتی ہوئی آگ میں جاتا ہے لیکن نبی کو کچھ نہیں ہوتا۔ لیکن! یہاں جب نبوت کے وزیر حضرت فاروق اعظم ﷜ کو خبر پہنچتی ہے کہ قبلہ ادھر سے آگ لگی ہے بڑی تیزی سے پھیلتی جارہی ہے اور حضرت فاروق اعظم ﷜ خود نہیں جاتے، فرماتے ہیں یہ میری چادر لے جاؤ وہاں جا کر پھینک دو آگ کے سامنے۔ چادر پھینک دی جاتی ہے فوراً آگ بجھ جاتی ہے۔ وہاں آگ نہیں بجھی تھی یہاں آگ بجھی ہے۔ وہاں تو خود نبوت کا اثر تھا یہاں

دت کی محبت کی چادر کا اثر تھا۔

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ کَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ......

میرے دوستو! اختصار کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ وہاں بھی ساتھی ملے یہاں بھی ساتھی ملے۔ وہاں وہ ساتھی تھے کہ جب کہا گیا آؤ جہاد پہ چلیں تو کہنے لگے:

اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ......

آپ جائیں، رب کو ساتھ لے جائیں آپ جہاد کریں جب فتح ہو جائے گی تو ہم آ جائیں گے۔

اور یہاں وہ ساتھی ملے کہ آگے سے آتے ہیں پوچھا جاتا ہے نبی سے آگے کیوں ڑھتے ہو؟ ان سے آگے کوئی نبی نہیں بڑھتا، فرمایا وہ بڑھنا اور ہے یہ بڑھنا اور ہے۔ ہم اس لئے بڑھتے ہیں کہ اگر کوئی دشمن آگے سے حملہ کرتا ہے تو وہ حملہ ہمارے اوپر ہو مصطفیٰؐ پر نہ ہو!

ساتھی وہ بھی ہیں ساتھی یہ بھی ہیں لیکن میرے دوستو اُن ساتھیوں میں اور اِن ساتھیوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

پہلے بھی نبی ہیں، نبوت کے ہاتھ میں لاٹھی ہے۔ فرمایا جا رہا ہے:

القها یا موسٰی...... اس کو پھینک دیجئے......

اور جب نبی لاٹھی کو پھینکتا ہے وہ لاٹھی سانپ بن جاتی ہے۔ سانپ بنا معجزہ ملا، لیکن ایسا کمال ملا لاٹھی میں کہ صاحبِ کمال ڈر کر بھاگتا ہے "ولّٰی مدبرًا ولم یعقب" ...... بات سمجھ آ رہی ہے؟ نبی نے لاٹھی پھینکی لاٹھی سانپ بن گئی اور معجزہ مل گیا لیکن صاحبِ معجزہ ڈر کر نکلنے لگا ہے۔ اور رب کو روکنا پڑتا ہے کہ "یا موسٰی اقبل ولا تخف"...... نہ ڈر اے موسیٰ متوجہ ہو......

لیکن مصطفیٰ ﷺ کی مجلس میں بیٹھنے والے جب جنگل میں بیٹھتے ہیں، جنگل کے جانوروں درندوں کو مخاطب ہو کر کہتے ہیں، اے جنگل کے جانورو نکل جاؤ جنگل سے، ہم نے یہاں رات گزارنی ہے۔ تمام جانور جنگل خالی کر دیتے ہیں۔

وہاں نبی اپنے ہی معجزہ کے سانپ کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں اور یہاں نبی کے ساتھی جنگل کے جانوروں کو بلاخوف وخطر مخاطب ہو کر جنگل سے نکلنے کا کہتے ہیں۔ اس لئے یہاں تو نبوت کی صحبت کا اثر تھا۔

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ کَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ......

مصطفیٰ ﷺ کو تمام انبیاء کرامؑ کی امامت کا شرف ملا

میرے دوستو! اسی لئے میں عرض کر رہا تھا کہ جو پہلے نبی آئے تھے جو کچھ ان کو دینا تھا وہ سب دے کر سید الانبیاء کو بھیج دیا، خاتم الانبیاء کو بھیج دیا۔ اب میری طرف سے کوئی نہیں آئے گا۔ اب اگر کوئی کہے کہ میں نبی بن کر آیا ہوں تو وہ میرا نہیں ہوگا...... اب اگر کوئی آئے اور کہے کہ میں بھی نبی ہوں تو وہ نبی نہیں ہوگا وہ رحمان کا نہیں ہوگا شیطان کا ہوگا...... فرمایا کہ میں نے مصطفیٰؐ کو خاتم النبیین بنا دیا، اور جو کچھ دینا تھا سب کچھ دے دیا۔ اور پوری لائن نہیں بلکہ پوری لائنیں، پوری صفیں، پوری قطاریں، جماعتیں ہوں گی اور مصطفیٰؐ اُن سب کے امام ہوں گے۔

جب انبیاء اکٹھے ہوتے ہیں، جب آئمہ اکٹھے ہوتے ہیں، کائنات کے امامؑ، کائنات کے پیشوا، اللہ کے رسول، اللہ کے نبی سارے جمع ہوتے ہیں، سب موجود ہیں، آدم تا عیسیٰ (علیہما السلام) تمامی انبیاء موجود ہیں اور آقا تشریف لے جاتے ہیں۔ آقا وہاں پہنچتے ہیں اور سب کے سب موجود ہیں۔ اس وقت اپنی مرضی سے نہیں اب فیصلہ رب کرتا ہے کہ ان سب میں سیادت کس کے حصے میں آئے گی، اور فیصلہ تو پہلے سے ہو چکا تھا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں کو انتظار تھی کہ امامت میں کروں گا، فلاں کو انتظار تھی کہ امامت میں کروں گا، فلاں کو انتظار تھی کہ امامت میں کروں گا...... میں نے کہا، جناب! غلط ہے۔ کسی کو انتظار نہیں تھی۔ کیونکہ وہ سب آئے جو حضور کے استقبال میں تھے۔ انہیں انتظار کیسی تھی؟ آئے حضور کے استقبال کیلئے تھے تو یہ کیسے سمجھ رہے تھے کہ اُن کے ہوتے ہوئے آگے ہم جائیں گے۔ کسی کا ارادہ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

بہر حال! میں عرض کر رہا تھا کہ شان کا اظہار ہوا تو تمام پہنچ گئے۔ اور جبرئیل امین اقامت کہتے ہوئے مصطفیٰ ﷺ کو آگے کرتے ہیں کہ محبوب آپ آگے ہو جائیے، آپ کے ہوتے ہوئے کوئی اور آگے بڑھ سکتا نہیں۔ کیونکہ اُن کے پاس تو بہت کچھ ہے لیکن آپ کے پاس سب کچھ ہے۔

باقی سب علم نبوت کے عالم ہیں، لیکن آپ تو اُن سب سے اعلم ہیں......

باقی سب حسین ہیں لیکن آپ تو احسن ہیں......

باقی سب جمیل ہیں لیکن آپ تو اجمل ہیں......

باقی سب شریف ہیں لیکن آپ تو اُن سب سے اشرف ہیں......

باقی سب کامل ہیں لیکن آپ اُن سب سے اَکمل ہیں......

اللہ نے اپنے محبوب کو احمد اور محمد بنایا

محبوب! آپ کے ہوتے ہوئے کوئی آگے بڑھ نہیں سکتا۔ کیونکہ آپ کو رب نے محمدؐ بنایا ہے اور آپ کو رب نے احمد بنایا ہے۔ احمد کا معنی ہے سب سے زیادہ تعریف کرنے والا۔

باقی سب حامد ہیں لیکن آپ اُن سب میں احمد ہیں۔

سب نے حمد کی ہے لیکن مخلوق میں حمد کا جتنا حق ادا ہو سکتا تھا وہ سب سے زیادہ آپ نے کیا۔

باقی تو سب حامد ہیں لیکن آپ تو احمد ہیں۔

اور آپ کو اللہ نے محمد بنایا ہے۔ باقیوں کی تعریف ہوتی رہتی ہے اپنی اُمت تعریف کرتی ہے، کوئی کوئی حصہ تعریف کرتا ہے، کوئی علاقہ تعریف کرتا ہے، لیکن محبوب! آپ کو رب نے محمد بنایا ہے آپ کی تعریف سب کرتے ہیں، بلکہ خود رب کرتے ہیں۔

سابقہ انبیاءؑ نے حضور ﷺ اور آپ کی جماعت کی شناخت بتلائی

نبی آئے لیکن پہلے اُن کا اجلاس بُلا کر رب نے فرمایا تھا کہ میں تمہیں بھیجوں گا اور تم سب کے بعد تمہارے سردار کو اپنے محبوب کو بھیجوں گا۔ اور جب رب نے اُن کے سامنے

تعریف کردی تو پھر آنے والے ہر نبی نے اپنی اُمت کو آپ کی خوشخبری دی۔ اور آپ کی شناخت بتلائی تھی نہ صرف آپ کی بلکہ آپ کی جماعت کی بھی۔

نہ صرف آپ کی بلکہ آپ کے شاگردوں کی، نہ صرف آپ کی بلکہ آپ کے غلاموں کی......

مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ......

نہ صرف آپ کی بلکہ آپ کے ساتھ ساتھ آپ کی محفل اور مجلس کی علامتیں، آپ کے وزیروں کی علامتیں بھی اُن انبیاء نے پہلے سے بیان کی ہیں۔ تو محبوب باقیوں کی تعریف بھی ہوتی ہے لیکن آپ کی تعریف سب کرتے ہیں بلکہ خود رب کرتا ہے۔

آپ احمد بھی ہیں، آپ محمد بھی ہیں۔ محمد کا ایک معنی تو یہ ہے نا محمود بھی ہوتا ہے محمد بھی ہوتا ہے۔ محمود کا معنی بھی یہی ہے، سبھوں کا تعریف کیا ہوا۔ جس کی لوگ تعریف کریں لیکن محمد محمود سے زیادہ ہے۔ کیونکہ حمد سے تحمید میں مبالغہ ہے۔ حمد سے تحمید میں فضل ہے، فضیلت ہے۔ معنی زیادہ بنتا ہے۔ محمود تو ہیں ہی ساتھ محمد بھی ہیں۔ آپ کی تعریف زیادہ ہوتی ہے۔

حضور ﷺ کی تعریف میں دشمنوں نے بھی کتابیں لکھیں

کائنات میں بڑے بڑے لیڈر گزرے، بڑے بڑے پیشوا گزرے، بڑے بڑے امام گزرے، بڑے بڑے لوگوں کے آئیڈیل گزرے حتیٰ کہ نبی گزرے، اللہ کے رسول گزرے، اللہ کے پیغمبر گزرے لیکن ساری کائنات پہ آپ نظر دوڑا لیجئے۔ سپر پاور بھی بنے ہیں، کئی قوتیں، کئی مذاہب سپر پاور بھی بنے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود کائنات میں کسی لیڈر کسی آئیڈیل کسی امام کسی رہبر، کسی پیشوا حتیٰ کہ کسی نبی اور کسی رسول کی اتنی تعریف نہیں لکھی گئی...... اُس کے کردار، اُس کی سیرت پہ اتنی کتابیں نہیں لکھی گئیں جتنی آج تک مصطفائے کریمؐ کی شان میں لکھی گئی ہیں۔ نہ صرف اپنوں نے لکھی ہیں بلکہ غیروں نے بھی لکھی ہیں...... نہ صرف اپنوں نے لکھی ہیں بلکہ اغیار نے لکھی ہیں۔

مصطفیؐ کی شان پر کتابیں عیسائیوں نے لکھیں...... یہودیوں نے لکھیں......

ہندوؤں نے لکھی ہیں...... سکھوں نے لکھی ہیں...... اپنے تو سب مانتے ہیں ما شهدلتم اعداء هم......

دوستو! میں عرض کر رہا تھا کہ ایک تو یہ کہ آپ محمد ہیں آپ کی بڑی تعریف اللہ نے کروائی ہے، ساری کائنات آپ کی تعریف کر رہی ہے۔ انسان تو کرتے ہی ہیں، آپ کی محبت کا اظہار انسان تو کرتے ہی ہیں......

آپ کے عشق میں تو کھجور کا تنا بھی روتا ہے......
آپ کی اطاعت تو پتھر بھی کرتے ہیں......
آپ کو سلام تو درخت بھی کرتے ہیں......

اسم محمد کی جامعیت

اور محمد کا ایک معنی "الذی اجتمعت فیه خصالاً محمودًا" ...... کہ جس میں تمام خصال محمودہ، اچھی صفات جمع ہو جائیں اُسے محمد کہا جائے گا۔ نہ صرف جمع ہوں بلکہ حدِ انتہا۔ نہ صرف جمع ہوں بلکہ حدِ کمال تک جمع ہوں۔ یعنی سارے صادقین سے زیادہ سچا ہو...... سارے عادلین سے زیادہ عادل ہو...... سارے سخیوں سے زیادہ سخی ہو...... سارے بہادروں سے بڑا بہادر ہو...... تمام صفات محمودہ اعلیٰ درجے پر حدِ کمال تک جس ذات میں جمع ہوں اب اُس کے نام کتنے ہوں گے؟...... جتنی صفات ہوں گی اُتنے نام ہوں گے! وہ صادقین میں اَصدق بھی ہو...... وہ عادلوں میں اَعدل بھی ہو...... وہ سخیوں میں اسخیٰ بھی ہو...... اور وہ شجاعوں میں اَشجع بھی ہو...... وہ حسینوں میں اَحسن بھی ہو...... وہ جمیلوں میں اَجمل بھی ہو...... وہ علماء میں اَعلم بھی ہو...... وہ عاملین میں اَعمل بھی ہو...... وہ حکیموں میں اَحکم بھی ہو...... ساری صفات آپ اکٹھے کرتے جائیں ان سب میں اُن سب کا بادشاہ ہو، شجاعت میں بہادروں کا بادشاہ ہو...... قیادت میں قائدین کا بادشاہ ہو...... امامت میں آئمہ کا بادشاہ ہو...... اور سخاوت میں سخیوں کا بادشاہ ہو...... ساری کائنات میں جتنی صفات کمال ہیں اُن سب میں وہ آگے ہو اُن سب میں وہ تمام لوگوں سے برتر و بالا ہو اُن سب کا رہبر اور سب سے اعلیٰ ہو جب اتنے نام

اکٹھے ہو جائیں اس ہستی کے نام اُتنے بنیں اور ایسا نام اگر تلاش کیا جائے کہ اس میں یہ ساری صفات آ جائیں، اُس میں اِن ساری صفات کا لحاظ ہو تو پھر وہ نام محمد بنے گا!!

انبیاء میں حضور ﷺ اور امتیوں میں ابوبکرؓ سے آگے کوئی نہیں بڑھ سکتا

اس لئے محبوب کو اللہ نے محمد بنایا، محبوب کا نام محمد رکھوایا اور حضور ﷺ کے نام پر کائنات میں کسی کا نام نہیں رکھا گیا۔ کیسے رکھا جاتا، کہ محبوب جیسا کوئی پہلے پیدا ہی نہیں کیا گیا۔ میرے نبی سے پہلے بھی اللہ نے بہت کچھ دیا، لیکن محبوب آئے تو سب کچھ دیا۔ عرض کیا میں نے، کہ محبوب موجود ہو تو محبوب کے ہوتے ہوئے کوئی آگے نہیں بڑھ سکتا۔ یہ ایک مقام تھا کہ کھڑے کون ہیں؟...... کھڑے سارے نبی ہیں اور جب سارے نبی نہیں بلکہ امت کے سارے اعلیٰ افراد موجود ہوں، جب جماعت نبیوں کی ہو تو محمد مصطفیٰ ﷺ سے آگے کوئی بڑھ نہیں سکتا اور جب حضور مصلّٰی چھوڑ کے اور جماعت صرف امت کی چھوڑ کے جاتے ہیں تو پھر صدیقؓ سے آگے کوئی نہیں بڑھ سکتا۔ آقا ﷺ نے فرمایا:

ما ینبغی لقوم فیه ابابکر ان یؤمهم غیرهٔ ......

ابوبکرؓ کے ہوتے ہوئے کوئی آگے نہیں بڑھ سکتا۔

تو میرے دوستو! محبوب نبی مصطفائے کریم کو اللہ نے اتنی شان دے کر، عزت دے کر، عظمت دے کر، مکارم الاخلاق کی تکمیل کیلئے بھیجا کہ محبوب کے بعد اب کسی کے لئے کچھ بچا کے نہیں رکھا۔ جب محبوب کو سب کچھ دے کر بھیجا۔

اب جس کو سیکھنا ہے وہ محبوب سے سیکھے۔

جس کو عمل کرنا ہے وہ محبوب سے تربیت حاصل کرے۔

جس کو جنت جانا ہے وہ محبوب کی اتباع واطاعت کرے۔

حضور ﷺ کا لقب نور بھی ہے

اب یہ سلسلہ قیامت تک کیلئے نبی بھیجنے کا بند کر دیا گیا تو اب بات آئی کہ یہ پیغام، یہ پروگرام محفوظ بھی تو رہے نا۔ یہ تعلیم یہ شریعت جو محبوب لائے ہیں قیامت تک محفوظ بھی تو رہے

نا۔محبوب کے آنے سے ایک مرتبہ اُجالا تو ہو گیا لیکن اب یہ اُجالا باقی بھی تو رہے نا۔اُجالا تو ہو گیا، سورج نکل آئے تو اُجالا ہے۔ سورج غروب ہو جائے تو اندھیرا ہے۔ تو محبوب آ گئے، آفتاب نبوت آ گئے، روشنی ہو گئی، محبوب آئے اُجالا بن کے آئے لیکن اب یہ اُجالا باقی بھی تو رہے نا! جو بعد میں کسی نبی کو آنا نہیں۔ اُجالے کو روشنی کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟......نور کہتے ہیں۔محبوب کو اُجالا مانتے ہیں، روشنی مانتے ہیں، محبوب کو اُجالا محبوب کو روشنی یہ تو سب مانتے ہیں۔اب یہ کہنا کہ جی فلاں نور نہیں مانتا،فلاں نور نہیں مانتا،فلاں نور نہیں مانتا یہ سوائے شیطنت کے سوائے فریب کے سوائے فتنہ بازی کے اور کچھ نہیں ہے۔ کیونکہ محبوب کا لقب نور ہے۔ اگر انسانیت کا کوئی انکار کرے وہ تو کرے گا قرآن کا انکار، قرآن کا انکار تو اپنی جگہ پر وہ تو مصطفیٰؐ کی شان کا انکار کرے گا۔ کیونکہ یہ لقب ہے محبوب کا لقب نور بھی ہے، سراج منیر بھی ہے۔

جیسے لقب سیف اللہ ہے کہ خالدؓ کو اللہ کی تلوار کہا گیا......

حمزہؓ کو اسد اللہ کہا گیا......

آپ حضرت علیؓ کو شیر خدا کہتے ہیں......

جیسے بچے کو پیار سے چاند کہتے ہیں، محبوب نے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو "هُمَا رِيْحَانَتَاىَ فِى الْجَنَّةِ" فرمایا ہے......

محبوب کریمؐ نے یہ تشبیہات دیں کہ حضرت حمزہؓ شیر ہیں، محبوب نے تشبیہ دی کہ خالدؓ تلوار ہے، محبوب نے تشبیہ دی کہ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ یہ میرے پھول ہیں۔ اور اللہ نے تشبیہ دی کہ محبوب محمد مصطفیٰؐ یہ سراج ہیں، چراغ ہیں، یہ سارے القاب ہیں۔

تعریف اور توہین کا فرق

آپ کہتے ہیں کہ فلاں مولوی صاحب تلوار بے نیام ہیں، فلاں تو تلوار ہیں۔ یہ بچہ میرا پھول ہے، یہ محبوب میرا لعل ہے، یہ ساری تشبیہات ہوتی ہیں القاب ہوتے ہیں اور اس سے مقصود تعریف ہوتی ہے لیکن اصل ساتھ ہو اور یہ لقب ہو تب تو تعریف ہے۔

ہے انسان لیکن شجاعت میں شیر ہے، لقب شیر ہے یہ تو تعریف ہے۔

اگر کہا جائے انسان نہیں یہ جانور ہے، شیر ہے پھر تو توہین ہے......

اگر کہا جائے ہے تو انسان لیکن تیزی میں تلوار ہے، یہ تو تعریف ہے......

لیکن اگر کہا جائے یہ انسان نہیں لوہے کی تلوار ہے یہ تو توہین ہے......

اگر کہا جائے یہ انسان ہے لطافت میں پھول ہے، لقب پھول ہے یہ تو تعریف ہے......

لیکن کہا جائے انسان نہیں ہے پھول ہے پھر تو چار آنے کا ہے، پھر تو توہین ہے۔

اسی طرح اگر کہا جائے کہ ہے تو انسان لیکن روشنی میں راستہ دکھانے میں چراغ ہے، یہ سورج ہے، آفتاب ہے یہ تو تعریف ہے لیکن اگر کہا جائے انسان نہیں چراغ ہے یہ تو توہین ہے۔

اگر انسان ذات مان کر لقب آپ ساتھ مانیں گے یہ تعریف ہوگی اور انسانیت کا انکار کریں گے تو یہی لقب توہین ہوگا۔

انسان مان کے شیر کہیں گے یہ تعریف ہوگی، انسانیت کا انکار کر کے شیر کہیں گے یہی توہین ہوگی۔

اگر آپ انسان مان کر لقب تلوار کہیں گے تو یہ تعریف ہوگی اگر انسانیت کا انکار کریں گے یہی تلوار کہنا توہین ہوگی۔

اگر آپ انسان مان کر لطافت میں لقب پھول مانیں گے یہ تعریف ہوگی، اگر آپ انسانیت کا انکار کریں گے یہی پھول کہنا توہین ہوگی۔ اسی طرح آپ جب انسان مان کر نور کہیں گے تو لقب نور کہیں گے روشنی کہیں گے، اُجالا کہیں گے تو یہ تعریف ہوگی۔ اگر آپ انسانیت کا انکار کریں گے یہی نور کہنا توہین ہوگی۔ اگر تعریف کی بات ہے محبوب کا لقب نور ہے ،تو صرف نور نہیں میں تو کہتا ہوں کہ محبوب منیر ہیں، سراج منیر ہیں۔ اللہ نے فرمایا سراج منیر ہیں یعنی خود تو نور ہیں جو آ کے تعلق جوڑتا ہے وہ بھی اُجالا بن جاتا ہے۔

محبوب کو اللہ نے سراج وھاج بنایا ہے

محبوب نور ہیں بلکہ منیر ہیں۔ جو آتا ہے وہ بھی روشنی بن جاتا ہے۔ آنے والا صداقت میں اعلیٰ، آنے والا عدالت میں اعلیٰ، آنے والا سخاوت میں اعلیٰ، آنے والا شجاعت

میں اعلیٰ، آنے والا دیانت میں اعلیٰ، آنے والا عبادت میں اعلیٰ، آنے والا حیا میں اعلیٰ، آنے والا غیرت میں اعلیٰ، بہادری میں اعلیٰ، آنے والا علم میں اعلیٰ، آنے والا حلم میں اعلیٰ، جو آتا ہے روشنی بنتا جاتا ہے۔ کسی کی روشنی پر آپ کو شہادت کی قندیلیں نظر آتی ہیں، کسی روشنی پر آپ کو چمکتی ہوئی عدالت نظر آتی ہے، کہیں صداقت اعلیٰ درجے کی نظر آتی ہے۔ مصطفیٰ چراغ ہیں تو جو بجھا ہوا چراغ آ کر ملا وہ بھی روشن ہوا، اس سے بھی راستے نظر آئے۔ مصطفیٰ کو اللہ نے سراج وہاج، سراجِ منیر، آفتابِ ہدایت بنا کر بھیجا۔

حضور ﷺ سے قیامت تک ہدایت کے چراغ جلتے رہیں گے

نور النجوم مستفاد من نور الشمس ......

ستارے جیسے سورج سے شعاعیں لیتے ہیں، سورج سے روشنی لیتے ہیں، اگر اللہ نے فرمایا کہ محبوب نورِ ہدایت ہیں، اللہ نے فرمایا محبوب ہدایت کے آفتاب ہیں تو محبوب نے فرمایا یہ ستارے میرے صحابہؓ ہیں۔ یہ (آنحضرتؐ) چراغ ہیں ان سے ملنے والے سارے چراغ روشن ہوئے؟...... سارے نہیں وہ چراغ روشن ہوگا جس میں فتیلا بھی ہو، تیل بھی ہو اگر فتیلا نہ ہو تیل نہ ہو وہ چراغ جلے تو مزید منہ کالا ہوگا۔ اس کی قسمت میں ہدایت ہو، دل میں تڑپ ہو، پھر تو روشن ہوتا ہے۔ پھر تو صدیق اکبرؓ بھی بنتا ہے...... فاروق اعظمؓ بھی بنتا ہے...... ذی النورینؓ بھی بنتا ہے...... حیدر کرارؓ بھی بنتا ہے...... اور اگر فتیلا اور تیل نہیں، تڑپ بھی نہیں، ہدایت قسمت میں بھی نہیں تو پھر ابوجہل جیسا منہ کالا بنتا ہے۔ اور پھر فتیلا اور تیل والا چراغ مل گیا، روشن ہو گیا اُس سے جو ملے وہ بھی روشن...... اس سے جو ملے وہ بھی روشن...... اس سے جو ملے وہ بھی روشن...... اس سے جو ملے وہ بھی روشن...... اس سے جو ملے وہ بھی روشن...... اس سے جو ملے وہ بھی روشن...... اب چلتا جائے یہ سلسلہ الیٰ مالا نہایۃ، چلو جہاں تک جانا ہے چلا جا قیامت تک چراغ سے چراغ تعلق جڑتا جائے گا روشنی پہنچتی جائے گی۔

حضور ﷺ کی روشنی آج بھی موجود ہے

یہی تو وجہ ہے آج تک روشنی پہنچی ہے اور جو قرآن اُس وقت ملا آج بھی موجود......

اس وقت کلمہ ملا آج بھی موجود......

اس وقت اذان ملی آج بھی موجود......

اُس وقت نماز ملی آج بھی موجود......

اس وقت حج ملا آج بھی موجود......

اس وقت زکوٰۃ ملی آج بھی موجود......

اُس وقت جہاد ملا آج بھی موجود......

اس وقت حیا ملی آج بھی موجود......

اس وقت صداقت سکھائی آج بھی موجود......

اس وقت عدالت سکھائی آج بھی موجود......

اس وقت سخاوت سکھائی آج بھی موجود......

اس وقت شجاعت سکھائی آج بھی موجود......

اس وقت عبادت سکھائی آج بھی موجود......

اس وقت عیادت سکھائی آج بھی موجود......

اس وقت ریاضت سکھائی آج بھی موجود......

اُس وقت حیا سکھلائی آج بھی موجود......

اس وقت عدل ملا آج بھی موجود......

اس وقت علم ملا آج بھی موجود......

اس وقت فیض ملا آج بھی موجود......

جہاں تک نسبت جائے گی سلسلہ چلتا جائے گا...... کنکشن ملتا جائے گا۔ آج بھی جس کا مصطفیٰ ﷺ سے کنکشن ملا ہے وہ نور ہے...... آج بھی وہ لمعہ اُجالا ہے جہاں پہنچتا ہے وہاں سے گمراہی کا اندھیرا چھٹ جاتا ہے اور ہدایت ہو جاتی ہے۔ جنت کے راستے نظر آجاتے ہیں۔

سر بکف سر بلند...... دیوبند دیوبند

(اس کا معنی یہی ہے کہ دیوبندی وہ ہوتا ہے جو ہتھکڑی کے سامنے ہتھیار پھینک

دے؟...... سربکف سربلند کا معنی یہی ہے کہ دیوبندی وہ ہوتا ہے جو کہے کہ یار بات تو صحیح ہے لیکن...... کیا یہی معنی ہے؟ نہیں نہیں! نہ نہ، کائنات نے دیکھا ہے، تاریخ گواہ ہے کہ یہاں ہتھکڑی، بیڑی، کوڑے، گولی، قتل، سزا، قید و بند، کچھ بھی حق وصداقت کے اعلان سے نہیں روک سکتا۔ نہیں روک سکتا، نہیں روک سکتا۔

منافق، صحابہ کرامؓ سے جلتا ہے

اور اگر کوئی اندر میں دوسری بات رکھنے والا، اندر میں منکر ظاہر سے حضور کی محفل میں بھی گواہی دینے والا "انک لرسول اللّٰہ" ...... تو اللہ کہتے ہیں "واللّٰہ یشھد ان المنافقین لکاذبون"...... توجہ! پہچان کیا تھی؟ کہ جب وقت آیا تو کہنے لگے "لاتنفروا فی الحر" کہتے ہیں یار مصطفیٰ کریمؐ کہتے ہیں کہ جہاد پہ چلو لیکن گرمی بہت ہے نہ جاؤ۔

"لا تنفروا فی الحر" کہتے ہیں حر شدید ہے گرمی ہے، نہ جاؤ جہاد پہ۔

لاتنفقوا علیٰ من عند رسول اللّٰہ ......

صحابہ کرامؓ کے لئے خرچ نہ دو، حضورؐ کے ساتھیوں کیلئے خرچہ نہ دو، قربانی نہ دو۔ کبھی کہا کہ جہاد پہ جانا چاہئے لیکن گرمی ہے۔ اور "لا تنفقوا علیٰ من عند رسول اللّٰہ" جو رسول اللہ کے پاس ہیں، تو پاس کون ہیں؟ صحابہ ہیں نا! "لاتنفقوا"...... ان پر خرچ نہ کرو۔ کیوں کہتے ہو ان کیلئے، وہاں سے گھر بار چھوڑ کے جو ادھر آ گئے ہیں، وہاں سب کچھ اپنا چھوڑ کر، ہم نے کہا تھا ادھر آ جاؤ؟...... یہاں آ گئے ہیں، ان پر خرچہ نہ کرو۔ صحابہؓ کے لئے قربانی نہ دو! اور جہاد اچھی بات ہے لیکن گرمی ہے تو اللہ نے فرمایا "ان المنافقین لکاذبون"...... یہ آپ کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں، رسالت آپ کی سچی ہے لیکن یہ جھوٹے ہیں۔

دیوبندی منافق نہیں ہوسکتا

یہ کہتے ہیں ہم مومن ہیں، وما ھم بمومنین...... یہ مومن نہیں ہیں۔ زبان سے تو کہتے ہیں "آمنا"، لیکن آپ کہہ دیں لم تؤمنوا...... تم مومن نہیں ہو۔ اگر مومن ہوتے تو یوں کہتے کہ

حضورؐ کے ساتھیوں کیلئے قربانی نہ دو۔ اگر مومن ہوتے تو یوں کہتے؟......لاتنفروافی الحر......! اگر تم مومن ہوتے تو شہید ہونے والوں کو یہ طعنے دیتے کہ "لو اطاعونا ماقتلوا" ...... ہماری بات مانتے تو نہ مرتے! تم جو کچھ کہو لیکن تم بزدل ہو۔ مومن بزدل نہیں ہوتا۔ تم مومن نہیں ہو۔ صحابہ کے مخالف ہو، مومن صحابہ کا مخالف نہیں ہوتا۔ تم مومن نہیں ہو، تم ڈرپوک ہو! قربانی سے بھاگتے ہو! مومن قربانی سے نہیں بھاگتا، تم مومن نہیں ہو۔ اسی طرح میں کہتا ہوں مومن قربانی سے نہیں بھاگتا......

دیوبندی حق کہنے سے نہیں چوکتا......

دیوبندی ہتھکڑی سے نہیں بھاگتا......

دیوبندی جیل سے نہیں ڈرتا......

دیوبندی گولی سے نہیں ڈرتا......

دیوبندی قید و بند سے نہیں ڈرتا......

دیوبندی حکومت سے نہیں ڈرتا......

دیوبندی انگریز سے نہیں ڈرتا......

دیوبندی کسی طاغوت سے نہیں ڈرتا......

دیوبندی کی زبان حق سے نہیں رکتی......

اگر تم ڈرپوک ہو، اگر تم مداہن ہو، اگر تم حق کا ساتھ نہیں دیتے، اگر تم انگریز کے ٹاؤٹوں سے ڈرتے ہو، جاؤ لاکھ مرتبہ کہو کہ دیوبندی ہیں میں تمہیں ایک منٹ کیلئے دیوبندی ماننے کو تیار نہیں ہوں۔

(یہاں سے کیسٹ میں خرابی کے باعث کچھ تقریر حذف کی جا رہی ہے)

بعد میں چاہے اس کے مصداق آج تک ایمان دار بنتے جائیں، لیکن وہ تو ان کے تابع ہوں گے نا او الذین اتبعوھم باحسان ہوں گے نا! اول والے میں مصداق اول وہ کون بنیں گے؟ صحابہ!

محبوب کی حفاظت کیلئے اللہ اور صحابہ کرامؓ کافی ہیں

تو میں کیوں نہ کہوں کہ آج کے دور میں جو یہ قرآن نازل ہورہا ہے، محبوب آپ فکر مت کیجئے آپ نے جو پیغام پہنچادیا وہ محفوظ رہے گا۔ اس کی حفاظت کیلئے انتظام کرنے والا میں کافی ہوں۔ اور اس انتظام پر پورا اترنے والے صحابہ کافی ہیں۔

ڈیوٹی لگانے والا میں کافی ہوں ڈیوٹی نبھانے کیلئے یہ کافی ہیں۔

میں ان کی ڈیوٹی لگاؤں گا کہ محبوب کی ہر بات کو محفوظ کرلو، تو آپ کی ہر بات کو، سنت کو، سیرت کو، کردار کو، دستار کو، گفتار کو، آیات کو بینات کو، دلائل کو براہین کو، کمال کو جمال کو، حسن کو، ہر چیز کو محبوب جو کچھ آپ بتائیں گے یہ کرکے دکھائیں گے یا اپنی محفل میں کرائیں گے وہ سب کا سب محفوظ کرکے یہ آگے پہنچائیں گے۔

ڈیوٹی لگانے کیلئے میں کافی ہوں، ڈیوٹی نبھانے کیلئے یہ کافی ہیں۔

رب نے ڈیوٹی لگا کے دکھائی انہوں نے نبھا کے دکھائی......

رب نے فرمایا کہ محبوب کی تابعداری کرنا، صحابہؓ نے کرکے دکھائی......

اللہ نے ڈیوٹی لگائی کہ محبوب کریمؐ کی خاطر تم سب کچھ قربان کرکے دکھانا تو صحابہؓ نے کرکے دکھایا۔

ہاں اللہ نے ڈیوٹی لگائی کہ محبوب پہ پہرہ دینا، صحابہؓ نے پہرہ دے کے دکھایا۔

اللہ نے ڈیوٹی لگائی کہ محبوب کی بات کو آگے پہنچا کے دکھانا، صحابہؓ نے پہنچا کے دکھایا۔

محبوب کی سیرت وصورت آج بھی محفوظ ہیں

آج کون سی بات ہے جو آپ تلاش کرنا چاہتے ہیں۔ دنیا کے لیڈروں کو ساروں کو اکٹھا کرلیجئے، کسی کا کیریکٹر، کسی کی سیرت، کسی کا کردار، کسی کی زندگی، کسی کی سوانح اس طرح محفوظ ومدون نہیں مل سکتی، کائنات میں جس طرح محبوب کی زندگی آپکو ملے گی، آپ محبوب نبی کریمؐ کی صورت معلوم کرنا چاہیں معلوم ہوجائے گی......

محبوب کی سیرت معلوم کرنا چاہیں معلوم ہو جائے گی......

کتبِ حدیث کھول کر دیکھئے پڑھنے پڑھانے والوں سے پوچھئے، طلباء سے پوچھئے، علماء سے پوچھئے، شیخ الحدیث سے پوچھئے کہ کس طرح محفوظ ہے۔ اگر آپ چاہیں تو آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کا جبہ کیسا ہے......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کی آنکھیں مبارک کیسی تھیں......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوبؐ کے لب مبارک کیسے تھے......

آپ کو معلوم ہو کستا ہے محبوب کی شوارب کیسی تھیں......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے محبوب کی داڑھی کیسی تھی......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے محبوب کے بال کیسے تھے......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کا چلنا کیسے تھا......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کا بیٹھنا کیسے تھا......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے محبوب کا سونا کیسے تھا......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے محبوب کا اندازِ خطابت کیسا تھا......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے محبوب کی جنگ میں قیادت کیسی تھی......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کی مصلے پہ امامت کیسی تھی......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کی محبت کیسی تھی......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کی عداوت کیسی تھی......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کا پیار کیسے تھا......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کا غصہ کیسے تھا......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کی خلوت کیسی تھی......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے محبوب کی جلوت کیسی تھی......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب مسجد میں کیسے تھے......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب گھر میں کیسے تھے......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب میدان میں کیسے تھے......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب محفل میں کیسے تھے......

آپ کو سب کچھ معلوم ہو سکتا ہے۔ آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ کی پگڑی کیسی تھی......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کی زرہ کیسی تھی......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کے چہرہ مبارک کا رنگ کیسا تھا......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کے دانت مبارک کیسے تھے......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کی داڑھی مبارک میں سفید بال کتنے تھے......

اللہ نے ڈیوٹی لگائی اور صحابہ نے محفوظ کر کے دکھایا۔ پھر صداقت ان کے ذریعے...... عدالت ان کے ذریعے...... ساری صفات ان کے ذریعے اور ان کے پاس پہنچیں جنہوں نے مانا...... جنہوں نے نہ مانا ان کے پاس نہ پہنچیں۔

صحابہؓ کے دشمن تمام صفاتِ حسنہ سے محروم ہو گئے!

ہاں سچ تو آیا حضورؐ کے پاس سے صحابہؓ کے ذریعے، جنہوں نے مانا وہ آج بھی سچ سکھاتے ہیں، سچ بولتے ہیں۔ ان کے پاس آج بھی سچ ہے اور جنہوں نے نہ مانا ان کے پاس سچ نہیں پہنچا۔ انہوں نے اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۱۷ پہ لکھا، "ان تسعۃ اعشار الدین فی التقیہ" کہ ہمارے دین کا ۹۰ فیصد جو ہے وہ جھوٹ ہے۔ سنتا جا، کافر تو ہیں ہی۔ کوئی بات تو ہے کہ ان کے پاس ایمان کے جو تقاضے ہیں کوئی بات ان کے پاس نہیں۔ صداقت کیا ہو، عدالت کیا ہو، غیرت کیا ہو، حیا کیا ہو، سخاوت کیا ہو۔ ایمان تو صرف ایمان، کوئی چیز نہیں بالکل خالی۔ کوئی صفت کمال کی، کوئی صفت شان کی، عزت کی، عظمت کی ہے ہی نہیں۔ کیونکہ سب کچھ آیا حضور کے پاس سے اور آیا صحابہؓ کے توسط سے۔ جب سلسلہ کٹ گیا، لائن کٹ گئی، تو روشنی پہنچے کیسے؟ سچ کیسے آتا، آ سکتا ہی نہیں۔ غیرت کیسے آتی، حیا کیسے آتا، جن کے توسط سے آئی ان کا ہی انکار۔

صحابہؓ دشمنوں کی غیرت سے محرومی

جب صدیق کا انکار ہو تو صداقت کہاں سے آئے؟......

جب فاروق ؓ کا انکار ہو تو غیرت کیسے آئے؟......

کیونکہ غیرت وہاں سے آئی ہے۔ اتنا غیرت کا سپیشلسٹ بنا دیا گیا کہ محبوبؐ فرماتے ہیں کہ جنت میں تیرا بنگلہ دیکھا لیکن وہاں گیا نہیں کہ تیری غیرت یاد آ گئی۔ ہیں! حضور نے فرمایا کہ " انا اغیر منک واغیر منی " اصل غیرت کا خزانہ تو محبوبؐ ہیں اور وہاں سے صحابہ کے توسط سے غیرت آئی۔ غیرت کے بادشاہ کی عزت کا انکار ہو، کنکشن کٹ جائے تو غیرت پہنچے کیسے؟ پھر یہاں تو متعہ پہنچے گا نا، اور متعہ بھی ایسے پہنچا، اتنا لازم ہو کر پہنچا، کہتے ہیں جناب جو کوئی متعہ نہ کرے، منہج الصادقین جلد ۲ صفحہ ۴۹۱ سے پڑھ رہا ہوں، کہ

"من مات ولم یتمتع جاء یوم القیامۃ وھو اجدع "

ہر کہ ہمہ و متعہ نہ کردہ باشد بروز قیامت لب و گوشت بریدہ برخیزد"

جو متعہ کئے بغیر مر جائے وہ مرد ہو یا عورت اس کی قیامت کے دن ناک بھی کٹی ہو گی، کان بھی کٹے ہوں گے، ہونٹ بھی کٹے ہوں گے۔ کیونکہ اس نے متعہ نہیں کیا تھا اس لئے کہتے ہیں سب سے پہلے متعہ کرنا چاہئے۔ شادی وادی کیلئے بعد میں سوچنا چاہئے، اور اس سے آگے نہ صرف یہ کہ متعہ کرنا چاہئے بلکہ کہتے ہیں جو متعہ نہ کرے وہ ہمارا ہے ہی نہیں۔ اس سے انکار کرے وہ شیعہ ہی نہیں۔ اس سے آگے جو متعہ کرے اس کا ثواب کتنا؟...... اس پر مستقل ایک تقریر ہو سکتی ہے کئی گھنٹوں کی۔ لیکن میں اختصار کر کے ایک اشارہ دیتا جاتا ہوں کہ اگر متعہ کرے تو ثواب کتنا کہ غیرت چھوڑ کر کیا حشر ہوا۔

"بنو متعہ" کے نزدیک "متعہ" کا ثواب

میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ غیرت چھوڑی تو کیا حشر ہوا۔ غیرت کے بادشاہ کا انکار کیا تو بات کہاں تک پہنچی۔ کہتے ہیں اگر متعہ کرنے والا مرد اور عورت "چوں باہم نشستم" جو آپس میں مل کر بیٹھتے ہیں تو ایک نورانی فرشتے کی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے کہ جو اُن

پر پہرہ دیتا ہے۔

ہاں، پہلے ان کی بے غیرتی دیکھ لیجئے، غیرت کے بادشاہ کا جو انکار کیا، تو غیرت نہ رہی۔ بے غیرتی ایسی آئی کہتے ہیں جناب جو متعہ کرنے والا مرد اور عورت مل کر بیٹھتے ہیں تو نورانی فرشتہ ان پر پہرے کیلئے کھڑا ہوتا ہے اور جب وہ آپس میں باتیں کرتے ہیں تو:

"نزد خدائے تعالیٰ مانند ذکر و تسبیح باشد"......

وہ جب آپس میں باتیں کرتے ہیں تو ان کو ذکر و تسبیح کے برابر درجہ دیا جاتا ہے۔ جیسے وہ قرآن پڑھ رہے ہیں، ذکر کر رہے ہیں۔ اس وقت وہ اللہ اللہ کرتے ہیں؟ اور اس سے آگے لکھتا ہے کہ جب وہ آگے ہاتھ بڑھاتے ہیں تو ساری جان کے گناہ ان کی انگلیوں سے جھڑ جاتے ہیں۔ اس سے آگے لکھتا ہے کہ جب ایک دوسرے کی طرف ہاتھ بڑھایا، باہم دیگر بوسہ بدہن جب آپس میں وہ بوس و کنار شروع کرتے ہیں تو ایک قبول حج اور عمرے کا ثواب ایک ایک بوسے کے بدلے لکھا جاتا ہے۔ اس سے آگے لکھتا ہے، یہ قرآن کی تفسیر منہج الصادقین میں انہوں نے ظلم لکھا ہے (جلد دوم) لکھتے ہیں کہ جب وہ آپس میں بوس و کنار کرتے ہیں تو حج و عمرے کا ثواب ایک ایک بوسے کے عوض ملتا ہے۔

متعہ بازوں کی طرف سے توہینِ علیؓ و نبیؐ

اس سے آگے، اب اس سے آگے میں کیا کہوں کہ وہ کیا کرتے ہیں، صرف حوالہ پڑھ دیتا ہوں، میں کچھ نہیں کہتا۔ لکھتے ہیں کہ:

"حسنات مانند بوہائے برفراش تا بر زمین، بہر لذت و شہوت، حسنات مانند بوہائے برفراش تا بر زمین در نامہ ایشاں نوشتہ میشوم"۔

یہ سارے جتنے پہاڑ ہیں دنیا میں، سارے کے سارے، طورِ سینا، اُحد بھی ملالو کائنات ساری کے جتنے پہاڑ ہیں یہ زمین پر جتنے پہاڑ ہیں، ہمالیہ بھی اس میں ہو...... کے ٹو بھی اس میں ہو کہتے ہیں کہ یہ سارے کے سارے اکھٹے کرو، اتنا ثواب بہر لذتِ شہوت...... ایک ایک شہوت کے عوض ایک ایک مرتبہ لکھا جاتا ہے۔ جب وہ فارغ ہوتے ہیں۔ ہائے یہ قرآن

کریم کی یہ تفسیر بیان کی جاتی ہے۔توبہ، کہتے ہیں جب وہ فارغ ہوتے ہیں اور وہ غسل کرتے ہیں تو ایک ایک قطرہ پانی کا، آج کل پلاسٹک کی اتنی شیشی ملتی ہےاس سے بھی سینکڑوں قطرے نکلتے ہیں، پانی کوئی بہاتا ہے غسل کرتا ہے تو کتنا پانی خرچ ہوتا ہوگا؟ کہتے ہیں ایک ایک قطرے کے بجائے ستر ستر فرشتے پیدا ہوتے ہیں۔وہ ان کے لئے رحمتیں مانگتے ہیں دعائیں کرتے ہیں۔اور جو متعہ نہیں کرتے ان کیلئے لعنتیں کرتے ہیں۔اب اتنی یہاں تک بکواس، اتنی بے غیرتی، اس بے غیرتی کو نہ صرف جائز کہا بلکہ ثواب بھی اور ثواب بھی کتنا؟ آپ نماز پڑھیں، روزہ رکھیں، حج کریں، قرآن پڑھیں، حدیث پڑھیں، ذکر کریں لیکن اس سے آپ کسی صحابی کے برابر ہو جائیں گے؟......نہیں! ہمارے علماء تو فرماتے ہیں، آپ کی سینکڑوں سال زندگی ہو جائے آپ نمازیں پڑھیں،

روزہ رکھیں، قرآن پڑھیں، لیکن جس صحابی نے ایک مرتبہ ایمان کی حالت میں حضور کا دیدار کیا تو وہ ان کے برابر نہیں ہو سکتے۔لیکن یہ ظالم لکھتے ہیں اگر ایک مرتبہ متعہ کرلو تو حضرت حسین کے برابر ہو جاؤ گے، یہ اپنی طرف سے نہیں، برہانِ متعہ کے صفحہ ۵۲۰ سے پڑھ رہا ہوں اور منہج الصادقین جلد ۲ صفحہ ۴۹۳ سے پڑھ رہا ہوں کہ:

اگر یک بار متعہ کرد درجہ او درجہ حسین مے باشد......من تمتع مرة کان درجتهٔ کدرجة حسین......

جو ایک مرتبہ متعہ کرے اس کا درجہ حضرت حسین کے برابر

ومن تمتع مرتین کانت درجته کدرجة الحسن ومن تمتع ثلاث مراة درجته کدرجة علی ابن ابی طالب ومن تمتع اربع مرات درجته کدرجة ......

کہتے ہیں جو ایک مرتبہ متعہ کرے اس کا درجہ حضرت حسین کے برابر، جو دو مرتبہ متعہ کرے اس کا درجہ حضرت حسن کے برابر، جو تین مرتبہ متعہ کرے اس کا درجہ حضرت علی کے برابر......او بھائی سارے نبیوں نے شان لے کر، بان لے کر، عزت لے کر، عظمت لے کر پھر بھی مصطفیٰ کے مقتدی ہونے کا شرف حاصل کیا، وہ حضور کے برابر نہیں ہو سکے لیکن یہ ظالم تو کہتا

ہے کہ چار مرتبہ اگر کوئی متعہ کرے تو اس کا درجہ محمد رسول اللہ ﷺ کے برابر ہو جائے گا۔

کافر کافر......شیعہ کافر

نہیں نہیں، مسلمان کہوں؟......

اگر حوالہ نہیں پھر تو میں گولی کا حقدار ہوں، لیکن اگر یہ حوالہ موجود ہے وہ لعنتی ہر متعہ کرنے والے ملنگ کو حضرت محمد رسول اللہ کے برابر کہتا ہے پھر کوئٹہ کے مسلمانو، تم سوچو، افسرو تم سوچو، علماء تم سوچو، مفتیان گرامی قدر آپ سوچیں، مجھے بتائیں جو اگر ایک آدمی کو غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ کے برابر کہے وہ کافر ہو گیا اور جو ہر ملنگ کو محمد رسول اللہ کے برابر سمجھے وہ لعنتی نہیں ہے؟......اسے میں مسلمان سمجھوں؟......اس کو میں ایمان دار کہوں؟......

ٹھہر، اب مجھے پوچھ لینے دے ان مفتیانِ گرامی قدر سے...... مجھے پوچھ لینے دے ان افسروں سے، پوچھتا ہوں میں حکومت والوں سے...... پوچھتا ہوں میں، تم مجھے کہتے ہو مسلمان کو کافر کہہ دیا......میں پوچھتا ہوں جو متعہ باز ملنگ کو حضور کے برابر کہے تم اسے مسلمان کہتے ہو، پھر تم مسلمان رہو گے؟......اگر کوئی مصطفیٰ کریم کی اتنی توہین کرے اسے تم مسلمان کہو پھر تم مسلمان رہو گے؟......تم اپنی بات سوچو، اپنے لیے سوچو کہ تم کیا کہتے؟ تم کیا بنتے ہو، اگر کوئی قادیانی کو، اگر کوئی مرزائی کو کافر نہ مانے وہ کافر ہے......مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر نہ مانے وہ کافر ہے۔ کیونکہ قادیانیوں نے محمد عربی کی ختم نبوت کا انکار کرتے ہوئے ان کے بعد ایک آدمی کو نبی کے درجے پر پہنچایا۔ اب جو اسے کافر نہ مانے وہ بھی کافر ہے اور یہ جو ہر متعہ باز ملنگ کو محمد عربی ﷺ کے درجے پر پہنچاتا ہے چار مرتبہ متعہ کرنے سے، بلکہ جو پانچ مرتبہ متعہ کرے تو پھر......کوئٹہ کے مسلمانو! ذرا غیرت سے سوچتے ہوئے اور اپنے جذبات پر کنٹرول کرتے ہوئے پھر ذرا اس طرف دیکھئے ذرا غیرت سے، چکلے میں جو بیٹھی ہیں جو کاروبار کرتی ہیں متعہ کا، انہوں نے کتنی کتنی بار متعہ کیا ہوگا؟......

اگر کسی بزرگ، کو اگر کسی ولی کو، اگر کسی غوث کو، اگر کسی قطب کو نبی کے برابر کہے وہ تو کافر ہے لیکن جو ان فواحش کو طوائف کو محمد رسول اللہ سے اعلیٰ درجہ دے کیونکہ انہوں نے چار تو نہیں چار سو بلکہ ہزاروں بار متعہ کیا ہوگا تو ان کا درجہ کیا ہوگا؟ جس مذہب میں اتنا درجہ طوائف کا

ہو محمد رسول اللہ بھی اس درجہ کو نہ پہنچیں آپ بتائیں میں اسے اسلام کیسے کہوں؟ میں اسے ایمان کیسے کہوں؟ آپ بتائیں میں اسے بھائی کیسے مان لوں؟؟

امامت کا درجہ رسالت کے برابر......

سنو آج میں اپنے کارکنوں سے نہیں پوچھتا۔ میں پوچھتا ہوں انتظامیہ سے، میں پوچھتا ہوں حکومت سے کہ جو طوائف کو اتنا درجہ دے کہ محمد رسول اللہ سے بڑا درجہ دے، تم اسے کیا کہو گے؟ میں ان سے پوچھوں گا اور اب میں اُن سے پوچھوں گا جو کہتے ہیں ہم ہیں تو مسلمان، ہم مسلمانوں کے افسر ہیں، ہم مسلمانوں کے پیشوا ہیں، مسلمان مملکت کے حکمران ہیں، میں ان سے پوچھوں گا تم انہیں کیا کہو گے؟ اور اگر یہی کہو گے کہ ختم نبوت کا انکار انہوں نے نہیں کیا، رسول اللہ کا نام تو کسی پر نہیں رکھا، تو تفسیر عیاشی کھول لیجئے ،لکھتا ہے، قرآن میں اللہ نے فرمایا:

ولکل امة رسول فاذا جاء رسولھم قضی بینھم بالقسط وھم لا یظلمون ......

فرمایا ہر امت کے لئے، ہر جماعت کیلئے اللہ نے ایک رسول بھیجا......

یہ کہتے ہیں:

لکل قرن من القرون ھذہ الامة امام یعنی ھو الامام وھو الرسول ......

یعنی جو امام ہے وہی رسول ہے۔ اب آپ بتائیں صاف لفظوں میں کہا کہ ہر امام رسول ہے۔ جو حضور کے بعد ایک کو رسول، ایک نبی کہے وہ کافر ہے اور جو کہے سارے امام رسول ہیں، اب آپ بتائیں نا آپ فیصلہ کریں۔

عشق رسولؐ کے دعویداروں کیلئے لمحہ فکریہ

اور ان سے پوچھتا ہوں جو کہتے ہیں ہم عاشق ہیں، ہم عاشق ہیں...... ہم ہی گستاخوں سے لڑیں گے، کہتا ہوں کہ پھر آؤ اگر تمہارے اندر غیرت ہے آؤ جو واقعی عاشق ہیں

ان کے ساتھ مل جاؤ۔اور جو گستاخ ہیں ان کے ساتھ مقابلہ کرو، ان کی زبان کو لگام دو......

تم گستاخ کسے کہتے ہو جو مصطفیٰ کی عزت کیلئے قید و بند برداشت کرے......

تم گستاخ رسول کسے کہتے ہو جو مصطفیٰ کی ختم نبوت کیلئے جیل جائے......

تم گستاخ رسول کسے کہتے ہو جو مصطفیٰ کی ختم نبوت پر اپنے ہزاروں ساتھی قربان کر ڈالے......

تم گستاخ کسے کہتے ہو جو مصطفیٰ کے غلاموں پر، مصطفیٰ کے صحابہ پر جان دے جائے......

تم گستاخ کس کو کہتے ہو جو مصطفیٰ کی ازواج کی عزت و عظمت کیلئے گولی کا نشانہ بن جائے......

تم گستاخ کس کو کہتے ہو جو مصطفیٰ کی عزت و عظمت پہ سب کچھ لٹا ڈالے......

تم گستاخ کس کو کہتے ہو جو نظامِ مصطفیٰ کیلئے اپنے ساتھیوں کو تختۂ دار پر چڑھوا دے، گولیوں کا نشانہ بنوادے......

تم گستاخ کس کو کہتے ہو جو مصطفیٰ کی عزت و عظمت پر مر مٹتا ہو......

اگر تم اسے گستاخ کہتے ہو تو تم سے بڑا جھوٹا کوئی نہیں۔اگر تم واقعی گستاخ سے لڑنا چاہتے ہو، گستاخ سے مقابلہ کرنا چاہتے ہو، گستاخ کی زبان کو لگام دینا چاہتے ہو تو پھر آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں گستاخ وہ لعنتی ہے جس نے حق الیقین میں صفحہ ۳۴۷ پہ لکھا کہ جب ہمارا مہدی آئے گا تو ننگا آئے گا، محمد رسول اللہ روضے سے نکل کر اس کے ہاتھ پہ بیعت کریں گے۔اور وہ بی بی عائشہؓ کی قبر کھود کر نعوذ باللہ اسے کوڑے مارے گا......!!

آؤ گستاخ یہ ہے......اگر تمہارے اندر غیرت ہے تو پھر گستاخ کا مقابلہ کرو۔ورنہ میں کہوں گا تم خود دشمن کے ٹاؤٹ ہو، تم خود گستاخ ہو، تم خود بے غیرت ہو، اگر تمہارے اندر غیرت ہے تو پھر آؤ جو مصطفیٰ کا گستاخ ہے اس کے ساتھ مقابلہ کرو اور ہم تمہارے غلام ہیں، پھر ہم تمہارے ساتھی ہیں، ہم تمہارے رفیق ہیں، مصطفیٰ کی عزت کیلئے عظمت کیلئے جہاں تمہارا پسینہ گرے گا وہاں ہمارا خون گرے گا۔

کفر سے ہماری جنگ تھی، ہے، اور رہے گی

اور سپاہِ صحابہ نے فرقہ واریت کو ختم کر دیا ہے۔ یہاں انشاء اللہ ہر مکتبہ فکر کا مسلمان نظر آتا ہے۔ مسلمانوں کی فرقہ واریت کو ختم کر دیا ہے لیکن کفر سے جنگ تھی ہے اور رہے گی۔ کفر سے سمجھوتہ نہ کل تھا نہ آج ہے نہ کل ہوگا۔ کہا ساجد نقوی نے علماء بورڈ کی میٹنگ میں کہ جی آپ ہمیں کافر کہتے ہیں اس سے جھگڑا ہوتا ہے۔ نہیں جی، آپ کے کافر ہونے سے جھگڑا نہیں ہوتا۔ ہندو جو کافر ہے جھگڑا نہیں ہوتا۔ سکھ جو کافر ہیں جھگڑا نہیں ہوتا۔ کافر تو کئی ہیں جھگڑا نہیں ہوتا۔ تو کہتا ہے نہیں، آپ نعرے لگاتے ہیں اس لیے جھگڑا ہوتا ہے۔ میں نے کہا نعرے کیوں لگاتے ہیں؟...... آپ گستاخی کرتے ہیں، آپ صدیق اکبرؓ کو کافر کہیں گے بھول جاؤ کہ تمہیں نہیں کہا جائے گا! اگر آپ نے اپنے آپ سے نعرے روکنے ہوتے ہیں...... کافر تو کئی ہیں۔

ہندوؤں کیلئے نعرے کیوں نہیں لگتے؟......

یہودیوں کیلئے نعرے کیوں نہیں لگتے؟......

سکھوں کیلئے نعرے کیوں نہیں لگائے؟......

وہ اپنے مذہب پہ رہتے ہیں اپنے دھرم پہ رہتے ہیں لیکن بھونکتے نہیں ہیں۔ اگر تم اپنے مذہب پہ رہو اپنے دھرم پہ رہو اور گستاخی نہ کرو تو ہم بھی نعرے نہیں لگائیں گے۔

کیونکہ نعرہ توری ایکشن ہے، نعرہ تو احتجاج ہے۔ تم تین شرارتیں چھوڑ دو، میں نے کہا ہماری طرف سے جو کچھ ہوتا ہے وہ احتجاج ہوتا ہے۔ ہم چھوڑ دیں گے۔ ہندو بھی رہتے ہیں تم بھی رہو کوئی جھگڑا نہیں ہوگا۔

حکومت نے کہا کہ اگر کوئی صحابہ کی گستاخی کرے تو ہم اس کیلئے سزا کا قانون بناتے ہیں۔ اگر کوئی مسلمان کو کافر کہے اس کیلئے بھی قانون بناتے ہیں، میں نے کہا بنا دو ہمیں کیا اعتراض ہے، ہم تو سب کو ماننے والے ہیں۔ ہم کسی کی گستاخی بھی نہیں کرتے۔ ہم کسی مسلمان کو کافر بھی نہیں کہتے۔

ہاں ہم کسی مسلمان کو کافر نہیں کہتے اور جسے کہتے ہیں وہ ہوتا بھی کافر ہے۔ توجہ! ہم نے کہا ہم دونوں جرم نہیں کرتے، نہ ہم صحابہ واہلبیت کی گستاخی کرتے ہیں اور نہ ہی کسی مسلمان کو کافر کہتے ہیں۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ گستاخ کی بھی سزا ہو، جو کسی مسلمان کو کافر کہے اس کی بھی سزا ہو۔

انہوں نے کہا نہیں جی، ہمیں یہ سزا قبول نہیں ہے۔ میں نے کہا وہی وجہ ہے نا، قبول نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ گستاخ ہیں اور یہ صحابہ اور اہلبیت پر بھی تبرا کرتے ہیں۔ اور پھر مسلمانوں کو کافر کہنے والے بھی یہی ہیں۔ کیونکہ سب سے بڑے مسلمان تو صحابہ کرامؓ ہیں۔

امن وامان کیلئے ہر ممکنہ تعاون کریں گے

حکومت سے ہم نے تعاون کیا، ہر جگہ کیا، امن وامان کے قیام کیلئے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم صدیق اکبرؓ کی عزت پہ سودا کرلیں گے۔ سنی حقوق کا سودا کرلیں گے۔ یہ بات نہیں ہے، انشاء اللہ العزیز یہ حق کے لئے مرنا، کٹنا، پھانسی پہ چڑھنا، سزائیں سہنا، یہ ہمارے اسلاف کا طریقہ ہے۔ اس طریقے کو ہم زندہ رکھتے ہیں اور سب کچھ زندہ رکھیں گے۔ اور کوئی ظلم کوئی جبر، کوئی قوت کوئی حکومت ہمیں حق سے ایک بال برابر بھی ہٹا نہیں سکتی۔

کوئی خرید نہیں سکتا، کوئی جھکا نہیں سکتا، انشاء اللہ العزیز اگر تمہیں جھکانا ہے تو میرے شیر اعظم کو جھکا کے دکھاؤ، خرید کے دکھاؤ اور پھر حکومت والو حیا کرو، ظلم نہ کرو۔ اب اعظم طارق کو چھوڑ دو، اس کا قصور کیا ہے؟ مجھے بتاؤ تم اس سے کیا لینا چاہتے ہو؟

اب مولانا اعظم طارق صاحب نے کیا کیا، احتجاج کیا نا اُن گستاخیوں پر جو صحابہ کرامؓ کی گستاخی لعنتیوں نے کی، جو صحابہ کرامؓ کی گستاخی شیعوں نے کی، اس پر احتجاج کیا نا۔
گستاخ تو آزاد اور اس پر احتجاج کرنے والا جیل میں...... یہ تمہارا کون سا انصاف ہے؟

بہر حال نظر آرہا ہے کہ پوری دنیا میں ایک اسلامی انقلاب آرہا ہے اور تلاطم ہے اور موجیں لگ رہی ہیں۔ لہریں لگ رہی ہیں۔ انشاء اللہ العزیز یہ کام ہو کے رہنا ہے۔ کوئی اسے

روک نہیں سکے گا۔ اور یہ پروگرام اور یہ جلسے، یہ تنظیمیں یہ مجاہدین یہ اہل حق کے نام لیوا، یہ پروانے یہ مستانے یہ غریب، یہ مظلوم یہ سب لوگ انشاءاللہ ایک دن وہ نظام لائیں گے جو رب نے اس دھرتی کیلئے بھیجا ہے۔ مصطفیٰ ؐ نے سکھایا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے چلا کر دکھایا ہے۔ اور یہ سب کچھ ہو رہا ہے اس کیلئے کام ہو رہا ہے اور ابھی ۲۶ ستمبر کو ملتان میں انٹرنیشنل ختم ازشہید کانفرنس ہو رہی ہے، سنی کاز کو اُجاگر کرنے کیلئے...... اپنے مشن موقف کو اُجاگر کرنے کیلئے...... نظام خلافت راشدہ کیلئے راہ ہموار کرنے کیلئے...... نفاذ اسلام کیلئے راہ ہموار کرنے کیلئے انشاء اللہ العزیز ملک بھر کے کونے کونے سے مسلمان مجاہدین، ساتھی سب وہاں شریک ہونے کی کوشش کریں گے۔ آپ حضرات کو بھی دعوت ہے آپ آئیں گے؟...... صرف آنے کی نہیں ساتھ لانے کی دعوت ہے۔ اپنے ساتھیوں کو، احباب کو ساتھ لائیے گا۔ یار زندہ صحبت باقی۔

اب طوفانِ نوح لانے سے چشم تر کیا فائدہ
دو بول ایسے بول جو پیدا اثر کریں

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

پیغمبر انقلاب ﷺ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o بسم اللہ الرحمن الرحیم o

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا o وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا o

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ وَبَاقِيَةً بِبَقَاءِ مُلْكِكَ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ وَكَذٰلِكَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ، اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

پیغمبر انقلاب ﷺ

قابل صد احترام علمائے کرام، برادرانِ اسلام، عزیزان ملت توحید وسنت کے پروانو، اصحاب پیغمبر کے سرفروش سپاہیو! اور ملتان کے غیرت مند مسلمانو! آج سنہ ۱۴۲۵ھ کے صفر کی چودھویں شب وہ بابرکت رات ہوئی ہے کہ رات کے ڈھائی بجے ہیں لیکن اہل محبت کی آنکھوں میں مجھے نیند نظر نہیں آرہی۔

سونے کے وقت جاگنا بھی انقلاب ہے

آج کا عنوان انہیں جگانا چاہتا ہے اور یہ بھی جاگنا چاہتے ہیں۔ واقعی سونے کے وقت جاگنا بھی انقلاب ہے۔ اور آج کا عنوان بھی پیغمبر انقلاب ہے۔ اور ابھی تک آپ کے سامنے انقلابی لیڈروں نے اور علماء نے خطاب فرمایا ہے۔ اور اس انقلابی دستے کے سرخیل شہدا کے وارث مولانا محمد اعظم طارق شہید رفع اللہ درجاتہم کے جانشین مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب بھی اپنے پیش روقائد کے انداز میں آپ کے سامنے گرج رہے تھے۔ مجھے اُمید ہے آپ ان کے ساتھ بھی اُسی طرح وفا کریں گے جس طرح آپ نے ان کے پیش روقائد مولانا اعظم طارقؒ سے وفا کی تھی اور انشاء اللہ یہ بھی انہیں کی طرح اپنا حق ادا کر کے دکھائیں گے۔ جو وفا کریں وہی انشاء اللہ کہیں باقی چُپ رہیں (انشاء اللہ) میں دیکھنا چاہتا ہوں کون انشاء اللہ کہتا ہے کون نہیں (انشاء اللہ) ہاتھ بھی اوپر رہے۔

قائد ہمارے قدم بڑھاؤ......ہم تمہارے ساتھ ہیں

ٹھہریں بھئی ٹھہریں نعرے کا جواب بھی صرف وہی دیں جو وفا کریں۔

نعرہ تکبیر......اللہ اکبر

پیغمبر انقلاب......زندہ باد

عظمت صحابہؓ......زندہ باد

قائد تیرے حکم پر......جان بھی قربان ہے

ہاں ہمیں معلوم ہے کہ یہ صرف نعرہ نہیں، کیونکہ ہمارے سامنے وہ ہیں جو جان قربان کر چکے ہیں۔ وقت جب آتا ہے پتہ چل جاتا ہے کہ صرف نعرے تھے اور ووٹ لینے کا بہانہ تھا یا واقعی اسلام لانا تھا۔

آگے دیکھتا ہوں آپ کہاں تک چلتے ہیں۔ اسلام کی بڑی فکر ہوتی ہے، بڑا درد ہوتا ہے۔ لیکن صوفی محمد کی فکر نہیں ہوتی ساجد نقوی کی فکر ہوتی ہے۔ ہاں وقت آنے پر پتہ چلتا ہے کہ ہم اسلام کے ساتھ کتنے سچے ہیں لیکن مجھے معلوم ہے کہ ان ابابیلوں کا صرف نعرہ نہیں ان کی واقعی جان ہتھیلی پر ہے۔ (انشاءاللہ)

میں تمہیں چیئرمین ابوجہل کے پیچھے نہیں، گھسیٹے جانیوالے بلالؓ کے پیچھے چلانا چاہتا ہوں

انہوں نے جانیں قربان کر کے دکھائی ہیں جیلیں بھر کے دکھائی ہیں۔ اور میرے پاس ان کو دینے کے لئے نہ پٹرول ہے نہ ڈیزل ہے نہ مال ہے نہ ملکیت ہے نہ دولت ہے، میں دُعا ہی دے سکتا ہوں اور جزاء اللہ دے گا۔ کچھ نہیں ہے میرے پاس۔ نہ پلاٹ ہے نہ پرمٹ ہے، میں تو اپنا سب کچھ لٹانے والا ہوں تمہیں کیا دوں گا، کچھ نہیں ہے میرے پاس۔ ہاں صحابہؓ کا نام ضرور ہے۔ دیکھ لو، چودھراہٹ میرے پاس نہیں ہے۔ میں تمہیں نمبردار اور چیئرمین ابوجہل کے پیچھے نہیں مال کھانے والے، گھسیٹے جانے والے بلال کے پیچھے لگانا چاہتا ہوں۔ چل سکو تو ساتھ دو۔

یقین ہے توجہ! کیونکہ یہاں نہ ہم نے آپ کو نالیوں کے آسرے دیئے، نہ ووٹوں کے نہ پلاٹوں کے، نہ پرمٹ کے، نہ پٹرول کے، نہ ڈیزل کے نہ سستی کے نہ مہنگی چیز کے، کسی چیز کے نہیں۔ آپ سے میرے قائد نے یہی کہا تھا کہ:۔

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

پیغمبر انقلاب کی نسبت سے عرض کروں کہ وارث نے غلام نے، خادم نے بھی یہ انقلاب لاکر چھوڑے اب تان کو سُر کو ٹیون کو انداز کو نہیں دیکھا جائے گا، تو غیرت کو جرأت کو ایمان کو دیکھا جائے گا۔ چھوڑیں

سر بکف سر بلند...... دیوبند دیوبند

ہاں، میری بات پہلے سن لو، میرے نعروں کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں اور آپ سے عرض کرتا ہوں کہ زندوں کے نعرے کم لگایا کرو۔ ٹھہرو ٹھہرو۔

(شہید کی جو موت ہے...... قوم کی حیات ہے۔ نعرے)

ان زندوں کے نعرے لگاؤ جو مر کر بھی زندہ ہیں

میں نے عرض کیا زندوں کے نعرے کم لگایا کرو ہاں ان زندوں کے نعرے لگاؤ جو مر کر بھی زندہ ہیں۔ اور کیوں کہہ رہا ہوں کہ:

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ ، فَإِنَّ الْحَيَّ لَا يُؤْمَنُ عَلَيْهِ ......

آئیڈیل بنانا ہے تو اس کو بنالو جو اپنا کیریئر، کریکٹر، کردار زندگی پوری کر کے اس دنیا سے جاچکا ہے۔ کیونکہ اس کے بک جانے جھک جانے، پھر جانے کا کوئی امکان باقی نہیں رہا۔ کیونکہ نعرے لگے:

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ ، فَإِنَّ الْحَيَّ لَا يُؤْمَنُ عَلَيْهِ ......

اعتماد اس پر ہے جو زندگی کے لمحات پورے کر چکے کیونکہ بہتوں کے نعرے لگائے گئے اور بعد میں نعرے لگانے والوں کو افسوس کرنا پڑا او ہو ہم نے کیا سمجھا تھا یہ کیا نکلے۔

اسلام یہی نافذ ہوا ہے کہ اب اعظم طارق نہیں آسکتا۔ اسلام یہی نافذ ہوا کہ لدھیانوی صاحب نہیں آسکتے، اسلام یہی نافذ ہوا کہ اسلام کے پہنچنے کا سبب بننے والے صحابہؓ کا نام لینے والے اب نہیں آسکتے۔ سرحد میں یا جہاں تک بس چل سکے۔ کوئی ضرورت نہیں میرے نعروں کی۔

میں نعروں اور پھولوں کا حق دار نہیں ہوں

میں جب اس دنیا سے چلا جاؤں گا، اگر ایمان کے ساتھ چلا جاؤں تو پھر تمہارے لئے دلیل ہوں ابھی نہیں، اس وقت نہیں، کیا اعتماد ہے کہ دنیا کی چمک دمک مجھے بھی خرید لے، اللہ اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین

کیا بعید ہے کہ میرا دل ساتھ نہ دے، کیا بعید ہے بڑے بڑے پہاڑ ریت کے نکلے۔ وہاں وہی بچے گا جسے میرا رب محفوظ رکھے۔ ہاں ہاں اللہ اعظم کسی کسی کو بناتا ہے۔

دیکھو جذبات سب کے آپ کے ساتھ ہیں لیکن نعرہ وہ ہو جس کا جواب ان کو آتا ہو

(جب تک سورج چاند رہے گا...... جھنگوی تیرا نام رہے گا)

(جب تک سورج چاند رہے گا...... اعظم تیرا نام رہے گا)

تو میرے دوستو! نہیں میں پھولوں کا حقدار نہیں ہوں، اگر میں زندہ رہوں اور میرا مولوی صدیق اکبرؓ کو کافر کہنے والے کا طرفدار بن جائے تو میں جوتوں کا حقدار ہوں۔

(شیعہ کا جو یار ہے...... اسلام کا غدار ہے)

(کافر کافر...... شیعہ شیعہ کافر)

دین بچانا مقصود ہے یا بلڈنگ بچانا؟

ٹھہر ٹھہر بیٹا ٹھہر، پتہ ہے تو مجھے میرے اوپر پھول چھڑک کے کیا تاثر دینا چاہتا ہے

کہ میں کامیاب ہوں۔ جس کا باپ کفر کا فتوئی لکھے اور یہ باپ کے فتوے کو پاؤں کی ٹھوکر سے اُڑا کر انہیں دینی جماعت کہے اور اس کو میں اپنا دینی لیڈر اور پیشوا کر کے پیش کروں، اس کے خلاف آواز نہ اُٹھا سکوں تو مجھ جیسا ناکام بھی کوئی ہے؟...... کہ جو اپنے اکابر کو چھوڑ چکے، کہتے ہیں جی کیا کریں حکومت مدارس کا حساب مانگتی ہے۔ تو تمہیں بلڈنگ بچانا مقصود ہے یا دین بچانا مقصود ہے۔ وہ تمہاری بلڈنگ کس کام کی کہ جس کو بچانے کے لئے کفر کو اسلام کہنا پڑے۔ وہ بلڈنگ کس کام کی جس کو بچانے کے لئے اس ادارے کو دینی ادارہ اسلامی ادارہ کہنا پڑے، جہاں سے صدیق اکبرؓ کو کافر لکھ کر چھاپا جائے۔

تو میرے بھائی میں پھولوں کا حقدار نہیں ہوں میری پگڑی کام کی نہیں ہے۔ جب تک صدیق اکبرؓ کی جوتی کی حفاظت نہیں ہوتی۔

عرض کر رہا تھا پیغمبر انقلاب کے عنوان سے کہ میرے انقلابی قائد نے انداز میں انقلاب برپا کیا کہ دین کے اسٹیج پر گویا نہیں صاحب کردار چاہیے، اور اس نے کہا کہ یا اصحاب رسول کی عظمت کے تحفظ کا قانون بنوا کے جاؤں گا یا اپنی جان قربان کر جاؤں گا۔ اور جس جس نے میرے آگے ہو کر یہ کہا اس نے قربان ہو کر دکھایا اور میں تب کامیاب ہوں جب یا قانون بنواؤں یا انہیں کی طرح کٹ جاؤں۔ جب تک ان دونوں کاموں میں سے کوئی نہیں ہوتا اس وقت تک نہ میں کسی نعرے کے قابل ہوں۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ پیغمبر انقلاب عنوان ہے۔ اور ہر کوئی پیغمبر انقلابی آیا۔ ہر کوئی پیغمبر انقلابی ہی آیا۔ جو انقلابی نہیں وہ پیغمبر بھی نہیں۔

میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہر پیغمبر انقلابی ہے یہ نہیں کہہ رہا کہ ہر انقلابی پیغمبر ہے۔

ہر پیغمبر انقلابی ہے، یہ نہیں کہتا کہ ہر انقلابی پیغمبر ہے۔

ہر پیغمبر انقلابی ہی آیا اور انقلاب کے لئے ہی آیا۔ کیونکہ انقلاب کا معنی ہے بدلنا۔ اور نبی آتا ہی اس لئے ہے کہ قوموں کا انداز بدل ڈالے، نبی کی آمد ہوتی ہی اس لئے ہے کہ وہ قوم کا انداز بدل ڈالے اور انہیں شرک سے نکال کے توحید کی طرف لے آئے۔

کفر سے نکال کے اسلام کی طرف لے آئے......

ضلالت سے نکال کے ہدایت کی طرف لے آئے......

اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئے......

جہنم کے راستے سے نکال کر جنت کے راستے پہ لگادے......

نبی کی آمد کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے، اور جتنے نبی آئے سب ہی انقلابی اور انقلاب جو ہوتا ہے، وہ جمہوریت کے خلاف ہوتا ہے۔ اگر سب لوگ پہلے سے ہی اُسی طریقے پر ہوں تو انقلاب تو نہ ہوا۔ انقلاب جو ہوتا ہے وہ رائے عامہ کے خلاف ہوتا ہے۔ رائے عامہ خراب ہو جائے تب انقلاب لایا جاتا ہے۔ جب انقلاب کی بات ہوتی ہے تو کوئی کھوتے ہینگتے ہیں[1]، کئی کتے بھونکتے ہیں۔ اور نہ کسی کے بھونکنے کی پرواہ ہوتی ہے انقلابیوں کو، نہ کسی کے ہینگنے کی پرواہ ہوتی ہے۔ بھونک لے جسے بھونکنا ہے۔ ہینگ لے جسے ہینگنا ہے۔ انقلابیوں کو کسی کی پروانہیں ہوتی۔

پھر وہ رائے عامہ والے جمہوری یہ سارے کہتے ہیں۔ **سمعنا فتیً یذکرهم یقال له ابراهیم.**

انقلابی کو جھگڑے کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے

وہ انقلابیوں کے امام، رئیس الموحدین اکیلے ہیں اور میدان میں ہیں، سب مقابلے میں ہیں کوئی پروانہیں۔ میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ آگ کے چھنٹے میں جانا پڑے یا بحر قلزم کو کراس کرنا پڑے۔ برادری سے مقابلہ کرنا پڑے یا فوج فرعونی سے مقابلہ کرنا پڑے، انقلابی کو جھگڑے کا سامنا ہوتا ہی ہوتا ہے۔ وہاں دیکھا نہیں کہ یہ آگ میں ڈالا جا رہا ہے۔ دیکھا نہیں کہ پتھراؤ کر کے سنگسار کر کے پتھروں میں دفن کیا جا رہا ہے۔

دیکھانہیں؟ **لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم** ......

دیکھانہیں؟ **لارجمنک واهجرنی ملیاً**......

دیکھانہیں؟ کہ وہاں آرے سے چیرا جا رہا ہے **یقتلون النبیین بغیر الحق** ......

---

[1] اسی دوران قریب سے ایک گدھے نے زور شور سے ہینگنا شروع کر دیا، جس سے مجمع بدمزہ ہوا۔ جونہی گدھا خاموش ہوا تو علامہ نے اگلے چند جملے ارشاد فرمائے اور مجمع کشت زعفران بن گیا۔

ناحق قتل کیا جارہا ہے۔ پیچھے فوج لگائی جارہی ہے۔

سنقتل ابناء هم ونستحیی نساء هم وانا فوقهم قاهرون......

یہ سب قوانین نافذ کئے جارہے ہیں۔اور آگے ہے کہ پرواہ نہیں۔اپنے فالوز،اپنے امتی،اپنے تابعداروں کوایک ہی دعوت ہے......

علی اللّٰہ توکلوا ان کنتم مومنین......

علی اللّٰہ توکلوا ان کنتم مسلمین......

دیکھوایمان اگر ہے تو پھران مادی قوتوں پرنہیں،اسباب پہ نہیں مسبب الاسباب پہ نظرکرو۔

پھروہ کہتے ہیں تو ہیں بات ہے۔دفن ہونااور بات ہے ختم ہونااور بات ہے،کبھی دفن ہوتے ہیں وہ کہ ختم ہوجاتے ہیں،کئی چلتے پھرتے مدفون ہوتے ہیں۔ چلتے پھرتے مرے ہوئے ہوتے ہیں اور کئی مرکربھی زندہ ہوتے ہیں،کچھ دفن ہوتے ہیں جانے کے لئے،ختم ہونے کے لئے اور کچھ دفن ہوتے ہیں فصل بڑھ کر بڑھنے کے لئے دانا دفن ہوتا ہے تو کچھ دانے بھی دفن ہوتے ہیں۔میں دانا بھی بات کرر ہاہوں دانا کی نہیں۔نہ دانا کی نہ افغانا کی۔دانے کی بات ہے کہ دانا دفن ہوتا ہے لیکن جب جاتا ہے تو ایک ہوتا ہے جب آتا ہے تو سولا تا ہے۔کیا پتہ اللہ کواتنی سی مملکت نہیں دنیا پہ اسلام غالب کرنا ہے تو بیج کو دفن ہی کرنا تھا۔

وہ مولوی، جسے سارے پسند کریں انبیاء کا وارث نہیں ہوسکتا

عرض کرر ہاتھا کہ تمام انبیاءانقلابی۔اورسب کومخالفت کالڑائی کا،جھگڑے کاتخریب کا،استہزاءکاسامنا کرناپڑا۔

ولقد کذبت رسل من قبلک......

ولقد استهزی برسل من قبلک......

سب کوتعذیب کا،استہزاءکالڑائیوں کا جھگڑوں کاسامنا کرناپڑا۔

یہ آ گیا ہے میرے پاس، دیکھو یہ آیا، یہ آیا یہ کہتا ہے مولوی وہ چاہئے جس سے سب راضی ہوں، میں نے کہا پہلے نبی وہ ڈھونڈ لا جس سے سب راضی ہوں۔

کلمہ پڑھتا ہے اس نبی کا جس کی پہلی تقریر پہ پتھراؤ..... کلمہ پڑھتا ہے اس نبی کا جس کی پہلی تقریر پہ جھگڑا ہوتا ہے..... اور مولوی وہ مانگتا ہے جس کو سارے پسند کریں۔ جس کو سارے پسند کریں وہ ان کا وارث نہیں۔ جس کی یہ کوشش ہوناں کہ میرا پیغام انسان دوستی ہے، کہ ہر انسان مجھے پسند کرے۔

مسلمان بھی پسند کریں کافر بھی پسند کریں.....

موحد بھی پسند کریں مشرک بھی پسند کریں.....

اہل حق بھی پسند کریں اہل باطل بھی پسند کریں.....

یہ بھی کہیں اس کو اچھے میاں، وہ بھی کہیں اچھو میاں.....

تو اچھو میاں آپ ان کے وارث نہیں ہیں۔ کیونکہ اگر کسی اچھے کے پیچھے سب نے راضی ہو کے لگنا ہوتا تو میرے مصطفیٰ کے خلق کو قرآن نے عظیم کہا:

انک لعلیٰ خلق عظیم.....

اگر اخلاق کے ذریعے کوئی سب کو راضی کر سکتا تو کائنات کے اخلاق والوں کے سردار محمد رسول اللہؐ ہیں۔

حق پر رہتے ہوئے اگر کوئی پیار اور محبت کے ساتھ سب کو راضی کر سکتا تو وہی کرتا جسے کہا گیا **وما ارسلناک الا رحمۃ اللعالمین.....**

اور جب سب کو وہ راضی نہیں کر سکتے اور انہیں مالک علام نے بتایا کہ:

ولن ترضیٰ عنک الیھود ولا النصاریٰ حتی تتبع ملتھم.....

کہ جب تک آپ ان کی ملت میں داخل نہیں ہوتے ان کے تابع نہیں ہوتے، جب تک حق آپ چھوڑ نہیں دیتے تو حق پر رہتے ہوئے آپ بھی ان کو راضی نہیں کر سکتے۔ جب حضور نہیں کر سکتے کافروں کو راضی حق پہ رہتے ہوئے تو اور کوئی حضورؐ سے زیادہ اخلاق والا کون آ گیا ہے؟

صدیقؓ وفاروقؓ کا دشمن مجھے اچھا سمجھے تو پھر میں بے ایمان ہوں

تو اس دن تو میں بے ایمان ہوں جس دن کافر مجھے اچھا کہے......

اس دن میں بے ایمان ہوں، جس دن مجھے وہ اچھا کہے جس نے ابوبکرؓ کو اچھا نہیں کہا......

اس دن میں بے غیرت ہوں، بے ایمان ہوں، جس دن مجھے وہ اچھا مانے جس نے عمرؓ کو اچھا نہیں جانا......

کیا ہے میرے ایمان کی حقیقت؟...... جب مجھے وہ پسند کرے جسے عثمانؓ پسند نہیں آیا......

عثمانؓ کے دشمن کا مجھ سے جلنا میرے کمالِ ایمان کی دلیل ہے

عثمان ﷺ حضور کو تو اتنا پسند آئے کہ ایک بیٹی دے کر وہ دنیا سے چلی جائے تو دوسری بیٹی دے کر وہ دنیا سے چلی جائے تو حضور فرمائیں، اگر سو ہوتیں اور یوں دنیا سے جاتی رہتیں، میں یکے بعد دیگرے عثمانؓ کو دیتا رہتا۔ وہ عثمان ﷺ جو نبی کو اتنا پسند آیا کہ نبی نے دُعا کر ڈالی۔

اللّٰھم سھل الحساب علیٰ عثمان ابن عفان ......

اے اللہ میں سفارش کرتا ہوں عثمانؓ کا حساب آسان کرنا۔

اور مالک علام کی طرف سے، خالق لم یزل کی طرف سے جبرائیل پیغام لائے کہ محبوب آپ آسان کہتے ہیں، عثمانؓ مجھے اتنا پیارا ہے کہ میں تو حساب لوں گا ہی نہیں۔ عثمانؓ اللہ کو اتنا پیارا، نبی کو اتنا پیارا، اُو قرآن کو اتنا پیارا کہ دشمن نے جب ٹھوکر ماری، ہاتھ سے وار کیا عثمانؓ کے سر پہ اور پیر سے وار کیا قرآن پہ...... ظاہر ہوا جو عثمانؓ کا دشمن وہ قرآن کا دشمن۔ پیر سے لات ماری ہے ٹھوکر ماری ہے قرآن کو، قرآن لات سے ٹھوکر سے وہ گیا۔ جا کر میں نے دیکھا کتب تاریخ میں صاف لکھا کہ:

رکد برجله المصحف الذی بین یدی عثمان دار المصحف ثم استوابین یدی عثمان

قرآن جا کے آیا۔ قرآن واپس ہوا اور آ کے کھل کے عثمانؓ کے سامنے پڑ گیا جیسے عثمانؓ کے سر سے خون چلا قرآن نے واپس آ کر زمین پر پہنچنے سے پہلے اس خون کا استقبال کر کے یہ ظاہر کر دیا کہ عثمانؓ زندگی بھر تو نے میرے ساتھ وفا کی ہے اب میرا وقت ہے تو دنیا میں تو نے مجھے نہیں چھوڑا، اب میں تجھے نہیں چھوڑتا۔ جس عثمانؓ سے قرآن کو اتنا پیار ہے رب رحمان کو اتنا پیار ہے، جو مصطفیٰ کو اتنا پسند ہے۔

جسے عثمانؓ پسند نہ آیا اسے میں پسند آؤں تو میں عثمانؓ سے اچھا تو نہیں پھر یہی ہے کہ میں بے ایمان ہوں۔

اگر مجھے یہ ناپسند کرتا ہے۔ اگر یہ میرے خلاف بکتا ہے۔ اگر یہ میری سختی سے نالاں ہے تو ولیجدوا فیکم غلظه کے تحت یہ میرے کمال ایمان کی علامت ہے۔ اگر یہ مجھ سے جلتا ہے، سڑتا ہے اور میری سختی سے نالاں ہے تو اشداء علی الکفار، کے تحت...... ولیجدوا فیکم غلظه کے تحت...... یہ میرے کمال ایمان کی علامت ہے اور خدا مجھے یہ ہمیشہ عطاء کرے۔

مجھے زندگی کا وہ دن نہیں چاہیئے جب صحابہؓ کا دشمن مجھ سے راضی ہو

نہیں چاہیئے مجھے وہ دن، نہیں چاہیئے مجھے زندگی کا وہ دن جس دن کافر مجھ سے راضی ہو۔

تو عرض کر رہا تھا انبیاء سے کافر راضی نہیں تو ورثۃ الانبیاء سے کیوں ہوں گے؟۔

جس سے کافر راضی ہیں نہ وہ نبی ہے نہ وہ وارث نبی ہے۔

نبیوں کے وارث وہ ہیں جن کو کفار پتھر ماریں......

نبیوں کے وارث وہ ہیں جنہیں کفار گالیاں دیں......

نبیوں کے وارث وہ ہیں جن پر کفار بم پھینکیں، گولیاں برسائیں، خون کی ہولی کھیلیں، پتہ چلے کہ یہ پیغام نبوت پہ قربان ہو گئے ہیں۔

عرض کر رہا تھا پیغمبر انقلاب، نام نہیں ہے اور ہر نبی پیغمبر انقلاب ہوتا ہے۔ جتنے

انبیاء آئے وہ سارے پیغمبرانِ انقلاب ہی تھے، سب انقلابی تھے۔ اور آپ نے نام نہیں لکھا کسی کا لیکن سمجھ سارے ہی گئے ہیں۔ اگر آپ نہ بھی سمجھیں تو بھی آپ کا قصور نہیں ہے کہ سوا تین ہو گئے ہیں۔

(قائد سنیں گے تیری بات...... ساری ساری رات)

بھئی میں نے شروع ہی آدھی رات کے بعد کیا ہے تو ساری رات کیسے سنیں گے، جب میں نے شروع ہی رات کے چوتھے حصے میں کی ہے بات۔

خیر میں عرض کر رہا تھا صرف آپ کی توجہ کے لئے، کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آج آپ کی آنکھوں میں نیند نہیں ہے۔ ورنہ میں نے ان سے کہہ دیا تھا کہ میں وہاں جا کر اپنے دوستوں کی زیارت کر کے آ جاؤں گا اب تقریر کا وقت نہیں ہے۔ لیکن یہاں آپ نے جاگ کر میری حوصلہ افزائی کی ہے اللہ تعالیٰ آپ کی حوصلہ افزائی فرمائے۔ آمین

حضور ﷺ سے پہلے نبی سب سچے، بعد میں سب جھوٹے

نام نہیں لیا، سمجھ سب ہی گئے ہیں۔ سمجھ گئے ہو نا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اب میں نے نام نہیں لیا نبی پاک کہا آپ سب صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کے سمجھ گئے ہیں۔ اب نبی ایک نہیں ہے، نبی تو لاکھ سے بھی زیادہ، اور ہزاروں زیادہ، ایک لاکھ چوبیس ہزار بھی کہتے ہیں۔ جتنے بھی ہیں وہ سب سچے......

حضورؐ سے پہلے جتنے نبی سب سچے اور بعد میں جو بنے وہ سارے جھوٹے......

حضور کے بعد کوئی آنے والا نیا پیدا ہونے والا کہے کہ میں مقام نبوت تک پہنچا وہ کافر......

اور اگر کوئی خود نہ کہے اپنے لئے، کسی دوسرے کے لئے کہے کہ وہ پہنچ گیا ہے۔ وہ بھی کافر ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کوئی نیا نبی نہیں بنے گا۔

ہاں یہ بات ایسی پکی ہے جو نہ مانے بول وہ بھی کافر...... یہ بات پکی ہے۔ حضورؐ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں بنے گا، نہ بنا ہے، نہیں بنے گا، ناممکن امپوسیبل!

اگر کوئی کہتا ہے حضورؐ کے تشریف لانے کے بعد کوئی مقام نبوت تک پہنچ سکتا ہے وہ بے ایمان ہے، لعنتی ہے، مردود ہے۔ اسلام کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں۔ یہ بات ایمان ہے کہ حضورؐ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں بنے گا، جو مانے وہ مومن۔ اور جو اس بات کو نہ مانے وہ کافر، کسی اور کو پہنچانا چاہے، مقامِ نبوت تک اچھے کو پہنچائے تب، بُرے کو پہنچائے تب، مرزا قادیانی کو پہنچائے تب اور امام اعظم کو پہنچائے تب، مسیلمہ کذاب کو پہنچائے تب، فاروقِ اعظمؓ کو پہنچائے تب، اس وقت اسی کو پہنچائے تب، ابوبکر صدیقؓ کو پہنچائے تب اور جناب علی المرتضیٰؓ سے لے کر امام مہدی تک کسی کو پہنچائے تب۔ وہ بے ایمان ہے، بے ایمان ہے، بے ایمان ہے، بے ایمان، اور جو نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔ پکی بات ہے۔

بات سمجھے ہو کہ حضورؐ کے بعد کوئی نیا آدمی مقام نبوت تک پہنچ سکتا نہیں ہے۔ یہ بات ایمان ہے جو نہ مانے وہ بھی کافر۔

''پیغمبر انقلاب'' سے مراد ہمارے نبیؐ کیسے؟

عرض کر رہا تھا کہ تمام انبیاء انقلابی اور آپ نے نام نہیں لکھا اور سمجھ گئے سارے لیکن آپ پھر بھی سمجھ گئے......

میں کہتا ہوں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم...... آپ پھر بھی سمجھ گئے۔ حالانکہ اللہ کے رسول بھی کئی، نبی بھی کئی، اور سارے ہی پیغمبرانِ انقلاب...... تو آپ سمجھ کیسے جاتے ہیں کہ ان میں سے کون مراد ہے؟ یہ آپ سمجھ کیسے جاتے ہیں...... شاید آپ نے غلط اندازہ لگایا ہو۔ جو آپ نے سمجھا ہے وہ نام ذرا زور سے لے لو۔ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

رہبر و رہنما...... مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ

خداوندا یہ کیسے سمجھ گئے؟ میں نے نام تو نہیں لیا، پیغمبر کئی تھے سارے انقلابی تھے۔ میں نے پیغمبر انقلاب کہا یہ کہتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی بھی کئی بھیجے، اللہ پاک نے لیکن میرے دل میں ایک نبی مراد تھا۔ نام میں نے نہیں لیا یہ سارے سمجھ گئے۔ پھر میں نے کہا رسول پاک انہوں نے کہا (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے پوچھ لیا تو انہوں نے

نام بھی بتا دیا۔کوئی ہے جو اس نام سے اختلاف کر کے کوئی اور نام لیتا ہو۔نہیں بھرے مجمع میں کوئی نہیں۔

اگر یوں آپ باہر کسی عیسائی کے سامنے بھی کہیں گے کہ نبی پاک کا فرمان یہ ہے تو وہ بھی سمجھ جائے گا کہ یہ کس کے لئے کہہ رہے ہیں؟ یہ کیوں؟ محفل میں آپ بیٹھے ہیں، باقی آپ کے مُرید بیٹھے ہیں، خادم بیٹھے ہیں، کارکن بیٹھے ہیں، جب بات چلتی ہے حضرت صاحب تشریف رکھتے ہیں تو اس وقت آپ ہی مراد ہیں۔جب آپ کے شیخ آگئے پھر کوئی کہے کہ حضرت صاحب سے ملنا ہے۔تو پھر آپ مراد نہیں ہوں گے آپ کے استاد مراد ہوں گے۔ جب ان کے بھی استاد آگئے، اب کوئی آ کر کہتا ہے بھئی حضرت صاحب سے ملنا ہے، تو وہی حضرت مراد ہوں گے جو سب سے بڑے۔جب سب سے بڑے آگئے، اب جب عہدے کا نام لیا جائے گا تو یہی سمجھے جائیں گے۔

آپ۔کے جو استاد ہیں، ان کو بھی اپنے شاگرد حضرت صاحب کہتے ہیں، لیکن جب آپ آگئے ہیں تو حضرت صاحب آپ ہیں۔اور جب آپ کے استاد آگئے ہیں تو حضرت صاحب وہی ہیں۔اپنی جگہ تم میں سے ہر کوئی حضرت ہے۔ہاں لیکن جب بڑے آجائیں تو پھر انہیں کا نام چلے گا، میرے آقاؐ کے بعد پھر جب مطلقاً نام لیا جائے تو فرد کامل وہی مراد ہوں گے کسی اور کو نہیں سمجھا جائے گا۔

یعنی اب نبی سارے لیکن چلے گی نبوت محمد یہ......

رسول سارے لیکن چلے گی رسالت محمد یہ......

انقلابی سارے تھے، لیکن اب چلے گا انقلاب محمدیؐ......

کہ اب ان کی چلے گی، اور ان کی چلتی ہے۔نام بھی ان کا چلتا ہے کام بھی ان کا چلتا ہے......

باقیوں کا انقلاب تھا اور ان کا انقلاب ہے......

وہ انقلاب آیا، گیا۔یہ انقلاب آیا ہے نہ جانے کے لئے......

اس انقلاب کی جگہ پھر انقلاب آگیا، اور یہ وہ انقلاب ہے کہ یہ بار بار اٹھتا رہے گا،

یہ بار بار چمکتا رہے گا۔ یہ بار بار ابھرتا رہے گا، یہ ختم نہیں ہونے والا۔

ہمارے پیغمبر کی آمد سے کایا ہی پلٹ گئی

تو میرے دوستو! حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، انقلاب آیا۔ کایا ہی پلٹ گئی۔ حالات ہی بدل گئے۔ اور پہلے فخر تھا علاقے کی وجہ سے، فخر کی بنیاد پہلے علاقہ، قبیلہ، خاندان اب فخر کی وجہ ایمان، بات پوری ہو رہی ہے، توجہ سے۔ اب اُٹھ بیٹھ نہ کریں، مجھے وقت کا احساس ہے اچھی طرح اور آپ بھی یوں جا کر نہ سوئیں کہ آپ کو فجر کی نماز بھی نصیب نہ ہو۔

توجہ انقلاب آیا اس سے پہلے فخر کی وجہ یا عزت کی وجہ، یا یوں کہو آپس میں محبت کی وجہ، آپس میں، تعلقات کی وجہ آج تک کیا تھا؟ خاندان اور اب کیا ہے؟ ایمان۔

پہلے خاندان کی وجہ سے، قبیلے کی وجہ سے لوگوں کی گردنیں اڑائی جاتی تھیں اور اب ایمان کی وجہ سے باپ کا بھی مقابلہ کیا جاتا ہے۔

ایمان پر ہے تو پیار ہے۔ ایمان کے خلاف ہے تو ہم اس کے خلاف ہیں۔

ولو کانوا اٰبآء ھم او ابناء ھم او اخوانھم او عشیرتھم ......

اب جو ایمان کا مخالف ہے۔ یہ اس کے مخالف ہیں۔ باپ کیوں نہ ہو بیٹا کیوں نہ ہو، بھائی کیوں نہ ہو، برادری کا فرد کیوں نہ ہو۔ میں نے پوچھا یہ کیوں؟ **اولٓئک کتب فی قلوبھم الایمان** ، ان کے دلوں میں ایمان جو لکھا جا چکا ہے۔ انقلاب جو آ گیا۔ اب وجہ محبت ایمان ہے۔ حضورؐ یہ انقلاب لائے۔

نحن قومٌ اعزنا اللّٰہ بالاسلام لا فضل لعربی علیٰ اعجمی ...... بنیاد، محبت، محبت خداوندی!

والذین امنوا اشد حبًا للّٰہ ، اب اللہ سے پیار مومن کا۔

اللہ کی وجہ سے اللہ کے رسول سے پیار...... اللہ کی وجہ سے اللہ والوں سے پیار......

اللہ کی وجہ سے رسول اللہ سے پیار...... اللہ کی وجہ سے حزب اللہ سے پیار...... انقلاب ہے کہ

اب جورب کا ہے وہ ہم سب کا ہے، اہل ایمان کا اعلان اب یہ ہے کہ جورب کا ہے وہ ہم سب کا ہے۔ جورب کا نہیں وہ ہم سب کا نہیں۔

ہم آپس میں ایک ہیں۔ اب اہل ایمان قبیلہ کچھ بھی ہو، علاقہ کچھ بھی ہو، زبان کچھ بھی ہو۔ لیکن **اصبحتم بنعمتہ اخوانا**...... ایک دوسرے کے خون کے پیاسے قبیلے، اوس و خزرج۔ کیوں نہ ہوں **اصبحتم بنعمتہ اخوانا**...... محبت ایمانیہ سے، یہ بھائی بھائی بن چکے ہیں۔

لو انفقت ما فی الارض جمیعاً ما الفت بین قلوبھم ولکن اللہ الف بینھم......

صحابہ کرامؓ اشداء علی الکفار کیوں بنے؟

ایمان کی وجہ سے ان کے دل مل گئے، ان کے دل جڑ گئے...... اب یہ سخت بھی ہیں نرم بھی ہیں...... ٹھنڈے بھی ہیں گرم بھی ہیں...... یہ پیارے بھی ہیں، بہت کڑک بھی ہیں...... توجہ جناب، یہ بہت سخت بھی ہیں، بہت نرم بھی ہیں...... لیکن سخت وہاں ہیں، نرم یہاں ہیں...... گرم وہاں ہیں ٹھنڈے یہاں ہیں...... نفرت ان کی وہاں ہے، محبت یہاں ہے......!!

جب سامنے کفار ہوں، تو **اشداء علی الکفار**......

اور جب سامنے اہل ایمان ہوں تو **رحماء بینھم**......

سامنے کفار ہوں تو **اشداء علی الکفار** کیوں بنے؟ کہ خالق نے حضورؐ کے درس میں بٹھا کر سبق پڑھایا تھا **واغلظ علیھم**......

سبق پڑھایا تھا **ولیجدوا فیکم غلظہ**......

درس نبوی میں بٹھا کر خدا نے ان کو یہ سبق پڑھوادیا تھا، **قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظہ**......

اوران کے استاد سے بھی کہہ دیا تھا **یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم**......

اب یہ سبق پڑھ کے، یہ صرف پڑھتے نہیں سیکھتے ہیں۔ یہ صرف پڑھنے نہیں آئے، درسِ نبوی کا داخلہ صرف پڑھنے کے لئے نہیں ہے۔ سیکھنے کے لئے ہے۔

اور امتحان لیا بھی اللہ نے، داخلہ دیا بھی اللہ نے!

توجہ کر داخلہ بھی اس نے دیا، امتحان بھی اس نے لیا اور رزلٹ بھی اس نے بتایا کہ **اولئک هم الفائزون......**

پاس بھی اسی نے کیا تو یہ پاس ہو کر تربیت لے کر تیار ہو کر نکلے ہیں۔ جب سامنے کفار ہیں تو **اشداء علی الکفار** اور سامنے اہل ایمان ہیں۔ تو **رحماء بینهم ...... انما المومنون اخوة......**

ہم اشداء علی الکفار کیوں نہ بن سکے؟

قرآن ہے، قرآن! اب اپنے دل پہ ہاتھ رکھ، تو کیسے ہے؟ اپنے دل پہ ہاتھ رکھ تو بھی سوچ میں بھی سوچوں کیا اس کی الٹ تو نہیں ہو گے؟ آج ہم ایک دوسرے پہ کیوں جلتے ہیں تم نے دیکھا قرآن نے **اشداء علی الکفار** پہلے کہا **رحماء بینهم** بعد میں کہا۔

سمجھ یوں آ رہا تھا کہ جب تک کفار کے خلاف شدید رہو گے اس وقت تک آپس میں پیار رہے گا، جس وقت تو نے کفار سے پیار کی پینگیں بڑھانا شروع کر دیں اس وقت سے اہل ایمان سے نفرت شروع ہو گئی۔ جب تک کفر کے خلاف شدت تھی اس وقت تک اہل ایمان کا آپس میں پیار تھا اور جب سے کافروں کے ساتھ نرمی ہوئی اور ان کو گھسنے دیا ساتھ آنے دیا اس وقت سے آپس میں نفرت شروع ہوئی۔ اب بھی کتا کنویں سے نکال لو۔

دیوبندیو! اب بھی کتا کنویں سے نکال لو

اب بھی کتا کنویں سے نکالو، اپنے اکابر کے نقش قدم پہ چلو ان کے قول کو ان کے عمل کو، ان کے فتویٰ کو ان کی تحقیق کو تسلیم کرتے ہوئے ان کے نقش قدم پہ چلتے ہوئے، مفادات، کو

پیر کی ٹھوکر سے اُڑا کر یہ کہو کہ نہ بکنے والے ہم ہیں۔ نہ جھکنے والے ہم ہیں، جیسے کہتے تھے۔ سر بکف سر بلند، ویسے یہ بھی کہہ دو غیرت مند، جرأت مند، دیو بند دیو بند۔

سر بکف سر بلند......دیو بند، دیو بند

سرفراز و سر بلند......دیو بند دیو بند

جرأت مند غیرت مند......دیو بند دیو بند

یہ مانگتے ہیں کہ ہمیں جواب کے لئے بھی سپیکر چاہئے جو بھی جرأت بیچ ڈالے، جب غیرت چھوڑ بیٹھے، تو دیو بند میں کئی سکھ اور ہندو بھی رہتے ہیں۔ میں دیو بندی سکھ کو سلام نہیں کرتا ، نہ دیو بندی ہندو کو اپنا آقا مانتا ہوں۔ میں تو دیو بند کے ان شیروں کا غلام ہوں جنہوں نے جان دے دی آن نہ دی۔ جنہوں نے جان قربان کر دی ایمان قربان نہ کیا۔ دیو بندی کہلانے کے تو رام داس بھی بیٹھے ہیں۔

او کن کا نام لیتے ہو، اور کس منہ سے لیتے ہو، کیا وہ کفر کو اسلام کہتے تھے؟ ہاں نام لو فخر سے لو۔ لیکن پھر ان کے نام پر داغ بھی تو نہ بنو۔ دل سے ان کا نام لینا آسان نہیں۔ چندہ لینے کو لینا ہو تو اور بات ہے۔ نقش قدم پہ چلنے کے لئے انہیں منتخب کرنا آسان نہیں۔

ہاں حسین احمد مدنیؒ کو آئیڈیل منتخب کرنے کے لئے غلام غوث ہزارویؒ بننا پڑتا ہے......

عبد الشکور لکھنویؒ کو امام تسلیم کرنے کے لئے حق نواز جھنگویؒ بننا پڑتا ہے......

ابو الکلام اور عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بننے کے لئے......نہیں نہیں وہ تو کون بن سکتا ہے؟ ان کا نام اقتداء کے لئے لینے کے لئے ان کا صحیح غلام بننے کے لئے پھر ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ بننا پڑتا ہے......

اصحاب عزیمت کا نام لینا ہے تو پھر اعظم طارقؒ بننا پڑے گا......!!

انشاء اللہ العزیز ان حالات میں اس وقت تک ان کا یوں بیٹھنا مجھے یہ بتا رہا ہے، یہ وہی ہیں جو حق نواز جھنگویؒ سے اعظم طارقؒ تک تھے۔

مولانا! (مولانا احمد لدھیانوی مدظلہ سے مخاطب ہو کر) آپ اُن کے صحیح جانشین

بن کے دکھائیں۔ اِن کی کڑک وہی ہے، اِن کا جذبہ وہی ہے، اِن کی قربانی وہی ہے، انشاءاللہ ساتھ اُسی طرح دیں گے آپ اُسی طرح قدم بڑھا کے دکھائیں اور مجھے اُمید ہے آپ بھی ان کی اُمنگوں پر پورا اتریں گے۔ انشاءاللہ

حضور ﷺ کے صحابہ پر قربان ہیں، قربان ہیں، قربان ہیں!

خدا کی قسم میں اعتماد کرتا ہوں کہ تہجد کے وقت، قبولیت کے وقت باوضو بیٹھ کر اور یہ لوگ جھوٹا وعدہ نہیں کرتے تو ہم بھی تمہارے ساتھ وعدہ کرتے ہیں جب تک جان میں جان ہے، جب تک جسم میں خون رواں ہے، انشاءاللہ حضورؐ کے صحابہؓ پر قربان ہیں، قربان ہیں، قربان ہیں۔

پہلے کہہ دیتے ہیں نہ چلے، نہ چلے ہمارے ساتھ، جس کو جان ہتھیلی پر نہیں رکھنی نہ چلے...... جس کو قربان ہونا سعادت نہیں نظر آتا نہ چلے...... ایک کہہ رہا تھا یار مجھے شہادت کا بڑا شوق ہے لیکن وہ خبیث جان سے مار دیتے ہیں۔

(کسی آدمی نے چٹ بھیج دی) ہوں! کچھ نہیں ہے کوئی سوال نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ کسی نے مولانا اعظم طارقؒ کے متعلق بکواس کی ہے، تو مجھے کیا بتا رہے ہو؟ میرے سامنے کرتا تو میں اس کو بتا دیتا۔

وہ تیری غیرت ہے میں کیا کروں، تو نے سن لیا میرے سامنے کہتا میں سنتا اور پھر بتاتا اسے کہ کیسے کہا جاتا ہے؟ اور یہ تو زبان کیسے لے کر جائے گا؟ لیکن خیر ہے بابو مولانا اعظم طارقؒ کی خیر ہے کرلو برداشت کرلو۔ پہلے فاروقِ اعظمؓ پہ بھونک بند کروالو۔ جن کے قدموں کی خاک کی عزت کے لئے اعظمؒ نے جان دی ہے پہلے ان کی عزت کا تحفظ، اس کے لئے سوچو۔ ہاں بھئی ہماری صدا وہی ہے، ندا وہی ہے۔ دعا وہی ہے، نعرہ وہی ہے۔ اعلان وہی ہے، میدان وہی ہے، جمال وہی ہے، خیال وہی ہے، ہاں ہاں سیدھی بات ہے کوئی نیا مسئلہ نہیں۔

اگر تم وہی ہو تو چلو...... کوئی اور ہو تو مت چلو۔

مار والے ہو تو چلو، مال والے ہو تو مت چلو۔

میں آیا ہوں ہم نے تو بیچ ڈالا سب کچھ، ہمارا تو سودا ہو چکا ہے۔ تم ہمیں بیچنے کی کوشش مت کرو۔ ہم تو بک چکے صدیق اکبرؓ کے نام پہ۔ ہم تو کھاتے لگ چکے ہیں۔ اب ہم قربان ہوتے ہیں تو ہم قربان ہونے کے لئے ہی آئے ہیں۔ کوئی نئی بات نہیں ہوگی، ہمیں لایا ہی اس لئے گیا تھا، اس میدان میں آئے ہی اس لئے تھے۔ ہم سن کر آئے تھے۔

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلیمن .

قرآن اور صاحب قرآن

الحمدللّٰہ رب العالمین . والصلوۃ والسلام علی سیدالمرسلین وعلٰی الہٖ واصحابہ الطیبین الطاھرین لا سیما علی الخلفاء الراشدین المھدیین ولعنت اللّٰہ علٰی اعداءِ ھم الرافضین الکافرین المرتدین ونشھد ان لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدًا عبدہٗ ورسولہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلٰی الہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم. اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم . اَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَی الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِہٖ زَرْعًا تَاْکُلُ مِنْہُ اَنْعَامُھُمْ وَاَنْفُسُھُمْ اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ O صدق اللّٰہ العظیم . اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وافضل صلواتک عدد معلوماتک دائما ابدا ابدا. اللھم صل وسلم وبارک وترحم وتحمم علی سیدنا محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین .

بمقام: مرکزی جامع مسجد فاروقِ اعظمؓ کامونکی

مورخہ ۷ فروری بروز جمعۃ المبارک ۲۰۰۳ء

قرآن اور صاحبِ قرآن

تمہید

قابل صد احترام علماء کرام ختم نبوت کے پروانو اور اصحابؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سرفروش سپاہیو، کامونکی کے غیرت مند مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس ذات کریم نے آج ۱۴۲۳ھ کے ماہ مبارک ذوالحجہ شریف کی پانچ تاریخ کو جمعہ کے اس بابرکت موقع پر اپنے دین کی نسبت سے ہمیں مل بیٹھنے کی توفیق بخشی ہے۔ وقت کافی ہو چکا ہے اور کوشش کروں گا کہ مختصر وقت میں آپ حضرات کے سامنے کوئی کام کی بات عرض کر دوں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق بخشے آمین! ابھی ساتھی مجھے یہاں بتلا رہے تھے منبر پر بیٹھنے کے بعد، کہ عنوان ہے ''قرآن اور صاحب قرآن'' اور وقت ہے جمعہ کے خطبہ کا۔

اللہ تعالیٰ کی توجہ بارانِ رحمت کی طرف

قرآن کریم کو جب کھولا ہے تو قرآن کریم کی ایک وہ آیت تلاوت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ انسانوں کی توجہ بارانِ رحمت کی طرف فرماتے ہیں کہ دیکھو کس طرح ہم پانی کو لے جاتے ہیں، وہاں پہنچاتے ہیں جہاں زمین مردہ اور غیر آباد ہوتی ہے جب وہاں پانی پہنچتا ہے تو وہ زمین آباد ہو جاتی ہے۔ وہاں سے اناج، پھل اور پھول پیدا ہوتے ہیں۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے زمین کی زندگی کا سبب بتایا ہے

پانی کو، کہ پانی پہنچتا ہے تو زمین زندہ ہو جاتی ہے، آباد ہو جاتی ہے۔ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دل والی زمین کی زندگی کا سبب بتایا ہے پانی کو اور پانی کی تمثیل ہے پانی نہیں بلکہ پانی کی طرح جو پانی کو نازل کرتا ہے۔ اسی ذات نے اسی علم کو نازل فرمایا۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ نے جو مجھے علم وحی دیا ہے اس کی مثال موسلا دھار بارش کی طرح ہے اور جیسے بارش والا پانی زمین پر آتا ہے۔ زمین کی مختلف قسمیں ہیں آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ نے مجھے علم دیا ہے اس پر رحمت کی بارش ہوتی ہے۔ میں قرآن سناتا ہوں وہ علم بیان کرتا ہوں۔

زمین اور دلوں کی مختلف قسمیں

جیسے زمین کی مختلف قسمیں ہیں اسی طرح دلوں کی بھی مختلف قسمیں ہیں کہ ایک زمین وہ ہوتی ہے جہاں پانی جذب ہو جاتا ہے اور پھل، پھول، اناج نکل آتا ہے......

نظر اناج آتا ہے اثر پانی کا ہوتا ہے......
نظر کھیتی آتی ہے، اثر پانی کا ہوتا ہے......
نظر بندہ آتا ہے، اثر پانی کا ہوتا ہے......

اور ایک وہ زمین ہوتی ہے جہاں سبزہ نہیں اگتا جہاں کھیتی نہیں ہوتی لیکن زمین تحتانی ہوتی ہے پانی کا تالاب بن جاتا ہے پانی جمع ہوتا ہے وہاں سے پانی لے جا کر لوگ استعمال میں لاتے ہیں۔ وہاں سے کھینچ کر پانی کھیتوں میں پہنچایا جاتا ہے۔ وہاں آ کر لوگ پانی پیتے ہیں، جانور پانی پیتے ہیں، وہاں پانی جمع ہوتا ہے۔ اور ایک تیسری زمین ہوتی ہے وہ شور بھی ہوتی ہے اور پانی کو جمع نہیں کرتی۔ ہوتی بھی اوپر ہے اور ہوتی بھی شور ہے۔ اس میں نہ فصل اُگتی ہے نہ پانی جمع ہوتا ہے۔ جھاڑ کانٹے پانی سے وہاں پیدا ہو جاتے ہیں جو لوگوں کی تکلیف کا سبب بنتے ہیں۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس طرح زمین کی تین قسمیں ہیں اسی طرح دل کی زمین کی بھی تین قسمیں ہیں۔ دوستو! اس پانی سے اس زمین کی آبادی اس پانی سے اس زمین کی آبادی، وہاں بھی زمین کی قسمیں، یہاں بھی زمین کی قسمیں ہیں۔ دل کی قسمیں، سینے کی قسمیں، وہاں ایک زمین پانی کو جذب کر کے اناج کو ظاہر کرتی ہے وہ اناج اثر پانی کا ہے وہ

پھول اثر پانی کا ہے وہ سبز اثر پانی کا ہے لیکن پانی نظر نہیں آتا پانی تو جذب ہو گیا۔ نظر غلہ آرہا ہے ایک قسم اللہ تعالیٰ نے قلوب میں...... سینوں میں یہ بھی بنائی ہے۔

مجتہدین کے سینوں میں مسائل نظر آتے ہیں

یہ ہے سینہ مجتہد کا کہ وہاں اناج کی طرح، پھولوں کی طرح، سبزے کی طرح مسائل نظر آتے ہیں...... تمہیں پھول کام آتے ہیں لے جاؤ پانی نظر نہیں آتا یہ اثر پانی کا ہے...... تمہیں غلہ چاہئے لے جاؤ۔ تمہیں پانی نظر نہیں آتا یہ اثر پانی کا ہے...... تمہیں گھاس چاہئے لے جاؤ یہ اثر پانی کا ہے...... تمہیں پانی نظر نہیں آتا اناج تمہیں نظر آتا ہے پھول تمہیں نظر آتے ہیں سبزہ تمہیں نظر آتا ہے یقین رکھو! جب تک پانی نہیں تھا اس میں سے کچھ پیدا نہیں ہوا تھا یہ سب اثر پانی کا ہے۔ ہاں جناب! مجتہد کی زبان سے مسائل کے پھول نظر آتے ہیں مجتہد کی زبان سے مسائل کے پھول ظاہر ہوتے ہیں...... اس غلہ سے تمہارا جسم باقی ہے مسائل کے اناج سے تمہاری دینی زندگی باقی ہے اور ایک طبقہ وہ ہے جن کے سینے کی مثال اس تحتانی زمین کی طرح ہے جو پانی کے تالاب بناتی ہے پانی وہاں محفوظ ہے اس سینے میں قرآن وحدیث محفوظ ہے، نظر پانی آرہا ہے لیکن غلہ وہاں پانی سے تم نہیں نکال سکتے نظر پانی آرہا ہے۔ حافظ کے پاس نظر قرآن آرہا ہے لیکن مسئلہ حافظ نہیں بتلا سکتا۔ محدث کے پاس نظر حدیث آرہی ہے لیکن مسئلہ محدث نہیں بتلا سکتا۔

تالاب والوں کو اناج چاہیے تو وہاں جانا پڑے گا جہاں پانی نظر نہیں آتا اناج نظر آتا ہے......

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو مسئلہ چاہئے تو اسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر جانا پڑتا ہے......

امام داؤد رحمۃ اللہ علیہ کو مسئلہ چاہیے تو اسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر جانا پڑتا ہے......

امام داؤد رحمۃ اللہ علیہ کو مسئلہ چاہیے ان کے پاس احادیث محفوظ ہیں انہیں مسئلہ

چاہیے تو انہیں امام ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر جانا پڑتا ہے......

میمون مکی رحمۃ اللہ علیہ کو مسئلہ چاہیئے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کو مسئلہ چاہیئے، حدیث ان کے پاس نظر آتی ہے لیکن انہیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر جانا پڑتا ہے۔

عرض کر رہا تھا زمین کی ایک قسم یہ بھی ہے اور ایک قسم وہ بھی ہے جہاں بارش برسے پانی بھی جمع نہیں ہوتا فصل بھی نہیں اُگتی، پھسلن ہو جاتی ہے۔ جو آئے وہ راستے پر نہیں رہتا وہ اِدھر اُدھر پھسل جاتا ہے۔ ایک سینہ یہ بھی ہے۔

قرآن اور صاحب قرآن

تو میرے دوستو! عرض کر رہا تھا کہ جسمانی زندگی اِس پانی سے اور ایمانی زندگی اُس پانی سے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ انتظام فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا علم بھی دے کر، عمل بھی دے کر...... آقا صلی اللہ علیہ وسلم لائے قرآن "خود ہیں صاحب قرآن"۔ قرآن اور صاحب قرآن تشریف لائے اور ساتھ قرآن کو لائے۔ علمی طور پر بھی عملی طور پر بھی۔ کیا مطلب؟ کان خلقه القرآن زندگی پہ نظر کرو۔ عملاً قرآن یہ ہے۔ اور ذرا نیچے آئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن بھی بٹھایا صحابہؓ کے سینے میں۔ علمی طور پر عملی طور پر بھی زندگی صحابہ کی بنائی، اپنی نگرانی میں......

سیدہ فرماتی ہیں کان خلقه القرآن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت قرآن ہے۔ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تیار کرتے ہیں جماعت کو یوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرآن علمی بھی ہے اور عملی بھی۔ دیکھو یہ کتاب اللہ، یہ حزب اللہ قرآن بتلاتا ہے وہ یہ کرتے ہیں جو قرآن بتلاتا ہے وہ یہ کرتے ہیں۔

قرآن مجاہدین کا نام لیتا ہے یہ مجاہدین بنتے ہیں......

قرآن جو قانتین کہتا ہے وہ یہ ہوتے ہیں......

قرآن منفقین کہتا ہے وہ یہ ہوتے ہیں......

قرآن مجاہدین کہتا ہے وہ یہ ہوتے ہیں......

قرآن مومنین کہتا ہے وہ یہ ہوتے ہیں......

قرآن مسلمین کہتا ہے وہ یہ ہوتے ہیں......

قرآن حزب اللہ کہتا ہے وہ یہ ہوتے ہیں......

قرآن کریم مفلحون کہتا ہے وہ یہ ہوتے ہیں......

قرآن فائزون کہتا ہے وہ یہ ہوتے ہیں......

قرآن هم الوارثون الذين يرثون الفردوس کہتا ہے وہ یہ ہوتے ہیں......!!

صحابہ رضی اللہ عنہم قرآن کی عملی شکل ہیں

قرآن کریم بتلاتا ہے وہ ڈھونڈ و تو عملی شکل میں یہی ملیں گے جنہیں صحابہ رضی اللہ کہا جاتا ہے۔قرآن کریم جن کی خوبیاں بیان کرتا ہے جو کچھ قرآن کہتا ہے کلام اللہ کی عملی شکل حزب اللہ ہے یعنی اللہ کی جماعت۔ میں اختصار کر رہا ہوں بہت زیادہ قرآن کریم کی آیات سامنے آرہی ہیں۔کس کس کو پڑھوں۔بس بنیادی نکتہ یہ کہ سمجھیں علمی شکل قرآن کی ہے عملی شکل صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں اور قرآن پاک کی سب آیات بھی ماننی ہیں۔صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زوات بھی سب ماننی ہیں قرآن میں کوئی آیت ایسی ہے جسے بغیر وضو کے ہاتھ لگانا جائز ہو؟ کچھ آیات محکمات ہیں کچھ متشابہات ہیں کچھ آیات وہ جن کا معنی بھی سمجھ آتا ہے وہ تو ٹھیک ہے جن کا معنی سمجھ نہیں آتا تو ان کو بھی بغیر وضو کے ہاتھ لگانا جائز نہیں۔معنی سمجھ آئے تب معنی سمجھ نہ آئے تب بھی ہاتھ وضو سے لگانا ہے پاکی سے لگانا ہے۔آیات کی دو قسموں کی طرح صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ذوات کی دو قسمیں ہیں۔کچھ وہ ہیں جن کا ہر کام آپ کو سمجھ آئے گا کچھ وہ ہیں جن کا کوئی کوئی کام آپ کو سمجھ نہیں آئے گا۔ماعزؓ کا کام تکمیل دین کی وجہ بنتا ہے۔ہاں کچھ کام سمجھ آئیں گے کچھ نہیں آئیں گے۔جیسے وہاں آیات کا معنی سمجھ آئے گا کچھ کا نہیں آئے گا۔علمی آیات کو بغیر وضو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔علمی آیات کو بغیر وضو ہاتھ نہ لگاؤ اور عملی آیات کا بغیر عزت و احترام کے نام نہ لو......جو سمجھ آ جائے اس کو بھی وضو سے ہاتھ لگاؤ جو سمجھ نہ آئے ان کو وضو سے ہاتھ لگاؤ......جو صحابہ رضی اللہ عنہم تمہیں سمجھ آئیں ان کا بھی احترام کرو......جن کی کوئی بات

تمہاری سمجھ سے بالاتر ہوان کا بھی احترام کرو...... ان کا احترام اس وجہ سے کہ کلام اللہ کی آیات ہیں اوران کا احترام اس وجہ سے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہیں ...... وہاں محکمات ومتشابہات ہیں احترام اسی طرح رکھنا ہے یہاں بھی فیصلہ اور مشاجرت میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ہیں احترام اسی طرح رکھنا ہے۔

قرآن کو پڑھنے کے لئے ''الف، با'' کو پڑھنا ضروری ہے

قرآن کریم کو پڑھنے کے لئے ''الف، با'' کی تختی کی ضرورت ہے قرآن الٹا کھولو تو کوئی پڑھ سکے گا کوئی نہیں پڑھ سکے گا۔ لیکن الف، با کی تختی اتنی آسان ہے کہ جس کو تھوڑا سا بھی تعلق ہے وہ بھی الف، با سمجھتا ہے۔ زیادہ پڑھا لکھا نہ ہو تو تھوڑا سا تعلق بھی ہو تو تب بھی الف، ب کی تختی سمجھتا ہے۔ احترام سب کا لیکن یہ تختی آسان ہے جس کو ہر کوئی پڑھ سکتا ہے الف، با کی تختی جو الف سے شروع ہوتی ہے اور 'ی' پر ختم ہوتی ہے۔

خلافت راشدہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی 'الف' سے علی رضی اللہ عنہ کی 'ی' تک

یہاں یہ تختی الف، با سے شروع ہوتی ہے اور 'ی' پہ ختم ہوتی ہے اس جماعت کی بھی ایک تختی آگے آتی ہے جو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی 'الف' سے شروع ہو کر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی 'ی' پہ ختم ہوتی ہے۔ جس کا اس کے ساتھ تھوڑا سا بھی تعلق ہے وہ اس تختی کو پہچانتا ہے...... یہاں بھی جس کا تھوڑا سا بھی تعلق ہو وہ اس تختی کو پہچانتا ہے...... وہ 'الف' سے شروع 'ی' پہ ختم، یہ بھی 'الف' سے شروع 'ی' پہ ختم...... اگر کوئی ''الف، ب'' کو نہ مانے بھائی باقی سب ٹھیک ہے قرآن مانتا ہو اگر، اس نے حملہ کیا کہ وہ قرآن کو نہیں مان سکتا۔ اس تختی کو بھی دیکھو۔ اس تختی کو بھی دیکھو وہاں الف، با سے 'ی' تک ماننا ضروری ہے یہاں بھی الف، با سے ی تک ماننا ضروری ہے۔ جو کوئی وہاں حملہ کرتا ہے۔ وہ بھی نہیں مان سکتا۔ جو کوئی یہاں حملہ کرتا ہے وہ بھی نہیں مان سکتا۔ وہاں حملہ کرنے والا بھی بے ایمان یہاں حملہ کرنے والا بھی بے ایمان۔ (نعرہ تکبیر اللہ اکبر! سربکف سربلند دیوبند دیوبند۔ (غیرت مند جرأت مند دیوبند دیوبند) صرف کہنے کے لئے نہیں! ہو بھی...... غیرت و جرأت نہ ہو سربکف نہ ہو وہ اپنے آپ کو لاکھ مرتبہ

دیوبندی کہے میں اسے دیوبندی نہیں مانتا کوئی بے غیرت دیوبندی نہیں بن سکتا، کوئی بے ہمت دیوبندی نہیں بن سکتا کوئی کاتم الحق دیوبندی نہیں بن سکتا۔ دیوبند میں رہنے والا بنیا ہندو بھی اپنے آپ کو دیوبندی کہلاتا ہے دیوبند میں رہنے والا سکھ بھی اپنے آپ کو دیوبندی کہلاتا ہے لیکن اگر بات دینی دیوبندی کی ہے تو دیوبندی وہی ہوگا جو مر مٹ جائے، کٹ جائے ہٹ بھی ڈٹ جائے، ڈٹ کر کٹ سکتا ہے۔ لیکن موقف سے ہٹ نہیں سکتا۔ دیوبندیت پر داغ ہے وہ شخص جو حق پر نہ ڈٹے اللہ ہم سب کو حق پہ ڈٹنے کی، ڈٹ کر کٹنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم قرآن کی عملی تفسیر ہیں

عرض کر رہا تھا کہ صاحب قرآن نے ہمیں علمی قرآن بھی دیا اور عملی قرآن بھی دیا دیکھو عمل اس پہ کرنا ہے لیکن عمل یوں کرنا ہے...... عمل اس پر کرنا ہے (قرآن پر) جیسے یہ صحابہؓ کرتے ہیں اپنی مرضی سے نہیں کہ ''تفسیر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم حجت نیست'' اپنی مرضی سے نہیں، بات میری مانو لیکن یوں مانو میں کہا کرتا ہوں کہ اللہ نے ''کذالک'' سے تشبیہ دے کر بتلایا ہے کہ عبادت میری کرو سامنے کعبۃ اللہ کو رکھو۔ اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرو سامنے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکھو۔ کلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھو لیکن ویسے نہیں جیسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پڑھا۔ لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ۔ نہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ کہ ''میں اللہ کا رسول ہوں'' تم نہ پڑھنا ایسے کلمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھو لیکن جس طرح صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا ہے۔ ''نہیں جی ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ ہم عمر رضی اللہ تعالیٰ کے امتی نہیں ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ ہم کوئی عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے امتی ہیں ہم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے امتی تھوڑے ہی ہیں؟'' تبرّا مت کر یہ تبرّے کا ایک انداز ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی ہے اور عمرؓ کا امتی نہیں ہے اس کا کام غلط ہے تو یہی کہنا چاہتا ہے نا؟ کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر ہوں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو چھوڑ دیا تھا تو یہی بھونکنا چاہتا ہے نا؟ کہ میں نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر ہوں لیکن خلفاء راشدین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ چھوڑ دیا تھا۔

خلفاء راشدینؓ کا عمل سنت ہے بدعت نہیں

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا:

علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المهدیین عضوا علیها باالنواجز و تمسکوا بها .

جس طرح تمہارے اوپر میری سنت لازم ہے اس طرح خلفاء راشدینؓ کی (سنت) لازم ہے۔ خلفاء راشدینؓ کا طریقہ سنت ہوتا ہے بدعت نہیں ہوتا، دینی زندگی کے لئے عمل قرآن وسنت کے مطابق کرو لیکن اس انداز سے جس طرح اس جماعت (صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے کر کے دکھلایا۔ اور جن کو تیار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور امتحان اللہ نے لیا اور ان کا نتیجہ یہاں قرآن میں آج بھی محفوظ ہے۔

اولئک الذین امتحن اللّٰہ قلوبهم للتقویٰ......

جن کے لئے **اولئک هم الفائزون ......**

اولئک هم الراشدون ......

اولئک هم المفلحون......

اولئک هم المومنون حقا......

اور **اولئک هم الوارثون الذین یرثون الفردوس هم فیها خالدون......** فرمایا۔

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عزت کا تحفظ کرنا فرض ہے

اب قرآن کریم کی آیات کا تقدس اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی ذوات کا تقدس اس کا پہرہ دینا تیرا میرا فرض ہے ہم سے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بے حرمتی برداشت

نہیں ہو سکتی۔ ہم صاف کہتے ہیں جو اس قرآن کی بے حرمتی کرے گا ہماری اس کے ساتھ بھی جنگ ہے۔ اور مسلمان بے عمل تو ہو سکتا ہے لیکن بے غیرت نہیں ہو سکتا میں تجھے نہیں کہتا تو قرآن کو مان نہ مان تو نہ مان۔ لا اکراہ فی الدین کا معنی تم نے سمجھا ہی نہیں ہے۔ نہ مان تو نہ مان قرآن کو نہ مان فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فالیکفر ۔ نہ مان لیکن بکواس کرے گا۔ بے حرمتی کرے گا تو جوتے کھائے گا۔ میں نے کب کہا کہ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مان نہ مان تو قرآن کو مان نہ مان جا جہنم میں۔ آخر اللہ پاک نے جہنم بھی بھرنی ہے۔ تجھے اللہ پاک نے اس جہنم کے لئے پیدا کیا ہے مجھے کیا اعتراض۔ ولقد ذرءنا لجھنم کثیرا من الجن والانس کسی کو جوتے مار کر قرآن کو منوایا نہیں جائے گا۔ سمجھو لا اکراہ فی الدین۔ لیکن قرآن کی گستاخی کرنے نہیں دی جائے گی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ نہ پڑھ تو تجھے ہم کچھ نہیں کہتے نہ پڑھ کئی اور بھی نہیں پڑھتے...... ان سب سے لڑائی نہیں ہوتی تو بھی نہ مان نہ پڑھ تجھ سے بھی لڑائی نہیں۔

میرا باپ آرہا ہے میرا استاد آرہا ہے میرا شیخ آرہا ہے میرا مرشد آرہا ہے تو سلام نہ کر، تو ہاتھ نہ ملا تجھ سے کوئی شکوہ نہیں تو غیر جو ہے لیکن اگر تو نے بے حرمتی کے لئے ہاتھ بڑھایا یا گندے انداز سے تو نے آنکھ اٹھا کر دیکھا تو تیری آنکھ پھوڑ دی جائے گی...... تو مان نہ مان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تیرے ماننے کے محتاج نہیں ہیں...... تیرے نہ ماننے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی توحید میں فرق نہیں پڑے گا...... تیرے نہ ماننے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پہ کوئی فرق نہیں پڑے گا...... تیرے نہ ماننے کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمت میں فرق نہیں پڑے گا...... اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عفت پر فرق نہیں پڑتا...... لیکن وہاں بھی گستاخی اگر تو کرے گا تو غیرت مند مسلمان یہ برداشت نہیں کرے گا...... یہاں بھی اگر تو گستاخی کرے گا تو غیرت مند مسلمان برداشت نہیں کرے گا!!

آبِ زم زم کی مثال

میں زم زم لئے آرہا ہوں تو نہ پی تو بدقسمت ہے۔ تیری مرضی نہ پی میں تجھے زوری

نہیں پلاتا۔ لا اکراہ فی الدین میں دودھ لئے آرہا ہوں تو نہ پی میں تجھے زوری نہیں پلاتا میں شہد لئے آرہا ہوں تو نہ کھا میں تجھے زوری نہیں کھلاتا۔ لا اکراہ فی الدین لیکن تیری کیا مجال کہ تو زم زم کو پیشاب کہے......خناس تیری کیا مجال کہ تو شہد کو نجاست کہے...... تیری کیا مجال کہ تو دودھ کو پلیدی کہے......تو نہ پی لڑائی نہیں ہے۔ میرے پاس دودھ ہوگا تو پیشاب کہے گا تو جوتے کھائے گا......

تو نہ مان جھگڑا نہیں ہے ہندو نہیں مانتا، سکھ نہیں مانتا، مجوسی نہیں مانتا، جھگڑا نہیں ہے لیکن گستاخی کرے گا۔ ہاں گستاخی کرے گا تو علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ کئی ہیں۔ گستاخی کرے گا تو پھر فدایان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کئی ہیں۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ بلا فصل کا نام لیتا ہوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کا نام لیتا ہوں۔ جن کی عزت و عظمت قرآن بیان کرے میں ان کا نام لیتا ہوں۔ تو مان نہ مان بھونکے گا تو زبان گدی سے کھینچ لی جائے گی۔ اور قانون مجھے اس بات سے منع نہیں کرتا کہ میں تیری زبان ہمیشہ کے لئے بند کر دوں۔

نعرۂ تکبیر......اللہ اکبر

غازی علم الدین شہید......زندہ باد

غازی حق نواز شہید......زندہ باد

غازی علم الدین شہیدؒ اور غازی حق نواز شہیدؒ

ہاں غیرت مند پروانہ ختم نبوت غازی علم الدین شہید کو بھی سلام کرتا ہے اور غازی حق نواز شہیدؒ کو بھی سلام کرتا ہے نہ مان تجھے زوری کون منواتا ہے لیکن بدزبانی نہیں کرنے دیں گے۔ سیدھی سی بات ہے انشاء اللہ دم میں دم ہے تو اس پہ کوئی سودے بازی نہیں ہوسکتی سیدھی بات ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ تو یوں دیا ہے کہ من احبھم فبحبی احبھم اور عملاً یوں بتلایا کہ لے جاؤ میں جنازہ نہیں پڑھتا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دشمنی رکھتا تھا آج کون ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا رحمۃ اللعالمین بنتا ہے۔ آج کون

ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا خوش اخلاق بنتا ہے۔ خوش اخلاقی نہیں کافر کے ساتھ یہ نرمی اور اسے مسلمان کہنا۔ کفر کو اسلام کہنا یہ خوش اخلاقی نہیں بدترین، بداخلاقی اور بدترین بددیانتی ہے۔

کافر کو مسلمان کہنا حرام ہے

جس طرح مسلمان کو کافر کہنا حرام ہے اسی طرح کافر کو مسلمان کہنا حرام ہے۔ دیکھو جس طرح پاک پانی کو پلید کہنا غلط ہے اسی طرح پیشاب کو زم زم کہنا بھی تو غلط ہے۔ واقعی بکرے کو کتا کہنا حرام ہے۔ تو خنزیر کو بکرا کہنا بھی تو حرام ہے۔ کیونکہ تو نے کہہ دیا کہ بکرا ہے لوگ کھالیں گے۔ وہ حرام خوری تیرے کھاتے میں پڑے گی۔ جب تو کہے گا مسلمان ہیں لوگ رشتے کریں گے مسلمان بچیوں کا نکاح وہاں ہوگا۔ نکاح نہیں ہوگا یہ زنا تیرے گلے پڑے گا۔ ہاں تو عرض کر رہا تھا کہ جسمانی زندگی اس پانی سے ہے ایمانی زندگی اس رحمت سے ہے اللہ تعالیٰ ہمیں جی بھر کے وہ رحمت بھی نصیب فرمائے یہ رحمت بھی نصیب فرمائے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!)

واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین.

نور و بشر

الحمدللّٰہ رب العالمین ۔ والصلوٰۃ والسلام علی سیدالمرسلین وعلٰی الہٖ واصحابہ الطیبین الطاھرین لا سیما علی الخلفاء الراشدین المھدیین ولعنت اللّٰہ علٰی اعداءِ ھم الرافضین الکافرین المرتدین ونشھد ان الاالہ الااللّٰہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدًا عبدہ ورسولہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلٰی الہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم۔ اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔ الٓمٓرٰ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ الْحَقُّ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ القران احب الی اللّٰہ من السموات السبع والارضین۔ اوکما قال خاتم النبیین صدق اللّٰہ العظیم ۔ اللّٰھم صَلِّ عَلٰی سیدنا ومولانا محمدٍ وعلٰی اٰلِ سیدنا ومولانا محمدٍ وافضل صلوٰاتک عدد معلوماتک دائمًا ابدًا ابدًا ۔ اللّٰھم صَلِّ وسلم وبارک وترحم وتحمم علی سیدنا محمد وعلٰی الہ واصحابہ اجمعین ۔

نور و بشر

سورۃ رعد ہے جس کی پہلی آیت کریمہ کی تلاوت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم سمجھنے اور عمل کی توفیق بخشے، آمین۔

حق کو پہچاننے کیلئے روشنی کی ضرورت

قرآن کریم روشنی ہے، اُجالا ہے، اور جنت کا راستہ دیکھنے کے لئے باطل سے حق کو پہچاننے کے لئے، اس روشنی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ بندے کی کامیابی یہ ہے کہ وہ اللہ کی پسند کے مطابق اپنی زندگی گزار جائے۔ اور اللہ کی ناپسندیدہ چیزوں، طریقوں، عقائد اور اعمال کے قریب بھی نہ جائے۔

لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ہم نے دیکھا نہیں اور جن کو ہم روزانہ دیکھتے ہیں ان کی پسند بھی بن بتائے معلوم نہیں ہوتی۔ آمنے سامنے بیٹھے ہیں، اور ایک دوست دوسرے دوست کو کوئی چیز اُٹھا کے دیتا ہے کہ حضرت یہ لیں اور دوسرا کہتا ہے کہ یہ تو مجھے اچھی نہیں لگتی۔ (یہ بھی ہوتا رہتا ہے) ایک دسترخواں پر بیٹھے ہیں کسی کو میٹھا پسند ہے کسی کو نمکین پسند ہے۔ تو ہم آپس میں جب کہ ایک دوسرے کو تو دیکھ بھی رہے ہیں اور پھر ہزاروں ہمارے اندر اشتراکات بھی ہیں۔ جس طرح اس کی زبان ہے ویسی اس کی زبان ہے، اس کا کان ہے، ویسے اس کا کان ہے۔ شکل صورت میں اور طبعی مقتضیات میں، طلب میں کیا کیا چاہئے؟ تقاضوں میں بڑا اشتراک ہے۔ بحیثیت انسان ہونے کے، بحیثیت ایک علاقے کے ہونے کے، بحیثیت ایک شہر کے ہونے

کے۔اس کے باوجود کہ آمنے سامنے بیٹھے ہیں،ایک دوسرے کی پسند معلوم نہیں۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا

تو اس ذات کریم جس کو ہم نے دیکھا ہی نہیں اور اس کے ساتھ کسی چیز میں ہمارا اشتراک نہیں۔وہ ہر لحاظ سے،شرکت اور اشتراک سے مبرّاء منزاہ بالکل پاک، ہماری طرح وجود سے، ہماری طرح حاجتوں اور تقاضوں سے وہ بالکل پاک، اِدھر سراسر فنا ہی فنا ہے اُدھر بقا ہی بقا پھر نظر بھی نہ آئے، دیکھنے سے بھی پاک **لا تدرکه الابصار وهو یدرک الابصار** آنکھیں اس کا ادراک نہ کرسکیں، فانی نظر اُسے دیکھ نہ سکے، ہاں جب باقی نظر ملے گی تو انشاء اللہ ہم بھی دیدار کرلیں گے۔میرے پاس آئے ایک مرتبہ کچھ شیعہ کچھ سُنی ،تو شیعہ جو ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کے قائل نہیں،وہ کہتے ہیں قیامت میں بھی دیدار نہیں ہوگا۔

اللہ کے دیدار کا منکر کافر ہے

اور اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ جو اللہ پاک کے دیدار کا منکر ہے وہ اسلام سے ہی خارج ہے؟ تو وہ بھی آگئے یہ بھی آگئے، جامع عزیزیہ رتو ڈیرو میں جب میں پڑھایا کرتا تھا، لاڑکانہ ضلع میں،انہوں نے کہا،یہ کہتے ہیں جی اللہ پاک کا دیدار ہوگا،سنیوں کے متعلق شیعوں نے کہا۔میں نے کہا یہ سچ کہتے ہیں۔سنیوں نے کہا یہ شیعہ کہتے ہیں کہ دیدار نہیں ہوگا۔میں نے کہا یہ بھی سچ کہتے ہیں۔پریشان ہوگئے کہ بھئی دونوں سچ کہتے ہیں، میں نے کہا دونوں سچ کہتے ہیں،انہیں ہوگا،انہیں نہیں ہوگا۔

کیونکہ اِدھر ہے **وجوہ یومئذٍ ناظرۃٌ الٰی ربھا ناظرۃ**......اور اُدھر ہے **کلا انھم عن ربھم یومئذٍ لمحجوبون** ...... اِنہیں ہوگا اُنہیں نہیں ہوگا۔اور سیدھی بات ہے **ومن اعرض عن ذکری فان له معیشتاً ضنکا ونحشرهٗ یوم القیامة اعمیٰ** اس لئے دونوں سچے ہیں۔

خیر بات یہ تھی کہ وہ ہمیں نظر آنے سے بھی پاک اور پھر صفات میں، تقاضوں میں، کوئی اشتراک نہیں، تو ہمیں اس کی پسند نہیں معلوم کرسکتی۔تو وہ اللہ پاک کی پسند کیسے بتلائے؟ کہ اللہ کو تیرا یہ طور طریقہ پسند ہے اور یہ نا پسند ہے۔تو اس بتانے کے لئے اللہ پاک نے یہ

بندوبست فرمایا کہ انبیائے کرام کو بھیجا، انہیں خود بتایا مجھے یہ پسند یہ ناپسند، اس طرح چلنا مجھے پسند اس طرح چلنا مجھے ناپسند۔ جاؤ میرے بندوں کو بتلاؤ، مخلوق کو بتلاؤ انہوں نے آ کر بتلایا کہ اگر یوں زندگی گزارو گے، تو یہ طریقہ اللہ کو پسند ہے اور یوں گزارو گے تو اللہ کو ناپسند ہے۔

اندھیرے میں دیکھنے کیلئے خارجی روشنی کی ضرورت

نبوت وحی آسمانی، یہ وحی آسمانی ہے۔ قرآن کریم، یہ وہ روشنی ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے، اللہ کی پسند معلوم ہوتی ہے۔ جنت کا راستہ معلوم ہوتا ہے۔ آپ جا رہے ہیں گلیوں میں راستے میں رات کا ٹائم ہے۔ اور اس وقت یہ لائٹ چلی جاتی ہے، آپ پریشان ہو جاتے ہیں۔ گھر میں اندر چلے گئے آنکھیں بالکل ٹھیک ہیں، لیکن نظر پڑتی ہے۔ بولو! نظر پڑتی ہے، آنکھیں تو ٹھیک ہیں، آنکھیں ٹھیک ہیں لیکن نظر نہیں پڑتی، بلکہ ایکسٹرا لائٹ کی ضرورت ہے، ایک خارجی روشنی کی ضرورت ہے۔ یہ آنکھیں تب کام دیں گی جب یہ روشنی ہو، وہ روشنی پھر چاہے سورج کی ہو، چاند کی ہو ستاروں کی ہو یا کسی بلب کی ہو ٹیوب لائٹ کی ہو۔ چراغ کی ہو لیکن چاہئے خارجی روشنی تب یہ آپ کی آنکھیں کام دیں گی۔ جس طرح سر کی کھوپڑی میں یہ فِٹ ہیں، تیرے میں یہ تو آنکھیں فٹ ہیں اور انسان ظاہری بصارت ان میں رکھتا ہے۔ لیکن یہ کام تب کرتی ہیں جب ان کو خارجی روشنی ملے، چاہے وہ سورج کی ہو، چاہے بلب کی، چاہے چراغ کی۔ تو ایسے ہی دل میں بھی آنکھیں ہوتی ہیں اور ان کی بھی نظر ہوتی ہے۔

کچھ لوگوں کے دل اندھے اور کچھ کے بینا ہوتے ہیں

اور یہ قرآن کریم نے بتلایا ہے۔ کہ جو حق کی راہ نہیں دیکھتے۔ **فانها لا تعمى الابصار ولكن تعمى القلوب التى فى الصدور**. ان لوگوں کے دل اندھے ہو گئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگوں کے دل اندھے ہوتے ہیں اور کچھ لوگوں کے دل بینا ہوتے ہیں، دیکھنے والے ہوتے ہیں۔ تو دل کی بھی آنکھیں ہوتی ہیں اور یہ ظاہری آنکھیں تب کام کرتی ہیں ہیں جب انہیں یہ ظاہری روشنی ملے اور دل کی آنکھیں تب کام کرتی ہیں جب انہیں وحی آسمان کی روشنی ملے۔ اس خارجی روشنی کے بغیر یہ ظاہری آنکھیں کام نہیں دے سکتیں

اور صحیح راستہ نہیں دیکھا سکتیں، اسی طرح وحی آسمانی والی روشنی کے بغیر عقل والی آنکھیں وہ صحیح راستہ نہیں بتا سکتیں۔ جو وحی آسمانی کو چھوڑ کر اور اپنی عقل پہ اعتماد کرتے ہوئے سمجھتے ہیں کہ ہم صحیح جارہے ہیں، وہ ٹھوکریں کھاتے ہیں، صحیح نہیں جاتے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کو ''نور مبین'' قرار دیا ہے

اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو روشنی فرمایا ہے کہ:

انزلنا الیکم نورًا مبینا...... قد جاء کم من اللّٰہ نورٌ و کتاب مبین...... اللذین امنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہٗ اولئک ھم المفلحون.

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو نور یعنی روشنی فرمایا ہے۔

قرآن میں حضور ﷺ کی بشریت کا اعلان

میں نے ایک جگہ یہ آیت پڑھی قدجآء کم من اللّٰہ نورٌ و کتاب مبین، ایک صاحب کہنے لگے جی دیکھو کافروں سے کہا گیا ہے ''انما انا بشر مثلکم'' اور مومنوں سے کہا گیا ہے۔ قدجاء کم من اللّٰہ نورٌ ...... میں نے کہا بھائی یہ آپ نے سنا ہے یا قرآن کریم کو کبھی کھول کر بھی دیکھا ہے کبھی زندگی میں، جو تم کہہ رہے ہو کافروں سے کہا گیا ہے ذرا قرآن کریم کھولو تو سہی...... اس نے کھولا، میں نے کہا یار، اوپر سے پڑھو۔ اوپر سے تو ہے نا:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا.

میں نے کہا یہ ان اللذین امنوا و عملو الصلحت کا مطلب کافر ہوتے ہیں؟

کانت لھم جنّٰت الفردوسِ نزلا یہ جنت الفردوس میں جاتے ہیں؟

آگے میں نے کہا کہ ہے کہیں کافروں کا نام...... کہتے ہیں یہاں تو نہیں ہے۔ پھر آپ نے کیسے فرمایا کہ یہ کافروں سے کہا گیا ہے؟ یہاں تو ان اللذین امنوا سے بات شروع ہے۔

حضور ﷺ کا نماز میں بھول جانا

اور اگر حدیث پاک میں دیکھتے ہو، تو رسول پاکؐ نے نماز پڑھائی اور چار کے

بجائے دو رکعت پہ سلام پھیر کے بیٹھ گئے، بخاری شریف سے لے کر تمام صحاح کی احادیث کی کتب موجود ہیں، حدیث پاک دیکھ لیجئے، دو رکعت پہ سلام پھیر لیا۔ تو حضرت ذوالیدین، رضی اللہ عنہ جن کا نام ہے عرباض بن ساریہؓ کھڑے ہو گئے اقصرتِ الصلوٰۃ ام نسیت یارسول اللّٰہِ ؟ یارسول اللہ نماز کم ہو گئی ہے چار کی بجائے دو رکعت ہو گئی ہے اللہ کی طرف سے، یا آپؐ سے بھول ہو گئی ہے؟ آقاؐ نے فرمایا کل ذالک لکم یکن، کچھ بھی نہیں ہوا بھائی۔ عرض کیا قد کان بعض ذالک، حضرت "کچھ ہوا ہے" تو آنحضورؐ متوجہ ہوئے جماعت کی طرف، فرمایا اصدق ذو الیدین، ذوالیدین نے سچ کہا ہے؟

قالوا نعم یا رسول اللہ! سب نے کہا یارسول اللہ کہا تو اس نے کہا سچ ہے پڑھی دو رکعتیں ہیں، اچھا! یہ وہ دور ہے جب نماز کے اندر بولنے سے نماز نہیں ٹوٹا کرتی تھی۔ یہ وہ دور ہے جب امام کے پیچھے بھی پڑھا جایا کرتا تھا۔ تو رسول پاکؐ نے کھڑے ہو کر پھر دو رکعت باقی پڑھا لیں۔ نماز پوری فرما کر پھر جماعت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا انما انا بشر مثلکم، انسیٰ کما تنسون . دیکھو میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں، مجھ سے بھول ہو سکتی ہے، بھول سکتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو۔ فاذا نسیت فذکرونی تو اگر میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دِلا دیا کرو۔

"بشر مثلکم" کن کے لئے فرمایا گیا؟

تو انما انا بشر مثلکم تو ان سے فرمایا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے ہیں، مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ تم کہہ رہے ہو ہم سے نہیں، ہم سے نہیں، ہم سے نہیں۔ تو واقعی تم نہیں ہو گے اور آج تک مسجد نبوی میں نماز سے تم بھاگتے ہو۔ جماعت سے مسجد نبوی کی نماز تمہیں آج بھی نصیب نہ ہو یہ تمہارا نصیب، لیکن یہ کہا ان سے گیا ہے جنہوں نے حضورؐ کے پیچھے جماعت سے مسجد نبوی میں نماز پڑھی اور آپ نے کہا کہ وہ ہم سے کہا گیا قد جاء کم من اللّٰہ نور، وہ ہم سے کہا گیا ہے تو جناب یہ آیت شروع سے نہیں ہے۔ قد جاء کم من اللہ نور، یہ قد سے آیت شروع نہیں ہوتی۔ یہ آپ کہتے ہیں ہم سے ہے۔ یہ آیت ہم سے متعلق ہے۔ ہمیں کہا جا رہا ہے، جاء کم، آیا تمہارے پاس نورٌ اُجالا، روشنی تمہارے پاس، کہتے ہیں یہ ہمیں

کہا جارہا ہے، پھر میں نے کہا شروع سے پڑھ لیں یہ کون ہیں؟ کن کو کہا جارہا ہے؟ یہ آیت شروع سے نہیں ہے قد جاء کم من اللہ نور ، یہ آیت شروع سے نہیں ہے۔ شروع سے تو یوں ہے۔

یا اہل الکتاب قد جاء کم رسولنا یبین لکم کثیراً مما کنتم تخفون من الکتاب ویعفوا عن کثیر، قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین. کہ وہ ان الذین امنوا سے شروع ہے اور حدیث پاک میں دیکھا گیا تو ان سے کہا گیا ہے انما انا بشر مثلکم ، جنہوں نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ اس میں جناب صدیق اکبرؓ ہیں نا! مسجد نبوی میں جماعت کے ساتھ جو نماز ہو رہی ہے تو اس میں جناب فاروق اعظم موجود ہیں نا، حضرت عثمانؓ موجود ہیں نا، حضرت علیؓ موجود ہیں نا، مؤذن رسول حضرت بلالؓ موجود ہیں نا، انما انا بشر مثلکم تو ان سے کہا جارہا ہے اور قد جاء کم من اللہ نور یہ ان سے کہا جارہا ہے جنہیں قرآن پہلے پہلے پکارتا ہے۔ یا اہل الکتاب تو یہ خطاب جو ہے اہل کتاب کا، یہ اہل کتاب کا خطاب مسلمانوں کے لئے ہوتا ہے؟ کس کے لئے تھا؟ یہودیوں کے لئے، نصاریٰ کے لئے۔ اور یہ کہتے ہیں جناب یہ ہماری گردن میں ڈالو یہ ہمارے لئے ہے۔ ہم نہیں کہتے زوری زوری آ کر کہتے ہیں۔ جی وہ انما انا بشر مثلکم وہ ہمارے لئے نہیں ہے اور قد جاء کم من اللہ نور یہ ہمارے لئے ہے۔ ہم تو نہیں کہتے آپ سے لیکن آپ خود ہی ذرا دیکھ لیا کریں، اچھی طرح دیکھ کر اگر آپ اپنے گلے میں فٹ کرتے ہیں تو ٹھیک ہے پھر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔

نورٌ و کتابٌ مبینٌ کی شرح اور تحقیق

تو عرض کر رہا تھا کہ اس صاحب نے کہا کہ یہ قد جاء کم من اللہ نورٌ و کتابٌ مبین، یہاں نور کس کو کہا گیا ہے۔؟ میں نے کہا جی، یہ تو آگے بتلا دیا ہے کہ کتاب مبین کو کہا گیا ہے۔ کہتے ہیں جی نہیں بیچ میں 'اور' ہے۔ 'و' کا معنی 'اور' کہتے ہیں بیچ میں 'و' ہے۔ جب بیچ میں 'و' آجائے تو اس کا مطلب ہے یہ اور ہے، یہ اور ہے، ماقبل اور ہے مابعد اور ہے۔ معطوف، معطوف الیہ کا غیر ہوتا ہے۔ بڑی علمی بات بنا کے کہتا ہے۔

میں نے کہا پھر یہ ذرہ یاد رکھنا، تلک ایات الکتاب وقرآن مبین، تو یہ 'و' سے پہلے کتاب

ہے اور بعد میں قرآن مبین ہے، یہ ایک ہی ہے یا الگ الگ ہیں۔ تو وہ ذرا یوں چکر کھانے لگا تو میں نے دوسری آیت پڑھ لی۔ تلک ایات القرآن وکتاب مبین، میں نے کہا یہ پہلے قرآن ہے پھر کتاب مبین ہے۔ وہاں پہلے کتاب ہے پھر قرآن مبین ہے۔ تو یہ ایک ہی ہے یا الگ الگ ہے۔؟ کہتے ہیں جی یہاں تو ایک ہے، میں نے کہا وہاں بھی ایک ہے۔ کیونکہ جاء کا معنی ہے آیا۔

قد جاء کم، تحقیق آ گیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے من اللہ، تو اللہ کی طرف سے قرآن بھی آیا ہے، اور اللہ کی طرف سے نبی پاک بھی آئے ہیں۔ جاء فعل مجی کی نسبت دونوں کی طرف ہے۔ قرآن بھی آیا رسول بھی آیا، لیکن آیا کیسے؟ اللہ نے بھیجا کیسے؟ تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھیجنے کا ذکر جہاں فرمایا 'ارسلنا' سے تو وہاں تو رسول کا بھیجنا مراد ہے۔ ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً، ارسلنه الیکم رسولا ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا، 'ارسلنا' کے ساتھ۔

ہم حضور ﷺ کو صرف نور نہیں بلکہ منیر مانتے ہیں

اور جب اللہ نے بھیجے کی بات بیان فرمائی انزلنا کے ساتھ تو وہاں قرآن مراد ہوتا ہے۔ انزلنه فی لیلة القدر ہو انزلنه فی لیلةٍ مبارکه ہو یا انزلنهُ قرآناً عربیاً ہو تو انزلنا کے ساتھ قرآن کا آنا بیان ہوتا ہے، ارسلنا کے ساتھ رسول کا آنا بیان ہوتا ہے۔ بھیجا جانا بیان ہوتا ہے تو میں نے کہا آپ نور کے متعلق ذرا آپ دیکھ لیں۔ کہ اللہ نے جب بھیجا تو کیا فرمایا کہ نورٌ کو ہم نے ارسلنا یا انزلنهُ تو فرمایا قد جاء کم برھان من ربکم وانزلنا الیکم نورًا مبینا میں نے کہا آیا اللہ کا رسول بھی ہے اور آیا اللہ کا کلام بھی ہے، لیکن بھیجنے والے نے فرمایا رسول کو ارسلنا اور کتاب کو انزلنا اور نور اسے فرمایا۔ جس کے لئے فرمایا انزلنا، یہ الگ بات ہے کہ حضور کو بھی ہم اللہ کی طرف سے صرف 'نور' نہیں بلکہ 'منیر' مانتے ہیں۔ 'نور' کا معنی اُجالا ہے "نور" کا معنی روشنی ہے اور جو حضور کو روشنی نہ مانے، اُجالا نہ مانے وہ کیسا ایمان دار ہے؟ لیکن جہاں تک بات ہے قرآن کریم کی آیات کی تو ان کا مطلب یہ ہے، رسول پاک کا ایک اسم گرامی 'سراج' بھی ہے۔ سراج منیر بھی ہے۔

حضور ﷺ کی توہین کر کے ایمان نہیں بچایا جا سکتا

اس طرح حضور پاک کا نام مبارک 'نور' یہ حضور کا لقبی نام ضرور ہے، جس کا معنی ہے

اُجالا، لیکن اگر کوئی لقب کو اصل جگہ پر لے کر اصل کا انکار کر دے کہ حضرت حمزہؓ کو حضورؐ نے اللہ کا شیر کہا، اس لئے حضرت حمزہؓ شیر ہے انسان نہیں تو، وہ حضرت حمزہؓ کی توہین کرتا ہے۔

اگر کوئی کہے کہ حضورؐ نے فرمایا خالد، سیف اللہ ہے، لہٰذا حضرت خالدؓ جو ہیں وہ تلوار ہیں۔ انسان نہیں تو وہ حضرت خالد بن ولیدؓ کی توہین کرتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی کہے کہ اللہ نے حضور کو فرمایا سراجا منیرا تو حضور سراج یا چراغ ہیں انسان نہیں تو وہ حضور کی توہین کرتا ہے اسی طرح اگر کوئی یہ کہہ دے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ وسلام نور، ہیں انسان نہیں انسانیت کا انکار کرے تو یہ حضور کی توہین کر کے، حضور کی بے ادبی کر کے پھر کوئی آدمی ایمان بچا نہیں سکتا۔

حضور کی گستاخی کر کے حضور کی بے ادبی کر کے کوئی آدمی ایمان بچا نہیں سکتا۔ پھر نماز کام کی نہیں ہوگی...... پھر روزہ کام کا نہیں ہوگا...... پھر داڑھی پگڑی کام کی نہیں ہوگی...... پھر آپ کے ذکر اذکار کام کے نہیں ہوں گے، نبی پاک کی گستاخی، نبی پاک کی توہین، حضور علیہ الصلوٰۃ وسلام کی انسانیت کا انکار یہ وہ بے ادبی ہے، یہ وہ اتنا بُرا عمل ہے، اور اتنی بُری بات ہے کہ اس کے بعد کوئی اچھا عمل کام کا نہیں رہتا۔ ایمان بچانا ہے تو حضورؐ کا ادب کرو۔

خیر بات کہیں دور چل نکلی۔ میں عرض کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو بھیجا اور یہ قرآن کریم اللہ کی طرف سے نازل ہونے والا سچ ہے، جس سچ کے ذریعے باقی ساری دنیا میں سچ معلوم کیا جاتا ہے...... یہ وہ حق ہے جس کے ذریعے پوری دنیا میں حق معلوم کیا جاتا ہے...... یہ وہ معیار۔ ہے یہ وہ کسوٹی ہے جس کے ذریعے پوری دنیا میں سچ اور جھوٹ کا، حق اور باطل کا، ایمان اور کفر کا، فرق معلوم ہوتا ہے...... جنت کے راستے اور جہنم کے راستے کا پتا چلتا ہے...... یہاں ہر ایک کے لئے امتحان ہے، ابتلا ہے، ہر ایک کے لئے پرکھ ہے، ابتدائی الفاظ ہیں المرٰ ہے پتا معنیٰ کا؟ نہیں! تو کھوج لگائیں؟

آیاتِ محکمات اور متشابہات کی وضاحت

فرمایا: مِنۡهُ اٰيٰتٌ مُّحۡكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الۡكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۔

کچھ آیات وہ ہیں جو بالکل واضح ہیں وھن ام الکتاب، تو کتاب کی بنیاد وہ آیات

ہیں۔عقائد رکھوان آیات پر جو بالکل صاف صحیح، جن کا ایک معنیٰ ہے ظاہر، اس میں کوئی دوسرا معنی نہیں نکلتا،شاید یہ ہوشاید یہ ہو، یہ بھی ہوسکتا ہے، یہ بھی ہوسکتا ہے نہیں۔" **هن ام الكتاب واخر متشابهات** "اور دوسری ہیں، متشابہات جن کا یہ، ہاں یہ بھی ہوسکتا ہے؟ یہ، ہاں اس کی بھی گنجائش ہے۔یہ، ہاں یہ بھی ممکن ہے، فرمایا:

لوگ گڑبڑ کرنے کیلئے متشابہات کا سہارا لیتے ہیں

فاما الذين فى قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه .

تو جن کے دلوں میں ٹیڑھا پن ہے وہ لوگ ڈھونڈ ڈھونڈ کے وہ آیات تلاش کرتے ہیں جو متشابہ ہوں، جن کا معنی صاف نہ ہوتا کہ انہیں گڑبڑ کرنے کی وہاں گنجائش مل جائے۔اللہ تعالیٰ نے عقائد کے سمجھانے کے لئے جنت کا راستہ بتلانے کے لئے واضح واضح آیات رکھی ہیں۔آیات محکمات رکھی ہیں۔اور الحمدللہ ہمیں اپنے عقائد کے لئے آیات محکمات ملتی ہیں۔جو عقیدہ پوچھو، قرآن کریم سے متعلق، جس میں مستدل قرآن مجید ہے انشاء اللہ ایسی آیت صاف ہوگی کہ جس میں کوئی گنجائش ہی نہیں کہ کوئی گڑبڑ کر سکے، دوسرا مطلب بیان کر سکے۔

آیاتِ متشابہات اور حروف مقطعات امتحان ہیں

جب کہ اہل حق کو چھوڑ کر باقی آپ جدھر دیکھیں گے وہ سب کوشش کریں گے متشابہات میں ہاتھ مارنے کی۔کوئی کہتا ہے جی **الٓمٓ** ، **آل، آل محمد** ، **الٓمٓ آل محمد .** یہ ہوتا ہے طریقہ ان کے استدلال کا۔

یہ الٓمٓ کا معنی آل محمد تو نے سمجھا یا جس پر قرآن نازل ہوا اُس ہستی نے بھی سمجھا؟

یہ معنی تو نے خود سمجھا، یا خود آل محمد نے بھی سمجھا؟ تو میں عرض کر رہا تھا کہ یہاں ہر ایک کے لئے ابتلاء ہے، پرکھ ہے، کسوٹی ہے، آزمائش ہے۔جن کو علم کی طرف توجہ نہیں ہے، ان پر تو زور دیا جا رہا ہے، ان کے لئے امتحان یہ ہے کہ انہیں کہا جائے آؤ اور علم حاصل کرو، قرآن پڑھو قرآن سمجھو۔اور جس کو مزہ آ گیا نا ایک مرتبہ، جس نے چکھ لیا، پھر وہ کہتا ہے یہ بھی معلوم ہونا چاہیے یہ بھی معلوم ہونا چاہیے۔تو اسے کہا جاتا ہے کہ نہیں بس اب چپ۔تو یہ حروف

مقطعات یا آیات متشابہات، یہ ان لوگوں کے لئے امتحان ہے، جن کو علم کا مزہ آگیا ہے۔ جنہوں نے چکھ لیا ہے اب ان کا نفس زور دیتا ہے کہ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے۔ لیکن شریعت انہیں کہتی ہے نہیں! بس تمہیں ادھر آگے کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

متشابہات میں زور لگانے والا نفس کا بندہ ہے

جاہل کے لئے علم حاصل کرنا آزمائش ہے...... اور عالم کے لئے روکنا کہ بھئی اس میں تم کوشش مت کرو جاننے کی یہ اُس کے لئے آزمائش ہے..... تو وہ بھی نفس کا بندہ ہے۔ جو محکمات کو نہ مانے، یا محکمات میں اپنے عقلی ڈھکوسلے کی بنا پر انکار کر بیٹھے یا اس کا علم حاصل ہی نہ کرے، وہ بھی نفس کا بندہ ہے اور جو شریعت کے روکنے کے باوجود متشابہات میں رائے زنی کرے، زور لگائے وہ بھی نفس کا بندہ ہے۔ تو میرے دوستو! ہمیں حدود پہ رہنا ہے۔ جہاں قرآن چلادے جہاں شریعت چلادے وہاں چل پڑنا ہے اور جہاں روک دے وہاں رُک جانا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی پاک کو قرآن کریم دے کر بھیجا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پہ عمل کرنے اپنی زندگی گزاری اور نہ صرف اپنی زندگی بلکہ قرآن کریم پہ عمل کروا کر ایک جماعت تیار کی۔ اور ان کو اللہ کے حضور پیش کیا، ان کا امتحان اللہ نے لیا۔ اللہ نے ان کا امتحان لے کر انہیں پاس کیا۔ وہ کون ہیں؟۔ کہہ دو، کون بھئی؟ (صحابہؓ)

اب ہمیں اللہ کی بات سمجھنی ہے، رسول پاک کی بات سمجھنی ہے۔ ۲۳ سال میں تدریجاً قرآن کریم نازل ہوا ہے اور آخر تک قرآن کریم میں اور پورے دین میں یہ سلسلہ جاری رہا کہ اب یوں، اب یوں، اب یوں۔ کسی چیز کو منسوخ فرما دیا گیا، کسی کو ناسخ بنا دیا گیا، کسی بات کو ختم کر کے اس کی جگہ دوسری بات کو چالو کر دیا گیا۔ کسی عمل کی جگہ، کسی دوسرے عمل کو رکھ دیا گیا، تو اب پہلے کیا تھا، بعد میں کیا ہوا، یہ معلوم ہوگا جب صحابہ کرامؓ کی زندگی کو دیکھیں گے۔

صحابہ کو چھوڑ کر دین نہیں ملے گا گمراہی ملے گی

اگر کوئی کہے میں نبی پاکؐ کے پیچھے چلتا ہوں، صحابہ کرامؓ کو میں نہیں دیکھتا تو اس کے سامنے ساری احادیث آئیں گی۔ پہلے دور والی بھی، بعد والی بھی اب وہ کیسے عمل کرے؟ پہلے

دور والی الگ کیسے کرے آخری دور والی الگ کیسے کرے؟ تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ وسلام کو دیکھا کہ پہلے انہوں نے کیا سکھایا اور آخر میں کیا سکھایا اور ان صحابہ کرامؓ کے عمل کو اپنی آنکھوں سے اس ماحول کو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا۔ تو وہ دین جو متواتر عملاً چلتا آرہا ہے الحمد للہ ہمارے پاس وہ ہے۔ اگر ان اشخاص کو، ان، صفات، زوات مقدسہ کو چھوڑ کر کوئی دین کو حاصل کرنا چاہے اُسے دین نہیں ملے گا گمراہی ملے گی۔ اللہ نے ان کے ساتھ عمل کو رکھا ہے۔ شروع میں ہی اللہ نے کتاب کے ساتھ، بلکہ کتاب سے پہلے اللہ نے رسول کو بھیجا۔ رسول پاک کو دنیا میں بھیج کر اور پھر کتاب کو نازل فرمایا۔ حضورؐ نے کتاب مبارک کے الفاظ، کتاب اللہ کے الفاظ، اپنے الفاظ مبارکہ، ان دونوں کے ساتھ پھر جماعت تیار کی۔ اللہ نے قرآن سکھانے کے لیے عملی طور پر اگر چہ عرب کی مادری زبان عربی تھی اس کے باوجود قرآن سکھانے کے لئے نبی پاک علیہ السلام کو بھیجا، اور نبی پاکؐ نے قیامت تک آنے والی امت کو دین سکھانے کے لئے صحابہؓ کی جماعت کو تیار کیا۔ تو دین سمجھ آئے گا ان پاک ہستیوں کے ذریعے۔ جو کہتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل کی ضرورت نہیں ہے۔ حدیث کی ضرورت نہیں، سنت کی ضرورت نہیں ہے۔

ہم ایسے ہی قرآن کو سمجھیں گے۔ انہیں قرآن سے ایمان نہیں ملے گا، انہیں کفر ملے گا۔ ہدایت نہیں ملے گی ضلالت ملے گی۔ اور مجھے اس کہنے میں کوئی ڈر نہیں ہے "یضل به کثیرًا ویهدی به کثیرًا" اسی طرح کوئی نبی پاک کی تابعداری کا دعویٰ کرے لیکن صحابہ کرامؓ کو چھوڑ دے اور صحابہ کرامؓ کو بیچ میں نہ لائے ...... صحابہ کرامؓ کی عزت وعظمت کو تسلیم نہ کرے، حیثیت کو تسلیم نہ کرے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی اختیار نہیں کر سکتا۔ دین اُسے نہیں مل سکتا۔ اسلام اُسے نہیں مل سکتا، ایمان اُسے نہیں مل سکتا۔ مسلمان بننے کیلئے مومن بن کر رہنے کیلئے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کو تسلیم کرنا بھی ضروری ہے اسی طرح صحابہ کرامؓ کی ذوات کو بھی تسلیم کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دینِ حق صحیح سمجھنے اور عمل کی توفیق بخشے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

سراجِ منیر ﷺ

اما بعد فاعوذ باالله من الشیطٰن الرجیم ○ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم○

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ○ وقال اللّٰہ تعالیٰ فی مقام آخر. تَبَارَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا○

وقال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم. اَصْحَابِیْ کَاالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْکِکَ وَبَاقِیَةً بِبَقَآءِ مُلْکِکَ عَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَزِنَةَ عَرْشِکَ لَا مُنْتَهٰی لَهَا دُوْنَ عِلْمِکَ وَکَذَالِکَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی الْمَلٰئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ، اَجْمَعِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

سراجِ منیر ﷺ

قابل صد احترام علماء کرام برادران اسلام، عزیزان ملت، ختم نبوت کے پروانو! اور اصحاب رسول ﷺ کے سرفروش سپاہیو! میاں چنوں کے اس چک کے غیرت مند مسلمانو! سنہ ۱۴۲۳ھ کے ماہ مبارک ذیقعدہ کی آٹھویں شب آپ کے ہاں جو یہ بابرکت پروگرام اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بابرکت محفل میں ہماری حاضری کو قبول فرمائے اور ہمارے لئے نجاتِ اخرویہ کا باعث بنائے۔

چاند اور ستارے کا عنوان بطور تشبیہ ہے

اس پروگرام کا عنوان ساتھیوں نے بتایا چاند ستارے، کتنا پیارا عنوان ہے چاند ستارے اور آپ بھی جانتے ہیں کہ یہ تشبیہ ہے۔ چاند سے مراد یہ چاند نہیں، ستاروں سے یہ ستارے مراد نہیں بلکہ مراد وہ ہیں جن کے صدقے یہ چاند ستارے بنے۔

اور جب تک ان کا ذکر رہے گا تب تک یہ رہیں گے......

جب تک اُن کی یاد رہے گی تب تک یہ رہیں گے......

جب ان کی ''بات'' نہ رہی تو ان کی ''ذات'' نہ رہے گی......!!

''اللہ اللہ فی اصحابی'' میں ایک خوبصورت نکتہ

کیونکہ ان کے نام سے ان کے ذکر سے ان کے مالک کا نام جاری ہے۔ انہی کے

توسط سے اللہ اللہ کی بولی پہنچی ہے۔اور جب تک اللہ اللہ کی بولی رہے گی تو اللہ اللہ پہنچانے والوں کا ذکر رہے گا۔جب ان کی بولی اور وہ بات نہ رہی تو عرض کررہا ہوں ان چاند ستاروں کی ذات نہیں رہے گی۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُقَالُ فِی الْاَرْضِ اَللّٰہ اَللّٰہ،

ترجمہ! قیامت نہیں آئے گی جب تک زمین میں یہ بولی ہوگی،کون سی؟ اَللّٰہ اللہ فی اصحابی

ہاں ہاں مجھے یاد ہے۔ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُقَالُ فِی الْاَرْضِ اَللّٰہ اَللّٰہ،

جب تک زمین میں اللہ اللہ ہے اس وقت تک قیامت،یعنی یہ چاند ستاروں کا،شمس وقمر کا،لیل و نہار کا یہ نظام ختم نہیں ہوسکتا جب تک اللہ اللہ ہے۔اور اللہ اللہ کہاں،اَللّٰہ اللہ فی اصحابی ،اَللّٰہ اللہ فی اصحابی ، اللہ اللہ فی اصحابی، ترجمہ۔تو اصحاب کے ذکر میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے کیوں، کیوں محبت ہے؟ اس لئے کہ انہوں نے سب کچھ لٹایا،لیکن اللہ کے ساتھ لگایا ہوا عشق نبھایا۔یہی بات ہے نا۔

حضور ﷺ کو چاند سے تشبیہ دینا کیسا ہے؟

عرض کررہا تھا کیا عنوان ہے بھئی، چاند ستارے اور چاند سے میرا خیال ہے آپ کی مراد رسول پاک ﷺ ہیں،اور ستاروں سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔اور لوگ یہ تشبیہ دیتے ہیں،عام شائع ہے چاند سے تشبیہ دیتے ہیں اور پھر پریشان ہوتے ہیں کالقمر تو کہہ دیا،پھر کہیں گے قمر کون سی رات والا،کبھی چھوٹا کبھی بڑا،پھر کہیں گے "کالقمر لیلة البدر" چودھویں کا چاند،یہ تشبیہ دے کر پھر پریشان ہوتے ہیں اور خود ہی کہتے ہیں آقا کیلئے،کہ:

؎ چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے؟

تو ہم نے کہا تھا؟ بھئی آپ نے خود ہی دی تھی، کیونکہ اسے نظر آتا ہے پھر کہتا ہے:

چاند کے منہ پہ چھائیاں مدنی کا چہرہ صاف ہے

چاند تو خود سورج سے روشنی لیتا ہے

تو معاف کیجئے گا تخیل ہے تشبیہ ہے یہ وہ بات نہیں ہے جس میں اختلاف کیا جاسکے۔
میں نے جب دیکھا تو چاند مجھے روشنی لینے والوں کی صف میں نظر آیا۔ کہنے والوں نے کہا:

"نور القمر مستفاد من نور الشمس"

کہ چاند خود سورج سے روشنی لیتا ہے "ما تحت الاسباب" جو اللہ کا نظام ہے، ستاروں کی طرح چاند بھی سورج سے روشنی لیتا ہے، الگ بات یہ ہے کہ زیادہ لیتا ہے لیکن لینے والوں کی صف میں نظر آیا جسے اللہ نے "اصالتاً" روشنی بنایا ہے کہ جو مخلوق میں کسی سے نہیں لیتا وہ سورج ہے۔

قرآن نے حضور ﷺ کو سراجِ منیر کہا

میں نے جب قرآن کریم کی طرف دیکھا آج، کہ چاند ستارے عنوان ہے اور شائد ان کی مراد چاند سے حضور ﷺ ہوں تو میں کوئی آیت سوچ لوں، قرآن کریم کی یوں میں نے سیر کی، مجھے فی الحال کوئی آیت نہ ملی، آیت مجھے وہ مل گئی جس میں فرمایا گیا "سراجاً منیراً" پھر میں نے سوچا کہ سراج کونسا؟ دوسری آیت ملی جس میں بتایا گیا کہ "سراجاً وقمراً منیراً" سراج الگ ہے، قمر الگ ہے، سراج سورج ہے:

وبنینا فوقکم سبعا شدادًا O وجعلنا فیھا سراجا وھاجًاO

تو آسمانوں میں چمکنے والا، بھڑ کنے والا روشنی دینے والا، وہ سراجا وھاجا سورج ہے، اور یہاں سراجا وھاجا ہدایت کا سورج ہے، اور میرے آقا کو یہاں سراج کہا، اور سارے ستارے اور چاند وہ روشنی لیتے ہیں سورج سے، یہ آفتاب رسالت ہیں، آفتابِ ہدایت ہیں، جن کے آنے سے اندھیرا ختم ہو جاتا ہے۔

سیدہ عائشہؓ نے حضور ﷺ کو "شمس" سے تشبیہ دی

میں نے دیکھا پہلے بھی کسی نے حضور ﷺ کو سورج کہا؟ تو سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا

کا وہ شعر میرے ذہن میں آ رہا ہے

لنا شمس وللافاق شمس
وشمسی فوق من شمس السماءِ
شمس الناس تطلع بعد فجرٍ
وشمسی تطلع بعد العشاء

ہاں آفاق کے لئے بھی ایک سورج ہے نا، ہمارا بھی ایک سورج ہے، فجر کے بعد لوگوں کا سورج نکلتا ہے "وہ تمہارا" اور فرمایا

شمسی تطلع بعد العشاء

میرا تو سورج عشاء کے بعد طلوع ہوتا ہے......

میرا تو سورج تب طلوع ہوتا ہے جب آقا ﷺ تشریف لائیں۔ میرا تو یہ سورج ہے۔

جو جل جل کے کالا ہوا، اُس کی سیاہی نہ گئی

اور "اندھیرے گئے کالک نہ گئی" اندھیرے گئے کالک نہ گئی، تو اوہی کالا ہے، کوئلہ وہی کالا ہے، جلا ہوا، وہ کالک نہیں جاتی جتنے سورج طلوع ہو جائیں، اندھیرا عارضی تھا، روشنی نہ ہونے کی وجہ سے تھا وہ تو گیا، لیکن یہ جو کالک ہے، کوئلے کی، توے کی، یہ روشنی نہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہے یہ جل جل کے کالا ہوا ہے، جلنے کے لئے ہے۔ اس کی کالک دور نہیں ہوتی۔ میں نے دیکھا اس سورج کے طلوع ہونے سے، اس جلنے والے کی کالک نہیں جاتی۔ ہاں! جو عارضی تھی روشنی نہ ہونے کی وجہ سے، وہ تو گئی سو گئی۔ جو علم نہ ہونے کی وجہ سے، پتہ نہ ہونے کی وجہ سے، رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے، ہادی نہ پہنچنے کی وجہ سے، وحی نہ پہنچنے کی وجہ سے، رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے جو اندھیرا تھا وہ تو گیا، لیکن جو جل جل کے کالا ہوا تھا اس کی سیاہی نہ گئی، جلنے کے لئے جو تھا، اس کی سیاہی نہ گئی، یہ جو ضد میں جل جل کے کالا ہوا جلنے کے لئے پیدا ہوا۔

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا.

ہاں "ولقد ذرأنا لجھنم " یہ تو جلنے کے لئے پیدا ہوا ہے نا "وقودھا الناس والحجارۃ " یہ تو وقود ہے نا، یہ تو جلنے کے لئے پیدا ہوا ہے تا کہ اس کی بھی کالک دور ہو جائے، اس میں اس کا قصور نہیں ہے۔

سورج اندھیرے کو دور کرنے کے لئے ہے، جلے ہوئے کی سیاہی دور کرنے کیلئے نہیں ہے۔

عرض کر رہا تھا کہ سورج جو آیا تو اندھیرے چلے گئے، اور روشنی پہنچی، اجالا پہنچا، کچھ پر روشنی سیدھی پڑتی ہے، اور کچھ پر واسطے سے پڑتی ہے، یوں آپ سورج کے سامنے شیشہ رکھیں، سیدھی شیشے پہ آئے گی، اور شیشے کے اندر سے آپ کے کمرے میں آئے گی۔ سورج کے سامنے شیشہ، شیشے پہ یوں سیدھی آ کر وہاں سے آپ کے کمرے میں آ رہی ہے، شیشے کو آپ دیکھیں گے اس میں آپ کو سورج نظر آئے گا، نہیں سمجھے، صبح کر کے دیکھنا نا۔

جب آپ شیشے کو یوں سامنے رکھیں گے تو شیشے میں سورج نظر آئے گا، یہ سورج نہیں ہے لیکن اس نے سورج کو اتنا قبول کیا ہے کہ یہاں سورج نظر آتا ہے، سورج والی چمک نظر آتی ہے، سورج والی تپش محسوس ہوتی ہے، سورج والی کرنیں محسوس ہوتی ہیں، ہاں اس سورج کی کرنیں یہاں محسوس ہوتی ہیں، اس سورج کی تپش یہان محسوس ہوتی ہے، اس سورج کی شعاعیں محسوس ہوتی ہیں۔

صحابیت میں سراجِ منیر کا عکس

یہاں میں نے دیکھا، اس سورج کی صداقت یہاں محسوس ہوتی ہے، اس سورج کی عزت یہاں محسوس ہوتی ہے، اس سورج کی حیا یہاں محسوس ہوتی ہے، اس سورج کی سخاوت یہاں محسوس ہوتی ہے، اس سورج کی شجاعت یہاں محسوس ہوتی ہے، اس سورج کی ریاضت یہاں محسوس ہوتی ہے، اس سورج کا حسن و جمال یہاں محسوس ہوتا ہے، اک اک کمال یہاں محسوس ہوتا ہے۔

یہ سورج نہیں، یہ شیشہ ہے جو سورج کے سامنے ہے......

یہ نبی نہیں یہ صحابیؓ ہے جو نبی کے ساتھ ہے......!!

یہ سورج نہیں یہ شیشہ ہے لیکن کاریگر نے اس کو اتنا صاف کیا ہے قاری کرنے اس کو صاف وشفاف اتنا کیا ہے کہ اس میں سورج نظر آتا ہے۔

خالق نے صحابہ کرامؓ کے دلوں کو شیشہ بنا دیا ہے

میں صانع سے پوچھتا ہوں جس کی صنعت لگی ہے، اس خالق سے پوچھتا ہوں جس نے یہ خلقت رکھی ہے۔ کہتا ہے

اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی ......

امتحن اللّٰہ ......

ہاں وہ خود کہتا ہے میں نے مانجھ مانجھ کے ایسا صاف کر دیا ہے شفاف کر دیا ہے اور

" حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ "

مانجھ مانجھ دھو دھو کے اتنا مانجھ کر کے صاف کر دیا ہے،

ہاں یہاں مخلوق صاف کرے تو یہ سورج نظر آتا ہے۔

جب خالق خود صاف کرے تو وہ سورج نظر آتا ہے۔

میرے دوستو! چاند رہتا جا رہا ہے، توجہ میں نے دیکھا کہ ستارے روشنی لیتے ہیں، یہ ایک ہے، چاند ایک ہے، ادھر ستارے بہت، ادھر ستارے بہت (یہ میدان میں پروگرام ہوتا تو میں آپ کو ستارے دکھاتا اور بات سمجھاتا) سب میں دیکھو کوئی اور چاند بھی ہے، نہیں، کوئی چاند اور نہیں۔

ہاں جناب! یہ ایک ہے اور یہ سورج کا نائب ہے، ہاں سورج ہو تو کوئی ستارہ نظر نہیں آتا، کبھی کبھی یہ نظر آتا ہے، کبھی کبھی اس کی نورانیت کا اظہار ہو جاتا ہے، لیکن کوئی اور ستارہ نظر نہیں آتا۔

یہ ایک ہے، نظر کہاں آتا ہے...... سورج کے پیچھے۔

میں نہیں کہتا قرآن کہتا ہے:

والشمس وضحٰها والقمر اذا تلٰها o

یہ تلٰھا یہ تلاء یتلوا تلواً ہے تلاوت نہیں ہے "تلوا" ہے جب یہ سورج کے پیچھے جارہا ہے، یہ کبھی کبھی نظر آتا ہے، کوئی اور ستارہ نظر نہیں آتا، یہ نظر آتا ہے کبھی کبھی، لیکن کہاں، میں نے دیکھا جناب ستارے بہت ہیں اِدھر ستارے بہت، اُدھر ستارے بہت، ادھر ستارے بہت، لیکن چاند ایک ہے جو یا تو نیابت کرے تب نظر آئے گا، اور پھر جب نظر آئے گا تو اس جیسا کوئی نہیں ہوگا، اور کبھی اگر سورج کے ہوتے ہوئے نظر آیا، تو تلٰھا سورج کے پیچھے کیوں نظر آتا ہے، جب کوئی ستارہ نظر نہ آیا ہو، اس وقت نظر آتا ہے۔

ہاں جناب طرف طرف پہ دیکھو، ہر کنارے پہ دیکھو، ستارے نظر آئے......

ستارے، بہت نظر آئے لیکن چاند ایک نظر آیا......

ہاں دیکھو مجاہدین، بہت نظر آئے......

منفقین بہت نظر آئے......

قائمین بہت نظر آئے......

ساجدین، بہت نظر آئے......

راکعین بہت نظر آئے......

محفل میں بہت نظر آئے......

میدان میں بہت نظر آئے......

مسجد میں بہت نظر آئے......

صفوں میں بہت نظر آئے......

لیکن ہاں جب ایک جاتا ہے، جب بھی جاتا ہے وہ سورج کے پیچھے جب ایک کھڑا ہوتا ہے، ایک آتا ہے، شب ہجرت دیکھو جب مصلّٰی رسول پہ دیکھو، تب ہاں جناب ان ستاروں میں، اس جیسا چاند کوئی نہیں، حضور ﷺ کے صحابہ ؓ میں صدیق ؓ جیسا صحابی کوئی نہیں۔

(فلک شگاف نعرے)

ہاں اور قرآن کہتا ہے:

والشمس وضحٰھا والقمر اذا تلٰھا ٥

قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی، ہاں قسم ہے چاند کی، لیکن جب وہ سورج کے پیچھے چل رہا ہے۔

امام رازیؒ نے حضور ﷺ کو سورج اور صدیق اکبرؓ کو چاند قرار دیا ہے

کیوں نہ وَالضُّحٰی سے چہرۂ اقدس مراد لینے والے معنی پر وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی پر، زلفِ معنبر والے معنی پر، انہیں کہہ دیا جائے قسم ہے محمد ﷺ کی اور اس کی نبوت کی، قسم ہے صدیق کی اور اس کی اتباع رسول کی۔

امام فخر الدین رازی اس طرف جا رہے ہیں، کہ سورج مصطفیٰ ﷺ ہیں، چاند صدیق اکبرؓ ہیں، باقی ستارے سب صحابہؓ ہیں۔ سائنس دانوں نے کہا ہے کہ سورج کی روشنی سے پھل پکتا ہے، اور چاند کی چاندنی سے پھل میٹھا ہوتا ہے، ہاں سورج کی تپش سے پھل پکتا ہے اور چاند کی چاندنی سے میٹھا ہوتا ہے۔ ہاں مٹھاس تبھی ملتا ہے، حلاوت تبھی ملتی ہے، جب تعلق چاند سے جڑتا ہے۔

ہم تمام ستاروں کی چمک دمک کے قائل ہیں

تو میرے عزیز دوستو! عرض کر رہا تھا ہم سورج سے چاند سے ستاروں سے الحمد للہ سب سے فیض لیتے ہیں، ستاروں میں چھوٹے بڑے جو بھی ہوں ہم سب کی چمک تسلیم کرتے ہیں، اور سب کو اوپر سمجھتے ہیں، بلند سمجھتے ہیں، اتنا بلند کہ کوئی کھمبا اور درخت کیا کوئی پہاڑ بھی وہاں نہیں پہنچ سکتا۔ کرے کوئی پرندہ پرواز وہاں نہیں پہنچتا، ہم سمجھتے ہیں، سب کی چمک کو بھی مانتے ہیں اور سب کو بلند بھی سمجھتے ہیں، مانتے ہیں، وہاں مختلف نام نظر آتے ہیں، اس کا نام مریخ ہے، اس کا نام عطارد ہے، اس کا نام مشتری ہے، اس کا نام زہرہ ہے، اس کا نام زحل ہے، ایک ایک پر کیا عرض کروں اور کیا عرض کر سکتا ہوں، ہاں ایک کا نام مضنب ہے، دم دار ستارہ، کبھی کبھی آپ نے دیکھا بھی ہوگا، یوں جیسے ٹارچ لگ رہی ہے، دور تک روشنی جا رہی ہے، دیکھا

تھا آپ نے۔

نجم ''معاویہ'' نامی ستارے پر تحقیق

خیر ایک کا نام یوں نجم معاویہ بتلایا، کیا معنی؟ ''بھونکانے والا''۔ یعنی اس کی وجہ سے اس کو دیکھ کر کتا بھونکتا ہے، اس کو دیکھ کر اس ستارے کو دیکھ کر کتا بھونکتا ہے، قصور اس کا نہیں ہے، کبھی یہ بھی ہوتا ہے کام اس کی وجہ سے ہوا لیکن قصور اس کا نہیں ہے، یہ قرآن کریم ہے، سورۃ مؤمنون آیت نمبر ۱۰۸ پوری ہوئی۔

آیت نمبر ۱۰۹ ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں سے، جہنمیوں سے فرما رہے ہیں جب جہنمی وہاں چیخ و پکار کر رہے ہیں، اور وہاں ان کے منہ جل رہے ہیں، جہنم کی آگ میں......

" تلفح وجوههم النار وهم فيها كالحون "

وہ جو جلنے کے لئے تھے، ان منہ کالوں کی بات ہے، میں نے نہیں کہہ دیا منہ کالے

"تلفح وجوههم النار ".......

"كا نما اغشيت وجوههم قطعاً من اليل مظلما" ......

"وتسود وجوه " توجہ، اس دن "يوم تبيض وجوه وتسود وجوه ".......

چوتھے پارے سے پڑھ رہا ہوں کچھ منہ روشن ہوں گے، کچھ منہ کالے ہوں گے توجہ قرآن کریم سے پوچھا کہ وہ منہ کالے کون ہوں گے؟ فرمایا:

"فاما الذين اسودت وجوههم "

وہ جن کے منہ کالے ہوں گے انہیں کہا جائے گا:

"اكفرتم بعد ايمانكم ".......

تم ایمان کے بعد، مومن کہلانے کے بعد پھر کافر ہو گئے تھے؟

یہ ابوجہل کو کہا جا رہا ہے؟ ذرا سوچو ابوجہل نے کہا تھا مومن ہوں؟ یہ وہ ہیں جو کہلاتے مومن ہیں اور ہیں کافر......!

" اكفرتم بعد ايمانكم " یہ الفاظ کیسے صاف ہیں قرآن کریم کے کہ آپ سمجھ

رہے ہوں گے" فاما الذین اسودت وجوھھم " ہاں جن کے منہ کالے ہوں گے وہ کون ہیں جن سے کہا جا رہا ہے" اکفرتم " کیا تم کافر ہو گئے" بعد ایمانکم " ایمان کے بعد مومن کہلانے کے بعد تم پھر کافر ہو گئے؟

خیر تو میں عرض کر رہا تھا کہ وہ جہنمی جہنم کی آگ نے جن کا منہ کالا کر دیا ہو گا وہاں وہ چیخ رہے ہیں قرآنِ پاک وہ منظر بتا رہا ہے۔

قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ٥

اے اللہ! نحوست ہم پہ چھا گئی، غالب ہو گئی اور ہم گمراہ تھے......

جہنمی کہہ رہے ہیں کہ ہم گمراہ تھے، ہم جہنمی ہیں، جہنم میں ہیں، نحوست ہم پہ چھا گئی، یا اللہ ہمیں یہاں سے نکال۔

"ضالین" پر ایک خوبصورت لطیفہ

ہمیں ایک عجیب بات پیش آئی، مسجد نبوی ﷺ میں، مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفہا، کچھ لوگوں کو شوق ہوتا ہے نا بڑا...... بس اپنی نماز کا خیال نہیں ہوتا، بس وہ جو کھڑے ہیں ان کو سنانا ہے، آمین! امام صاحب نے یہ آیت پڑھی " ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوماً ضآلین " تو وہ جو ساتھ کھڑا تھا نا میرے، تو اس کا خیال اِدھر نہیں رہا، بھئی یہ ضالین اور ہے وہ نہیں، زور سے کہتا ہے آمین! میں نے کہا بس تو فٹ ہے یہاں، اللہ کے بندو سوچو تو سہی کون سی جگہ پہ فٹ ہو گئے۔

کسی کو بھونکانے میں معاویہؓ کا کوئی قصور نہیں

خیر میں عرض کر رہا تھا کہ ان سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ٥

اے ہمارے رب ہم ایمان لائے اور ہماری مغفرت فرما ہم پہ رحم فرما، دنیا میں کچھ لوگ ایسے کہتے تھے، میرے بندے تھے وہ میرے متوالے تھے، میرے عاشق تھے، میرے

فرمانبردار تھے، وہ جب مجھے پکارتے تھے" فاتخذتموھم سخریا " تو تم نے ان کو مذاق منایا، آج خود پکار رہے ہونا، یہ پکارنے کا وقت نہیں ہے" فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ "تم نے ان کو مذاق بنایا، حتیٰ کہ انہوں نے تم سے میرا ذکر ہی بھلا دیا یعنی تم اِدھر ایسے مصروف ہو گئے کہ تمہیں میری یاد ہی نہ رہی۔ انہوں نے تم سے میرا ذکر ہی بھلا دیا۔ اب یہ نسبت ان کی طرف ہے، کہ وہ ذکر بھلانے والے حالانکہ انہوں نے تو نہیں بھلایا، نہ انہوں نے منع کیا ہے مطلب ہے تم ان میں ایسے مست ہو گئے، الجھ گئے، کہ مجھے بھول بیٹھے تو یہ مجازاً نسبت ہے ان کی طرف سے کہ انہوں نے تمہیں بھلا دیا، تو بھلانے والا انہیں کہا گیا، حقیقت یہ ہے کہ ان کے طعن وتشنیع میں مست ہو کر اور یہ بھول گئے، اس طرح جیسے ان مؤمنین کو بھلانے والا کہا گیا، اسی طرح ان ستاروں کو بھونکوانے والا کہا گیا، یہاں ان کا قصور نہیں وہاں اس کا قصور نہیں ہے یہ ان اللہ والوں میں مصروف ہو کر اللہ کا ذکر بھول جاتے ہیں وہ کتا اُدھر مصروف ہو کر بھونکنا شروع کر دیتا ہے۔

معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھونکنے والے کتے کی آواز رونے جیسی ہوتی ہے

اس ستارے کا نام کیا ہوا" نجم معاویہ" بھونکوانے والا، لیکن "اواع الکلب" کتے کی یہ بھونک جو ہے یہ اور قسم کی ہوتی ہے، ایک تو ہے نا جو عام آپ دیکھتے ہیں آپ کا مہمان آ گیا کتا بھونکتا ہے کتے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں تو بھونکتے ہیں آپس میں لڑتے ہیں تو بھونکتے ہیں، کسی کو کاٹ رہا ہے تو بھونکتا ہے، اس کو عربی میں "نباح اور نبح کہتے ہیں۔

لیکن یہ جو" اواع" ہے یہ اور ہے جس کو آپ کہتے ہیں کہ کتا رو رہا ہے، کہتے ہو، کیا کہتے ہیں، کتا روڑ رہا ہے، (اساں دی سرائیکی وچ آدھن (کہتے ہیں) کتا روڑ دا کھڑے، او کتے دی بھونک نی ہوندی روڑ ہوندی اے) وہ جو انداز ہے اواع کا، اس وقت آپ کتے کو دیکھیں، تو اس کا منہ نیچے نہیں ہوتا اوپر ہوتا ہے، دیکھا ہے کبھی کتے کو اس حالت میں، اس کا منہ اوپر ہوتا ہے یا نیچے ہوتا ہے؟ اس وقت کتے کا منہ اوپر ہوتا ہے، اور جب یہ انداز اس کا ہو یہ دن کو نہیں ہوتا، کیونکہ بھونکتا ہے معاویہ پہ، تو جب اس کو نظر آئے گا تبھی بھونکے گا نا، اس ستارے پر

بھونکنا ہے تو رات ہی کو بھونکے گا نا، جب ستارہ اسے نظر آئے، ہاں پھر بھونکنے کی عادت ہو جائے پھر کبھی دن کو بھونک بیٹھے، بن دیکھے بھی شاذونادر۔

یہ کتا بھونکنے کا آغاز نجم معاویہ سے ہی کرتا ہے

میں نے دیکھا وہ منہ اوپر کئے ہوئے ہے اب اوپر ستارے ہی ستارے ہیں، اصل ابتداء تو اس نے معاویہ سے کی، پھر سب پہ بھونکتا ہے۔ سب سامنے ہوتے ہیں نا، جب تک وہ نہیں اُبھرا یہ نہیں بھونکا، بھونکتا معاویہ کو ہے، اور جب بھی یہ کتا بھونکنا شروع کرے تو معاویہ سے شروع ہوتا ہے، معاویہؓ پر، عثمانؓ پر، پھر آگے جہاں تک پہنچ سکے کچھ آگے بھی پہنچتے ہیں کچھ نہیں پہنچتے یہیں پر بند ہو جاتے ہیں یہ نہیں کہ اس نے دور کر دیا، ہو جاتا ہے نا حضرت ہزاروی، پہنچ جاتے ہیں کہیں کہیں، یہیں دور کر دیتے ہیں، بس تو آگے نہیں پہنچا، شروع یہاں سے کرتا ہے۔

اس کتے کی مکروہ آواز سن کر بڑی بوڑھیاں اُسے ''لخ لعنت'' کرتی ہیں

میں نے دیکھا جیسے وہاں کوئی کتا معاویہ سے پہلے کسی ستارے پہ نہیں بھونکا، یہاں پران نجوم ہدایت پر بھونکنے والا ''فمثله كمثل الكلب'' یہ کتا جوان ستاروں پہ بھونکتا ہے، یہ بھی معاویہ سے شروع ہوتا ہے پھر باقی اوروں پر بھونکتا ہے۔ معاویہ سے پہلے کسی پر نہیں بھونکا، اور جب وہ کتے کی یہ آواز سنائی دیتی ہے ویسے بھونکتا رہے نا، بھوں بھوں کر کے تو کوئی بھی کان نہیں دیتا بھونکتا رہتا ہے، کتا کتے پہ۔ بول بھئی، آپس میں لڑتے رہتے ہیں، سمجھ آرہی ہے نا بات، لیکن جب اس کی یہ خاص آواز ہوتی ہے اس وقت کوئی چپ نہیں رہتا، آپ نے دیکھا ہو گا بڑی بوڑھیاں جب یہ آواز سنتی ہیں ''عُوْ، والی'' بس اس نے منہ اٹھایا اور اس نے جیسے ہی آواز نکالنا شروع کی فوراً بڑی بوڑھی دادی اماں ''لخ لعنت اِئی'' کہتی ہیں۔

معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھونکنے والے پر بارگاہِ نبوتؐ سے لخ لعنت ہوتی ہے

نہیں سنا آپ نے بولو، جیسے ہی یہ آواز نکالتا ہے، بغیر کسی کے سمجھائے، بغیر کسی کے متوجہ کئے، بغیر کسی کے سکھائے، فوراً اس کے لئے اِدھر سے جواب ملتا ہے ''لخ لعنت اِئی'' ہاں

جو اُدھر سے بھونکتا ہے اس کو تو بڑی بوڑھیاں لخ لعنت کرتی ہیں، اور جو اِدھر سے بھونکتا ہے اسے بارگاہِ نبوّت سے لخ لعنت ہوتی ہے۔

اِذَا رَأَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلٰی شَرِّكُمْ.

اسے بارگاہِ نبوت سے لعنت پڑتی ہے، ہم سب ستاروں کی چمک تسلیم کرتے ہیں ہیں۔

دنیا کا کوئی چراغ "سراجِ منیر" سے فیضیافتہ ستاروں کے برابر نہیں ہوسکتا

سب روشن، آپس میں ایک دوسرے سے زیادہ ہیں، لیکن یہاں کا کوئی چراغ ان کے کسی کم سے کم ستارے کی روشنی کو بھی پہنچ سکتا نہیں۔ تیرا کوئی بلب، زمین کا کوئی چراغ، کوئی سرچ لائٹ، کوئی ٹیوب لائٹ کسی کم سے کم ستارے کو بھی پہنچ سکتی نہیں، کہ ان کا ڈاریکٹ تعلق سورج سے ہے۔

ہاں ہاں یہاں بھی روشنی ہے، بلب کے دم سے، ٹیوب لائٹ کے دم سے، سرچ لائٹ کے دم سے، چراغ کے دم سے، یہاں بھی ہدایت ہے، عالم کے دم سے حافظ کے دم سے، قاری کے دم سے، ولی کے دم سے، عابد کے دم سے، زاہد کے دم سے، مجاہد کے دم سے، لیکن کوئی بلب ستارا کو نہیں پہنچتا، کوئی ولی، کوئی قطب، کوئی غوث، کوئی عالم، کوئی حافظ، کوئی قاری، کوئی ذاکر، کوئی بزرگ، کوئی عابد، کوئی زاہد کسی ادنیٰ صحابی کو نہیں پہنچ سکتا۔

(فلک شگاف نعرے)

نہیں پہنچ سکتا، نہیں پہنچ سکتا، نہیں پہنچ سکتا، بڑے سے بڑا بلب، بڑی سے بڑی سرچ لائٹ، ادنیٰ سے ادنیٰ ستارے کے برابر نہیں، ہاں جناب بڑے سے بڑا ولی، بعد والا بڑے سے بڑا بزرگ، کسی ادنیٰ صحابی کے برابر ہوسکتا نہیں، کیوں، ان ستاروں کا تعلق اس سورج کے ساتھ ہے، اور ان نجوم ہدایت کا تعلق آفتابِ ہدایت ﷺ کے ساتھ ہے۔

اثر جہاں بھی ہو بجلی کا، یا روشنی کا، آگ کا اثر جہاں بھی ہو، یہ اصل اثر جو ہے، تحقیقاً ریسرچ کے لحاظ سے یہ سب سورج کا اثر ہے، لیکن وہ ڈائریکٹ لیتے ہیں، ہدایت جہاں بھی

پہنچتی ہے، اصل تو یہ نورِ نبوّت ہے۔ لیکن تیرے میرے پاس تو صدیوں کے بعد واسطے سے پہنچتا ہے، اور وہ بلا واسطہ سامنے سے لیتے ہیں۔

نجوم ہدایت سے روشنی حاصل کرنے کا طریقہ

تو جناب ان کے برابر کوئی نہیں ہوسکتا، ہاں اگر وہ چاہتے ہو جو انہیں ملے، وہ چاہتے ہو جو انہیں ملے، تو یہ طریقہ قرآن نے بتلایا ہے، کوئی کہے کہ وہ محل جو صدر کا ہے مجھے بھی دو، ملے گا؟ جو وزیر اعظم کا محل ہے ایسا مجھے بھی دو، ملے گا اسے؟ نہیں، بادشاہ کے پاس جو سہولتیں ہیں وہ مجھے بھی دو ملیں گی؟ نہیں، آپ کے پاس پیر صاحب آرہے ہیں، آپ کے مرشد آرہے ہیں، آپ ان کے لئے جو کچھ تیار کرتے ہیں، کوئی آدمی باہر سے آتا ہے، اور پیر صاحب کے لئے آپ نے جو دودھ رکھا ہے وہ مجھے پلا دو، پلائیں گے آپ کہ جوتا دکھائیں گے، چل ہٹ، یہی ہوگا نا، لیکن ہاں وہ محل ملتا ہے، ملتا ہے، وہ گاڑی ملتی ہے، وہ سہولتیں ملتی ہیں وہ کیا اس کا نوکر بن جا، نہیں سمجھے، اسی کا نوکر بن جا، اسی کا خادم بن جا، پھر حضرت جا رہے ہیں تو پیچھے لگ جا، تو ان کی جوتی سر پہ رکھ لے، ان کا غلام بن جا۔

پھر حضرت جس گاڑی میں بیٹھیں گے تو ساتھ بیٹھ جا......

پھر حضرت جس محل میں جائیں گے تو اس محل میں رہے گا......

دیکھا نہیں تو نے، صدر کے محل میں نوکر بھی رہتے ہیں...... دیکھا نہیں تو نے جو پیر صاحب کو ملا وہی دودھ نوکر کو بھی ملا...... وہی کھانا خادم کو بھی ملا...... ملا نہیں ملا؟ بول بھئی، ملا! برابر نہیں اس کو صدارت کی وجہ سے، اس کو خدمت کی وجہ سے، اس کو ولایت کی وجہ سے، اس کو اطاعت کی وجہ سے۔

ہاں ہاں اس کو سردار ہونے کی وجہ سے، اُس کو تابعدار ہونے کی وجہ سے، میں نہیں کہتا ہدایت دیتے ہادی، حضرت کو اور حضرت کے خدام کو، حضرت کو حضرت کے ڈرائیور کو، حضرت کو حضرت کے نوکر کو، حضرت کو حضرت کے خادم کو، یہ کھلانا یہ پلانا، یہ عزت دینا یہاں سلانا، یہ بستر دینا یہ کمرہ دینا، اور رب کہتا ہے میں دیتا ہوں ہاں مہاجرین کو، انصار کو، ان کے ہر ایک تابعدار کو،

اکٹھے کر کے فرمادیا۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ.

(فلک شگاف نعرے)

توجہ چھوڑیں میرے نعرے کی کوئی ضرورت نہیں، میں تو مسجد میں ناجائز سمجھتا ہوں، توجہ کیا کہا آپ نے، بھئی حضرت کو اور حضرت کے خادم کو یہ کمرہ دیں گے، انہیں ولایت کی وجہ سے، اسے خدمت کی وجہ سے، لیکن خدمت نہ کرے اُدھر اکڑے کہ مجھے ویسا کمرہ دو، تو جوتا دکھاؤ گے، آپ نے اپنے حضرت کے ساتھ اپنے مرشد کے ساتھ نام لیا ان کے خادم کا، اللہ نے اپنے مہمانوں کے ساتھ نام لیا ان کے تابعداروں کا۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ

اب قیامت تک مہاجرین اور انصار نہیں بن سکتے۔

والذین اتبعوھم باحسان

تابعدار بن سکتے ہو، اس گاڑی میں چلنا چاہتے ہو، نوکر بن جاؤ، وہ دودھ پینا چاہتے ہو اللہ کی رضا کا تو رضی اللہ عنہم اللہ نے بعد میں بتلایا ہے ان ان ان کو ملے گا، مہاجرین کو، انصار کو انصار کو، ان ایک ایک تابعدار کو۔

ہاں جناب اب یہ دروازہ کھلا ہے، رب کی رضا چاہیے آجاؤ، جنت چاہیے آجاؤ، کامیابی چاہیے آجاؤ، فرشتوں کا سلام چاہیے آجاؤ، کہاں یہ تو ہیں نا، یہ پاس ہیں۔

اولئک ھم الفائزون......

اولئک ھم المفلحون ......

اولئک ھم المؤمنون حقا......

یہ تو ہیں، اب آجاؤ، ان کے پیچھے لگ جاؤ، ان کے تابعدار بن جاؤ، خادم بن جاؤ، نوکر بن جاؤ، ان کے سپاہی بن جاؤ۔

حضور ﷺ کی طرف سے دورِ آخر میں آنے والے مجاہدین کو بشارت

میرے آقا ﷺ نے فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم "سَیَأْتِیْ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ" مشکوۃ شریف کے آخر سے پڑھ رہا ہوں حدیث پاک کہ اس امت کے آخر میں ایک قوم آئے گی ،لوگ آئیں گے، آئیں گے آخر میں "لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ" انہیں اجر ملے گا اس امت کے پہلے لوگوں جیسا، آئیں گے آخر میں ،لیکن اجر، میں عرض کر رہا ہوں جناب وہ ان کے برابر نہیں ہوں گے ،لیکن عرض کیا میں نے کہ نوکر، خادم دودھ وہی پیئے گا جو حضرت پیئں گے، بادشاہ کا نوکر بادشاہ کے محل میں رہے گا "المرء مع من احب" ہاں وہ آئیں گے آخر میں، پہلوں جیسے نہیں ہوں گے ،لیکن اجر اللہ وہی دیں گے کون؟ وہ فرمایا:

یأمرون بالمعروف وینهون عن المنکر ویقاتلون اهل الفتن.

امر بالمعروف کریں گے ،اچھائی کا حکم دیں گے ،نہی عن المنکر کریں گے، برائی سے روکیں گے، ویقاتلون اہل فتن اور جو لوگ اہل فتن دین میں فتن ڈال کر، تبدیلیاں کر کے، تحریف کر کے دین کو بگاڑنا چاہتے ہیں ان سے یہ مقابلہ کریں گے۔

قربانی دینا شرط ہے!

یہ نقشِ قدم پہ چلیں گے پہلوں کے، کام کریں گے پہلوں والے ،تو انعام بھی ملیں گے پہلوں والے۔

انہوں نے امر بالمعروف کیا، یہ امر بالمعروف کریں گے......

انہوں نے نہی عن المنکر کیا، یہ نہی عن المنکر کریں گے......

انہوں نے اہل کفر سے قتال کیا، یہ اہل فتن سے قتال کریں گے......

اس وقت جو دین کو قبول نہ کرتے ، دین پہ ٹھٹھا کرتے ، دین پہ مذاق کرتے ، اس وقت پہلوں نے قتال کیا اور جو اب دین کو تبدیل کرنا اور بگاڑنا چاہیں گے یہ ان سے قتال کریں گے......

آزمائشیں اُن پر بھی آئیں، آزمائشیں اِن پر بھی آئیں گی......

وہ بھی ثابت قدم رہے، یہ بھی ثابت قدم رہیں گے......

اُنہیں کٹنا پڑا، اِنہیں کٹنا پڑے گا......

اُنہیں گھر چھوڑنا پڑا، اِنہیں گھر چھوڑنا پڑے گا......

اُنہیں مال قربان کرنا پڑا، اِنہیں مال قربان کرنا پڑے گا......

اُن کو بیویاں بیوہ کرانی پڑیں، اِن کو بیویاں بیوہ کرانی پڑیں گی......

اُن کو بچے قربان کرنا پڑے، اِن کو بچے قربان کرنا پڑیں گے......

اُن کو جامِ شہادت نوش کرنا پڑا، اِن کو جامِ شہادت نوش کرنا پڑے گا......

لیکن یہ بعد میں آ کر پہلوں والا کام جو کریں گے، اللہ انہیں انعام وہی دیں گے اور ان سے کہا جائے گا یہ تمہارے تابعدار ہیں، تمہارے حُب دار ہیں...... تم نے نبی کو آنکھوں سے دیکھ کر یہ سب کچھ کیا تھا، اِنہوں نے بن دیکھے کیا تھا...... یہ تمہارے ساتھ ہیں، بن دیکھے کیا تھا تمہارے نوکر ہیں...... تمہارے خادم ہیں...... جہاں تم جاتے ہو ان کو بھی ساتھ لیتے جاؤ۔

میرے دوستو! دعا بھی کریں محنت بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں سے بنا دے، جو آئے آخر ہیں لیکن قیمت میں ساتھ پہلوں کے ہوں گے، یہ تب ہی ہوگا جب سر پہ کفن باندھ کر میدان جنگ میں اتر کر ان پہلوں کی دی ہوئی امانت کی حفاظت کرو گے، وہ امانت یہ ہے، اس پہ سودے بازی نہیں، قرآن وسنت پہ، حق صداقت پہ کوئی سودے بازی نہیں، نہ نفاق کی وجہ سے، نہ لالچ کی وجہ سے، نہ ڈر کی وجہ سے، نہ کوئی سودے بازی، کوئی چاپلوسی نہیں ہے "**یقاتلون اھل فتن**" اہل فتن سے پیار کریں گے (نہیں) محبت کریں گے (نہیں) مل بیٹھیں گے (نہیں) محبت کریں گے (نہیں) نہیں قتال کریں گے، مقابلہ کریں گے، ان کے لئے ہے بھائی، اللہ تعالیٰ ہم سب کو غیرت، ہمت، جرأت، استقامت کے ساتھ دین حق کی اشاعت اور حفاظت و چوکیداری کرنے کی توفیق عطا فرمائے

وآخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمین○

❁❁❁❁